حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعاؤں اور زیارات کا نایاب مجموعہ

صحیفۂ مہدیہ

تألیف
آیت اللہ سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

ترجمہ
عرفان حیدر

Presented by Ziaraat.Com

صحیفہ مہدیہ

مؤلف:.....آیت اللہ سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

ترجمہ:.....عرفان حیدر

نظر ثانی:.....سید محمد ساجد رضوی، زین العابدین علوی

کمپوزنگ:..... حسنین عباس، سید شاذان حیدر

ڈیزائن:.....شایان حیدر، اظہر باقر خان

طبع:..... اوّل

تاریخ طبع:.....۲ رجولائی ۲۰۱۴ء

تعداد:.....۲۰۰۰

قیمت:.....۷۰۰

ناشر.....جامعہ امام صادقؑ کوئٹہ پاکستان

ملنے کا پتہ:

جامعہ امام صادق بک سینٹر علمدار روڈ کوئٹہ فون نمبر: ۰۸۱۔۲۶۶۴۷۳۵

امامیہ لگژری علمدار ٹرسٹ بیچ سڑک روڈ راولپنڈی کینٹ

مدرسہ امام خمینیؒ فلکہ جہاد قم المقدس ایران ۰۰۹۸۹۱۹۵۱۹۵۹۷۲۰

ایمیل: irfanhaider014@gmail.com

مؤلف کی ویب سائٹ

www.almonji.com email:info@almonji.com

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

انتساب

اس کنزالٰہی کے نام جو گنہ خلقت کونین ہے
اس آیۂ کوثر کے نام جو آبروئے خاتم النبیین ہے
اس بیٹی کے نام جس کے استقبال میں مجسمۂ رحمت سراپا تعظیم کھڑا ہوتا رہا
اس پہلو شکستہ ماں کے نام
جس کی "یافضۃ خذینی" کی صدائے بازگشت آج تک سنائی دے رہی ہے،
جو خاموش تو ہوگئی مگر عالم بشریت کو کئی سوالوں کے منجدھار میں چھوڑ گئی کہ کیا یہی رسم الفت
اور اجر رسالت ہے؟
یعنی اس حقیر و ناچیز کاوش کو مادر سادات، ام ابیہا شفیعۂ روز جزا، سیدۃ النساء العالمین
حضرت فاطمۂ زہراء سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف مترجم

آج کا انسان اس نازک دور سے گذر رہا کہ جس میں گرم وسرد جنگ، اسلحہ کی دوڑ، طاقت کا حصول اور اس کا بے دریغ استعمال اور وحشت ناک بحرانوں نے اہل دنیا کو پریشان کر دیا ہے۔ آج دنیا کے کئی ملکوں میں عوام کو کھانے کی روٹی میسر نہیں ہے لیکن ارباب اختیار اس بارے میں سوچنے کی بجائے جنگی سامان کی تیاری وخریداری میں لگے ہیں۔ آج دولت اور طاقت کے نشہ میں چور حکمرانوں نے اقوام عالم کو زندگی کی تمام مسرتوں سے محروم کر دیا ہے۔ ترقی کا دعویٰ کرنے والے شاید یہ بھی نہیں جانتے کہ دنیا میں بسنے والے اکثر لوگ بنیادی سہولتوں سے بھی محروم ہیں۔ طاقتور کمزوروں کے حقوق پامال کر رہے ہیں لیکن کوئی ان کمزوروں اور مظلوموں کی فریاد سننے والا نہیں ہے، اقتصادی ماہرین کی ناقص منصوبہ بندیوں یا غیر منصفانہ پالیسیوں کی وجہ سے غریب پستا جا رہا ہے اور امیر روز بروز امیر ہوتا جا رہا ہے۔ آج انسان اس قسم کے سینکڑوں مسائل کی وجہ سے پریشان ہے، بے چین ہے، حیران و سرگرداں ہے کیونکہ انسانیت کی بقاء کو خطرہ لاحق ہے۔

لیکن کچھ ایسے افراد بھی ہیں کہ جو مخلصانہ طور پر ان انسانی مسائل کو حل کرنے اور دنیا کے بحرانوں کے لئے کوشاں ہیں اور وہ اس مقصد کے حصول کے لئے ہر دروازہ پر دستک دے رہے ہیں لیکن ان کی تمام کوششوں کے باوجود انہیں مأیوسی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کبھی انسان اپنے مستقبل سے ناامید ہو جاتا ہے۔ آج ہر مظلوم وبیکس کسی مسیحا کا منتظر ہے۔

لیکن ناامیدی ومأیوسی کفر ہے کیونکہ جس کے دل میں چراغ امید بجھ چکا ہو اور اس پر مأیوسی و ناامیدی چھائی ہو تو وہ ہرگز سعادت وکامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ لیکن اسلامی تعلیمات میں یہ نوید

Presented by Ziaraat.Com

وبشارت دی گئی ہے کہ ایسا مسیحا ضرور آئے گا جو دنیا کو امن کا گہوارا بنا دے گا، جو دنیا کو عدل وانصاف سے اسی طرح طرح بھر دے گا کہ جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، جو مظلوم کو اس کا حق دے گا، جس کے زمانے میں علم اپنے عروج پر ہوگا، ترقی اپنی اوج پر ہوگی اور ہر طرف عدل وانصاف کا بول بالا ہوگا۔[1]

اس لئے مأیوس نہ ہوں بلکہ اس مسیحا کا صدق دل سے انتظار کریں اور اس کی آفاقی حکومت کے قیام کے منتظر رہیں۔ کیونکہ مسیحا اور اس پر مسرف وبابرکت زمانے کا انتظار کامیابی کی عظیم راہوں میں سے ایک راہ ہے۔

پیغمبر اکرمؐ کی روایات میں اس مسیحا کو مہدی موعود عجل اللہ فرجہ الشریف کہا جاتا ہے۔

مہدی موعود عجل اللہ فرجہ الشریف کا عقیدہ ایک اسلامی عقیدہ ہے کہ جو اما میہ مذہب کا بنیادی رکن شمار ہوتا ہے۔ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ جو متواترہ ومصدقہ احادیث وروایات کی رو سے ثابت ہے کہ جس میں شک وشبہہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جس کے شیعہ اور اہلسنت سبھی معتقد ہیں لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ شیعہ عقیدہ کی رو سے زمین پر خدا کی آخری حجت یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ولادت ہو چکی ہے اور اب وہ پردۂ غیب میں ہیں لیکن اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف پیدا ہوں گے۔

البتہ سب آخری زمانے میں امام برحق، خورشید زہرا، حجت الٰہی، ولی خدا، مہدی موعود، منجی بشریت کے ظہور کے معتقد ہیں اور سب نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور آپ کی آفاقی حکومت کے متعلق کتابیں لکھی ہیں۔ سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، معجم الکبیر، آلوسی، الرویانی، الدارقطنی، مسند احمد بن حنبل اور صحیح للحاکم میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے بارے میں احادیث کا تذکرہ کیا گیا ہے نیز حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب ''اخبار المہدی''، الخطیب نے ''تاریخ بغداد'' اور ابن عساکر نے

---

[1] اس کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مؤلف کی کتاب ''امام مہدیؑ کی آفاقی حکومت'' کی طرف رجوع کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

''تاریخ دمشق'' میں اس کے متعلق مفصل بحث کی ہے۔

لہذا ضروری ہے کہ ہم کائنات کے اس عظیم مسیحا کی معرفت حاصل کریں، اس کے منتظر رہیں اور اس کے ظہور پرنور میں تعجیل کے لئے خدائے بے نیاز کے حضور میں دعا کریں؟

لیکن دعا کیسے کریں؟ کب کریں؟ کیا دعا کریں؟ دعا کی شرائط کیا ہیں؟ ہم کیسے دعا کریں تا کہ ہماری دعائیں باب اجابت سے ٹکرائیں اور مستجاب ہوں؟

اس مقام پر آکر عالم اسلام کو اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ اگر اہلبیت اور خاندان عصمت و طہارت علیہم السلام نہ ہوتے تو دعا کرنے کے معاملے میں ہم گونگے ہوتے اور نہ تو ہمیں دعا کا طریقہ ہوتا اور نہ ہی خدا کی بارگاہ میں جانے کا سلیقہ۔ لیکن یہی وہ معصوم ہستیاں ہیں جنہوں نے کبھی صحیفۂ سجادیہ کی صورت میں تو کبھی صحیفۂ رضویہ[1] کی صورت میں ہمیں معبود حقیقی سے مخاطب ہونے کا سلیقہ سکھایا تو کبھی خاندان عصمت وطہارت علیہم السلام کی بارہویں کڑی اور روئے زمین پر خدا کی آخری حجت حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف ''صحیفۂ مہدیہ'' کی صورت میں ہم کو خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا سلیقہ سکھا رہی ہے اور بتا رہی ہے کہ اس مالک ازلی کی بارگاہ میں ایسے ہی نہ پہنچ جاؤ بلکہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے کچھ آداب ورسوم ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب ''صحیفۂ مہدیہ'' امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول بارگاہ خدا میں حاضر ہونے کے انہی آداب ورسوم، دعاومناجات، زیارات، غیبت کے پرآشوب دور میں ہماری اہم ذمہ داری یعنی انتظار اور تعجیل فرج کے لئے دعا کے متعلق ایک نایاب مجموعہ ہے کہ جسے آیت اللہ سید مرتضی مجتہدی سیستانی حفظہ اللہ نے تألیف فرمایا اور حقیر نے اسے فارسی زبان سے اردو کے قالب میں ڈھالا لیکن یہ معرکہ مجھ ناچیز سے اکیلے سر ہونے والا نہیں تھا لہذا سب سے پہلے میں شکر گزار ہوں

۱۔ امام علی بن موسی الرضا علیہا السلام سے منقول دعاؤں، زیارات، نمازوں اور اعمال کا نہایت ہی خوبصورت اور نایاب مجموعہ ہے کہ جسے محترم مؤلف آیت اللہ سید مرتضی مجتہدی سیستانی صاحب نے تألیف فرمایا۔

Presented by Ziaraat.Com

اس معبود حقیقی کا جس نے اس عظیم کام کو انجام دینے کی توفیق عنایت فرمائی۔

میں شکر گزار ہوں اپنے نانا حاجی خادم حسین جعفری صاحب جن کی راہنمائی اور تعلیم مذہب حقہ کی شناخت اور اسے قبول کرنے کا سبب بنی اور ہم ان کے اس احسان کو کبھی بھلا نہ سکیں گے۔ میں مشکور ہوں اپنے والدین کا کہ جن کی دعائیں ہمیشہ میرے شامل حال رہیں۔

اور میں شکر گذار ہوں اپنے تمام اساتید بالخصوص جناب محمد جمعہ اسدی، جناب ابراہیم حلیمی، مرحوم غلام مہدی مخفی، اکبر حسین زاہدی صاحب، اپنے بھائیوں جناب عمران حیدر شاہد اور علی اسدی اور عزیز دوست جناب سلمان نامدار صاحب کا کہ جن کی محبت وشفقت نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اس انمول کتاب کو زیور طبع سے آراستہ کرنے کے سلسلہ میں جامعہ امام صادقؑ کوئٹہ کے مدیر محترم جناب محمد جمعہ اسدی صاحب صاحب اور دوسرے تمام دوستوں کا مشکور ہوں۔

امید ہے کہ یہ کتاب یوسف زہراء اور قطب عالم کی مقدس بارگاہ کے پروانوں اور امامت و ولایت کی چوکھٹ کے خدمت گذاروں کی کیمیا گر نگاہوں کی منظور نظر قرار پائے گی اور وہ اس بندۂ حقیر سے اس ناچیز کوشش کو قبول فرمائیں گے۔ (آمین)

والسلام علی من اتبع الھدی

عرفان حیدر

۱۵ رشعبان المعظم ۱۴۳۴ھ

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ[۱]

حمد وشکر اس پروردگار کے لئے جس نے ہمیں خلق کیا اور ہماری ہدایت کے لئے اپنا نبی مبعوث فرمایا جو خاتم الانبیاء ہیں ،اور جس پروردگار نے کمال دین[۲] اور نیک اعمال[۳] کی طرف رغبت پیدا کرنے کے لئے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی ولایت ہمارے لئے ظاہر فرمائی اور ہمیں مکارم اخلاق[۴] سے آراستہ ہونے اور ثواب اعمال[۵] کے حصول کے لئے ہماری ہدایت فرمائی تا کہ بہشت[۶] میں داخل ہوسکیں اور بہشت کے ہمیشہ باقی رہنے والے باغات[۷] میں جاوداں[۸] ہوجائیں اور جنت الماویٰ[۹]

۱۔ یہاں پر اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ محترم مولف نے کتاب کے مقدمہ میں فن بلاغت کسا ستفادہ کیا ہے اور اس کے مقدمہ کے ضمن میں ان کتابوں کے اسماء کا بھی تذکرہ کیا ہے جن سے استفادہ کیا گیا ہے اس فن کا مکمل حسن عربی عبارت میں نمایاں نظر آئے گا، اس فن کو علم بدیع و بلاغت میں براعت استہلال کہتے ہیں۔

۲۔ ''کمال الدین'' تالیف: محدث کبیر شیخ صدوقؒ۔

۳۔ ''اقبال الاعمال'' تالیف: جلیل القدر عالم سید علی ابن موسیٰ بن طاؤس۔

۴۔ مکارم الاخلاق'' تالیف: جلیل القدر عالم دین ابونصر حسن طبرسیؒ۔

۵۔ ''ثواب الاعمال'' تالیف: شیخ صدوقؒ۔

۶۔ ''دارالسلام''، ایک کتاب محدث نوریؒ کی تالیف ہے اور دوسری کتاب شیخ محمود عراقیؒ کی تالیف ہے۔

۷۔ ''جنات الخلود'' تالیف: بزرگ عالم امامی خاتون آبادیؒ۔

۸۔ ''المقام الاسنیٰ'' تالیف: مرحوم کشمیریؒ۔

۹۔ ''جنۃ الماویٰ'' تالیف: محدث نوریؒ۔

Presented by Ziaraat.Com

کے اس بلند مقام پر پہنچ جائیں جہاں ملائکہ کا مشاہدہ کریں اور وہ ہم سے مخاطب ہو کر کہیں:

﴿ سلام قولا من رب رحیم ﴾ ۱

درود وسلام ہو خاتم الانبیاء ختم الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی پاک وطاہر آل پر کہ جن کے آنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ پاکیزہ کلمات ۲ کے ذریعہ بشریت کو اس کے فرائض کی تعلیم دیں ۳ اور ان کی ایسے الٰہی چراغ ۴ کے ذریعہ کہ جس کا نور ''کوکب دری ۵'' یوقد من شجرة مبارکة زیتونة'' (وہ روشن ستارے جو درخت زیتون پر تابندہ ہیں) کے مانند ہے دریائے ۶ انوار کی طرف ہدایت کریں اور اس نور کے پرتو میں ان عارفوں کے راستوں ۷ کو ان پر واضح کریں جنہوں نے شہر علم وحکمت کے سفر کا عزم کیا ہے تا کہ وہ باب سعادت ۸ سے اس شہر میں داخل ہو جائیں۔

درود وسلام ہو اہلبیت اطہار علیہم السلام کی اس آخری فرد پر جو عدل وانصاف کے لئے قیام کرے گا اور دعوت نبوی، قوت حیدری، طہارت وعصمت فاطمی، صبر حسنی، شہامت وشجاعت حسینی، عبادت سجادی، فخر وعظمت باقری، علامت وآثار جعفری، ذکاوت کاظمی، دلیل وبرہان رضوی، عطا وبخشش تقوی، طہارت وانتخاب نقوی، ہیبت وبزرگی عسکری اور غیبت الٰہی کا مالک ہو۔

۱۔ سورہ یٰس آیت ۵۸۔

۲۔ ''الکلم الطیب'' تالیف: سید علی خان مدنیؒ

۳۔ ''تکالیف الانام'' تالیف: علی اکبر ہمدانیؒ

۴۔ ''المصباح'' تالیف: جلیل القدر عالم کفعمیؒ

۵۔ ﴿کوکب دري يوقد من من شجرة مبارکة زيتونة﴾ سورۂ نور، آیت: ۳۵

۶۔ ''بحار الانوار'' تالیف: علامہ مجلسیؒ

۷۔ ''منہاج العارفین'' تالیف: محمد حسن سمنانی

۸۔ ''باب السعادت'' تالیف: مرحوم فیض کاشانیؒ

Presented by Ziaraat.Com

جوذات حق کے قیام کے لئے انسانوں کوصداقت اور سچائی کی دعوت دے گی، وہ کلمۂ خدا امان خدا اور حجت و برہان خدا ہے وہ خدا کے حکم کو زندہ کرنے میں غالب اور حریم الٰہی کی پاسبانی میں مستحکم ہے۔ وہ ذات ظہور اور غیبت میں غم وغصہ اور بلاؤں کو دفع کرنے والی ہے، صاحب جود وکرم ہے، بھلائی اور احسان اس کا شیوہ ہے اور وہ امام برحق ابوالقاسم محمد بن الحسن صاحب عصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف، الٰہی خلیفہ وجانشین ہیں جو جن وانس کے رہنما ہیں، تاریک راتوں میں تابندہ ستارہ ہیں سفر اور زمانہ کے خطرات کے وقت امن وامان[۲] کا باعث ہیں، سختیوں اور بلاؤں کے وقت محفوظ رکھنے والی سپر[۳] ہیں۔

یہ کتاب آپ کی بارگاہ میں ایک کمزور اور فانی بندہ کا نذرانہ ہے اگر قبول ہو تو یہ پروردگار عالم کا احسان عظیم ہوگا، وہ پروردگار جس نے آپ کے وجود واحسان سے ہم کو سرفراز کیا ہے۔

اے زمانہ کے مالک! اے میرے مولا اور سید وسردار! اس کتاب کا آپ کی نظر میں قبول ہو جانا ہمارے لئے باقیات صالحات[۴] اور روز قیامت کے لئے زاد راہ ہوگا[۵] جس دن نہ مال فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ اولاد[۶]، طلب کرنے والوں کے لئے نجات کا باعث ہے[۷] اور راتوں کو عبادت میں گذارنے والوں کے لئے مشعل راہ[۸] ہے اور اگر اسے پڑھیں تو بہشت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے[۹] کلید نجات[۱۰] ہے۔

۱۔ ''نجم الثاقب'' تالیف: محدث نوریؒ

۲۔ ''الامان من اخطار الاسفار والزمان'' تالیف: سید بن طاوسؒ

۳۔ ''الجنۃ الواقیۃ'' تالیف: میر داماد

۴۔ ''الباقیات الصالحات''، تالیف: محدث قمیؒ ۵۔ ''زاد المعاد'' تالیف: علامہ مجلسیؒ

۶۔ ﴿لا ینفع مال ولا بنون﴾ سورۂ شعراء، آیت: ۸۸

۷۔ ''فلاح السائل'' تالیف: سید بن طاوسؒ ۸۔ ''مصباح المتہجد'' تالیف: شیخ طوسیؒ

۹۔ ''مفتاح الفلاح'' تالیف: شیخ بہائیؒ ۱۰۔ ''فتح الابواب'' تالیف: سید بن طاؤسؒ

Presented by Ziaraat.Com

اے صاحب بخشش واحسان آپ کے قبول کرنے سے یہ کتاب احباب کے لئے مایۂ بصیرت[۱] ہوگی، غیب کی پوشیدہ کنجی[۲] کے حصول کے لئے اس کو غور سے پڑھیں نیز آپ کو چاہنے والے اور وہ افراد جو آمادہ اور قوی ہیں[۳] انہیں پروردگار عالم کی نصرت کے لئے آمادہ اور مستعد قرار دے۔

پس اے میرے عزیز! ﴿مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ﴾[۴]

اے عزیز! ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو مشکلات وضرورت نے گھیر رکھا ہے ہم حقیر سی پونجی لے کر آپ کے پاس آئے ہیں ہمارے پیمانہ کو لبریز کر دیجئے ہم کو اپنا صدقہ خیرات فرما دیجئے اس میں تو شک نہیں کہ خدا خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔

یہ کتاب ان نمازوں، دعاؤں اور زیارتوں کا مجموعہ ہے جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ہم تک پہنچی ہیں یا پھر روئے زمین پر خلیفۂ خدا حضرت حجت بن الحسن العسکری عجل اللہ فرجہ الشریف کے متعلق وارد ہوئی ہیں۔

مؤلف کی یہ کوشش رہی ہے کہ معتبر کتابوں میں بیان ہونے والی اور ہم تک پہنچنے والی دعاؤں اور زیارات کو جمع کیا جائے[۵] اگر چہ ان کا دعویٰ نہیں ہے کہ یہ کتاب تمام دعاؤں کا جامع اور کامل مجموعہ

۱۔ "تبصرۃ الولي" تألیف: سید ہاشم بحرانیؒ

۲۔ "مفتاح الغیب" تألیف: علامہ مجلسیؒ

۳۔ "العدد القویۃ" تألیف: جلیل القدر عالم "رضی الدین علیؑ"

۴۔ سورۂ یوسف، آیت: ۸۸

۵۔ "اہل سنن میں تسامح" کے قاعدے کی رو سے اسی طرح "اخبار من بلغ" کے تحت دعاؤں اور زیارتوں کی سند میں بہت زیادہ دقت ضروری نہیں ہے لیکن یہ درست نہیں ہے کہ "سنن میں قاعدۂ تسامح اور اخبار من بلغ" کو دلیل قرار دے کر ہر طرح کی اور مجہول السند دعاؤں کو دوسروں کے لئے نقل کریں یا انہیں خود پڑھنے میں مشغول ہو جائیں بلکہ ہمیں چاہئے اس طرح کی دعاؤں اور زیارتوں سے دوری اختیار کریں کیونکہ اس قسم کی بہت سی دعاؤں میں غلط مضامین موجود ہیں، اس کے علاوہ ہمارے پاس خاندان وحی علیہم السلام سے صادر ہونے والی اس قدر دعائیں اور زیارتیں موجود ہیں کہ مجہول السند دعاؤں اور زیارتوں کے پڑھنے یا نقل کرنے کی.....

Presented by Ziaraat.Com

ہے اس لئے کہ ایک طرف تو غیبت کا طولانی زمانہ، حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے دوری اور جدائی سبب بنی کہ آنحضرتؑ نے بہت سی دعائیں اور ذکر بیان ہوئے لیکن ہم تک پہنچ نہیں سکے اور ہم ان سے بے خبر ہیں۔

ممکن ہے آنحضرت کی طرف سے چاہنے والوں تک بعض مطالب پہنچے ہوں اور انہوں نے انہیں پوشیدہ رکھا ہو، اس مطلب کو ثابت کرنے کے لئے ہم آپ کے لئے مرحوم آیت اللہ العظمیٰ الحاج شیخ مرتضیٰ حائریؒ کا واقعہ نقل کرنا چاہتے ہیں، آپ یوں فرماتے ہیں:

میرا ایک دوست تھا جس کا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ تھا وہ بعض اوقات میرے پاس آتا تھا اس کے اور ہمارے درمیان انقلاب ایران کے اوائل تک رابطہ رہا لیکن انقلاب کے بعد یہ رابطہ منقطع ہوگیا اور کئی سال گزر گئے اور ان کا دیدار نہیں ہوا۔

جب ہمارا ان سے رابطہ تھا تو اس وقت ہمیں ایک مشکل درپیش ہوئی ہم نے اپنی مشکل ان سے بیان کی اور درخواست کی کہ اس مشکل کو حل کردیں، وہ مشکل یہ تھی کہ بعض طلاب اور ضرورت مند افراد ہمارے پاس آتے تھے اور مدد طلب کرتے تھے لیکن چونکہ ہم ان میں سے بعض کو نہیں جانتے تھے لہٰذا ان کی مدد کرنے میں ہم تردد کے شکار تھے کہ ان کی مدد کی جائے یا نہیں؟

چونکہ یہ احتمال تھا کہ اگر ہم کسی ایسے شخص کی مدد کریں کہ جسے ہم نہ جانتے ہوں لیکن وہ حقیقی مستحق نہ ہو اور جو واقعاً ضرورت مند ہو اس کی مدد نہ کریں۔

بہرحال ہم نے ان سے اپنی مشکل بیان کی اور انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، میں تمہاری مشکل کو

.....

.....ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر وہ دعائیں اور زیارتیں جن کے موثق مصادر موجود نہیں ہیں نقل نہیں کی ہیں اور اس کتاب میں انہی نمازوں، زیارتوں اور دعاؤں کا ذکر کیا ہے کہ جو قدیم مصادر اور معتبر کتابوں میں موجود ہیں۔ بہت کم موارد کے علاوہ ہم اختلافی نسخوں کو ذکر نہیں کریں گے تاکہ قارئین حیران و سرگرداں نہ ہوں۔ اختلافی نسخوں سے آگاہی کے لئے "**الصحیفة المبارکة المهدیة**" کی طرف رجوع فرمائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں پیش کروں گا اور انشاء اللہ جواب بھی حاصل کر لوں گا۔

ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے ہمیں ایک دعا تعلیم فرمائی اور کہا اگر کسی کو نہیں پہنچا نتے اور وہ تم سے مدد چاہتا ہو تو پہلے اس دعا کو پڑھو پھر اس کی مدد کرو اس لئے کہ حضرت نے فرمایا: اگر اس دعا کو پڑھنے کے بعد کسی شخص کی مدد کی جائے تو وہ اس مال کو کسی ایسی جگہ استعمال نہیں کر سکتا جہاں ہم راضی نہیں ہیں۔

یہ ایک مختصر سی دعا تھی اور ہم نے بارہا دیکھا کہ جب نا آشنا افراد آتے تھے اور ان محترم سے مدد چاہتے تھے تو آپ پہلے اس دعا کو پڑھتے تھے۔

ممکن ہے بعض افراد اس اہم واقعہ کا یقین نہ کریں لیکن ہم نے اس لئے ذکر کیا ہے تا کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ وہ تمام دعائیں اور ذکر جو آنحضرتؑ نے ارشاد فرمائے ہیں ہم تک نہیں پہنچے ہیں، ممکن ہے آنحضرتؑ کے دوستوں کے پاک دلوں میں بہت سی دعائیں، زیارتیں اور صلوات محفوظ رہی ہوں، لیکن عوام کے سامنے ان کا ذکر کئے بغیر ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہوں۔

محدث نوریؒ فرماتے ہیں: بعض قابل اعتماد علماء نے ہمیں بتایا ہے کہ انہوں نے بیداری کے عالم میں آنحضرتؑ کی زیارت کی ہے اور آپ کے متعدد معجزے دیکھے ہیں، آنحضرتؑ نے انہیں بہت سے پوشیدہ غیبی امور سے آگاہ کیا ہے اور ان کے لئے دعا فرمائی ہے اور انہیں مہلک خطرات سے نجات دی ہے جن کی تفصیل و توصیف الفاظ کے ذریعہ نہیں کی جا سکتی۔[1]

لہذا اس کتاب میں ہم نے جو کچھ بھی جمع کیا گیا ہے وہ ایسی دعائیں اور زیارتیں ہیں جو معتبر کتب میں موجود ہیں اور یہ تألیف میرے حق میں خدائے مہربان کا خاص لطف و کرم ہے۔

آپ کو اس کتاب میں جو بھی خوبصورتی اور حسن نظر آئے وہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

۱۔ دار السلام: ۲/ ۱۳۷

Presented by Ziaraat.Com

کے طفیل ہے، اور جو بھی نقص وخامی نظر آئے وہ میری جانب سے ہے۔

خداوند عالم سے امید ہے کہ وہ ہمیں اس عمل میں صداقت واخلاص عطا کرے اور اس کتاب کو خدا اور ولی خدا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے تقرب کا ذریعہ قرار دے۔

یہ کتاب ایک مقدمہ اور خاتمہ کے علاوہ بارہ ابواب پر مشتمل ہے جیسا کہ:

"ان الشهور عندالله اثنی عشر شهراً، وأنّ الأئمة اثنی عشر اماماً، وأنّ النقباء اثنی عشر نقیباً". [۲]

بے شک خدا کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے اسی طرح ائمہ بھی بارہ ہیں اور نقیبوں کی تعداد بھی بارہ ہے۔

اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ:

﴿إِنَّ هَـٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلاً﴾ [۳] ﴿فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْراً وَأَعْظَمَ أَجْراً وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [۴]

۱۔ "الصحیفۃ المبارکۃ المہدیۃ" کی پہلی اشاعت کے بعد ہم نے جو اضافہ کیا اس میں چار سو سے زیادہ نمازیں، دعائیں، زیارات اور استخارے ہیں اور چونکہ چوتھا، پانچواں، گیارہواں، اور بارہواں باب (یعنی وہ دعائیں کہ جنہیں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے افراد کے لئے یا دوسروں کے خلاف استعمال کیا ہے اسی طرح وہ دعائیں جس کو ولادت کے وقت پڑھا ہے اور وہ دعائیں جن کو دیگر دعاؤں کے ضمن میں بیان فرمایا ہے نیز وہ دعائیں اور زیارتیں جو خود آنحضرتؑ کے متعلق وارد ہوئی ہیں) خاص پہلو کا حامل ہے اور تحقیق کرنے والے افراد کے لئے مفید ہیں یعنی عوام کے لئے اس کا پڑھنا ضروری نہیں ہے ان کو حذف کر دیا ہے اور اس کی ترتیب میں کچھ تبدیلی کے ساتھ کتاب "المختار من الصحیفۃ المبارکۃ المہدیۃ" مرتب کی ہے، جو انشاء اللہ عوام کے لئے مفید ہوگی۔

۲۔ بحار الانوار: ۳۶/۳۹۹

۳۔ سورۂ مزمل، آیت: ۱۹ ۴۔ سورۂ مزمل، آیت: ۲۰

Presented by Ziaraat.Com

یہ درحقیقت عبرت ونصیحت کی باتیں ہیں اور جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کے راستے کو اختیار کرلے۔ جس قدر ممکن ہو تلاوت کرو اور نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو اور پھر جو کچھ بھی اپنے نفس کے واسطے نیک عمل پیش کرو گے اسے خدا کی بارگاہ میں حاضر اور اجر کے اعتبار سے عظیم تر پاؤ گے، اور اللہ سے استغفار کرو کہ وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

اہم نکتہ

ائمہ معصومین علیہم السلام نے ایسے دور میں زندگی بسر کی جس میں جبتری[1] کی ملعون حکومت نے ایسی گھٹن پیدا کردی تھی جو علوی عدل پر مبنی حکومت کے معرض وجود میں آنے کی راہ میں رکاوٹ تھی۔

اسی وجہ سے ہمارے ائمہ اطہار علیہم السلام کے پاس عام لوگوں کے لئے اسرار الٰہی کو بیان کرنے کا موقع فراہم نہیں تھا کیونکہ اموی اور عباسی ستمگر اور سرکش اس کام سے روکتے تھے۔

یہی وجہ ہے سب امیروں کے برحق امیر حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کان لرسول اللّٰہ(ص): سر لا یعلمہ الا قلیل.... ولولا طغاۃ ھذہ الامۃ لبثثت ھذا السر"[2]

رسول اکرمؐ کے پاس ایک ایسا راز تھا جس سے کم (مخصوص) افراد کے علاوہ دوسرے آگاہ نہیں تھے.... اگر اس امت کے سرکش افراد نہ ہوتے تو بلاشبہ اسے ہر ایک پر ظاہر کردیتا اور لوگوں میں پھیلا دیتا۔

اس بناء پر ہمارے ائمہ اطہار علیہم السلام نے تمام لوگوں کے لئے اسرار بیان نہیں فرمائے اور اسے چند مخصوص افراد (جو آپ کے قریبی اور بہترین دوستوں میں سے تھے) کے علاوہ کسی اور پر ظاہر نہیں کئے۔

۱۔ "جبر" اولیائے الٰہی کی خلافت کے ولین غاصب کے لئے کنایہ ہے۔ رجوع فرمائیں، بحار الانوار: ۳۳۶/۳۵

۲۔ بحار الانوار: ۳۰۶/۹۵

Presented by Ziaraat.Com

پس ان کے لئے افشاء راز اور اہم معنوی حقائق کا بیان ممکن نہ ہوا کیونکہ لوگوں میں اسے برداشت کرنے کی قوت و طاقت نہیں تھی نیز لوگ جبتری حکومت میں زندگی گذار رہے تھے اور یہ حکومت حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور تک جاری رہے گی۔

حضرت امام صادق علیہ السلام آیۂ مبارکہ ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ﴾[1] کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"هي دولة جبتر، فهي تسري الى قيام القائم عليه السلام"[2]

اس شب سے مراد جبتر کی حکومت ہے جو حضرت قائم کے قیام تک باقی رہے گی۔

یہی وجہ ہے کہ معصومین علیہم السلام نے بے شمار معنوی حقائق واسرار دعاؤں اور مناجات کے ضمن میں بیان فرمائے ہیں۔

اہل بیت علیہم السلام نہ صرف سیاسی ماحول اور عوام کی سطح فکری کی وجہ سے اسرار کو صراحت سے بیان نہیں کر سکے اور انہیں دعاؤں، مناجات اور زیارات کے ضمن میں بیان کیا، بلکہ انہوں نے بہت سے ہم اعتقادی مسائل اور اعلی معارف کو بھی دعاؤں، مناجات اور زیارات کی صورت میں بیان کیا ہے۔ دعاؤں کی طرف رجوع کرنے اور ان میں تحقیق کے ذریعہ یہ حقیقت بخوبی واضح وآشکار ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان ہستیوں نے اسرار، عقائد اور بلند پایہ معارف سے قطع نظر انسان کی زندگی میں بنیادی اور حیاتی کردار رکھنے والے بہت سے مطالب اور مسائل بھی بیان فرمائے ہیں اور انسانی سماج کو زندگی کا بہترین درس دیا ہے۔

مثال کے طور پر صحیفہ کاملہ سجادیہ "جس کی صحت کی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے تائید فرمائی ہے" میں غور وخوض کریں اور دیکھیں کہ امام سجاد علیہ السلام نے زندگی کے عظیم حقائق کو مختصر الفاظ کے قالب میں دعا اور مناجات کے عنوان سے بیان کیا ہے۔ اسی طرح آنحضرتؑ سے یا اہل بیت علیہم السلام سے

۱۔ سورۂ فجر آیت ۴

۲۔ بحار الانوار: ۲۴/ ۷۸

Presented by Ziaraat.Com

صادر ہونے والی دیگر دعاؤں پر توجہ کرنے سے بھی یہ حقیقت بخوبی واضح ہوتی ہے۔

ائمہ اطہار علیہم السلام نے ہمیں دعاؤں میں جو اہم تعلیمات دی ہے، ہم یہاں اس کی کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں:

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام مناجات انجیلیہ میں فرماتے ہیں:

"**اسئلک من الهمم اعلاها**"[۱]

پروردگارا! میں تجھ سے عالی ترین ہمت چاہتا ہوں۔

جو شخص بھی دعاؤں کو پڑھنے کے ذریعہ پروردگار عالم سے ہم کلام ہوتا ہے، اسے امام سجاد علیہ السلام کا یہ کلام بیدار کرتا ہے۔

یعنی دعا کرنے والا جو بھی ہو (اگر چہ خود کو بے ارادہ اور ناچیز سمجھتا ہے) اسے چاہئے کہ پروردگار عالم سے بہترین اور عالی ترین ہمت طلب کرے تا کہ اپنی زندگی میں عظیم تبدیلی پیدا کر سکے اور اپنے وجود کو معاشرے کے لئے حیاتی اور بنیادی بنا سکے، یہ وہ حقیقت ہے جو قلب پر نور امامت کی چمک کے ساتھ جاودانی بن جاتی ہے۔

معصومین علیہم السلام سے ہم تک جو کچھ دعاؤں کا ذخیرہ پہنچا ہے وہی ولایت کا طور سینا ہے اور جو کوئی بھی وادی ایمن تک پہنچنا چاہتا ہے اور ہدایت کے کوہ طور کی چوٹیوں کو سر کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ جوتے اتار کر، پاک لباس پہن کر دعا کے آداب اور قبولیت کے شرائط سیکھے یہاں تک کہ دعا کے مستجاب ہونے کا مشاہدہ کرے۔

ہم نے جو کچھ بھی بیان کیا، وہی ہے جو قرآن و روایات سے ہم تک پہنچا ہے۔ انہیں غنیمت سمجھتے ہوئے، دل و جان سے اسے قبول کریں اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوں کیونکہ: ﴿**إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ**﴾[۲]

۱۔ بحار الانوار: ۹۴/۱۵۵ ۲۔ سورۂ یوسف، آیت: ۸۷

Presented by Ziaraat.Com

''رحمت خدا سے مایوس نہ ہونا کہ اس کی رحمت سے کافر قوم کے علاوہ کوئی مایوس نہیں ہوتا ہے''

اس بنا پر خاندان عصمت وطہارت علیہم السلام کے نور امامت سے مستفید ہوتے ہوئے اپنے جسم وروح میں نور امید ویقین پیدا کریں کیونکہ ائمہ اطہار علیہم السلام نے اپنی دعاؤں اور مناجات کے ذریعہ ان اسرار وحقائق کی طرف ہدایت ورہنمائی فرمائی ہے۔

عقلی اور روائی دلیلوں کی رو سے دعا کی ترغیب

آداب دعا اور اس کے شرائط کی بحث سے پہلے ضروری ہے کہ دعا کی طرف ترغیب دلانے والے عقلی اور نقلی دلائل پیش کئے جائیں:

ا۔ عقلی دلیل:

اگر انسان کو کوئی خطرہ لاحق ہو تو عقل کا یہ تقاضا ہے کہ اگر وہ اسے برطرف کرسکتا ہو تو اسے دور کرنا ضروری ہے۔ ہر انسان ہمیشہ خطروں میں گھرا ہوا ہے اس لئے کہ انسان ان چیزوں سے مبرا نہیں ہے جو اس کے نفس کے اندر خطرات کو جنم دیتی ہیں اسے تشویش وپریشانی میں مبتلا کرتی ہیں اور تکلیف کا باعث ہوتی ہیں اور اس طرح کی مشکلات یا باطنی ہیں جیسے وہ عارضے جو انسان کے جسم کو بیماریوں میں مبتلا کرتے ہیں، یا خارجی جیسے اسے کسی ظالم سے کوئی نقصان پہنچے یا پڑوسیوں اور اطراف میں رہنے والوں سے کوئی ضرر پہنچے۔

اگر فی الحال اس قسم کی مشکلات سے دوچار نہ ہو تو عقل مستقبل میں ان حوادث کے درپیش ہونے کو ممکن قرار دیتی ہے۔ چنانچہ انسان کس طرح ان حوادث میں مبتلا اور گرفتار نہ ہوگا جب کہ ایسی دنیا میں زندگی بسر کر رہا ہے کہ جس میں کسی بھی صورت آرام وقرار نہیں ہے اور اس میں انسان سے مصیبتیں دور نہیں ہوسکتیں۔

لہذا دنیا کی مشکلات یا ہر آدمی کو درپیش ہیں یا ان کے درپیش ہونے کا خطرہ ہے، دونوں

Presented by Ziaraat.Com

صورتوں میں انہیں دور کرنے کی قدرت ہونے کی صورت میں انہیں دور کرنا چاہئے۔

اس طرح کے ضرر کو دور کرنے کے لئے دعا ایک ایسا وسیلہ ہے جو انسان کے اختیار میں بھی ہے لہذا عقلی لحاظ سے ضروری و لازم ہے کہ انسان دعا کے ذریعہ اس طرح کے ضرر کو خود سے دور کرے۔

جیسا کہ امیر المومنین، سید الوصیین امام علی علیہ السلام نے ہم کو اس معنی سے آگاہ فرمایا ہے۔

" ما من أحد ابتلي وان عظمت بلواه بأحق بالدعاء من المعافي الّذي لايأمن من البلاء" [1]

کوئی بھی ایسا فرد نہیں ہے جو گرفتار و مبتلا نہ ہو، اگر کسی کی مشکل بڑی ہے تو وہ اس شخص کی نسبت دعا کرنے کا زیادہ سزاوار ہے جو کہ سالم ہے لیکن مشکل میں گرفتار ہونے سے محفوظ نہیں ہے۔

۲۔ روائی دلیل:

احادیث کی رو سے یہ واضح ہے کہ ہر شخص دعا کا محتاج ہے چاہے وہ مشکلات میں مبتلا ہو یا نہ ہو اور دعا کا فائدہ یہ ہے کہ دعا انسان کو ہر اس بلا سے نجات دیتی ہے جس میں وہ گرفتار ہے اور اس بدی اور مشکل کو برطرف کر دیتی ہے جو پہنچنے والی ہے یا انسان جس فائدہ کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہو دعا انسان کو اس تک پہنچا دیتی ہے اور جو چیز موجود ہے اسے ثابت و استوار کر کے جاودانی کر دیتی ہے اور زوال و نابودی سے روکتی ہے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں معصومین علیہم السلام دعا کو بعنوان سلاح متعارف کراتے ہیں۔ سلاح وہ ذریعہ ہے جس سے انسان کو فائدہ پہنچتا ہے اور اس سے ضرر برطرف ہوتا ہے اور اسی طرح دیگر روایات میں معصومین علیہم السلام نے دعا کو سپر کہا ہے اس میں شک نہیں کہ انسان سپر کے ذریعہ خود کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۸۰

Presented by Ziaraat.Com

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں:

"ألا أدلکم علی سلاح ینجیکم من أعدائکم ویدرّ ارزاقکم؟

قالوا: بلی یا رسول اللّٰہ.

قال: تدعون ربکم باللیل والنهار، فانّ سلاح المؤمن الدعاء"[1]

کیا تمہیں ایسے سلاح سے باخبر کروں جو تمہیں تمہارے دشمنوں سے نجات دے اور تمہارے رزق وروزی میں اضافہ کرے؟

لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہؐ!

آپؐ نے فرمایا: شب وروز اپنے پروردگار سے دعا کرو اس لئے کہ دعا مومن کا اسلحہ ہے۔

امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"الدعا ترس المؤمن، ومتی تکثر قرع الباب یفتح لک"[2]

دعا مومن کی سپر ہے اور جب دروازے پر زیادہ دستک دو گے تو آخر کار وہ تمہارے لئے کھل ہی جائے گا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

" الدعا أنفذ من السنان الحدید"[3]

دعا آہنی نیزے سے بھی کہیں زیادہ نفوذ کرتی ہے۔

حضرت امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"ان الدعا یردّ ما قدّر وما لم یقدّر.

قال: قلت: وما قد قدّر فقد عرفته، فما لم یقدّر؟ قال: حتی لایکون"[4]

۱و۲۔ الکافی: ۴۶۸/۲

۳و۴۔ الکافی: ۴۶۹/۲

Presented by Ziaraat.Com

بیشک جو کچھ مقدر کیا جا چکا ہے اور جو مقدر نہیں کیا گیا ہے، دعا اسے تبدیل کر دیتی ہے۔

راوی کہتا ہے: ہم نے عرض کیا: جو کچھ مقدر کیا جا چکا ہے، وہ تو میری سمجھ میں آیا لیکن جو مقدر نہیں ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: دعا کریں کہ جو ابھی تک مقدر نہیں ہوا، آئندہ بھی مقدر نہ ہو۔

حضرت امام کاظم علیہ السلام ایک اور روایت میں فرماتے ہیں:

" علیکم بالدعأ فانّ الدعأ و الطلب الی اللّٰہ تعالی یردّ البلاء، وقد قدّر وقضی فلم یبق الّا امضائہ فاذا دعی اللّٰہ وسئل صرْفہ صرَفہ" [1]

میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ دعا کرو اس لئے کہ پروردگار عالم سے دعا اور طلب بلاؤں کو دور کرتی ہے کہ جو تقدیر میں لکھی جا چکی ہیں اور حکم الٰہی اس پر جاری ہو گیا ہے صرف اس کا نافذ ہونا باقی ہے اور اگر اس طرح کی بلاؤں کے برطرف ہونے کے لئے دعا کی جائے اور خدا کو پکارا جائے تو پروردگار عالم اسے برطرف کر دے گا۔

زرارہؒ نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"ألا أدلّکم علی شیء لم یستثن فیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم؟

قلت: بلی.

قال: الدعاء یردّ القضاء و قد أبرم ابراماً، و ضمّ اصابعہ" [2]

کیا تمہاری ایسے مسئلہ کی طرف راہنمائی فرماؤں جس میں پیغمبرؐ نے استثناء نہیں فرمایا ہے؟

زرارہ نے عرض کیا: جی ہاں!

آنحضرتؐ نے اپنی مبارک انگلیوں کو ایک دوسرے سے ملاتے ہوئے فرمایا: دعا حتمی قضاء (تقدیر الٰہی) کو برطرف کر دیتی ہے اگر چہ وہ حتمی ہو چکی ہو۔

۱و۲۔ الکافی: ۲/۴۷۰

Presented by Ziaraat.Com

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انّ الدعأ و البلاء لیتوا فقان الی یوم القیامة ،انّ الدعا ء لیردّ البلاء و قد ابرم ابراماً "[۱]

بلا شبہ دعا اور بلاء قیامت تک ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔دعا، بلاء کو برطرف کردیتی ہے اگرچہ وہ حتمی اور استوار ہو چکی ہو۔

اسی طرح امام سجاد علیہ السلام نے دوسری جگہ فرمایا:

"الدعا یرد البلاء النازل ومالم ینزل "[۲]

دعا نازل شدہ اور نازل ہونے والی بلاؤں کو برطرف کردیتی ہے۔

آداب دعا

اس بیان سے دعا کرنے کی اہمیت اور اس کے حیرت انگیز اثرات واضح ہو گئے اور یہ کہ اگر دعا کرنے والا اس کے آداب کی رعائت کرنے کے ساتھ دعا کرے تو اسے اس کی دعا کے مستجاب ہونے میں عجیب آثار نظر آئیں گے۔لہذا ہم اس جگہ دعا کے آداب بیان کرتے ہیں:

کتاب ''المختار من کلمات الامام المہدیؑ'' میں کہا گیا ہے کہ دعا کے آداب سیکھو اور توجہ دو کہ کسے بلا رہے ہو؟ اور کس لئے بلا رہے ہو؟ غور کرو کس کے متعلق سوال کر رہے ہو؟ کتنا سوال کر رہے؟ اور کس لئے سوال کر رہے ہو؟

دعا یعنی ان تمام موارد کے لئے خدا کی بارگاہ میں سوال اور اجابت کا مطالبہ ہے، نیز سارے اختیارات کو ترک کرنا اور تمام ظاہری و باطنی امور خدائے برحق کے سپرد کردینا ہے۔

۱۔الکافی:۴۶۹/۲

۲۔عدۃ الداعی:۱۱

Presented by Ziaraat.Com

اگر دعا کو اس کی شرائط کے ساتھ انجام نہ دیا تو اس کی قبولیت کے لئے منتظر نہ رہیں اس لئے کہ وہ ظاہر و باطن سے آگاہ ہے شاید خدا سے اس امر کے لئے دعا کر رہے ہو جس کے باطن میں خدا اس کے برعکس دیکھ رہا ہو۔

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ خدا اگر ہمیں دعا کا حکم نہیں دیتا لیکن ہم اخلاص کے ساتھ دعا کرتے تو وہ اپنے فضل کی بنیاد پر ہماری دعا کو قبول کرتا لہذا جب پروردگار عالم شرائط کے ساتھ انجام دی گئی دعا کی قبولیت کا ضامن ہے تو وہ اسے کیسے قبول نہ کرے گا؟!

آداب دعا درج ذیل ہیں:

پہلی شرط: دعا کو خدا نے نام سے شروع کرنا۔

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں:

"لایردّ دعاء أوّله بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" [۲]

جس دعا کے شروع میں **"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"** ہو وہ رد نہیں ہو سکتی۔

دوسری شرط: دعا کرنے سے پہلے پروردگار کی حمد و ثناء بجالائی جائے۔

ہمارے سید و سردار حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کل دعاء لایکون قبله تحمید فهو أبتر" [۳]

ہر وہ دعا کہ جس سے پہلے پروردگار عالم کی حمد و ستائش نہ کی جائے وہ ابتر اور ناقص ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام کے مکتوب میں یوں بیان ہوا ہے:

دعا اور طلب کرنے سے پہلے خدا کی حمد و ثناء ہوتی ہے، جب پروردگار عالم سے دعا کرنا چاہو تو

۱۔ بحار الانوار: ۳۲۲/۹۳

۲۔ بحار الانوار: ۳۱۳/۹۳

۳۔ الکافی: ۵۰۳/۲

Presented by Ziaraat.Com

پہلے اس کی تعریف کرو۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اس کی حمد وثناء کیسے کریں؟

فرمایا اس طرح کہو:

"یَامَنْ اَقْرَبُ إِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهِ یَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلٰی، یَامَنْ لَیْسَ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ" ۱

اے وہ (پروردگار) جو مجھ سے میری رگ گردن سے زیادہ قریب ہے! وہ کہ جو انسان اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہوتا ہے! اے وہ جو نظر کرنے میں بلند مرتبہ ہے! اے وہ کہ جس کی مثل و مانند کوئی چیز نہیں ہے۔

تیسری شرط: محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا۔

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں:

"صلاتکم علیّ اجابة لدعائکم و زکاة لاعمالکم" ۲

ہم پر تمہارا درود وصلوات بھیجنا تمہاری دعا کی قبولیت اور تمہارے اعمال کے پاکیزہ ہونے کا باعث ہے۔

ہمارے آقا ومولا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لایزال الدعاء محجوبا حتی یصلّي علی محمد وآل محمد"

دعا اس وقت تک محجوب رہے گی جب تک محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود نہ بھیجی جائے۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۱۵

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۱۲، ۳۱۶

۳۔ بحار الانوار: ۹۴/۵۴

Presented by Ziaraat.Com

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں:

"من كانت له الى اللّٰه عز وجل حاجة فليبدأ بالصلاة على محمدو آله، ثمّ يسأله حاجته، ثمّ يختم بالصّلاة على محمّد و آل محمّد، فانّ اللّٰه أكرم من أن يقبل الطرفين ويدع الوسط، إذا كانت الصلاة على محمد و آل محمد لاتحجب عنه" [۱]

جو پروردگار عالم کی بارگاہ میں حاجت مند ہوا سے چاہئے کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات سے ابتدا کرے اور پھر اپنی حاجت کو پروردگار عالم سے طلب کرے اور محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیج کر تمام کرے، اس لئے کہ پروردگار عالم اس سے کہیں زیادہ کریم ہے کہ کلام کے دونوں سروں کو قبول کرے اور بیچ کے حصہ کو قبول نہ کرے۔ جب دعا محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات کے ساتھ ہو تو محجوب نہ ہوگی۔

چوتھی شرط: شفاعت طلب کرنا۔

ہمارے مولا حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب خدا سے کوئی حاجت ہو تو کہو:

"اَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ، فَاِنَّ لَهُمَا عِنْدَكَ شَأْناً مِنَ الشَّأْنِ، وَقَدْراً مِنَ الْقَدْرِ، فَبِحَقِّ ذٰلِكَ الشَّأْنِ وَبِحَقِّ ذٰلِكَ الْقَدْرِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا....." [۲]

پروردگارا! میں تجھ سے محمدؐ اور علی علیہ السلام کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کیونکہ ان دو بزرگوں کی تیرے نزدیک مقام ومنزلت ہے اور یہ تیرے نزدیک قدر و قیمت رکھتے ہیں پس اس قدر و منزلت اور اس شان کا واسطہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور میری فلاں حاجت کو پوری فرما۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۱۶

۲۔ بحار الانوار: ۹۴/۲۲

Presented by Ziaraat.Com

کیونکہ روز قیامت کوئی بھی ملک مقرب، پیغمبر مرسل اور آزمودہ مومن باقی نہیں ہوگا مگر یہ کہ اسے ان دو بزرگ ہستیوں کی شفاعت کی ضرورت نہ ہو۔

حاجتوں کے پورا ہونے اور اپنی چاہت و مقصد کے حصول کے لئے خدا کی بارگاہ میں کوئی وسیلہ پیش کرنا ضروری ہے کیونکہ خداوند عالم نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے:

﴿وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ﴾ [1]

''اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو''

اور خدا کے نزدیک محمد و آل محمد علیہم السلام سے بڑھ کر کوئی مقرب وسیلہ نہیں ہے اور یہی شفاعت ہے۔

زیارت جامعۂ کبیرہ میں اس طرح پڑھتے ہیں:

"اَللّٰهُمَّ اِنّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعَاءَ أَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيَارِ، اَلْأَئِمَّةِ الْأَبْرَارِ لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعَائِي....."

پروردگارا! اگر تیرے نزدیک میں محمدؐ اور ان کے اہلبیت اخیار علیہم السلام اور آئمہ ابرار علیہم السلام سے بہتر کسی کو شفیع پاتا تو انہیں تیری بارگاہ میں اپنا شفیع قرار دیتا۔

نیز روایات واضح دلالت کرتی ہیں کہ کلام الٰہی میں وسیلہ سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں اور اگر ہم وسیلہ کو سیڑھی وغیرہ سے تعبیر کریں تو اس میں کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ یہاں پر سیڑھی سے مراد بلندی اور ترقی و پیشرفت کی منزل طے کرنے کا وسیلہ ہے۔

رسول اکرمؐ سے ایک روایت میں نقل ہوا ہے:

''هم العروة الوثقى و الوسيلة الى اللّٰه'' [2]

وہ یعنی اہل بیت عصمت و طہارت علیہم السلام خدا کی جانب مورد اطمینان وسیلہ، اور محکم رسّی ہیں۔

۱۔ سورۂ مائدہ، آیت: ۳۵

۲۔ تفسیر صافی: ۱/۴۴۱

Presented by Ziaraat.Com

پھر اس آیۂ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

﴿یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ﴾ [۱]

اے ایمان لانے والو! خدا سے ڈرو اور اس کی (بارگاہ) کے لئے وسیلہ طلب کرو۔

شاید ایمان اور تقوا وسیلہ طلب کرنے کے لئے پروردگار عالم کی بارگاہ میں دو لازمی شرط ہوں چنانچہ تقوا اور ایمان کے بغیر وسیلہ طلب کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اس بناء پر جب یہ دونوں صفات جمع ہوں تو مفید ہوں گے کیونکہ ایمان وتقویٰ کے بغیر ولایت کا وجود نہیں ہوسکتا۔

پانچویں شرط: گناہوں کا اعتراف کرنا۔

ایک روایت میں ہمارے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے:

"انما ھي المدحة ثم الاقرار بالذنب ثم المسألة واللّٰہ ما خرج عبد من ذنب الّا با لاقرار" [۲]

بیشک دعا میں پہلے خدا کی مدح وثنا پھر گناہ کا اقرار اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال ہونا چاہئے، خدا کی قسم کوئی بندہ بھی اپنے گناہوں کا اقرار کئے بغیر گناہوں سے نہیں نکل سکتا۔

چھٹی شرط: غفلت اور بے توجہی کے عالم میں دعا نہ کی جائے بلکہ خدا کی بارگاہ میں حضور قلب اور توجہ کے ساتھ دعا کریں۔ جیسا کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انّ اللّٰہ لا یستجیب دعاء بظھر قلب ساہ، فاذا دعوت فأقبل بقلبک، ثم استیقن الاجابة" [۳]

۱۔ سورۂ مائدہ، آیت: ۳۵

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۱۸

۳۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۲۳

Presented by Ziaraat.Com

بیشک خداوند عالم غافل دل سے کی گئی دعا کو قبول نہیں کرتا ہے لہذا جب دعا کرنا چاہو تو حضور قلب اور توجہ کے ساتھ دعا کرو اور پھر اس کی مقبولیت کا یقین رکھو۔

چونکہ غافل درحقیقت دعا نہیں کرتا اس لئے کہ دعا خدا کی طرف حضور قلب اور توجہ کے بغیر ممکن نہیں ہوسکتی۔

ساتویں شرط: خوراک اور لباس کا پاک ہونا۔

چونکہ شائستہ دعا شائستہ عمل پر موقوف ہے۔ نیک اور شائستہ عمل حرام اور پلیدی کے ساتھ کیسے اکٹھے ہوسکتے ہیں؟ قرآن مجید میں خداوند عالم کا یہ فرمان ﴿یَا اَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً﴾ [۱] "یعنی اے پیغمبرو! پاک و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل صالح انجام دو" عمل صالح اور پاک و پاکیزہ غذا کے کھانے کے درمیان لازمہ پر بخوبی دلالت کرتا ہے۔

رسول خداؐ نے فرمایا:

"من احبّ أن یستجاب دعائه فلیطیّب مطعمه و مکسبه" [۲]

جو چاہتا ہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو تو اس کا کھانا اور درآمد پاک و حلال ہونی چاہئے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے:

"طهّر مأکلک، و لا تدخل فی بطنک الحرام" [۳]

اپنے کھانے کو پاکیزہ کرو اور اپنے شکم میں حرام مال داخل نہ کرو۔

ایک اور روایت میں نقل ہوا ہے:

"أطب کسبک تستجاب دعوتک، فان الرجل یرفع اللقمة الی فیه حراماً فما

۱۔ سورۂ مومنون، آیت: ۵۱

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۲

۳۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۳

Presented by Ziaraat.Com

تستجاب له أربعين يوماً"[۱]

اپنی درآمد کو پاک وحلال کروتا کہ تمہاری دعا مستجاب ہو اس لئے کہ جب انسان حرام لقمہ منہ میں ڈالتا ہے تو چالیس روز تک اس کی دعا مستجاب نہیں ہوتی ہے۔

حدیث قدسی میں وارد ہے:

"فمنك الدعاء و عليّ الاجابة فلا تحجب عني دعوة الّادعوة آكل الحرام"[۱]

تمہارا کام دعا کرنا ہے اور میرا لطف قبول کرنا ہے اور کوئی دعا مجھ سے پوشیدہ نہیں ہوتی مگر اس کی دعا جو حرام کھاتا ہو۔

ہمارے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"من سره أن يستجاب دعاؤه فليطيب كسبه"[۲]

جو چاہتا ہے اس کی دعا مستجاب ہو اسے چاہئے کسب وکام اور درآمد کو پاک کرے۔

دوسری روایت میں فرمایا:

"إذا أراد أحدكم أن يستجاب له فليطيّب كسبه وليخرج من مظالم الناس، وانّ اللّٰه لايرفع دعاء عبد وفي بطنه حرام، او عنده مظلمة لأحد من خلقه"[۳]

جب تم میں سے کوئی چاہتا ہو کہ اس کی دعا مستجاب ہو تو اسے چاہئے اپنی درآمد ومعاش کو پاکیزہ وحلال کرے اور خود کو لوگوں کے حق سے آزاد کرے کیونکہ خداوند اس شخص کی دعا کو بلند نہیں کرتا کہ جس کے شکم میں حرام ہو یا اس پر حق الناس ہو۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۳

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۳

۳۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۲۱

Presented by Ziaraat.Com

آٹھویں شرط: واجب الذمہ حقوق کی ادائیگی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

" اِنّ اللّٰہ عزّوجلّ یقول: وعزّتي وجلالي لاأُجیب دعوة مظلوم دعاني في مظلمة ظلمها، ولأحد عنده مثل تلک المظلمة" ۱

پروردگار عالم فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس مظلوم پر ظلم ہوا ہے، جب کہ اس نے خود بھی دوسرے پر اسی طرح کا ظلم کیا ہو تو اس کی دعا مستجاب نہ کروں گا۔

ہمارے آقا ومولا امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"اِنّ اللّٰہ اوحی الی عیسی بن مریم: قل للملاء من بني اسرائیل: .....انّي غیر مستجیب لأحد منکم دعوة ولأحد من خلقي قبله مظلمة" ۲

پروردگار عالم نے حضرت عیسیٰ بن مریم پر وحی نازل فرمائی: بنی اسرائیل کے گروہ سے کہو: میں اس شخص کی دعا قبول نہیں کروں گا کہ جس کے پاس لوگوں کا حق ہے۔

نویں شرط: حاجت پوری ہونی کی راہ میں حائل گناہوں کو ترک کرنا۔

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ان العبد یسأل الحاجة فیکون من شأنه قضاؤها الی أجل قریب، أو اِلی وقت بطيء فیذنب العبد ذنباً، فیقول اللّٰہ تبارک وتعالی للملک: لاتقض حاجته وأحرمه ایّاها، فانّه تعرّض لسخطي واستوجب الحرمان منّي" ۳

جب بندہ خدا سے حاجت طلب کرے تو ممکن ہے کہ اس کی حاجت جلد پوری ہو جائے یا اس

۱۔ بحار الانوار: ۳۲۰/۹۳

۲۔ بحار الانوار: ۳۷۳/۹۳

۳۔ بحار الانوار: ۳۲۸/۹۳

Presented by Ziaraat.Com

میں تأخیر ہو جائے لیکن اسی دوران بندہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو خداوند تبارک وتعالیٰ فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کی حاجت پوری نہ کرو اور اسے محروم رکھو کیونکہ وہ میرے غضب کا حقدار ہو گیا ہے اور میری جانب سے محرومیت کا مستحق ہے۔

دسویں شرط: دعا کی قبولیت کی امید رکھنا۔

اس سے مراد یقین ہے اس لئے کہ پروردگار عالم سے وعدہ خلافی محال ہے کیونکہ خدا نے خود اپنے کلام میں دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی قبولیت کی ضمانت دی ہے:

﴿اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [۱]

مجھ سے دعا کرو میں مستجاب کروں گا۔

لہذا خدا وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا جیسا کہ قرآن مجید میں دوسری جگہ فرماتا ہے:

﴿وَعْدَاللّٰهِ لَايُخْلِفُ اللّٰهَ وَعْدَهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَايَعْلَمُوْنَ﴾ [۲]

یہ وعدۂ الٰہی ہے اور پروردگار عالم اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

خدا کیسے وعدہ خلافی کر سکتا ہے جب کہ وہ بے نیاز، قادر، مہربان، رحیم اور صاحب عظمت ہے؟

ایک دوسری حدیث میں ہے:

"**فاذا دعوت فأقبل بقلبک ثم استیقن الا جابة**" [۳، ۴]

جب دعا کرو تو اپنے پورے وجود کے ساتھ پروردگار کو پکارو اور پھر دعا کی قبولیت کا یقین رکھو۔

۱۔ سورۂ غافر، آیت: ۶۰

۲۔ سورۂ روم، آیت: ۶

۳۔ بحار الانوار ۱/۳۲۳

۴۔ المختار من کلمات الامام المہدی: ۱/۲۳۸

Presented by Ziaraat.Com

گیارہویں شرط: دعا میں اصرار اور استقامت۔

علامہ مجلسیؒ اسے دعا کے آداب اور شرائط میں شمار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں قدیم وحی میں وارد ہے:

"لاتملّ من الدعاء فا نی لا أملّ من الاجابة"[۱]

دعا کرنے سے تھکو مت، اس لئے کہ میں اجابت سے نہیں تھکتا۔

عبدالعزیز طویل نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"انّ العبد اذا دعا لم یزل اللّٰه في حاجته مالم یستعجل"[۲]

جس وقت بندہ دعا کرتا ہے تو پروردگار عالم اس کی دعا کی اجابت کی حالت میں ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ خود جلدی نہ کرے (یعنی دعا سے ہاتھ اٹھالے)

اسی طرح آنحضرتؑ سے روایت ہوئی ہے:

"انّ العبداذا عجّل فقام لحاجته 'یقول اللّٰه تعالی: استعجل عبدي أتراه یظنّ انّ حوا ئجه بید غیري"[۳]

جس وقت بندہ اپنی حاجت طلب کرنے میں جلدی کرے تو پروردگار عالم فرماتا ہے: میرا بندہ جلدی کر رہا ہے کیا وہ خیال کرتا ہے اس کی حاجتیں میرے علاوہ کسی اور کے ہاتھ میں ہیں؟

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"انّ اللّٰه یُحب السائل اللحوح"[۴]

پروردگار عالم اصرار کرنے والے سائل کو دوست رکھتا ہے۔

۱۔ بحارالانوار: ۹۳/۳۷۳

۲۔ الکافی: ۲/۴۷۴

۳،۴۔ بحارالانوار: ۹۳/۴۷۵

Presented by Ziaraat.Com

ولید بن عقبہ ہجری کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

"واللّٰہ لا یلحّ عبد مؤمن علی اللّٰہ في حاجته الاّ قضاها له" ۱

خدا کی قسم کوئی بھی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی حاجت پر اصرار کرے اور پروردگار عالم اسے قبول نہ کرے۔

ابو صباح نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

"ان اللّٰہ کره الحاح الناس بعضهم علی بعض في المسالة، و أحبّ ذالک لنفسه ،انّ اللّٰہ یحبّ أن یسأل و یطلب ما عنده" ۲

بیشک پروردگار اس بات کو پسند نہیں کرتا ہے کہ بعض لوگ دوسروں سے کسی مسئلہ میں اصرار کریں لیکن اس اصرار کو خود اپنے لئے دوست رکھتا ہے، اور بیشک پروردگار عالم دوست رکھتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور جو چیز اس کے پاس ہے، اسے سے طلب کی جائے۔

احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت ہوئی ہے کہ وہ کہتے ہیں:

میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! میں فلاں سال سے اب تک پروردگار عالم سے ایک حاجت کا سوال کر رہا ہوں مگر حاجت کے پوری ہونے میں تاخیر کی وجہ سے اپنے دل میں کچھ چیزیں (شک ووسوسہ) محسوس کرتا ہوں۔

آنحضرتؑ نے اس کے جواب میں فرمایا:

"یا أحمد؛ إیّاک و الشیطان أن یکون له علیک سبیل، حتّی یقنّطک،إنّ أبا جعفر علیه السلام کان یقول: انّ المؤمن لیسأل اللّٰہ حاجة فیؤخّرعنه تعجیل إجابته حبّاً لصوته واستماع نحیبه.

ثمّ قال: واللّٰہ ماأخّر اللّٰہ عن المؤمنین مایطلبون في هذه الدّنیا خیرلهم ممّا

۱،۲۔ الکافی: ۴۷۵/۲

عجّل لهم ،وأيّ شيء الدنيا"[۱]

اے احمد! شیطان سے دوری اختیار کرو! کہیں وہ تمہارے اندر نفوذ نہ کر جائے اور تمہیں ناامید نہ کر دے۔جیسا کہ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر مومن پروردگار عالم سے کوئی حاجت طلب کرتا ہے اور اس کی حاجت روائی میں تأخیر ہوتی ہے تو اس کی یہ وجہ ہے کہ پروردگار عالم کو اس کی آواز اچھی لگتی ہے اور وہ اس کی فریاد کو مزید سننا چاہتا ہے۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم! اس دنیا میں مومنین جو کچھ طلب کرتے ہیں، پروردگار عالم انہیں وہ عطا کرنے میں تأخیر نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ وہ ان کے لئے ان چیزوں سے بہتر ہے جس میں ان کے لئے تجیل فرمائی ہے اور دنیا کی کیا قیمت ہے؟!!

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ان العبدالوليّ للّٰه يدعو اللّٰه في الأمر ينوبه، فيقال للملک الموكّل به:

اِقض لعبدي حاجته ولاتعجلّها، فانّي أشتهي أن أسمع ندائه وصوته.

وانّ العبدالعدوّللّٰه ليدعواللّٰه في الأمر ينوبه فيقال للملک الموكّل به:

اِقض لعبدي حاجته وعجّلها، فاني أكره أن اسمع ندائه وصوته.

قال: فيقول الناس: ماأُعطي هذا اِلّا لكرامته، ومامنع هذا اِلّا لهوانه"[۲]

جس بندے کو پروردگار عالم دوست رکھتا ہے اور کسی حاجت کے متعلق وہ خدا سے دعا کرے تو اس کی حاجت کے لئے مأمور فرشتہ سے کہا جاتا ہے: میرے بندے کی حاجت پوری کرو لیکن جلدی نہ کرو اس لئے کہ مجھے اس کی ندا و صدا سننا پسند ہے۔

اور وہ بندہ جو خدا کا دشمن ہے اور جب وہ کسی امر میں دعا کرے تو اس کی حاجت کے لئے مامور فرشتہ سے کہا جاتا ہے: اس کی حاجت جلدی پوری کرو کیونکہ اس کی ندا و آواز مجھے پسند نہیں ہے۔

۱و۲۔ بحارالانوار: ۹۳/۳۷۴

Presented by Ziaraat.Com

حضرت نے فرمایا: لیکن لوگ یوں کہتے ہیں کہ دوسری قسم کے لوگوں کی حاجت پوری نہیں ہوئی مگر خدا کے نزدیک ان کی کرامت کی وجہ سے، اور پہلے قسم کے لوگوں کی حاجت روا ہونے میں تأخیر نہیں ہوئی مگر ان کے بارگاہ خدا میں پست ہونے کی وجہ سے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں:

"لایزال المؤمن بخیر ورخاء ورحمة من اللّٰه مالم یستعجل فیقنط فیترک الدعاء، قلت له: کیف یستعجل؟

قال: یقول: قد دعوت منذ کذا وکذا، ولا أری الاجابة" [۱]

مؤمن جب تک جلدی نہ کرے، پشیمان نہ ہو اور دعا سے ہاتھ نہ اٹھا لے، وہ ہمیشہ خیر و آسائش اور رحمت الٰہی میں ہے۔

ہم نے امامؑ سے عرض کیا: کیسے جلدی کرتا ہے؟

حضرت نے فرمایا: کہتا ہے ایک مدت سے پروردگار سے دعا کر رہا ہوں مگر وہ قبول نہیں ہوتی۔

اسی طرح دوسری جگہ فرماتے ہیں:

" اِنّ المؤمن لیدعواللّٰه في حاجته فیقول عزّ وجلّ: أخّروا اِجابته، شوقاً اِلی صوته ودعائه، فاذا کان یوم القیامة قال اللّٰه: عبدي دعوتني وأخّرت اِجابتک وثوابک کذا وکذا، ودعوتني فی کذا وکذا فأخّرت اِجابتک وثوابک کذاَ

قال: فیتمنّی المؤمن أنّه لم یستجب له دعوة فی الدنیاممّا یری من حسن الثواب" [۲]

بندۂ مومن خدا سے اپنی حاجت کے لئے دعا کرتا ہے تو پروردگار عالم فرماتا ہے اس کی دعا کی اجابت میں تأخیر کرو چونکہ مجھے اس کی آواز اور دعا سننے کا اشتیاق ہے۔ اور جب قیامت کا دن ہوگا تو

۱و۲۔ بحار الأنوار: ۹۳/۳۷۴

Presented by Ziaraat.Com

پروردگار عالم فرمائے گا: میرے بندے! تو نے مجھ سے دعا کی اور میں نے اسے قبول کرنے میں تأخیر کی اور اب یہ اس تأخیر کا ثواب اور جزا ہے جو تو نے مجھ سے فلاں موردمیں بھی دعا کی تھی اور میں نے اس کا جواب دینے میں تأخیر کی، اب یہ اس کی جزا وثواب ہے۔

حضرت نے فرمایا: اس روز مومن آرزو کرے گا کہ اے کاش! دنیا میں اس کی کوئی دعا مستجاب نہ ہوتی اور یہ وہ وقت ہوگا جب آخرت میں اس کی نیک جزا دیکھے گا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"رحم اللّٰه عبداً طلب من اللّٰه حاجة فألحّ في الدعاء، اُستجيب له أولم يستجب له، وتلا هذه الآية: ﴿وَأَدْعُو رَبِّي عَسىٰ أَنْ لَا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيّاً﴾ [1]، [2]

رسول خداؐ نے فرمایا: خداوند اس بندے پر رحمت کرے کہ جو خدا سے کوئی حاجت طلب کرے اور پھر دعا کرنے میں اصرار کرے، چاہے اس کی دعا مستجاب ہو یا نہ ہو اور پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اور اپنے پروردگار کو ہی پکاروں گا، امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکارنے میں محروم نہیں رہوں گا۔

توریت میں ذکر ہوا ہے:

يا موسىٰ! من أحبّني لم ينسني، ومن رجا معروفي الحّ في مسألتي.

يا موسىٰ! إنّي لست بغافل عن خلقي ولكن اُحبّ أن تسمع ملائكتي ضجيج الدعاء من عبادي، وتري حفظتي تقرّب بني آدم إليّ بما أنا مقوّيهم عليه ومسبّبه لهم،

ياموسىٰ! قل لبني اسرائيل: لاتبطرنّكم النعمة فيعاجلكم السلب، ولاتغفلوا عن الشكر فيقارعكم الذلّ، و ألحوّ في الدعاء تشملكم الرحمة بالاجابة، وتهنئكم العافية"[3]

۱۔ سورۂ مریم، آیت: ۴۸

۲۔ بحار الانوار: ۹۳/ ۳۷۵

اے موسیٰ! جو ہمیں دوست رکھتا ہے وہ مجھے فراموش نہیں کرتا، جو مجھ سے خیر کی امید رکھتا ہے وہ اپنی دعا پر اصرار کرتا ہے۔

اے موسیٰ! میں اپنی مخلوقات سے غافل نہیں ہوں لیکن مجھے پسند ہے کہ میرے فرشتے میرے بندوں کا فریاد اور ان کی دعا سنیں اور میرے عرش کے محافظ مشاہدہ کریں کہ انسان اور اولاد آدم دعا اور فریاد (جس کی قوت میں نے خود انہیں عطا کی ہے اور دعا کے اسباب بھی انہیں فراہم کئے ہیں) کے ذریعہ کس طرح مجھ سے نزدیک ہوتے ہیں۔

اے موسیٰ! بنی اسرئیل سے کہہ دو: نعمت اور آسائش تمہیں ناشکری اور غرور میں مبتلا نہ کردے کیونکہ اس صورت میں جلد ہی تم سے نعمت چھین لی جائے گی اور حمد وشکر سے غفلت نہ کرو تا کہ ذلت و رسوائی تمہارے دامن گیر نہ ہو، دعا میں اصرار کرو تا کہ رحمت الٰہی دعا کی اجابت کی صورت میں تمہارے شامل حال ہو اور عافیت وسلامتی سے سرفراز رہو۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لایلحّ عبد مؤمن علی اللّٰہ في حاجتہ الّا قضاھالہ" [1]

کوئی ایسا بندہ نہیں ہے، جو اپنی حاجت پر اصرار کرے اور خدا اس کی حاجت روائی نہ کرے۔

منصور صیقل کا بیان ہے:

"قلت لأبی عبداللّٰہ علیہ السلام: ربّما دعا الرجل فاستجیب لہ ثمّ أُخّر ذلک إلیٰ حین؟

قال: فقال علیہ السلام: نعم

قلت: ولم ذلک لیزداد من الدعاء؟

قال: نعم" [2]

۱و۲۔ بحار الانوار: ۹۳/۳۷۵

میں نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ممکن ہے کہ بعض اوقات ایک شخص دعا کرے اور وہ مستجاب ہو لیکن ایک مدت تک اس میں تأخیر ہو؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: ہاں

ہم نے عرض کیا: ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیا اس لئے کہ دعا زیادہ کرے؟

حضرت نے فرمایا: ہاں۔

ہم نے جو کچھ بیان کیا وہ دعا کے شرائط اور آداب کا نہایت اہم حصہ تھا اب ہم بعض امور کو زیادہ تأکید کے ساتھ بیان کریں گے۔

دعا پڑھنے میں مداومت کی اہمیت

مقصد تک پہنچنے اور حاجت کے حصول کے لئے دعاؤں میں تکرار و دوام کا بہت اہم کردار ہے۔ یہ بہت اہم نکتہ ہے کہ جو افراد بھی دعاؤں کی کتابوں سے سروکار رکھتے ہیں انہیں ان پر توجہ کرنی چاہئے کیونکہ اکثر افراد اس کی قدرت و توانائی نہیں رکھتے کہ ایک دعا یا ایک زیارت پڑھنے کے ذریعہ یا ایک ذکر کرنے یا ایک ختم پڑھ سے اپنی حاجت پوری کرلیں اور اپنی مراد و مقصود تک پہنچ جائیں۔

اس مطلب کی وضاحت کے لئے ایک مثال پیش کرتے ہیں: بہت سے جسمانی امراض میں اگر بیماری ابتدائی مرحلہ میں ہو یا ابھی ابھی شروع ہوئی ہو اور پیچیدہ نہ ہو تو صرف ایک نسخہ سے اس کا علاج کیا جا سکتا ہے، لیکن اگر مرض طولانی ہو جائے یا انسان کے بدن میں اس کی جڑیں مضبوط ہو جائیں تو ظاہر سی بات ہے ایسی بیماری کا علاج ایک نسخے یا ایک دوا کے ذریعہ نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے علاج کے لئے طویل مدت تک دوا استعمال کرنے کی ضرورت ہوگی۔

روحانی بیماریوں میں بھی یہی صورت حال ہے اگر کوئی شخص کسی اہم روحانی بیماری میں مبتلا ہو جائے یا وہ اہم نہ بھی ہو لیکن وقت گذرنے کی وجہ سے روح میں اس کی جڑیں مضبوط ہو گئی ہوں اور وہ

Presented by Ziaraat.Com

اس کا عادی بن گیا ہوتو ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ ایک بار دعا پڑھنے سے ایسے افراد کی مشکلات بر طرف نہیں ہوں گی بلکہ دعا پڑھنے میں تکرار و دوام کی ضرورت ہے جیسا کہ بعض جسمانی بیماریوں میں انسان کو دوا کے بار بار استعمال اور دوا جاری رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس بناء پر جس طرح جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے دوا جاری رکھتے ہیں تا کہ دوا پوری طرح اپنا اثر دکھائے اسی طرح جن موارد میں دعا کی ضرورت ہے، ان میں دعا پڑھنا جاری رکھیں تا کہ اس کا اثر ظاہر ہو جائے۔

البتہ ممکن ہے بعض افراد ایک دعا یا کسی ذکر یا اسمائے الٰہی میں سے کوئی ایک اسم پڑھنے کے ذریعہ نتیجہ و مقصد تک پہنچ جائیں۔ لیکن اس طرح کے افراد نایاب یا کمیاب ہوتے ہیں لہذا عام لوگوں کو اس طرح کی توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ ان کی طرح یہ بھی صرف ایک مرتبہ دعا کرنے سے ہی اپنا مقصد حاصل کرلیں۔

یہ ایک وجہ ہے کہ روایات میں دعا کی تکرار و دوام اور پابندی کے متعلق بہت زیادہ تاکید ہوئی ہے۔

دعا کی قبولیت میں یقین کی اہمیت

دعا کی قبولیت میں دو چیزیں بنیادی تأثیر کی حامل ہیں:

۱۔ موانع برطرف کرنا: یعنی قلبی رکاوٹوں کو دور کرنا اور دل سے باطنی تاریکی کے پردوں کو ختم کرنا۔

۲۔ مقتضی کا موجود ہونا: یعنی باطنی نورانیت و پاکیزگی پیدا کرنا۔

انسان کی دعا کا تیر نشانہ پر لگے اس کے لئے ان دو چیزوں کی ضرورت ہے لہذا ان دونوں چیزوں کو مہیا کرے تا کہ اضطرار کی نوبت نہ آئے۔

اس بناء پر پہلے تو دل سے تاریکیوں کے پردے برطرف کر دیئے جائیں اور ثانیاً اس کی جگہ پر انوار الٰہی کو جاگزیں کریں۔ اور "یقین" یہی کام انجام دیتا ہے یعنی یہ دل سے ظلمت و تاریکی اور شک

Presented by Ziaraat.Com

کودور کرتا ہےاور دل کے اندر پاکیزگی اورنورانیت بھی پیدا کرتا ہے۔

وہ تمام افراد صحیح معارف اور عقائد میں یقین کی منزل پر پہنچے جو پاکیزہ اورنورانی قلب کے مالک تھےاس لئے کہ یقین پیدا ہونے کا لازمہ قلب میں نورانیت کا پیدا ہونا ہےاور نور یقین جیسا کوئی نور نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"لانور کنور الیقین"[1]

نور یقین کی مانند کوئی بھی نور نہیں ہے۔

واضح ہے کہ جب دل میں یقین پیدا ہو جائےاور قلب منور ہو جائے تو اس سے تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں کیونکہ نور وظلمت ایک جگہ پر جمع نہیں ہو سکتے۔

لہذا یقین پیدا کرنے سے ان تمام تاریکیوں کو دور کیا جا سکتا ہے جو دعا کی قبولیت کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور پاکیزگی ونورانیت کو بھی پیدا کیا جا سکتا ہے جو دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں۔

اب دعا کی قبولیت میں یقین کی اہمیت سے مزید آشنا ہونے کے لئے ایک اہم واقعہ کی طرف توجہ فرمائیں جسے ہم نے کتاب ''کامیابی کے اسرار'' کی پہلی جلد میں بیان کیا ہے:

اگر ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ یقین سے پڑھی جائے تو اس کے بہت نمایاں اثرات ہیں۔آیت اللہ العظمیٰ خوئی قدس سرہ نے اس کے اثرات کے متعلق استاد الفقہا مرحوم مرزا شیرازی کے خادم سے ایک بہت ہی پیارا واقعہ نقل کیا ہے،ان کا بیان ہے:

مرحوم مرزا شیرازی کا ایک دوسرا خادم بھی تھا جس کا نام ''شیخ محمد'' تھا مرحوم کے انتقال کے بعد اس نے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیا۔ایک دن ایک آدمی شیخ محمد کے پاس آیا اس نے دیکھا کہ شیخ نے غروب کے وقت چراغ کو پانی سے پر کیا اور پھر روشن کر دیا اور چراغ اچھی طرح جلنے لگا اس شخص کو

---

[1] بحار الانوار:۸/۱۶۵

Presented by Ziaraat.Com

بہت تعجب ہوا اور اس کی علت پوچھی؟

شیخ محمد نے جواب دیا: مرحوم مرزا بزرگ کے انتقال کے بعد آنجناب کی جدائی وفراق اور غم و اندوہ کی وجہ سے میں نے لوگوں کے ساتھ معاشرت ختم کردی اور گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ میرا دل بہت بھرا رہتا اور میں شدید حزن واندوہ میں مبتلا رہتا تھا۔

ایک دن شام کے وقت ایک جوان میرے پاس عرب طالب علم کی صورت میں آیا، مجھے اس سے انس بھی ہوگیا اور وہ غروب تک ہمارے پاس ہی رہا اس کی گفتگو اتنی دلنشین تھی کہ میرا تمام غم واندوہ برطرف ہوگیا اس کے بعد بھی وہ کئی بار آیا اور ہمیں اس سے خاص لگاؤ ہوگیا ایک دن وہ مجھ سے گفتگو کررہا تھا لیکن اس درمیان ہمیں یاد آیا کہ آج چراغ میں تیل نہیں ہے اور چونکہ اس وقت رسم یہ تھی کہ دکانیں غروب کے وقت بند ہوجاتی تھیں اس لئے ہمیں اس وقت فکر ہوئی کہ اگر اس سے اجازت لے کر تیل خریدنے کے لئے باہر جاتا ہوں تو میں اس کی گفتگو سے محروم ہوجاؤں گا اور اگر تیل نہ خریدوں تو رات تاریکی میں گزارنا پڑے گی۔

وہ میری اس کیفیت کی طرف متوجہ ہوگئے اور فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ آج ہماری باتوں پر توجہ نہیں دیتے۔

میں نے کہا: میری توجہ آپ کی طرف ہے۔

فرمایا: نہیں، میری باتوں پر تم ٹھیک طرح سے توجہ نہیں دے رہے ہو۔

میں نے کہا: حقیقت یہ ہے کہ آج چراغ کے لئے تیل نہیں ہے۔

فرمایا: بہت تعجب ہے! ہم نے تمہارے لئے اتنی ساری حدیثیں بیان کیں اور تمہیں ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کی فضیلت کے متعلق بتایا تم اتنا فائدہ نہ اٹھا سکے کہ مٹی کا تیل خریدنے سے بے نیاز ہوجاؤ؟!

میں نے کہا: مجھے یاد نہیں ہے کہ آپ نے اس قسم کی کوئی حدیث بیان فرمائی ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا:تم بھول گئے اور پھر فرمایا ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کے خواص میں یہ ہے کہ اگر تم کسی مقصد سے اسے پڑھو تو تمہیں وہ مقصود حاصل ہو جائے گا،

تم اپنے چراغ کو پانی سے بھر دو اور اس قصد سے کہ پانی میں مٹی کے تیل کی خاصیت پیدا ہو جائے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھو۔

میں یہ بات مان کر اٹھا اور چراغ کو پانی سے بھرا اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھی۔اور پھر جب اسے روشن کیا تو وہ روشن ہو گیا اس وقت سے جب بھی یہ خالی ہوتا ہے اسے پانی سے بھرتا ہوں اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھ کر اسے روشن کرتا ہوں۔

مرحوم آیت اللہ خوئی اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:تعجب کا مقام یہ ہے اس واقعہ کو بتانے کے بعد شیخ محمد کے عمل سے اثر ختم نہیں ہوا۔

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ اگر یقین اور اعتقاد کے ساتھ ایک بار ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھی جائے تو اس کے غیر معمولی اور تعب آمیز نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جو اسم اعظم جانتے ہیں وہ بھی ان اسماء کو پڑھتے ہیں جنہیں لوگ عام طور سے استعمال کرتے ہیں لیکن جو چیز ان کے عمل کو دوسروں سے ممتاز کر دیتی ہے وہ صرف ان کا یقین ہے کیونکہ ان کا یقین اس اسم کے اثر میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے جسے وہ تلفظ کرتے ہیں۔

یقین اور اس کے حیرت انگیز آثار

چونکہ یقین بنیادی حیثیت اور اہم آثار کا مالک ہے لہذا اس کے بارے میں بحث کو جاری رکھتے ہوئے اس کے متعلق ایک مختصر مقدمہ بیان کرتے ہیں:

عرفان اور معنویت کی راہ میں کوشش کرنے والے بہت سے افراد سب سے پہلے اپنی راہ میں رکاوٹ کو پہچاننا چاہتے ہیں کہ وہ کون سے عوامل ہیں جنہوں نے ان کا راستہ بند کر رکھا ہے اور رکاوٹ کی

Presented by Ziaraat.Com

صورت پیدا کردی ہے اور جوان کی معنوی ترقی وپیشرفت کی راہ میں رکاوٹ ہیں بلکہ بعض اوقات روحانی تنزلی اور پسماندگی کا بھی باعث بنتے ہیں۔

تنزل اور رکود کا باعث بننے والے وہ کون سے عوامل ہیں؟ انہیں کیسے پہچانا جاسکتا ہے؟ سب سے زیادہ اہم یہ کہ انہیں کس طرح ختم اور نابود کیا جاسکتا ہے؟

یہ وہ اہم سوالات ہیں جو معنوی امور کے متلاشی بہت سے افراد کے لئے پیش آتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ کس طرح اپنی مشکل حل کریں؟ کس طرح اپنے سوالات کا جواب حاصل کریں؟

ان سوالات کے ساتھ دوسرے بنیادی سوال بھی پیش آتے ہیں کہ جن کا جواب حاصل کرنے کے بعد پہلے والی مشکلات آسان ہوجاتی ہیں وہ یہ کہ کیا عرفان کی راہ طے کرنے اور اس راستہ کو پہچاننے کے لئے کہ جو عالم معنی تک پہنچادے موانع کی شناخت ضروری ہے؟

کیا انسان کی ترقی میں جمود وتوقف اور بعض اوقات تنزل کا سبب بننے والے امور کو پہچاننا ضروری ہے تا کہ انہیں پہچاننے کے بعد انہیں برطرف کرنے کی کوشش کی جائے یا پھر کوئی ایسا راستہ ہے کہ جس کے طے کرنے کے بعد ساری رکاوٹیں ختم ہوجائیں اور منزل مقصود پر پہنچنا ممکن ہوجائے؟ کیا کوئی ایسا ذریعہ ہے جو ہر طرح کے زہر کے اثر کو ختم کردے؟

اگر کوئی ایسی چیز ہو جو ہر طرح کے درد کا علاج ہو اور ہر طرح کے زہر کے اثر کو نابود کردے تو ہمیں ہر صورت میں اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور پھر اس زہر کو پہچاننے کی ضرورت نہیں ہے جس میں انسان گرفتار ہے۔

بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ ایسے بھی راستے ہیں جن کی شناخت کے بعد سو سالہ راہ کو ایک ہی شب میں طے کیا جاسکتا ہے اور ایسے عوامل ہیں کہ جن کے ہونے کے بعد رکاوٹوں کی شناخت کے بغیر انہیں راستے سے ہٹا کر منزل مقصود تک پہنچا جاسکتا ہے۔

مرحوم محدث نوریؒ یقین کو انہیں عوامل میں سے قرار دیتے ہیں اور یقین کی تأثیر اس قدر زیادہ

Presented by Ziaraat.Com

ہے کہ رکاوٹوں کے جزئیات کو پہنچانے بغیر ان کے آثار کو نابود کر کے انسان کی ترقی کے اسباب فراہم کئے جا سکتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: جو اپنے دل کو بری صفات سے پاک کرنا اور پسندیدہ صفات سے آراستہ کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ قلبی بیماریوں کی جزئیات و علاج اور اس کی ضد کی شناخت کی زحمت برداشت کرنے کی بجائے نور یقین حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

ایسا یقین جو دل میں جگہ بنالے وہ خود بخود دل کو تمام آلودگیوں سے پاک کر دے گا اور تمام پسندیدہ صفات کے نور سے منور کر دے گا اس لئے کہ یقین کے بغیر قلبی و روحانی امراض کو دور کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اپنے اندر پسندیدہ خصلت پیدا کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روایات میں ان تمام پسندیدہ عادتوں کو یقین کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔[1]

اس کے بعد مرحوم محدث نوریؒ فرماتے ہیں: جوئے شیر لانا، یقین کی منزل پیدا کرنے سے کہیں آسان ہے لیکن جو اس کا مالک ہو اس کا دل ایسا نورانی ہو جاتا ہے کہ رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں یا کم سے کم وہ بے اثر ہو جاتی ہیں۔

ہم یہاں اسی پر ہی اکتفا کرتے ہیں اس سے زیادہ تفصیل کے طالب کتاب ''کامیابی کے اسرار'' کی پہلی جلد کے باب یقین کی طرف رجوع کریں۔

۱۔ دار السلام: ۳/ ۱۵۰

Presented by Ziaraat.Com

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا ضروری ہے

سب سے ضروری اور اہم ترین دعا کہ غیبت کے زمانے کے لوگوں کو یہ دعا ضرور کرنی چاہئے اور یہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا ہے کیونکہ آنحضرتؑ ہمارے سید وسردار اور ہمارے زمانے کے مالک ہیں۔ یہی نہیں بلکہ صاحب امر، ولی اور تمام کائنات کے سرپرست ہیں۔

لیکن کیا آپ سے غافل ہوا جاسکتا ہے؟ جب کہ آنحضرت ہمارے امام ہیں اور امام سے غفلت یعنی اصول دین میں سے ایک اصل سے غفلت ہے۔

اپنے لئے اور اپنے اقرباء واحباب کے لئے دعا کرنے سے پہلے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنا ضروری ہے۔

مرحوم سید بن طاؤس کتاب ''جمال الاسبوع'' میں لکھتے ہیں:

ہمارے ہادی ورہنما علیہم السلام امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کے متعلق خاص اہمیت کے قائل تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرتؑ کے لئے دعا اہل اسلام وایمان کے اہم ترین فرائض میں سے ہے۔ ہم نے ایک روایت نقل کی کہ امام صادق علیہ السلام نماز ظہر کی تعقیب میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حق میں مکمل دعا کیا کرتے تھے اور پھر اپنے لئے دعا کرتے تھے۔

ہم نے اعمال شب وروز کے باب میں نماز عصر کی تعقیبات میں ایک حصہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دعا سے مخصوص کیا ہے۔

اگر کوئی چاہے کہ اس عمل کی دلیل بیان کرے تو یہ واضح ہے کہ جو اسلام میں ان دو بزرگ ہستیوں کے مقام وحیثیت کو پہچان لے تو ان دونوں ہستیوں کا یہی کام بہت خوبصورت دلیل ہوگی [1]

نیز سید بن طاؤس برادران دینی کے لئے دعا کے فضائل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

۱۔ جمال الاسبوع: ۳۰۷

Presented by Ziaraat.Com

اگر دینی بھائیوں کے لئے دعا اس قدر ثواب وفضیلت رکھتی ہے تو تمہارے اس سلطان (ع) کے لئے دعا کی فضیلت کیا ہوگی جو کہ تمہاری خلقت کا باعث ہے؟ نیز یہ عقیدہ کہ اگر آنحضرتؑ نہ ہوتے تو پروردگار عالم تم کو خلق نہ کرتا ان کا مرتبہ بہت بلند اور عالی ہے۔

اگر یہ امام نہ ہوتے تو نہ صرف ان کے زمانے میں بلکہ تمہارے زمانے میں بھی کسی مکلف کا وجود نہ ہوتا۔ یہ اس امام کا مقدس وجود ہے جو تمہارے اور دوسروں کے لئے لطف پروردگار کا سبب ہے اور بشریت کی تمام خوبیاں اسی کے طفیل ہیں۔

پرہیز کریں! پرہیز کریں! کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی دوسرے فرد کو دوستی و دعا میں آنحضرتؑ پر مقدم کردیں۔ اس عظیم الشأن مولا کے حق میں دعا کرنے کے لئے اپنے دل وزبان کو ایک کرلیں۔

ہم نے جو کچھ عرض کیا اس سے آپ کہیں یہ خیال نہ کریں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہماری دعا کے محتاج ہیں۔ اگر کسی کا ایسا عقیدہ ہو تو وہ اپنے عقیدے اور دوستی میں بیمار ہے بلکہ ہم نے جو کچھ عرض کیا اس کا یہ مقصد تھا کہ ہم آپ پر آنحضرتؑ کے عظیم حق اور بزرگ احسان کو بیان کریں تا کہ آپ اسے پہچان سکیں۔

یہ ظاہر سی بات ہے کہ اگر آپ اپنے اور اپنے عزیز واقربا کے لئے دعا کرنے سے پہلے آنحضرتؑ کے لئے دعا کریں تو پروردگار عالم باب اجابت کو آپ پر جلدی کھولے گا اس لئے کہ اے بندہ خدا! تو نے باب اجابت دعا کو اپنے مظالم سے خود ہی بند کردیا ہے۔

لہٰذا اگر مولا کے لئے دعا کے ذریعہ خداوند متعال اور زندوں اور مردوں کے مالک ومختار کے حضور میں جائیں اور دعا کریں تو امید ہے کہ آپ کے لئے اس بزرگ ہستی کی وجہ سے باب اجابت کھل جائے تا کہ آپ اور جن کے لئے آپ نے دعا کی ہے، ان سب کے لئے فضل الٰہی شامل حال ہوسکے اور اس کی رحمت، کرم اور عنایت ہماری طرف متوجہ ہوجائے کیونکہ آپ نے اپنی دعا میں اس کی رسی کو تھام رکھا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ممکن ہے کہ آپ یہ کہیں: ''میں ایسے افراد کو جانتا ہوں جو کہ میرے اساتذہ میں سے ہیں مگر وہ بھی یہ عمل انجام نہیں دیتے'' لیکن میں جانتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے مولا صلوات اللہ علیہ سے غفلت برتی اور ان کے متعلق کوتاہی اور سستی کی۔

اس اشکال کے جواب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے جو کام کہا ہے، اسے انجام دیجئے کیونکہ یہ حقیقت واضح وروشن ہے کہ جو ہمارے مولا کے متعلق سہل انگاری کرے اور سستی دکھائے تو خدا کی قسم وہ ایسے شبہ میں مبتلا ہوگا کہ جو اس کی رسوائی کا باعث بنے گا۔

پھر سید بن طاؤسؒ فرماتے ہیں: کیا آپ سوچ رہے ہیں کہ اس بارے میں ائمہ اطہار علیہم السلام کی کیا رائے ہے؟ کیا انہوں نے آپ کی طرح کبھی بھی آنحضرتؑ کے لئے دعا کی اہمیت سے لاپرواہی کی اور اسے سبک شمار کیا؟

اس بناء پر واجب نمازوں میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور ان لوگوں کے لئے زیادہ دعا کرنے سے گریز نہ کریں کہ جن کے لئے دعا کرنا جائز ہے۔

میں اپنی سند سے محمد بن علی بن محبوب سے روایت نقل کرتا ہوں جو کہ اپنے زمانہ میں اہل قم کے عالم دین تھے، انہوں نے اپنی کتاب ''المصنف'' میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"کلّما کلّمت اللّٰہ تعالیٰ فی صلاۃ الفریضۃفلیس بکلام"

واجب نماز میں خدا سے جو کلام کرے، وہ نماز کو باطل کرنے والا کلام نہیں ہے۔

نیز سیدؒ فرماتے ہیں: جو ہم نے بیان کیا اس کی بنا پر اب ہمارے پاس آنحضرتؑ کے لئے دعا نہ کرنے کا کوئی عذر باقی نہیں بچتا۔[1]

کتاب ''مکیال المکارم'' میں ذکر ہوا ہے: آیات قرآن اور روایات کی بنیاد پر دعا اہم ترین عبادت

---

[1] اقبال الاعمال: ۴۴۰

میں سے ہے اور اس میں شک وشبہ نہیں ہے کہ انسان کی سب سے اہم اور باعظمت دعا اس کے لئے ہے کہ پروردگار عالم نے جس کے حق کو اور جس کے لئے دعا کرنے کو سب پر واجب قرار دیا ہے اور اسی کے وجود کی برکت سے تمام مخلوقات تک نعمت الٰہی پہنچ رہی ہے۔

نیز اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ خدا کے ساتھ مشغول رہنے سے مراد اس کی عبادت میں مصروف رہنا ہے پس امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے ہمیشہ دعا کرنا خدا کی عبادت واطاعت کی توفیق کا باعث بنے گا اور خدا اسے اپنے اولیاء میں قرار دے گا۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے مولا حضرت حجت ارواحنافداہ کے لئے دعا میں پابندی کرنا اور آنحضرتؑ کے ظہور میں تعجیل کے لئے پروردگار عالم سے دعا کرنا اور اس عظیم امامؑ کے غم واندوہ کو برطرف کرکے نشاط پیدا کرنا خدا کی محبت تک رسائی اور عبادت الٰہی کی توفیق کے حصول کا باعث ہے۔

پس مومنوں پر لازم ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر جگہ اس اہم ترین فریضہ کی طرف خاص توجہ دیں۔

جو واقعہ ہماری گفتگو کی تائید کرتا ہے وہ یہ ہے کہ میرے ایک عزیز برادر ایمانی (خدا ان کا سایہ سلامت رکھے) جناب مرزا محمد باقر اصفہانی کہتے ہیں:

میں نے انہی چند راتوں میں عالم مکاشفہ (خواب اور بیداری کی درمیانی حالت) میں حجت خدا اور اپنے آقا ومولا حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے فرمایا:

اپنی تقریروں میں لوگوں سے کہو اور انہیں حکم دو کہ توبہ کریں اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کریں اور یہ دعا نماز میت کی طرح واجب کفائی نہیں ہے کہ جو کچھ لوگوں کے انجام دینے سے دوسروں سے ساقط ہو جائے بلکہ یہ پنجگانہ نماز کی طرح ہے کہ جو ہر بالغ وعاقل پر واجب ہے.....۔

مذکورہ مطالب سے واضح ہو گیا کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا کرنا ضروری ہے۔

۱۔ فلاح السائل: ۴۴

Presented by Ziaraat.Com

کائنات کی سب سے مظلوم ہستی

ہم نے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کی ضرورت کو بیان کیا لیکن افسوس ہے کہ آج نہ صرف فردی عبادات میں بلکہ بہت سی اجتماعی مذہبی مجالس میں بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی یاد اور ان کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا سے غفلت برتی جاتی ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ ابھی تک ہم کس حد تک آنحضرتؑ سے غافل رہے ہیں تو احساس ہوگا کہ آنحضرتؑ کائنات کی سب سے مظلوم ہستی ہیں۔

اب ہم آنحضرتؑ کی مظلومیت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

۱۔ حجۃ الاسلام والمسلمین مرحوم حاج سید اسماعیل شرفی نے نقل کیا ہے:

میں مقامات مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہوا اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی زیارت میں مصروف تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کے سرہانے زائرین کی دعا مستجاب ہوتی ہے، اس لئے اس جگہ پروردگار عالم سے دعا کی کہ ہمیں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں مشرف فرمائے اور میری آنکھوں کو ان کے جمال پرنور سے منور فرمائے۔

میں زیارت میں مصروف تھا کہ اچانک خورشید تاباں کا جمال ظاہر ہوا۔ اگر چہ اس وقت میں آنحضرتؑ کو نہ پہچان پایا لیکن شدت سے ان کی طرف مائل ہو گیا، سلام کے بعد آنحضرتؑ سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟

فرمایا: میں کائنات کی سب سے مظلوم ذات ہوں۔

میں سمجھ نہ پایا اور اپنے آپ سے کہنے لگا شاید آپ نجف کے بزرگ علماء میں سے ہیں لیکن چونکہ لوگ ان کی طرف راغب نہیں ہوئے ہیں اس لئے خود کو کائنات کی سب سے مظلوم ذات سمجھتے ہیں لیکن اسی وقت میں نے محسوس کیا کہ کوئی بھی میرے ساتھ موجود نہیں ہے۔

اب میں سمجھا کہ کائنات میں سب سے مظلوم ذات امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سوا کوئی اور

Presented by Ziaraat.Com

نہیں ہے اور میں نے آنحضرتؑ کے حضور کی نعمت کو جلدی ہاتھ سے گنوا دیا۔

۲۔ حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید احمد موسوی حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے شیدائیوں میں سے ہیں انہوں نے حجۃ الاسلام والمسلمین عالم ربانی مرحوم حاجی شیخ محمد جعفر جوادی سے نقل کیا ہے کہ آپ عالم کشف وشہود میں حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں مشرف ہوئے اور آپؑ کو بہت ہی غمگین پایا آپ سے آپ کا حال معلوم کیا تو آنحضرتؑ نے فرمایا: میرا دل خون ہے! میرا دل خون ہے!

۳۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عالم مکاشفہ میں قم کے ایک عالم دین سے فرمایا:

''..... ہمارے مہدی اپنے زمانہ میں مظلوم ہیں جہاں تک ہو سکے مہدی کے متعلق بیان کرو اور لکھو، اور اگر اس معصوم کی شخصیت کے بارے میں کچھ کہا تو گویا تمام معصومین علیہم السلام کے بارے میں کہا ہے چونکہ تمام معصومؑ علیہم السلام ولایت وامامت میں ایک ہی ہیں اور چونکہ یہ زمانہ مہدی کا زمانہ ہے لہٰذا مناسب یہی ہے کہ آپ کے متعلق زیادہ گفتگو کی جائے''۔

آخر میں فرمایا:

میں پھر تاکید کر رہا ہوں کہ ہمارے مہدیؑ کے بارے میں زیادہ بیان کرو اور لکھو، ہمارے مہدیؑ مظلوم ہیں اور ان کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا اور لکھا گیا ہے اس سے کہیں زیادہ لکھنا اور بیان کرنا چاہئے تھا۔[۱]

۱۔ بوستان ولایت: ۱۸/۲

Presented by Ziaraat.Com

مرحوم حاجی شیخ رجب علی خیاط کی ایک نصیحت

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مظلومیت سے آگاہ ہو جانے کے بعد اب ہمیں غور کرنا چاہئے کہ آنحضرت کے لئے دعا کرنے سے ہمارا ہدف مختلف مقامات تک پہنچنا نہ ہو بلکہ تقرب الٰہی اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضایت وخوشنودی کو معیار قرار دیں۔

اب اس اہم واقعہ کی طرف توجہ فرمائیں:

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے منتظر مرحوم شرفی بیان کرتے ہیں:

جب میں تبلیغ کے لئے مشہد مقدس سے دیہاتوں میں جایا کرتا تھا تو ایک مرتبہ رمضان المبارک کے ایام میں ایک سفر کے دوران مجھے اپنے ایک دوست کے ساتھ تہران میں حاجی شیخ رجب علی خیاط سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جو ہمیشہ سے انتظار کی راہ میں ثابت قدم رہے اور ہم نے ان سے راہنمائی کی درخواست کی۔

انہوں نے ہمیں آیت کریمہ ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ... ﴾ کے ختم کا طریقہ سکھایا[1] اور فرمایا: پہلے صدقہ دو اور چالیس دن روزہ رکھو اور یہ ختم روزہ کی حالت میں انجام دو۔

حاجی شیخ رجب علی خیاط نے جو اہم نکتہ بیان فرمایا وہ یہ تھا کہ اس ختم سے تمہارا مقصد یہ ہو کہ امام رضا علیہ السلام سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا تقرب طلب کرو اور مادی حاجتیں مدنظر نہ رکھو۔

مرحوم آقا شرفی نے فرمایا: میں نے ختم شروع کیا لیکن اسے جاری نہ رکھ سکا، لیکن میرا دوست کامیاب ہو گیا اور اس نے اسے مکمل کر لیا اور جب ہم مشہد پہنچے تو وہ امام رضا علیہ السلام کے حرم میں زیارت سے مشرف ہوا تو وہ متوجہ ہوا کہ آنحضرتؑ کو نور کی شکل میں دیکھ رہا ہے۔ رفتہ رفتہ اس میں یہ حالت قوی ہوتی گئی اور اب وہ آنحضرتؑ کو دیکھنے اور آپؑ سے بات کرنے پر قادر ہو گیا تھا۔

۱۔ اس ختم کا حکم رسول اکرمؐ سے نقل ہوا ہے اور مرحوم آیت اللہ حاج علی اکبر نہاوندی نے اسے کتاب "گلزار اکبری" میں روایت کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اس واقعہ کو بیان کرنے سے ہمارا مقصد ایک اہم نکتہ ہے کہ جس کی دعاؤں اور توسلات میں رعائت کی جائے اور وہ یہ ہے کہ انسان کے لئے ضروری ہے کہ نماز ادا کرنے ،دعائیں پڑھنے اور توسلات .....میں اخلاص کی رعائت کرنے کے علاوہ انہیں انجام دینے کا مقصد خدا کا تقرب ہونا چاہئے تا کہ اہلبیت اطہار علیہم السلام سے بھی نزدیک ہو جائے یعنی اپنے اعمال،خدا کی عبادت اور اس کی اطاعت کی نیت سے انجام دے نہ کہ مقام ومنصب کے حصول لئے۔

مشہور روحانی افراد میں سے ایک صاحب دعاؤں اور ختم کے ذریعہ بہت سے افراد کی مشکلات حل کرتے تھے۔انہوں نے ایک شخص سے ملاقات کی جسے وہ صاحب بصیرت سمجھتے تھے اور اس سے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں خدا کے نزدیک میرا مقام ومرتبہ کیا ہے؟

انہوں نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد جواب دیا:تم نے الٰہی امور میں بہت زیادہ دخل اندازی کی ہے!

اس بناء پر دعا کرنے والے کو کبھی بھی دعاؤں سے غلط استفادہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ انہیں پروردگار عالم کی اطاعت وبندگی کے قصد سے انجام دینا چاہئے نہ کہ اس کے ذریعہ خدائی امور میں دخالت کرے اور نہ ہی اسے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کا ذریعہ بنانا چاہئے۔

مرحوم شیخ حسن علی اصفہانی کا ایک اہم تجربہ

اب ہم انتظار کے مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر مرحوم شیخ حسن علی اصفہانی کا ایک اہم واقعہ بیان کرتے ہیں:

آپ بچپن سے ہی عبادت اور شرعی ریاضت میں مصروف رہتے اور آپ نے بلند روحانی ومعنوی مقاصد تک رسائی کے لئے غیر معمولی اور طاقت فرسا زحمتیں برداشت فرمائیں۔

اس بزرگ نے وہ تمام ذکر،ختم،دعائیں،نمازیں اور قرآنی آیات تحریر کرلیں تھیں جنہیں آپ

Presented by Ziaraat.Com

بچپن سے انجام دیتے رہے اور چونکہ اس کے ضمن میں ایسے اہم نکات اور اسرار بھی تھے جو انتہائی اہمیت کے حامل تھے لہٰذا انہی اسرار کی وجہ سے آپ نے مناسب نہ سمجھا کہ ان تک سب کی رسائی ہو۔ اسی لئے آپ انہیں مخفی رکھتے تھے اور دوسروں سے چھپاتے تھے۔

مرحوم والد معظم اس کتاب کے متعلق فرماتے تھے:

مرحوم حاج شیخ حسن علی اصفہانی نے اپنی حیات کے آخری ایام میں یہ کتاب مرحوم حاج سید علی رضوی کو دے دی تھی۔[1]

اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد ایک ایسا اہم نکتہ ہے جسے مرحوم حاج شیخ حسن علی اصفہانی نے کتاب کے آخر میں بیان فرمایا ہے اور یہ ان تمام افراد کے لئے بہت اہم درس ہے جو معنویت اور سیر و سلوک کی راہ طے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں:

اے کاش! میں نے یہ اذکار، اوراد و وظائف، امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے نزدیک ہونے کے لئے انجام دیئے ہوتے۔

دیکھئے! ایک اہم شخصیت جس کا نام ہر خاص و عام کی زبان پر تھا اور ہے، وہ کس طرح اپنی عمر کے اختتام پر ان تمام زحمتوں اور کوششوں کے بعد آرزو کرتے ہیں کہ اے کاش! میں ان تمام زحمتوں اور رنج و مشقت برداشت کرنے کا ہدف امام زمانہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے تقرب کو قرار دیتا۔

کسی بھی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ مرحوم شیخ حسن علی اصفہانی غیر معمولی روحانی قوت رکھتے تھے اور لوگوں میں بہت ہی کم نظیر قدرت کے مالک ہونے کی حیثیت سے معروف تھے لیکن ان سب کے باوجود آرزو کرتے ہیں کہ کاش انہوں نے اپنی ساری جستجو اور کوششیں اپنے وقت کے

۱۔ مرحوم آیت اللہ حاج سید علی رضوی مشہد مقدس کے ربانی علماء میں تھے اور میرے والد بزرگوار کا ان سے خاص لگاؤ تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

امام، کائنات کے امیر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تقرب کی راہ میں کی ہوتیں اور اس اہم قدرت و توانائی سے مریضوں کو صحت یاب کرنے اور اس طرح کے دیگر امور تک رسائی کے لئے سعی و کوشش نہ کرتا۔

انسانوں کے لئے سب سے بڑا درس یہ ہے کہ وہ جو بھی راستہ طے کریں، اس راہ کے بزرگ افراد کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں اور اس راہ میں ایک عمر تک تلاش و کوشش کرنے والوں کے تجربات سے سبق حاصل کریں اور ان کے سالہا سال کے تجربات کو اپنے لئے درس عبرت قرار دیں۔ ان کی زندگی کے طویل سفر کے درمیان ہاتھ آنے والے آخری نتیجہ پر پوری توجہ دیں اور اس پر عمل کریں۔

اس نکتہ پر توجہ کریں:

عظیم افراد کے اہم تجربات سے استفادہ کرنا زندگی کی قیمت اور اس کے نتیجہ میں کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے۔ لہذا کوشش کریں کہ حاجی شیخ حسن علی اصفہانی کے تجربات اور ان کے مکتوبات میں کی گئی تاکید پر عمل کریں۔

ہمیں دعائیں، زیارتیں اور وہ تمام عبادتیں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے تقرب کے لئے انجام دینی چاہئیں۔ یہ وہ حقیقت ہے کہ جس پر عمل کریں تو اپنی زندگی سے پورا پورا نتیجہ حاصل کر سکیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے

دعا کرنے والے کے لئے آنحضرتؑ کی دعا

''مکیال المکارم'' کے مصنف کہتے ہیں: حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ آنحضرتؑ کی دعا بھی ہمارے شامل حال ہوتی ہے۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ یہ نیکی اور احسان کا تقاضا ہے اور اس مسئلہ میں آنحضرتؑ تمام دیگر انسانوں سے شائستہ ہیں۔ نیز کتاب ''مہج الدعوات'' میں نقل کی گئی دعا میں موجود ہے کہ آنحضرتؑ پروردگار عالم سے اپنے ظہور میں تعجیل کے لئے عرض کرنے کے بعد یوں فرماتے ہیں:

''.....وَاجْعَلْ مَنْ يَتَّبِعُنِي لِنُصْرَةِ دِينِكَ مُؤَيَّدِينَ وَفِي سَبِيلِكَ مُجَاهِدِينَ، وَعَلَى مَنْ أَرَادَنِي وَأَرَادَهُمْ بِسُوءٍ مَنْصُورِينَ.....''

جو تیرے دین کی نصرت میں میری پیروی کرتا ہے اس کی حمایت فرمایا اور اسے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں میں سے قرار دے اور انہیں ان افراد پر غلبہ عطا فرما جو ہماری اور ان کی نسبت برا قصد رکھتے ہیں۔

بلا شبہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور ان کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنا آنحضرتؑ کی پیروی اور نصرت کی ایک قسم ہے اور چونکہ دین و ایمان اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت کی ایک قسم زبان سے نصرت ہے اس لئے آنحضرتؑ کے لئے دعا کرنا زبانی نصرت شمار ہوتی ہے اور یہ کسی سے ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے۔ اسی طرح علی بن ابراہیم قمی کا اپنی تفسیر میں بیان ہماری بات کی تائید کرتا ہے۔ وہ آیۂ مبارکہ ﴿وَاذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوهَا﴾[1] ''جب مورد تحیت

---

[1] سورۂ نساء، آیت: ۸۶

Presented by Ziaraat.Com

واقع ہوتو اس سے بہتر تحیت سے جواب دو یا کم از کم اسی طرح جواب دو'' کی تفسیر میں کہتے ہیں:

یہاں پر تحیت سے مراد سلام اور دوسرے نیک اعمال ہیں۔

واضح ہے کہ دعا احسان و نیکی کی سب سے بہتر قسم ہے اس بناء پر اگر مومن اپنے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرے اور یہ کام مخلصانہ طور پر انجام دے تو اس کا مولا بھی جزا کے طور پر اس کے لئے مخلصانہ دعا کرے گا اور یہ واضح سی بات ہے کہ کسی شخص کے لئے آنحضرتؑ کی دعا ہر بھلائی کی کلید اور ہر نقصان و ضرر کو نابود کرنے کا وسیلہ ہے۔

ہمارے اس قول پر گواہ کتاب ''خرائج'' میں مرحوم قطب راوندی کا قول ہے، وہ کہتے ہیں:

اہل اصفہان کے ایک گروہ (جس میں ابوعباس، احمد بن نصر اور ابوجعفر بن محمد بن علویہ بھی شامل تھے) نے میرے لئے بیان کیا ہے کہ اصفہان میں عبدالرحمٰن کے نام سے ایک شخص تھا جو کہ شیعہ تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم نے سب لوگوں میں سے امام علی النقی علیہ السلام کی امامت قبول کی اور انہیں اپنا امام و پیشوا قرار دیا ہے؟!

اس نے جواب دیا: ہم نے کچھ ایسی چیزیں دیکھیں جن کی وجہ سے میں نے خود پر لازم جانا کہ میں انہیں اپنا امام قرار دوں۔ میں فقیر تھا لیکن جرأت مند اور قادر الکلام تھا یہی وجہ ہے ایک سال اہل اصفہان نے مجھے شہر سے نکال دیا میں بھی ایک گروہ کے ساتھ شکایت اور انصاف کے لئے متوکل عباسی (جو حاکم وقت تھا) کے دربار میں گیا۔

جب ہم اس کے دربار میں پہنچے تو اسی وقت امام علی نقی علیہ السلام کو حاضر کرنے کا حکم دیا گیا میں نے حاضرین میں سے کچھ افراد سے پوچھا: یہ کون ہے جسے حاضر کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: یہ امام علی علیہ السلام کی اولاد میں سے ان کا ایک فرزند ہے جسے شیعہ اپنا امام و رہبر سمجھتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ متوکل نے انہیں قتل کرنے کے ارادہ سے بلایا ہے۔

ہم نے کہا: اس وقت یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک یہ دیکھ نہ لوں وہ کیسے آدمی ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

کچھ دیر کے بعد اس نے آنحضرتؑ کو دیکھا کہ آپ ایک گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے اور لوگ آپ کے دائیں اور بائیں طرف صف باندھے آپ کو دیکھ رہے تھے اور انہیں دیکھتے ہی میرے دل میں ان کی محبت پیدا ہوگئی اور میں نے دل ہی دل میں آپ کے لئے دعا مانگنا شروع کر دی کہ پروردگارا! متوکل (لعین) کے شر کو آپ سے دور فرما۔

آنحضرتؑ لوگوں کے درمیان چل رہے تھے اور اپنے گھوڑے کی گردن کے بالوں پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔ نہ داہنی طرف دیکھتے تھے نہ بائیں طرف اور میں بھی دل میں حضرت کے لئے دعا کر رہا تھا۔ جب آپ میرے نزدیک پہنچے تو میری طرف دیکھ کر فرمایا:

"**استجاب اللّٰہ دعاک وطوّل عمرک وکثّر مالک وولدک**"

خدا تمہاری دعا مستجاب کرے، طول عمر دے اور مال و اولاد میں کثرت عطا فرمائے۔

آپ کی ہیبت اور وقار سے میرا بدن کانپنے لگا اور میں اپنے دوستوں کے سامنے زمین پر گر پڑا۔

انھوں نے پوچھا: کیا ہوا؟

میں نے کہا: ٹھیک ہوں اور اس واقعہ کو کسی سے نقل نہ کیا۔

اس کے بعد اصفہان واپس آ گیا حضرت کی دعا کی وجہ سے پروردگار عالم نے مال و ثروت کے دروازے ہمارے لئے کھول دیئے، یہاں تک کہ اگر آج اپنے گھر کا دروازہ بند کر دوں تو جو سامان گھر کے اندر ہے اس کی قیمت ہزاروں درہم کے برابر ہوگی اور یہ ان اموال کے علاوہ ہے جو گھر کے باہر ہیں پروردگار عالم نے آپ کی دعا کی بنا پر مجھے دس فرزند عطا کئے اور میری عمر ستر سال سے زیادہ ہو چکی ہے۔

میں نے اس بلند مرتبہ شخص کو اپنا رہبر قرار دیا اور میں انہیں اپنا امام سمجھتا ہوں کیونکہ انہوں نے مجھے میرے ضمیر کے متعلق خبر دی اور میرے حق میں دعائے خیر فرمائی اور خدا نے بھی آپ کی دعا مستجاب فرمائی۔

اب میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اے صاحب عقل و شعور! ذرا غور و فکر کرو اور دیکھو کہ ہمارے

Presented by Ziaraat.Com

سید وسردار حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اس اصفہانی شخص کی دعا واحسان کا بدلہ کس طرح چکایا؟ اور اس کے لئے کیسی دعا فرمائی حالانکہ جب اس شخص نے امامؑ کے لئے دعا کی تھی تو وہ امامؑ کے پیروکاروں میں سے نہیں تھا۔

کیا اس واقعہ کے باوجود آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر آپ ہمارے مولا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کریں تو آنحضرتؑ آپ کے لئے دعائے خیر نہیں کریں گے جب کہ آپ مومن بھی ہیں؟

نہیں؛ خالق جن وانس کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ اگر مومنین اس بارے میں غافل بھی رہیں تب بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف مومنین کے لئے دعا کرتے ہیں کیونکہ آپؑ تمام احسانات اور نیکیوں کے پیکر ہیں۔

میرے دعویٰ کی تائید کرنے والے امور میں سے ایک یہ ہے کہ میرے بہترین و نیک دوست نے نقل کیا ہے کہ انہیں عالم خواب میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آنحضرتؑ نے ان سے فرمایا:

"انی أدعو لکلّ مؤمن یدعولي بعد ذکر مصائب سید الشهداء علیه السلام في مجالس العزاء"

ہر وہ مومن جو مجلس سید الشہداء علیہ السلام میں ذکر مصائب کے بعد میرے لئے دعا کرے، میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔

پروردگار عالم سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنے کی توفیق کے لئے دعا گو ہوں بیشک وہ دعاؤں کو سننے والا ہے۔[1]

۱۔ کمیل الکارم: ۱/۳۳۳

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور

میں تعجیل کے لئے مجالس دعا کا انعقاد

جس طرح انسان تنہا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرتا ہے اسی طرح مل کر دعا کی محافل ومجالس تشکیل دیں اور آنحضرتؑ کے لئے دعا کریں اور آپ کی یاد کو تازہ کریں۔اس طرح کی مجلس ومحفل میں دعا کے علاوہ دوسرے بھی بہت سے نیک امور مترتب ہوتے ہیں مثلاً: ائمہ معصومین علیہم السلام کے امر وامامت کو زندہ رکھنا، اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام کی حدیثوں کو بیان کرنا وغیرہ.....۔

گرانقدر کتاب ''مکیال المکارم'' کے مؤلف کہتے ہیں: امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے میں لوگوں کی ذمہ داریوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایسی مجالس ومحافل کا انعقاد کریں جن میں ہمارے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو یاد کیا جائے،اس میں ان کے بے شمار فضائل ومناقب کے بارے میں گفتگو کی جائے،آنحضرتؑ کے لئے دعا ہو اور جان ومال کو اخلاص کے طبق میں رکھ کر حضرتؑ کے سامنے پیش کیا جائے۔

ایسی محافل کا انعقاد دین خدا کی ترویج بکلمۂ خدا کی سربلندی، نیکی کرنے میں تعاون اور تقویٰ و شعائر الٰہی کی تعظیم اور ولی خدا کی نصرت ہے۔

مذکورہ مطالب سے بڑھ کر ایسی مجالس ومحافل کے انعقاد کی اور بھی بہت اہمیت ہے۔''وسائل الشیعہ'' اور اس کے علاوہ دوسری کتابوں میں امام صادق علیہ السلام سے منقول یہ روایت بھی اس مطلب پر دلالت کرتی ہے:

''تزاوروا، فإنّ في زيارتكم احياءً لقلوبكم وذكراً لأحاديثنا، وأحاديثنا تعطّف بعضكم على بعض، فان أخذتم بها رشدتم ونجوتم، وإن تركتموها ضللتم وهلكتم

Presented by Ziaraat.Com

فخلوا بها و أنا بنجاتكم زعيم" [1]

ایک دوسرے سے ملاقات کرو کیونکہ اس طرح کے دیدار اور ملاقات تمہارے دلوں کو زندہ رکھنے اور ہماری احادیث کے ذکر کا باعث بنتی ہیں اور ہماری احادیث کا تذکرہ تمہیں ایک دوسرے کی نسبت دلسوز اور زیادہ مہربان کردے گا، اگر ہماری احادیث کو دل میں بٹھا لو اور عمل کرو تو ہدایت پاؤ گئے اور ہلاکتوں سے نجات حاصل کرو گیا وراگر انہیں چھوڑ دو تو گمراہ اور ہلاک ہو جاؤ گے لہذا تم ہماری احادیث کو قبول کرو، اور ہم تمہاری نجات کے ضامن ہوں ہے۔

ہمارے مذکورہ نکتہ پر یہ روایت اس طرح دلالت کرتی ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس روایت میں ایک دوسرے سے ملاقات کے لئے جانے کا حکم اس لئے دیا ہے کیونکہ یہ ان کے امر و امامت کے زندہ کرنے اور ان کی احادیث کو یاد کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس اس کا نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ ایسی مجالس ومحافل منعقد کرنا فضیلت واستحباب کا حامل ہے اور اس ائمہ اطہار علیہم السلام بھی اسے پسند کرتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے بھی حدیث ''اربع مائۃ'' میں کچھ مطالب بیان فرمائیں ہیں کہ جو ہماری بحث کے موضوع سے مربوط ہیں:

"إنّ اللّٰه تبارک وتعالی اِطّلع اِلی الأرض فاختارنا، واختار لنا شيعة ينصروننا، ويفرحون لفرحنا، ويحزنون لحزننا، ويبذلون أموالهم وأنفسهم فينا، أُولٰئک منّا و اِلينا، الخبر" [2]

بیشک پروردگار عالم کرۂ زمین سے واقف ہے اور اس نے ہمیں انتخاب کیا اور ہمارے لئے شیعہ منتخب کئے جو ہماری مدد کرتے ہیں، ہماری خوشی میں خوش ہوتے ہیں، ہمارے غم میں محزون ہوتے

۱۔ وسائل الشیعہ: ۱۱/۵۶۷

۲۔ الخصال: ۲/۶۳۵

Presented by Ziaraat.Com

ہیں، اپنی جان مال ہماری راہ میں قربان کرتے ہیں وہ ہم سے ہیں اور ہماری ہی طرف پلٹ کر آئیں گے۔

توجہ: یہ کہا جاسکتا ہے کہ بعض اوقات ایسی بزم منعقد کرنا واجب ہے مثلاً جس وقت لوگ انحراف اور گمراہی میں مبتلا ہورہے ہوں اور اس طرح کی محافل ومجالس کا انعقاد ان کو فساد وگمراہی میں مبتلا ہونے سے روکنے اور ان کی ہدایت راہنمائی کا باعث ہو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے دلائل کے پیش نظر گمراہوں کی راہنمائی، مفسدوں اور اہل بدعت کو روکنے کا وجوب حاصل ہوجاتا ہے البتہ ہر حال اور ہر صورت میں پروردگار عالم ہی انسان کی حفاظت کرنے والا اور اسے گناہوں سے بچانے والا ہے۔[1]

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص مقامات

ہم یہاں قارئین کرام کی معلوم میں اضافہ کے لئے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص مقامات کا تذکرہ کریں گے۔

مرحوم محدث نوریؒ فرماتے ہیں: یہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ کچھ ایسے مقامات ہیں کہ جو حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص ہیں اور آپ کے نام سے ہی معروف ہیں جیسے: نجف اشرف میں ''وادی السلام'' مسجد سہلہ، مسجد حلہ، شہر مقدس قم میں مسجد جمکران اور.....

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جن افراد نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو دیکھا ہے وہ انہیں مقامات پر آنحضرتؑ کی زیارت سے شرفیاب ہوئے ہیں یا پھر ان مقامات پر آنحضرتؑ کے کچھ معجزے رونما ہوئے ہیں اسی لئے ان مقامات کو مبارک ومسعود شمار کیا جاتا ہے۔

۱۔ کمیل الکارم: ۲/۱۶۹

Presented by Ziaraat.Com

یہ وہ مقامات ہیں جہاں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے زیادہ مانوس ہوسکتے ہیں یہاں ملائکہ الٰہی آسمان سے نازل ہوتے ہیں اوران مقامات پر شیاطین کی آمد ورفت کم ہوتی ہے اور یہ امر بارگاہ معبود میں دعا اور عبادت کی قبولیت کا ایک سبب ہے۔

بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ پروردگار عالم مقدس مقامات جیسے مساجد، ائمہ اطہار علیہم السلام کے حرم، امام زادوں کے مقبرے اور شہر کے دور ونزدیک واقع صلحاء اور نیک افراد کی قبروں کے پاس عبادت کئے جانے کو دوست رکھتا ہے۔

یہ گمراہی سے دچار یا پریشان ومضطر، بیمار، مقروض، مظلوم، خوفزدہ محتاج وضرورت مند اور ان جیسے دوسرے افراد کے لئے خداوند عالم کا غیبی لطف ہے۔اسی طرح وہ تمام افراد جن کے وجود کو غم و اندوہ نے پوری طرح سے گھیر لیا ہے کہ جس کی وجہ سے ان کے افکار پراکندہ ہیں، ظاہر مضمحل اور حواس باختہ ہیں یہ سب کے سب ان مقدس مقامات پر پناہ حاصل کرتے ہیں اور تضرع وزاری اور صاحب مقام کو وسیلہ قرار دے کر پروردگار عالم کی بارگاہ میں دست نیاز بلند کرتے ہیں دردوں کی دوا اور شریر افراد کے گزند سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بہت سے موارد میں لوگ ان مقامات سے اپنی مرادیں پاکر لوٹے ہیں، شفا کی امید لے کر آنے والا بیمار شفایاب ہوکر پلٹے ہیں، انصاف کی امید لے کر آنے والا مظلوم اپنا حق لے کر واپس جاتا ہے اور مضطرب وپریشان حال پرسکون واپس جاتا ہے۔

البتہ یہ فطری بات ہے کہ جو بھی ان مقدس مقامات کی تعظیم واکرام میں زیادہ کوشاں ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ خیر وبرکت حاصل کرسکے گا۔

یہ بھی احتمال ہے کہ یہ سارے مقامات خانہ خدا کا جزو ہوں جن کے متعلق پروردگار عالم نے حکم فرمایا ہے کہ یہ گھر مقدس شمار کئے جائیں اوران میں پروردگار عالم کا نام لیا جائے۔اور جو بھی ان میں صبح وشام پروردگار عالم کی تسبیح وتہلیل میں مشغول رہتے ہیں، وہ کامیاب ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

یہاں اس مطلب کی اس سے زیادہ وضاحت نہیں کی جاسکتی ہے[1]

۱۔ مسجد کوفہ کی فضیلت

﴿ظہور کے زمانہ میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کا مصلیٰ﴾

مسجد کوفہ ان چار مسجدوں میں سے ایک ہے جس کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ اس کی طرف کوچ کیا جائے اور اسے باعظمت سمجھا جائے۔

وہ چار مسجدیں مسجد الحرام (مکہ)، مسجد النبیؐ (مدینہ)، مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) اور مسجد کوفہ ہیں۔

مسجد کوفہ ان چار مقامات میں سے ہے جہاں انسان نماز قصر اور تمام پڑھنے میں مخیّر ہے اور وہ چار مقامات مسجد الحرام، مسجد النبیؐ، حرم امام حسین علیہ السلام اور مسجد کوفہ ہیں۔

مسجد کوفہ وہ مقام ہے جہاں انبیاء اور ان کے اوصیاء نے نماز ادا کی ہے اور انشاء اللہ عنقریب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف بھی اسی مقام پر نماز بجالائیں گے۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے: اس مسجد میں ہزار پیغمبروں اور پیغمبروں کے ہزار اوصیاء نے نماز ادا کی ہے[2]

مسجد کوفہ کے اعمال بہت زیادہ ہیں جنہیں سید عالی مقام علی بن طاؤسؒ نے کتاب ''مصباح الزائر'' میں بیان کیا ہے لیکن ہم نے یہاں بحث کے طولانی ہونے کے خوف سے انہیں بیان کرنے سے گریز کیا ہے۔

۱۔ النجم الثاقب: ۴۷۳

۲۔ مفتاح الجنات: ۱/۴۱۰

Presented by Ziaraat.Com

۲۔ مسجد سہلہ کی فضیلت

﴿مقام حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف اس مسجد میں واقع ہے﴾

مسجد سہلہ شہر کوفہ میں مسجد اعظم کے بعد سب سے با فضیلت مسجد ہے کیونکہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کا گھر ہے ۔اس طرح اس جگہ حضرت خضر علیہ السلام داخل ہوئے اور ان کا مسکن بھی یہیں ہے ۔

روایت میں ملتا ہے کہ صالحین، پیغمبروں اور رسولوں کا مقام بھی یہاں ہی ہے اس مسجد کی فضیلت میں بہت سی روایتیں بیان ہوئی ہیں ۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ابوبصیر سے فرمایا:

" أتراني أنظر إلى صاحب الأمر داخلاً إلى مسجد السهلة بأهله وعياله ومتّخذه منزلاً له، وإنّ اللّٰه تعالى لم يرسل نبياً قطّ إلّا وصلّى فيه، وكلّ من أقام فيه فكأنّما أقام في خيمة رسول اللّٰه وما من مؤمن ولامؤمنة الّا وقلبه يحنّ اليه، وفيه حجر عليه صور جميع الأنبياء صلوات اللّٰه عليهم.

وما من احد يصلّي فيه ويدعو بنيّة خالصة إلّا أعطاه اللّٰه حاجته، ومامن احد يطلب فيه الأمان إلّا آمنه اللّٰه من كلّ مايخاف، ومامن يوم او ليلة الّا وتنزّل الملائكة لزيارته وعبادة اللّٰه فيه، ومالم أذكره لک من فضيلة هذا المسجد أكثر مما ذكرته"

کیا یقین کرو گے کہ میں حضرت صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کو دیکھ رہا ہوں جب کہ وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہلہ میں داخل ہو گئے ہیں اور وہاں سکونت اختیار کر لی ہے؟ پروردگار عالم نے کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس نے وہاں نماز ادا کی اور جو اس جگہ قیام کرے گویا اس نے رسول خداؐ

Presented by Ziaraat.Com

کے خیمہ میں قیام کیا ہے۔ایسا کوئی مؤمن مرد اور عورت نہیں ہے جس کا دل اس مقدس مقام پر جانے کے لئے آرزومند نہ ہو اس مسجد میں ایک پتھر ہے جس پر تمام انبیاء کی تصویر نقش ہے۔

جو بھی اس مسجد میں خالص نیت کے ساتھ نماز پڑھے اور دعا کرے پروردگار عالم اس کی حاجت کو پورا کرے گا اور جو بھی اس میں امان چاہے پروردگار عالم ہر اس چیز سے اسے امان دے گا جس سے وہ ڈرتا ہے اور کوئی ایسا روز و شب نہیں ہے جس میں آسمان کے ملائکہ یہاں زیارت اور عبادت خدا کے لئے نہ آتے ہوں۔اس مسجد کے فضائل جو ہم نے بیان نہیں کئے وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ جو بیان کئے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے:

" من صلّی رکعتین في مسجد السهلة زاد اللّٰه في عمره عامین"

جو بھی مسجد سہلہ میں دو رکعت نماز پڑھے پروردگار عالم اس کی عمر میں دو سال اضافہ کردے گا۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے:

"إنّ منه یکون النفخ في الصور، ویحشر من حوله سبعون ألفاً یدخلون الجنة بغیر حساب"

اسی جگہ صور پھونکا جائے گا اور اس مسجد کے اطراف سے ستر ہزار افراد محشور ہوں گے اور حساب کے بغیر بہشت میں داخل ہوں گے۔

ابن قولویہ نے "کامل الزیارات" میں معتبر سند کے ساتھ حضرمی سے اور انہوں نے امام باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرمی کہتے ہیں:

میں نے امامؑ سے عرض کیا: حرم خدا اور حرم رسولؐ کے بعد سب سے افضل مقام کون سا ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا:

"الکوفة یا أبابکر، هی الزکیّة الطاهرة، فیها قبور النبیین المرسلین وغیر

Presented by Ziaraat.Com

المرسلين والأوصياء الصادقين، وفيها مسجد سهيل الذي لم يبعث الله نبياً إلّا وقد صلّى فيه.

ومنها يظهر عدل الله، وفيها يكون قائمه والقوّام من بعده، وهي منازل النبيين والأوصياء والصالحين"

اے ابا بکر! وہ مقام کوفہ ہے۔ وہ پاکیزہ وطاہر مقام ہے اس جگہ انبیاء مرسلین اور غیر مرسلین اور ان کے اوصیاء صادقین کی قبریں ہیں، وہاں مسجد سہلہ بھی واقع ہے کہ جس میں ہر مبعوث ہونے والے نبی نے نماز ادا کی ہے۔

وہاں سے عدل خدا ظاہر ہوگا، قائم خدا اور ان کے بعد کے قائمین اسی شہر میں ہوں گے یہ انبیاء، اوصیاء اور صالحین کا شہر ہے۔[1]

۳۔ مسجد مقدس جمکران

جمکران (قم) میں اس مسجد کو بنانے کا حکم حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے دیا ہے اور وہ بھی بیداری کے عالم میں۔

پرہیزگار و پارسا شخص جناب شیخ حسن بن مثلہ جمکرانیؒ کہتے ہیں:

۳۹۳ ہجری ماہ مبارک رمضان کی سترہویں تاریخ اور سہ شنبہ کی رات تھی کہ جب میں اپنے گھر میں سو رہا تھا اور رات کا کچھ حصہ گذر چکا تھا کہ کچھ لوگ ہمارے گھر آئے اور مجھے بیدار کیا اور کہنے لگے اٹھو، چلو تمہیں حضرت صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ نے بلایا ہے ان کی دعوت قبول کرو۔

حسن بن مثلہ کا بیان ہے: میں تیزی سے اٹھ کر تیار ہوا اور پھر میں نے کہا مجھے کپڑے تبدیل کرنے کی اجازت دیں۔

۱۔ مفتاح الجنات: ۱/۴۲۶

Presented by Ziaraat.Com

اچانک دروازے کی طرف سے آواز آئی یہ تمہارا پیراہن نہیں ہے، چنانچہ اسے رکھ دیا اور پاجامہ اٹھایا تو پھر آواز آئی وہ بھی تمہارا نہیں ہے اپنا پاجامہ پہنو، اسے پھینک دیا اور اپنا پاجامہ پہنا اور گھر کی چابی کی تلاش میں تھا کہ آواز آئی چابی کی ضرورت نہیں ہے دروازہ کھلا ہوا ہے۔

دروازہ پر پہنچا دیکھا بزرگوں کی ایک جماعت میری منتظر ہے، سلام و آداب بجالایا۔ انہوں نے ہمارے سلام کا جواب دیا اور خوش آمدید کہا اور ہمیں اس جگہ لے گئے جہاں اس وقت مسجد جمکران موجود ہے۔ اچھی طرح دیکھا تو نظر آیا فضا نورانی ہے ایک تخت لگا ہوا ہے اور اس پر خوبصورت قالین بچھا ہے اور خوبصورت تکیہ بھی لگا ہوا ہے ایک جوان جس کی عمر تیس سال ہوگی، اس تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوا ہے۔ ایک ضعیف شخص ایک ہاتھ میں کتاب لئے ہوئے اس کے لئے پڑھ رہا ہے اور ان کے اطراف میں ساٹھ سے زائد افراد موجود تھے جو اس جگہ نماز ادا کر رہے تھے جن میں سے بعض افراد نے سفید اور بعض نے سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا، وہ ضعیف شخص حضرت خضر علیہ السلام تھے جنہوں نے مجھے بیٹھنے کا حکم دیا اور پھر حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے مجھے میرے نام سے پکارا اور فرمایا:

حسن مسلم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم کئی سال سے اس زمین پر غاصبانہ قبضہ کئے ہوئے ہو اور اس پر زراعت کرتے ہو ہم اسے خراب کر دیں گے، پانچ سال سے تم اس پر زراعت کر رہے ہو اور اس سال پھر زراعت کرنا چاہتے ہو اب تم کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اس زمین پر زراعت کرو اور ابھی تک اس زمین سے جو فائدہ اٹھایا ہے اسے واپس کرو تا کہ اس جگہ مسجد بنائی جا سکے۔

نیز اس سے کہہ دو: یہ مقدس سرزمین ہے، پروردگار عالم نے ساری زمینوں میں اسے منتخب کیا ہے اور اسے منزلت بخشی ہے اور تم نے اس زمین پر قبضہ کر لیا ہے اور اپنی زمینوں کے ساتھ ملا دیا ہے۔

پروردگار عالم نے اس کی سزا کے طور پر تمہارے دو جوان بیٹوں کو تم سے لے لیا لیکن تم متوجہ نہ ہوئے اور اگر اب بھی تمہیں جو حکم دیا ہے اس پر عمل نہیں کرو گے تو تمہارے لئے ایسا عذاب الٰہی آئے گا کہ تم خود بھی سمجھ نہ پاؤ گے۔

Presented by Ziaraat.Com

جناب حسن مثلہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے میرے سید وسردار! اس پیغام کو پہنچانے کے لئے میں کوئی نشانی یا علامت چاہتا ہوں اس لئے کہ لوگ علامت اور دلیل کے بغیر میری بات نہیں سنیں گے اور نہ ہی قبول کریں گے۔

آنحضرتؑ نے فرمایا:

ہم اس جگہ ایک علامت چھوڑ جائیں گے، تم جاؤ اور ہمارا پیغام پہنچا دو اور سید ابوالحسنؑ کے پاس بھی جاؤ اور ان سے کہو: اٹھو اور اس زمین کی حدود معین کرو اور گذشتہ سالوں کا منافع حسن بن مسلم سے لے کر مسجد تعمیر کرنے کے لئے لوگوں کو دے دو اور اگر پیسہ کم پڑے تو باقی پیسہ رہق اردھال کی طرف زمین کے غلّہ سے لے لینا اور مسجد مکمل کرو ہم نے (رہق) کی آدھی ملکیت کو مسجد کے لئے وقف کر دیا ہے ہر سال اس کی درآمد کو وہاں سے لایا جائے اور اس مسجد کی عمارت پر صرف کیا جائے۔

اور لوگوں سے کہو: اس جگہ شوق واشتیاق کے ساتھ اکٹھے ہوں اور اس کی تعظیم کریں اور اس جگہ چار رکعت نماز ادا کریں۔[۲]

جناب حسن بن مثلہ کہتے ہیں:

میں نے اپنے آپ سے کہا کو یا یہ وہی جگہ ہے جسے آپ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی مسجد سمجھتے ہیں اور اس جوان کی طرف اشارہ کیا جو ٹیک لگائے بیٹھا تھا، پس اس جوان نے میری طرف

۱۔ قابل ذکر ہے مسجد جمکران کا واقعہ بیداری کے عالم میں حسن بن مثلہ کے لئے پیش آیا یہ جناب سید ابوالحسن الرضا کی شان و منزلت کو بیان کرتا ہے اس لئے کہ آپ کے زمانہ میں ائمہ اطہار علیہم السلام کی اولاد میں سے بہت سے سادات قم میں ساکن تھے لہٰذا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے آپ کا انتخاب اس بزرگوار کے مقام ومنزلت کو ظاہر کرتا ہے۔
ان کا مرقد خیابان آذر قم میں ہے اس جگہ تمین اہل بیت علیہم السلام زیارت کی غرض سے مشرف ہوتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو مسجد جمکران مشرف ہوتے ہیں ان کے لئے شائستہ ہے اس بزرگوار کی زیارت کو بھی جائیں اور ان کی بارگاہ کے مجاوروں اور پڑوسیوں پر لازم ہے کہ اس مقدس مقام کا احترام کریں اور ان کی زیارت کا اہتمام کریں۔
۲۔ مسجد مقدس جمکران کی نماز کا طریقہ اسی کتاب کے ص ۱۳۱ پر نقل کریں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

اشارہ کر کے جانے کو کہا۔[1]

روئے زمین پر مسجد مقدس جمکران بہت ہی اہم معنوی مقام ہے اوراس مقدس مسجد میں شرفیاب ہونے والوں کو اس کا پورا احترام کرنا چاہئے اوراس کی اہمیت اور معنوی مقام پر توجہ دینی چاہئے اوراس پر فیض مقام پر شرفیاب ہونے کے بعد اپنی روح و جان کو معنویت سے سرشار اور اپنے وجود کو نورانی کرنا چاہئے۔

اس جگہ ہم بعض ایسے نکات بیان کریں گے جو اس مقدس مقام پر شرفیاب ہونے والے افراد کے لئے جاننا ضروری ہیں۔

۱۔حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے بیداری کے عالم میں جناب حسن بن مثلہ جمکرانی کے توسط سے عظیم الشان امامزادہ سید ابوالحسن لرضا کو حکم دیا کہ وہ اس مقدس مسجد کی بنیاد رکھیں اور تمام منابع اور مصادر میں یہ واقعہ بیداری کے عالم میں نقل ہوا ہے نہ کہ خواب میں۔

۲۔حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ کے مسجد جمکران کی تعمیر کے حکم سے سینکڑوں سال پہلے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس واقعہ کی خبر دی تھی۔ایک روایت جسے صاحب ''انوار المشعشعین'' نے ذکر کیا ہے اس میں امیر کائنات حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اپنی پیشنگوئی میں اس کی تفصیل بیان کی ہے۔

اس روایت میں آنحضرتؑ نے مسجد مقدس جمکران کی عظمت کے متعلق وہ راز بیان کیا ہے جسے سب لوگ سننے کی قوت نہیں رکھتے۔

۳۔امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت کوفہ کے بعد مسجد مقدس جمکران آنحضرتؑ کا دوسرا مرکز ہوگا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس روایت میں فرمایا ہے:

۱۔بحارالانوار:۵۳/۲۳۰،نجم الثاقب:۳۸۳،اس واقعہ میں ذکر ہونے والی تاریخ صحیح نہیں ہے کیونکہ اسے مرحوم شیخ صدوق نے نقل کیا ہے اور ان کی وفات اس تاریخ سے پہلے ہوئی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ظہور کے وقت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے سپاہیوں کا پرچم کوہ خضر (جو مسجد جمکران کے نزدیک واقع ہے) پر لہرائے گا۔

۴۔ایک بہت ہی اہم نکتہ کہ جس پر توجہ کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ مسجد مقدس جمکران نہ صرف امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت ان کی قوت کا مرکز اور روحانی و معنوی تبدیلی کا مقام نہیں ہے بلکہ آنحضرتؑ کی غیبت کے زمانہ میں بھی اس میں وہ خصوصیت موجود ہے۔

یہ نکتہ خود امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے فرمودات سے استفادہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے:

جو بھی اس جگہ یہ نماز پڑھے گویا اس نے خانہ خدا میں نماز ادا کی اور خانہ خدا نہ صرف زمین کے جاذبہ کا مرکز ہے جو روحی اور جسمی اعتبار سے انسان کے اوپر اثر انداز ہے اور یہ بیت معمور، آسمانی و فضائی معنوی مقام کے مقابل ہے۔

اس بنا پر اگر انسان خانہ خدا میں ہو اور اس میں نماز ادا کرے تو اس کے لئے ارتباط کی راہ کھل جاتی ہے اور اپنے آپ کو زمین و آسمان کے روحی و جسمی جاذبہ کے درمیان قرار دے دیتا ہے اور نامرئی امواج انسان کے جسم و جان میں مفید تبدیلیاں پیدا کرتی ہیں اور مسجد مقدس جمکران کی اصل جگہ بھی اسی طرح کی خاصیت رکھتی ہے۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا کلام بھی اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اس مقام پر نماز پڑھنا خانہ خدا میں نماز پڑھنے کی طرح ہے۔

اسی طرح مسجد مقدس جمکران کے اصل مقام میں بہت سے اسرار پوشیدہ ہیں جنہیں لوگ نہیں جانتے۔اسی طرح حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مامن علمٍ الّا و أنا افتحه وما من سرٍّ الّا و القائم یختمه"[۱]

کوئی بھی ایسا علم نہیں ہے مگر یہ کہ میں نے اسے برملا نہ کیا ہو اور کوئی بھی ایسا راز نہیں ہے مگر یہ کہ

۱۔بحار الانوار ۷۷/۲۶۹

Presented by Ziaraat.Com

قائم اسے اختتام تک پہنچائیں گے۔

مسجد مقدس جمکران کی تعمیر اس کی عظمت اور راز کے متعلق پہلے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے خبر دی تھی اور اس کے تمام اسرار حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت لوگوں پر عیاں ہوں گے۔ انشاءاللہ۔

ہم اس پر عظمت زمانہ کی یاد پھر سے تازہ کرتے ہیں اور پروردگار عالم سے دعا کرتے ہیں جتنی جلدی ممکن ہو اس نورانی دور کو پہنچا دے تا کہ عالم وجود کے اسرار فاش ہو جائیں اور تمام عالم لامحدود دانش اور عدل وانصاف سے بھر جائے۔

۵۔ جو افراد اس مقدس مقام پر مشرف ہوتے ہیں انہیں جاننا چاہئے کہ وہ بہت ہی مقدس مقام پر قدم رکھ رہے ہیں جس مقام پر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی توجہ ہے اور آپ آنحضرتؑ کی نگاہوں کے سامنے ہیں اس طرح کہ جیسے آنحضرتؑ کے گھر میں داخل ہوئے ہوں اور آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوں۔

لہذا یہاں دیگر مقامات سے زیادہ حضور کے شرائط کی رعایت کریں اور یہ جان لیں کہ آپ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سامنے ہیں اور وہ نہ صرف ہمارے اعمال، افکار، تصورات اور خیالات سے آگاہ ہیں بلکہ ہمارے نفس وضمیر سے بھی باخبر ہیں۔

اس لئے ہمیں ہر جگہ اپنی رفتار، گفتار اور افکار پر توجہ رکھنی چاہئے بالخصوص مسجد جمکران میں آنحضرتؑ کے مہمان ہیں اور ادب اور حضور کا زیادہ خیال رکھیں۔

۶۔ اس مقدس مقام کے ادب کی ایک شرط یہ ہے کہ انسان مسجد مقدس جمکران میں شرفیاب ہونے کے اپنے مقصد کو مشخص کرے اور اپنے لئے بہترین، عالی ترین اور اہم ترین ہدف کا انتخاب کرے اور خود کو چھوٹے مقاصد، مادی مسائل اور ذاتی فائدہ کا پابند نہ کرے اور یہ توجہ رکھے کہ اس زمانہ کا سب سے اہم مسئلہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

کیونکہ آنحضرتؑ کے ظہور کے زمانے میں ہی تمام انسانوں کی مادی ومعنوی مشکلات دور ہوں گی اور رنج وغم کا قلع قمع ہوگا۔لہذا اس سے بہتر اور کیا ہوگا کہ اس مقدس مقام پر تمام انسانوں کی مشکلات اور مصائب سے نجات کے لئے دعا کریں اور مسجد مقدس جمکران جانے کا اپنا اصلی ہدف امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے استغاثہ ودعا اور آنحضرتؑ کے ظہور میں تعجیل قرار دیں۔

زمانہ غیبت کے فرائض پر توجہ

اگر چہ ہم نے یہ کتاب پروردگار عالم کی توفیق اور حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لطف سے زمانہ غیبت کی ایک اہم ذمہ داری یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کے متعلق تالیف کی ہے لیکن بہتر ہے اس کے مقدمہ میں غیبت کے اس تاریک اور پر آشوب دور میں بعض دیگر فرائض کا بھی ذکر کریں۔اگر چہ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ ہمارے ہی زمانہ میں غیبت کے زمانے کا اختتام ہو جائے کیونکہ ائمہ اطہار علیہم السلام سے وارد ہونے والی روایات کے مطابق ہمیں ہر صبح وشام امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کا منتظر رہنا چاہئے۔

افسوس کہ اس سے متعلق اب تک کوئی جامع اور مکمل کتاب عوام کے ہاتھ نہیں لگی ہے جس میں غیبت کے زمانے کی تمام ذمہ داریوں کی تفصیل درج ہو اور اس بارے میں جو گرانقدر کتابیں لکھی گئی ہیں وہ غیبت کے تاریک زمانہ کے تمام فرائض پر مشتمل نہیں ہیں۔اگر لوگ روز اوّل سے اپنی زبوں حالی وتباہی کی طرف متوجہ ہو جاتے تو عصر ظلمت اتنا طولانی نہ ہوتا۔

بہر حال سب لوگ بالاخص وہ افراد جن کا فریضہ تھا کہ اس طرح کے مسائل بیان کریں اور اس سے انہوں نے غفلت کی اور تغافل سے کام لیا انہیں شدت سے غمگین اور شرمندہ ہونا چاہئے۔

کیا مناسب ہے کہ عالم ہستی وکائنات کے امیر جو اس منظومہ میں بلکہ تمام منظومہ کائنات اور کہکشانوں میں ہماری ضرورتوں سے واقف ہیں ہمارے درمیان ہوں اور ہم ان سے غافل ہوں؟

Presented by Ziaraat.Com

کیا یہ مناسب ہے کہ اربوں انسانوں کے ذہن اور دماغ کے خلیے نورِ خدا کے پنہان ہونے کی وجہ سے اسی طرح پردۂ ظلمت میں باقی رہیں؟

کیا یہ مناسب ہے کہ اربوں انسانوں میں سے ہر ایک کے پاس دل کے نام سے ایک چیز موجود ہو اور وہ اس کی عظمت سے بے خبر ہوں؟

کس زمانے میں دل اپنی حقیقی زندگی کی راہ میں دھڑکیں گے اور حقیقی انسانی زندگی کی عظمت سے آشنا ہو سکیں گے؟

کس زمانے میں انسان اپنے دل اور وجود کی عظمت سے آشنا ہوگا؟

کس زمانے میں انسانی مغز کے تمام خلیے متحرک ہوں گے؟ اور انسانی سماج لامحدود دانش کی وسعتوں سے سرشار ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا؟

کس دن انسان نورِ خدا سے آشنائی کی بنا پر ظلمت و تاریکی، استبداد اور ستم کے خاتمہ کے بعد الٰہی حکومت کے زیرِ سایہ عالمی انصاف کا دن دیکھ سکیں گے؟

اور کیا.....اور کیا.....

اور کیا یہ سب کچھ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت کے بغیر ممکن ہے؟

اگر ہے تو کیوں ہم اس زمانے کی عظمت کو محسوس نہیں کرتے؟

کیوں اس زمانہ کے اندھیرے کا رونا نہیں روتے ہیں؟

کیوں کائنات کے مستقبل سے آگاہ نہیں ہیں؟[1]

اور کیوں عصرِ غیبت میں اپنے ذمہ داریاں نہیں نبھاتے ہیں؟!

۱۔ اس بارے میں محترم مؤلف کی کتاب ''امام مہدیؑ کی آفاقی حکومت'' کی طرف رجوع فرمائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کا عادی ہو جانا

ان سب سوالوں کا جواب یہ ہے کہ ہم غیبت کے زمانے کے عادی ہو گئے ہیں اور ہمیں اس دور کی ظلمت و تاریکی کی عادت ہو گئی ہے!

عادت خود ایک غیر محسوس قوی قدرت ہے جو انسانوں کو اچھائی یا برائی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ انسان کا کسی بھی چیز کا عادی ہو جانا انسانی فطرت اور طبیعت کے مانند آدمی کو اسی طرف کھینچتا ہے کہ گویا اس بارے میں انسان سے اختیار و ارادہ چھین لیا گیا ہو!

خداوند عالم نے انسان کی فطرت میں یہ قدرت و دیعت کی ہے کہ وہ کسی زحمت کے بغیر لاشعوری طور پر اچھائیوں کا عادی بن جائے اور ان کی طرف مائل ہو جائے اور گندگی و برائیوں سے دوری اختیار کرے۔

اسی وجہ سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام عادت کو انسان کی فطرت ثانیہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"**العادة طبع ثانٍ**"[1]

عادت (انسان کی) طبیعت ثانیہ ہے۔

یہ مختصر کلام حقائق کے عظیم نکات پر مشتمل ہے۔ اس روایت کی بنا پر جس طرح انسان اپنی فطری اور طبیعی خواہش کی طرف قدم بڑھاتا ہے اسی طرح ان چیزوں کی طرف چل پڑتا ہے جن کا وہ عادی ہو چکا ہو۔

انسان کو چاہئے کہ اپنی اس عظیم قدرت کو صحیح راستہ اور گرانقدر مقاصد میں استعمال کرے اور اپنے آپ کو بری اور ناپسندیدہ عادتوں میں مبتلا ہونے سے بچائے۔

۱۔ شرح غرر الحکم: ۱/۱۸۵

Presented by Ziaraat.Com

افسوس! ہمارا عالمی معاشرہ صحیح قیادت کے میسر نہ ہونے اور ہدایت کرنے والے کے اندر ایسی قدرت کے فقدان کی وجہ سے فردی اور اجتماعی غلط عادتوں میں گرفتار ہو گیا ہے جس کی بنا پر وہ سماج کو اخلاقی فضائل اور انسانی صفات سے آراستہ و پیراستہ کر سکے۔

اجتماعی عادت کی قدرت فردی عادت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے اور معاشرہ جس چیز کا عادی بن چکا ہو اسے بہت ہی آسان ہے اپنی طرف کھینچ سکتا۔

اجتماعی بری عادتوں میں سے ایک بری عادت کہ جس کی طرف معاشرہ نے ہمیں کھینچا ہے اور ہمیں اپنی قید میں جکڑا ہے، وہ جیسے گذر جائے گذارنا، موجودہ صورت حال کا عادی بن جانا اور روشن مستقبل عطا کرنے اور نجات دینے والے کے متعلق نہ سوچنا ہے۔

رسول اکرمؐ اور اہلبیت اطہار علیہم السلام نے انتظار کے مسئلہ کو بیان کر کے اور اس کے متعلق لوگوں میں شوق پیدا کر کے لوگوں کو جس حال میں ہیں اس میں پڑے رہنے اور اس کا عادی بننے کی غلطی سے آگاہ فرمایا ہے اور مسئلہ انتظار بیان فرما کر انہیں امید اور روشن و بابرکت مستقبل کی طرف قدم بڑھانے کی دعوت دی ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ جن افراد کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ عوام تک یہ پیغام پہنچائیں، انہوں نے اس اہم مسئلہ میں کوتاہی کی ہے جس کی وجہ سے لوگ بھی جس حالت میں ہیں اسی میں پڑے رہنے کے عادی ہو چکے ہیں اور انہوں نے دنیا کے روشن مستقبل کے لئے کوشش ہی نہیں کی ہے اور نہایت افسوس ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت اب بھی جاری ہے!

جی ہاں! ابھی بھی ہمارے معاشرے کی اکثریت ایک طرح کی سماجی عادت یعنی ''امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے مسئلہ سے غفلت'' کا شکار ہے اور انہیں قانون وراثت کی دلیل کی بنا پر گذشتہ نسلوں سے ارث میں ملا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہمارا معاشرہ آج بھی جمود کا شکار ہے! حالانکہ اگر کوئی غلط عادتیں ترک کر دے اور خود کو انسانی قیمتی صفات سے آراستہ کر لے تو وہ بلند مقام حاصل کر

Presented by Ziaraat.Com

سکتا ہے۔

امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بغلبة العادات الوصول الی أشرف المقامات"[1]

عادات پر غلبہ پانے سے بلند مقامات تک پہنچا جا سکتا ہے۔

ہمارے معاشرے کو چاہئے کہ اپنے اندر انتظار کی حالت پیدا کرے اور کائنات کو نجات دینے والے امام حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کر کے زمانہ غیبت کے اندھیروں سے غفلت کی دیرینہ عادت کو ترک کرے اور دل و جان سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عادلانہ اور آفاقی حکومت کے قیام کے لئے بارگاہ پروردگار میں دعا کرے۔

اپنی فکری روش کو تبدیل کریں!

روحانی پیش قدمی اور فکری تغییر کے ذریعہ اپنے اندر خاص تبدیلیاں پیدا کریں اور ایسے افراد سے اپنا راستہ جدا کریں کہ جن کے لئے غیبت اور ظہور میں کوئی فرق نہ ہو۔

یقین رکھیں کہ جس طرح جسمانی باپ کے بارے میں لاپرواہی اور غفلت گناہ عظیم ہے اسی طرح معنوی باپ کی نسبت بھی لاپرواہی اور بے توجہی بہت ہی عظیم گناہ ہے اور انسان کے لئے اس کا انجام نہایت تاریک ہوگا۔

اگر ابھی تک امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے غافل رہے ہیں اور آنحضرتؑ کے حیات بخش ظہور کے بارے میں نہیں سوچا ہے، اگر ابھی تک ظہور کے باعظمت دن کے آنے کے لئے دعا کرنے والوں میں نہیں تھے، اگر ابھی تک نہیں جانتے تھے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور اپنے مولا و آقا کی

---

[1] شرح غرر الحکم: ۳/ ۲۲۹

Presented by Ziaraat.Com

نسبت ہماری کچھ ذمہ داریاں ہیں، مگر اب جب کہ اس حقیقت کا علم ہو گیا ہے اور اچھی طرح واقف ہو گئے ہیں کہ غیبت کے زمانہ میں لوگوں پر بہت سنگین شرعی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں تو خود کو غفلت سے نجات دیتے ہوئے ایک مضبوط ارادے اور مستحکم عزم کے ساتھ اپنے ماضی کا جبران کریں اور حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے انتظار کی راہ میں تلاش و کوشش کے لئے قدم بڑھائیں اور یہ جان لیں کہ عاشقان ولایت سے آنحضرت کی شدید محبت اور ان کا لطف کرم لطف باعث ہوگا کہ ماضی کی غفلت و کوتاہیاں معاف کر دی جائیں اور آنحضرتؑ کا مہربان قلب ہماری غلطیوں سے چشم پوشی کر لے۔

کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ان تمام مظالم و ستم کے بعد نہیں فرمایا:

﴿قَالَ لاَ تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ [1]

یوسف نے کہا کہ آج تمہارے اوپر کوئی الزام نہیں ہے۔ خدا تمہیں معاف کر دے گا کہ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

ہم کو یقین ہونا چاہئے کہ انسان کی عظیم روح اس لئے خلق نہیں کی گئی کہ مادی اور دیگر غیر ضروری مسائل سے وابستہ رہے بلکہ یہ اس لئے خلق ہوئی ہے کہ معنوی مسائل سے آشنا ہو کر خدا اور خدا کے جانشینوں کو پہچانے اور الٰہی مسائل کی طرف راغب ہو۔ انسان کی خلقت کا ہدف یہی ہے۔

کیا یہ مناسب ہے کہ جو انسان سید بحر العلومؒ، مرحوم شیخ انصاریؒ اور دوسرے سینکڑوں مخلص افراد کی طرح امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ پیدا کر سکتا ہو وہ اپنی روح کو مادّی افکار میں غرق کر کے اپنے وجود کو غفلت کی قید و بند میں جکڑ دے؟!

کیا یہ مناسب ہے کہ جو انسان خاندان وحی علیہم السلام کی شناخت کے باعث معنوی فضا میں پرواز

---

[1] سورۂ یوسف، آیت: ۹۲

Presented by Ziaraat.Com

کر سکے وہ اپنے بال وپر توڑ کر قید خانۂ دنیا میں خود کو شیاطین کا اسیر بنا لے؟!

کیا یہ مناسب ہے کہ پوری کائنات میں انسانوں کی اربوں کی آبادی میں چند گنے چنے افراد ہی زمانۂ غیبت کے کمر شکن مفاسد سے آشنا ہوں؟!

کیوں تمام انسان اپنی انسانی قدروں سے باخبر نہ ہوں اور وہ یہ جان لیں کہ صرف اسی صورت میں ان کی قدر ومنزلت ہے کہ جب وہ اس دنیا میں اپنی توجہ خداوند اور اس کے جانشین کی طرف متمرکز کریں؟!

اگر سارے انسان ایسے مقام کی لیاقت نہیں رکھتے اور یہ مقام ایک خاص گروہ کا ہے تو کیوں ہم اور آپ ان میں سے نہ ہوں؟!

کاروان رفت و تو در خواب و بیابان در پیش
کی روی؟ رہ زکہ پرسی؟ چہ کنی ؟ چون باشی؟

کائنات کے امیر کی جانب

یقین رکھیئے! جو بھی سچائی سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی جستجو کرے اور آنحضرتؑ کی راہ میں خدمت کرے اور آپ کے ظہور میں تعجیل کے لئے کوشش کرے گا تو بالآخر وہ راستہ اسے ایسی جگہ لے جائے گا کہ جہاں اس محبوب عالم کی طرف ایک دریچہ کھلتا ہو۔

اس بناء پر آنحضرتؑ کی نسبت مدد اور فداکاری سے ہاتھ نہ اٹھایئے کہ جن کے ہاتھوں کو عصر غیبت نے اسی طرح باندھ دیا ہے جیسے دشمنوں نے اولین مظلوم ہستی امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے گلے میں ریسمان ڈالا اور ان بزرگوار کے ہاتھوں کو باندھ دیا تھا۔

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کے لئے کوشش کر کے کم از کم غیبت کی رسی کا ایک تار ضرور توڑ دیں۔

Presented by Ziaraat.Com

اطمینان رکھیئے! اگر کوئی آنحضرتؑ کی راہ میں فداکاری کرے اور کسی فریب کاری کی فکر میں نہ ہو تو اس پر آنحضرتؑ کی عنایت ہوگی اور آپؑ ایک کلام یا پیغام، یا ایک نگاہ کے ذریعہ ضرور اس کے دل کو مسرور کریں گے کیونکہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی حقیقی تلاش میں ہو اور اس کے لئے کوشش کرے اور آخر میں اسے اپنے مکمل مقصد یا اس میں سے کم از کم کچھ حصہ بھی نہ ملے۔

امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"من طلب شیئاً نالہ او بعضہ"[1]

جو کسی چیز کی تلاش میں ہو وہ اسے پوری طرح یا اس کا کچھ حصہ ضرور پالے گا۔

آپ اطمینان اور یقین رکھیں کہ اگر چہ یہ غیبت سیاہ اور تاریک دور ہے اور ابھی تک حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ولایت کے ظاہر ہونے کا زمانہ نہیں آیا ہے لیکن اس کے باوجود آنحضرتؑ دائرہ امکان کے محور اور کائنات کے امیر ہیں اور آنحضرتؑ کی ولایت مطلقہ نے ساری کائنات کو اپنے اندر احاطہ کیا ہوا ہے۔

ہم آنحضرتؑ کی زیارت میں پڑھتے ہیں:

"اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا قُطْبَ الْعالَمِ"

اے عالم ہستی کے محور! آپ پر ہمارا سلام ہو۔

اس کائنات کی ہر شئی غیبت کے تاریک دور میں اسی طرح ظہور کے نورانی زمانے میں اس مقدس وجود کے نور کے زیر سایہ اپنی حیات کو جاری رکھے ہوئے ہے اور جاری رکھے گی اور آنحضرتؑ کی امامت و رہبری کی ممنون کرم ہے، اور نہ صرف اس عالم کے مادی ذرات بلکہ جو مسیحا نفس ہیں وہ بھی ان بزرگوار کے حکم کے تابع ہیں بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دم مسیحائی بھی آنحضرتؑ اور آپ کے آباؤ اجداد طاہرین علیہم السلام کے طفیل میں حاصل ہے اور صرف ظہور کے زمانے میں ہی نہیں بلکہ

---

[1] شرح غرر الحکم: ۵/۳۰۵

اس وقت بھی آنحضرتؑ کی امامت کے پرچم کے زیر سایہ فرائض کو انجام دینے میں مشغول ہیں۔

ہم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت میں پڑھتے ہیں:

"اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا اِمامَ الْمَسیحِ"

اے مسیح! کے امام آپ پر سلام ہو۔

یہ امامت و رہبری آنحضرتؑ کے ظہور کے پرشکوہ زمانے سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس وقت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اس عظیم مقام کے باوجود آنحضرتؑ کی امامت و رہبری کا اتباع اور ان کے نقش قدم پر گامزن ہونے پر افتخار کرتے ہیں۔

تمام نجیب و نقیب افراد اور اولیائے خدا اتباع نفس سے دست بردار ہو گئے ہیں، ان کی پروردگار عالم کے نزدیک اتنی قدر و اہمیت ہے کہ انہوں نے اس زمانے میں عالم ہستی کے نور کی نورایت کی طرف راہ یا دریچہ پالیا ہے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف انہیں برتر افراد کی موجودگی سے غیبت کی غربت و تنہائی کی تلافی کرتے ہیں۔

ہم روایت میں پڑھتے ہیں:

" و ما بثلاثین من وحشة" [1]

(حقیقی محبوں میں سے) تیس افراد کے ہونے کے بعد آنحضرتؑ تنہائی محسوس نہیں کریں گے۔

گذشتہ مطالب کے بیان کرنے سے ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ غیبت کے زمانے میں موجودات عالم سے حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ کی غیبی مدد کو اٹھالیا گیا ہے اور آنحضرتؑ کسی کی دستگیری نہیں فرماتے اور نہ ہی غیبت کے سیاہ و تاریک دور میں کسی کو نور و نورانیت کا دریچہ ملتا ہے بلکہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا کہ وہ افراد جو صداقت کے ساتھ آنحضرتؑ کی طرف قدم بڑھاتے ہیں اور امام کے معارف کے بحر بیکراں سے مستفید ہونے کے لئے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے پرشکوہ دور کے آنے

---

[1] بحار الانوار: ۱۵۳/۵۲

Presented by Ziaraat.Com

کے لئے ایک ایک لمحہ شمار کر رہے ہیں، وہ حضرتؑ کے پیغام یا ایک نگاہ کے ذریعہ اپنے قلب کو استوار سے استوار تر کر لیتے ہیں۔

جی ہاں! اس طرح کے افراد کسی حیلہ و مکر کی فکر میں نہیں ہیں اور وہ ہمیں یہ پیغام دیتے ہیں۔

﴿فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوىً﴾ [1]

اپنے جوتے اتار دو اور دیکھو ابھی تک اپنے پاؤں کو کس طرح تکلیف دی اور اس طرح امیر عالم ہستی اور عالم امکان کے محو و تک پہنچنے سے باز رہے ہیں!

افسوس! ہم میں سے بعض افراد نہ صرف حیلہ و مکر کو خود سے دور نہیں کرتے بلکہ دوسروں میں بھی یہ صفت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں بھی اذیت دیتے ہیں اس طرح کے افراد نیش زبان سے اپنے دوستوں کے دل میں ڈنگ مارتے ہیں کیونکہ شیطانی القائات کی بنا پر ہر ایک کو راہ راست سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ گویا وہ نہیں جانتے کہ آنحضرتؑ کی راہ کی مخالفت، آنحضرتؑ کے واقعی دوستوں سے دشمنی، آپ سے دشمنی ہے۔

کیا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں نہیں فرمایا ہے:

"أَصْدِقاؤُكَ ثَلاثَة، وَأَعْداؤُكَ ثَلاثَة، فَأَصْدِقاؤُكَ صَدِيقُكَ، وَصَدِيقُ صَدِيقِكَ، وَعَدُوّ عَدُوِّكَ، وَأَعْداؤُكَ عَدُوّكَ، وَعَدُوّ صَدِيقِكَ، وَصَدِيقِ عَدُوِّكَ" [2]

تمہارے تین دوست ہیں اور تین ہی دشمن ہیں۔

تمہارے دوست یہ ہیں:

۱۔ خود تمہارے دوست ۲۔ تمہارے دوست کے دوست

۳۔ تمہارے دشمن کا دشمن

۱۔ سورۂ طٰہٰ، آیت: ۱۲ ۲۔ نہج البلاغہ، حکمت: ۲۹۵

Presented by Ziaraat.Com

اور تمہارے دشمن یہ ہیں:

۱۔خود تمہارے دشمن ۲۔تمہارے دوست کے دشمن

۳۔تمہارے دشمن کا دوست۔

لہٰذا کیا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دوستوں سے دشمنی کرنا آنحضرتؑ کی مخالفت نہیں ہے؟!

اس گفتگو کو ترک کریں کیونکہ یہ سب کو اچھی نہیں لگے گی اس وقت ریگ اور ریگزار زیادہ ہیں اور تپتے ہوئے بیابانوں میں ریگ گرم قابل شمار نہیں ہے اور قحط وخشک سالی نے اپنا کریہہ چہرہ ہر ایک پر ظاہر کر دیا ہے اور بارش کی فکر نے ہر ایک کو پریشان کر رکھا ہے اور کچھ نماز استسقاء پڑھنے کے لئے چل پڑے ہیں۔

لیکن آب رحمت کی غیبت کو سیکڑوں سال گذر چکے ہیں اور لوگ اس کے مادّی ومعنوی فائدے سے محروم ہیں لیکن وہاں تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ بارش کی فکر میں ہیں جب کہ بارش آنحضرتؑ کے وجود بابرکت کی بنا پر ہوتی ہے۔

کیا ہم زیارت جامعہ میں نہیں پڑھتے ہیں:

"بکم ینزّل الغیث"

آپ کے وسیلہ ہی سے باران رحمت برستی ہے۔

لیکن ہم ایسے ہی تھے اور ایسے ہی ہیں کہ ہم اصل کو بھلا دیتے ہیں اور فرع کی تلاش میں رہتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے ہم مسبب الاسباب کو فراموش کر دیتے ہیں اور اسباب کے حصول میں لگ جاتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت بقیۃ اللہ ارواحنا فداہ کی طرف توجہ

ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف توجہ کا نتیجہ خداوند عالم کی طرف توجہ ہے۔ جس طرح بقیہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کی طرف توجہ پروردگار عالم کی طرف توجہ ہے۔ لہذا ائمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت اوران سے توسل پروردگار عالم کی طرف توجہ کا باعث ہے۔ اسی وجہ سے جو بھی پروردگار عالم سے تقرب کا قصد رکھتا ہو وہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کا رخ کرتا ہے۔

ہم زیارت جامعہ میں پڑھتے ہیں:

"وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ"

جو بھی اس (خداوند) کا قصد کرے وہ آپ کی طرف توجہ کرے گا۔

انسان ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرف توجہ کر کے نہ صرف کامیابی وترقی کے اسباب کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے بلکہ عالی مقامات تک پہنچنے کی راہ میں موانع اور گناہوں کو بھی نابود کر دیتا ہے۔ کیونکہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور اسی طرح بقیہ ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرف توجہ کرنے سے انسان پر رحمت ومغفرت الٰہی کے باب کھل جاتے ہیں اور اس کے باطن سے سیاہی دور ہو جاتی ہے۔

حضرت امام باقر علیہ السلام، امیر المومنین علیہ السلام کے کلام "أنا باب اللّٰه" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"يَعْنِي مَنْ تَوَجَّهَ بِي إِلَى اللّٰهِ غُفِرَلَهُ"[1]

یعنی جو بھی میرے ذریعہ خداوند عالم کی طرف توجہ کرے بخش دیا جائے گا۔

اس بناء پر "باب اللہ" کی طرف توجہ کرنے کی وجہ سے خداوند عالم انسان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس کی روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کر دیتا ہے۔

اگر چہ چودہ معصومین علیہم السلام مقام نورانیت کے مالک ہونے کی بنا پر ہر عصر وزمان پر محیط ہیں،

---

[1] بحار الانوار: ۳۹/۳۴۹

Presented by Ziaraat.Com

اورانسانوں کو چاہئے کہ ہرعصر وزمان میں ان کی طرف توجہ کریں۔لیکن زمانے کے مقامات تنزلیہ کی بنیاد پر ہر دور کے انسان کو چاہئے کہ وہ دوسرے ائمہ اطہار علیہم السلام سے زیادہ اپنے وقت کے امام پر توجہ دے۔اب اس روایت پر توجہ فرمائیں:

"عن عبد اللّٰه بن قدامة التر مذی، عن أبي الحسن علیه السلام قال: مَنْ شَکَّ فِي أَرْبَعَة فَقَدْ کَفَر بِجَمِيْع ماأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزّوجلّ: أَحَدُها مَعْرِفَةُ الْإمامِ فِيْ کُلّ زَمانٍ وَأَوانٍ بِشَخْصِهِ وَنَعْتِهِ"[1]

جو چار چیزوں کے بارے میں شک کرے وہ ان تمام چیزوں کی نسبت کافر ہوگیا ہے جن کو پروردگار عالم نے نازل فرمایا ہے،اوران میں سے ایک ہرعصر وزمان میں امام کی معرفت حاصل کرنا ہے کہ انسان امام کو انہی کی صفات کے ساتھ پہچانے کہ جن کے وہ مالک ہیں۔

پس ہر زمانے میں اس وقت کے امام کی شناخت ومعرفت واجب ہےاور یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی کو اپنے وقت کے امام کی معرفت ہواوران کی عظمت سے آگاہ ہولیکن اس سے بےتوجہ ہو؟

لہٰذا امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی نسبت غفلت اور بےتوجہی اوران کے اوصاف وخصوصیات اور بلند مرتبہ کو نہ پہچاننا صحیح نہیں ہے اگر چہ دیگر ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرف اس کی توجہ ہو۔

اس عصر اور زمانہ میں ہمارا فریضہ یہ ہے کہ حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف خاص توجہ کریں کہ جن کی امامت کے زمانے میں ہم موجود ہیں۔

معروف عالم دین مرحوم ملا قاسم رشتی نے گذشتہ علماء سے بیان کیا ہے:

اولیاء خدا میں سے ایک نے ماضی کے ایک مشہور اور بزرگ عالم دین مرحوم ملا قاسم رشتی کو تعلیم دی اور فرمایا: اسے دوسروں کو بھی تعلیم دو اگر کوئی مومن کسی بلا ومصیبت میں گرفتار ہو تو اسے پڑھے،اس کا اثر مجرب ہے۔

۱۔بحارالانوار:۱۳۵/۷۲

Presented by Ziaraat.Com

اور وہ دعا یوں ہے:

"یا مُحَمَّدُ یا عَلِیُّ یا فَاطِمَۃُ یا صاحِبَ الزَّمانِ أَدْرِکْنِیْ وَلاتُہْلِکْنِیْ"

میں نے وہ دعا پڑھتے وقت تھوڑا تأمل اور صبر کیا تو آپ نے فرمایا کیا اس عبارت کو غلط سمجھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! چونکہ اس میں چار افراد کو مخاطب کیا گیا ہے اور اس کے بعد آنے والا جمع ہونا چاہئے۔

آپ نے فرمایا: تم بھول رہے ہو اس لئے کہ اس زمانے میں کائنات کو نظم دینے والے حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔ ہم اس دعا میں حضرات محمد، علی و فاطمہ علیہم السلام کو ان بزرگوار کے یہاں شفاعت کے لئے پکارتے ہیں اور مدد صرف امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے چاہتے ہیں۔[1]

اس نکتہ پر توجہ کرنا ضروری ہے کہ جس طرح پیغمبر اسلامؐ اور امیر المؤمنین حضرت امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کے زمانے میں جناب سلمان فارسیؓ، ابوذر غفاریؓ، مقدادؓ اور دیگر اولیائے خدا ان بزرگ ہستیوں سے متمسک تھے اور ان کے شمع وجود کے گرد پروانہ کی طرح اکٹھا رہتے تھے اسی طرح امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام ..... کے زمانے میں اس وقت کے اولیائے خدا ان بزرگ ہستیوں کی طرف متوجہ تھے اور ان کی یاد سے غفلت نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح اس زمانے میں جنہیں حقیقی و معنوی تکامل کی راہ مل گئی ہو، وہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کو یاد کرنا اور آپ کی طرف توجہ کرنا نہیں بھولتے۔ ہم دعائے ندبہ میں پڑھتے ہیں:

"أَیْنَ وَجْہُ اللّٰہِ الَّذِي إِلَیْہِ یَتَوَجَّہُ الْأَوْلِیاءُ؟"

کہاں ہے وہ چہرۂ الٰہی جس کی طرف اولیائے خدا توجہ کرتے ہیں؟

لہٰذا اس دور میں بھی پروردگار عالم کے بزرگ اولیاء اپنے وقت کے امام کی طرف متوجہ ہیں اگرچہ لوگوں نے انہیں پہچانا نہیں لیکن حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ان کا رابطہ برقرار ہے

۱۔ "دار السلام" مرحوم عراقی: ۳۱۷۔ ہم نے یہ واقعہ "صحیفۂ مہدیہ" کے صفحہ ۳۷۶ پر مکمل ذکر کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اور آنحضرتؑ کے فرمودات سے مستفید ہوتے ہیں۔ ہم زیارت آل یٰس میں پڑھتے ہیں:

"اَلسَّلامُ عَلَیْکَ حِیْنَ تَقْرَءُ وَ تُبَیِّنُ"

آپ پر سلام ہو اس وقت جب آپ (قرآن کی) تلاوت کرتے ہیں اور (اس کے اسرار) بیان فرماتے ہیں۔

لہٰذا ہر دور اور زمانہ میں انسان کو چاہئے کہ اپنے وقت کے امام پر خاص توجہ رکھے۔

اب امام رضا علیہ السلام سے نقل ہونے والی اس روایت پر توجہ کریں:

" عن مولانا الرضا عن آبائه علیهم السلام قال: قال رَسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم فی قول اللّٰه تبارک وتعالیٰ: ﴿یَوْمَ نَدْعُوا کُلَّ اُناسٍ بِاِمامِهِمْ﴾ اِقال: یُدْعیٰ کُلُّ قَوْمٍ بِاِمامِ زَمانِهِمْ وَکِتابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِیِّهِمْ"[۲]

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء واجداد سے نقل فرمایا ہے کہ رسول اکرمؐ نے پروردگار عالم کے اس فرمان "اس روز جب تمام انسانوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے" کے متعلق فرمایا: ہر گروہ کو اپنے زمانہ کے امام، کتاب خدا اور پیغمبر اکرمؐ کی سنت کے ساتھ پکارا جائے گا۔

قیامت کے دن ہر انسان سے ان تین اہم بنیادی وحیاتی پہلوؤں کے بارے میں سوال کی جائے گا کہ کیا اس نے اپنے زمانہ کے امام، کتاب خدا اور سنت پیغمبرؐ سے وابستہ اپنے فرائض انجام دیئے ہیں یا نہیں؟

پس روز قیامت امامت کے اہم مسئلہ اور اپنے امام کی معرفت اور ان کی طرف توجہ یا ان سے کوتاہی کے متعلق سوال ہوگا۔

۱۔ سورۂ اسراء، آیت: ۷۱

۲۔ بحار الانوار: ۸/۱۰

Presented by Ziaraat.Com

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف توجہ کا ایک اہم ذریعہ ان دعاؤں، نمازوں اور زیارتوں کا پڑھنا ہے جو آنحضرتؑ کے متعلق ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایت ہوئی ہیں یا خود اس مقدس و بابرکت وجود کی طرف سے صادر ہوئی ہیں۔

احمد بن ابراہیم نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دوسرے نائب خاص جناب محمد بن عثمان سے جو درخواست کی تھی اس پر آپ نے یہ تاکید فرمائی:

"توجه اِلَیْهِ بالزیارة" [1]

حضرت کی طرف زیارت کے ذریعہ توجہ کرو۔[2]

اس کلام سے یہ استفادہ کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرتؑ کے متعلق زیارتوں اور دعاؤں کے ذریعہ انسان آنحضرتؑ کی طرف توجہ کر سکتا ہے اور اپنے قلب و باطن کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف مجذوب کر سکتا ہے۔

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے مقام، شخصیت اور ہجر و فراق کے غم و اندوہ کی طرف توجہ کے مسئلہ کا ذکر نہ صرف آنحضرتؑ کی غیبت کے زمانہ میں بلکہ ائمہ اطہار علیہم السلام کے زمانہ میں موجود ہے اور اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام میں سے ہر ایک نے حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی شخصیت اور مقام کو بیان فرمایا ہے اور اس عالم امکان و کائنات کے امیر کی غیبت و فراق پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

درحقیقت اہلبیت اطہار علیہم السلام نے نہ صرف اپنے بیانات و ارشادات سے لوگوں پر لازم فرمایا ہے کہ وہ عالم ہستی کے سرور و امیر کو یاد کرتے رہیں اور آنحضرتؑ کی غیبت اور فراق میں غمگین و غمزدہ رہیں بلکہ عملی طور پر بھی آنسو بہانے اور آنحضرتؑ کی طولانی غیبت پر بھرے ہوئے دل سے سرد آہیں

۱۔ بحار الانوار: ۵۳/۱۷۴

۲۔ یہاں زیارت مدنظر مقصود ہے جسے ہم اس کتاب میں زیارت کے باب میں بیان کریں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

بھرنے کے ذریعہ ہر ایک کو انتظار کا سبق دیا ہے لیکن افسوس کہ شیعہ اس اہم مسئلہ سے غافل ہیں اور اسے بھول چکے ہیں یا اس کی طرف کم توجہ کرتے ہیں کہ جو ان کی دنیوی اور اخروی زندگی میں نہایت اہم اثرات کا حامل ہے۔

وہ بزرگ افراد جن کی ذمہ داری تھی اور ہے کہ لوگوں کو عالم ہستی پر بہت ہی اہم اثرات مرتب کرنے والے اہم موضوع سے باخبر کریں لیکن انہوں نے سستی برتی اور شیعہ معاشرہ غفلت و بے توجہی کی وجہ سے ماضی کی طرح حال میں بھی اس اہم حیاتی مسئلہ اور اسی طرح حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی نعمت سے محروم ہے اور سرور عالم صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی دوری اور غیبت کی وجہ سے عالم ہستی علمی و معنوی مراحل میں تکامل کی نعمت سے محروم ہے۔ دنیا اور دنیا والوں پر اسی طرح استبداد و تشدد حاکم ہے اور ملعون جبتر ی حکومت کے جاری رہنے کی وجہ سے اربوں مسلمان اور غیر مسلمان اس کے خونی چنگل میں گرفتار ہیں۔

ہمارا معاشرہ دنیاوی مسائل میں غرق ہے اور اس کے اسباب پر اس طرح نگاہیں گڑی ہوئی ہیں کہ اس نے مسبب الاسباب کو فراموش کر دیا ہے۔ دنیا دار اسباب ہے اور ہمیں چاہئے کہ اپنے کاموں کے لئے اسباب و وسیلہ کی تلاش میں رہیں لیکن یہ اس حد تک نہیں ہونا چاہئے کہ وسیلہ اور سبب کی تلاش میں مسبب الاسباب کو ہی بھول جائیں۔

ہمارا معاشرہ اس پروردگار عالم سے بے توجہ ہے جس نے اس کائنات کو وجود بخشا ہے اور اس کے ولی و جانشین سے بھی غافل ہے۔

حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے سلسلہ میں عوام کی غفلت اور بے توجہی کا ایک اہم عامل آنحضرتؑ کی شخصیت اور مقام و منزلت کی صحیح واقفیت کا نہ ہونا ہے حالانکہ معصومین علیہم السلام کی روایت میں اس کی تصریح ہوئی ہے۔

افسوس ہے کہ بہت سے ایسے افراد جن کا فریضہ تھا کہ وہ یہ حقائق عوام تک پہنچائیں اور

Presented by Ziaraat.Com

انہیں عالم وجود کے سرور وسردار اور رہبر کائنات کی طرف متوجہ کریں لیکن وہ اس شرعی ذمہ داری کو نبھانیں میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔

یہاں جو کچھ برادران یوسف علیہ السلام نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا وہی ہم حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے عرض کرتے ہیں اور اس طرح اپنے رؤف وکریم امام سے عفو اور بخشش طلب کرتے ہیں: ﴿يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ﴾[1]

ان لوگوں نے کہا بابا جان اب آپ ہمارے گناہوں کے لئے استغفار کریں ہم یقیناً خطا کار تھے۔

امید ہے کہ ہمارے ماضی کی نسبت آنحضرتؑ کی عفو وبخشش ہمارے آئندہ کی تلافی ہو اور ہم ان بزرگوار کو یاد کرتے رہیں اور اپنی تمام تر قوت سے دوسروں کو اس مقدس وجود کی طرف متوجہ کریں۔

انتظار

اجتماعی عادت کے برخلاف حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ کے ظہور سے غفلت کی قید وبند سے آزاد ہونا انسان کو با فضیلت ترین مقامات پر پہنچا دیتا ہے اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے انتظار کے زیر سایہ نہ صرف آنحضرتؑ کے سلسلہ میں غفلت کی قید وبند سے آزاد ہو جائیں گے بلکہ غیبت اس کے لئے مشاہدہ کی طرح ہوگی۔

اب اس بہترین روایت پر توجہ کریں کہ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے ابو خالد کابلی سے فرمایا:

"تمتدّ الغيبة بوليّ اللّٰه الثاني عشر من أوصياء رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله وسلم والأئمة بعده.

يا أبا خالد إنّ أهل زمان غيبته، القائلون بامامته، المنتظرين لظهوره أفضل أهل

---

[1] سورۂ یوسف، آیت: ۹۷

کلّ زمان، لأنّ اللّٰه تعالیٰ ذکره أعطاهم من العقول والأفهام والمعرفة ماصارت به الغیبة عندهم بمنزلة المشاهدة وجعلهم فی ذلک الزمان بمنزلة المجاهدین بین یدی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم بالسیف، أولئک المخلصون حقاً وشیعتنا صدقاً والدعاة الی دین اللّٰه سراً وجهراً.

وقال علیه السلام: انتظار الفرج من أعظم الفرج." [1]

اے ابو خالد! سچ یہ ہے کہ ان کی غیبت کے زمانہ کے جو افراد ان کی امامت کے معتقد ہوں گے اور ان کے ظہور کے منتظر ہوں گے، وہ ہر زمانہ کے افراد سے برتر ہیں۔

کیونکہ پروردگار عالم نے انہیں اس درجہ عقل وفہم اور معرفت عنایت کی ہے کہ ان کے لئے مسئلہ غیبت مشاہدے کی منزلت رکھتا ہے اور پروردگار عالم نے انہیں اس زمانہ میں ایسے لوگوں کی جگہ پر قرار دیا ہے کہ جنہوں نے رسول خداؐ کے ہمراہ شمشیر سے جنگ کی ہے، وہ حقیقت میں صاحبان اخلاص ہمارے سچے شیعہ اور پوشیدہ وآشکار طور پر دین خدا کی طرف دعوت کرنے والے ہیں۔

نیز حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا:

ظہور کا انتظار ظہور کے لئے سب سے بڑی راہ ہے۔

امام سجاد علیہ السلام نے اس روایت میں زمانۂ غیبت میں زندگی بسر کرنے والے ان لوگوں کو ہر زمانہ کے لوگوں پر افضل قرار دیا ہے جنہیں غیبت نے غفلت کی قید وبند میں گرفتار نہ کیا ہو اور جو آنحضرتؑ کے ظہور کے منتظر رہیں کیونکہ انہوں نے نہ صرف پروردگار عالم کی عطا کی ہوئی عقل وفہم کی بنا پر خود کو امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی نسبت معاشرے کی غفلت کی عادت سے محفوظ رکھا ہے بلکہ انہوں نے ذاتی طور پر اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کی ہے کہ ان کے لئے مسئلہ غیبت بھی مشاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

---

[1] بحار الانوار: ۵۲/۱۲۲

امام سجاد علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اس طرح کے افراد اہلبیت اطہار علیہم السلام کے سچے شیعہ اور خاندان وحی علیہم السلام کے سچے پیروکار ہیں۔

ہم اگر سچے اور واقعی شیعوں کے مقام تک پہنچنا چاہتے ہیں تو ہمیں وہی راستہ طے کرنا ہوگا جو انہوں نے طے کیا ہے اور اسی راستہ پر گامزن رہنا پڑے گا جس پر وہ گامزن رہے اور جس طرح انہوں نے خود سے غفلت کی عادت کو دور کیا اسی طرح ہم بھی غفلت کی عادت کو خود سے دور کریں اور خود کو توجہ اور ظہور کے انتظار سے آراستہ کریں کیونکہ انتظار فکر ساز، قوت بخش اور باعث عمل ہے۔ اسی بناء پر پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا ہے:

"افضل جهاد امتی انتظار الفرج" [1]

ہماری امت کا افضل ترین جہاد انتظار فرج ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام بندوں کی عبادت کے قبول ہونے کی ایک شرط حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت کے انتظار کو قرار دیتے ہیں اور اس موضوع کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"إنّ لنا دولة يجيئ اللّٰه بها إذاشاء ثمّ قال: من سرّ أن يكون من أصحاب القائم فلينتظر وليعمل بالورع ومحاسن الأخلاق وهو منتظر، فان مات وقام القائم بعده كان له من الأجر مثل أجر من أدركه، فجدّوا وانتظروا هنيئاً لكم أيتها العصابة المرحومة" [2]

ہماری حکومت ہوگی جب بھی خدا چاہے گا اسے قائم کرے گا۔

پھر فرمایا: جو بھی دوست رکھتا ہے کہ حضرت قائمؑ کے اصحاب میں ہو اسے چاہئے کہ ظہور کا منتظر رہے اور اپنے اندر پرہیز گاری و اچھے اخلاق پیدا کرے چونکہ صراط انتظار پر قدم رکھ رہا ہے۔

۱۔ بحار الانوار: ۷۷/۱۴۳

۲۔ بحار الانوار: ۵۲/۱۴۰

Presented by Ziaraat.Com

چنانچہ اگر ایسی حالت میں اس کو موت آ جائے اور قائم اس کے بعد قیام کریں تو اس کی جزا ایسے فرد کی ہے کہ جو آنحضرتؑ کے حضور میں ہو، لہٰذا کوشش کرو اور منتظر رہو تمہیں مبارک ہو، تم ایسی جماعت ہو کہ جس پر خدا کی رحمت ہے۔

امام صادق علیہ السلام ایک دوسری روایت میں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانہ میں لوگوں کے فرائض کے متعلق فرماتے ہیں:

'وانتظر الفرج صباحاً و مساءً'' [۱]

صبح و شام ظہور کے منتظر رہو۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام انتظار کی حالت کو اہل بیت علیہم السلام کے محبوں کی صفات میں سے قرار دیتے ہیں اور خاندان وحی علیہم السلام کے پرستاروں کو صبح و شام انتظار کی صفت سے آراستہ بتاتے ہیں۔

آنحضرتؑ فرماتے ہیں:

''ان مُحِبّینا ینتظر الرَّوح والفرج کل یوم ولیلة'' [۲]

بلا شبہ ہمارے دوست روز و شب آسائش و سکون کے دن اور ظہور کے منتظر ہیں۔

حضرت امام ہادی علیہ السلام کے چاہنے والوں میں سے ایک شخص نے آپ سے امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانہ میں شیعوں کے فرائض کے متعلق سوال کیا:

''کیف تصنع شیعتک؟ قال علیه السلام :علیکم بالدعاء و انتظار الفرج'' [۳]

غیبت کے زمانہ میں آپ کے شیعہ کیا کریں؟

امام ہادی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا فریضہ ہے کہ دعا کرو اور فرج کا انتظار کرو۔

۱۔ بحار الانوار: ۱۳۳/۵۲ ۲۔ بحار الانوار: ۱۲۱/۲۷، اور ۳۸/۶۸

۳۔ مہج الدعوات، بحار الانوار سے نقل: ۳۳۶/۹۵

Presented by Ziaraat.Com

لہٰذا جس طرح روایت میں وارد ہوا ہے کہ مصلح عالم کے ظہور کا انتظار لوگوں کے اعمال کے قبول ہونے کی شرط اور خاندان رسالت علیہم السلام کے پرستاروں کی صفت ہے۔

پس جو بھی خود کو صالح سمجھتا ہے اسے مصلح عالم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کا منتظر ہونا چاہئے اور مصلح کے ظہور کا انتظار کرنے والوں کو بھی نیک و صالح ہونا چاہئے۔

ہم اس جگہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی عالمی حکومت کے انتظار کے وجوب کے متعلق حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے گرانقدر کلام کے ذریعہ گفتگو کی اہمیت کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

حضرت عبدالعظیم حسنی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دخلت علی سیّدي محمد بن علی علیهما السلام و أنا ارید أن أسأله عن القائم، أهو المهدي، أوغیره؟ فبدأني، فقال علیه السلام:

یا أباالقاسم انّ القائم منّا هو المهديّ الذي یجب ان ینتظر في غیبته ویطاع في ظهوره وهو الثالث من ولدي، والذي بعَث محمداً بالنّبوّة و خصّنا بالأمامة أنّه لو لم یبق من الدّنیا اِلّا یوم واحد لطوّل اللّٰه ذلک الیوم حتّیٰ یخرج فیملاء الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً وظلماً ، وانّ اللّٰه تبارک وتعالیٰ یصلح أمره فی لیلة کما أصلح أمر کلیمه موسیٰ علیه السلام لیقتبس لأهله ناراً فرجع وهو رسول نبیّ،

ثمّ قال علیه السلام: افضل أعمال شیعتنا اِنتظار الفرج" [1]

میں اپنے مولا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرا ارادہ تھا کہ میں آنحضرتؑ سے قائم آل محمد علیہم السلام کے متعلق سوال کروں کہ کیا وہی مہدیؑ ہیں یا کوئی دوسرا ہے؟ قبل اس کے کہ میں کچھ کہتا حضرت نے فرمایا:

اے اباالقاسم! آل محمد علیہم السلام کے قائم وہی حضرت مہدیؑ ہیں جن کی غیبت کے زمانہ میں ان

---

[1] بحارالانوار: ۱۵۶/۵۱

کا انتظار اور ظہور کے زمانہ میں اطاعت واجب ہے۔

وہ ہماری نسل میں تیسرے فرد ہیں۔

اس ذات کی قسم! جس نے محمدؐ کو نبی مبعوث فرمایا اور مقام امامت کو ہم سے مخصوص کیا اگر دنیا صرف ایک روز کے لئے باقی بچے تو پروردگار عالم اس دن کو طولانی کردے گا کہ وہ ظہور کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

پروردگار عالم اپنے امر کی اصلاح ایک شب میں کرے گا بالکل اسی طرح جیسے اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امر کی اصلاح فرمائی وہ اپنے اہل وعیال کے لئے آگ لینے گئے لیکن جب پلٹے تو ان کے پاس مقام نبوت ورسالت تھا۔

اور پھر اس وقت حضرت محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا:

ہمارے شیعوں کا سب سے با فضیلت عمل انتظار فرج ہے۔

اس روز کی امید میں جب اس کی دلربا آواز کائنات میں گونجے گی اور افسردہ وغمگین دلوں کو حیات نو بخشے گی اور بزرگان الٰہی کہ جن کی توصیف میں خدا نے فرمایا ہے:

﴿اَیْنَمَا تَکُونُوا یَأْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعاً﴾ [1]

اس بزرگوار کی طرف تیزی سے بڑھیں اور.....۔

---

[1] سورۂ بقرہ آیت: ۱۴۸ ''جہاں کہیں بھی ہوگے خداوند تم سب کو لے آئے گا''

Presented by Ziaraat.Com

ظہور کا انتظار یا ظہور کا اعتقاد؟!

انتظار کا معنی صرف ظہور کے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہونا نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ اس کی فکر میں رہنا اور اس کی آرزو رکھنا بھی ضروری ہے۔

ممکن ہے بہت سے افراد کے پاس مہمان کی ضیافت کے امکانات موجود ہوں لیکن نہ تو انہوں نے کسی کی دعوت کی ہو اور نہ ہی کسی کے آنے کے منتظر ہوں۔ ایسے افراد کو صرف ضیافت کا امکان رکھنے کی بناء پر کسی کا منتظر نہیں کہا جا سکتا کیونکہ نہ تو انہیں مہمان کے آنے کا خیال ہے اور نہ ہی مہمان کے نہ آنے پر آزردہ خاطر ہوں گے۔

اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے کہ انسان انتظار کے اہم مسئلہ اور اور اس دن (جب پوری کائنات سے ظلم و ستم کا صفایا ہو جائے گا) پر توجہ کئے بغیر اپنی ذاتی اصلاح اور خودسازی میں کمی محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ جو شخص بھی ایسا ہے اس نے اپنی ایک بڑی ذمہ داری یعنی پوری دنیا سے ظلم و ستم کے خاتمہ کے انتظار اور اس کے لئے کوشش کرنے کو فراموش کر دیا ہے۔

دوسرے لفظوں میں: اسی صورت میں خودسازی اور اصلاح نفس کا تکامل اور عروج کی منزل پر پہنچ سکتا ہے جب انسان پورے عالم سے ظلم و ستم کے خاتمہ کا منتظر ہو اور صرف اپنے نفس کی اصلاح کے بارے ہی میں نہ سوچے۔ پس جو اپنے نفس کی اصلاح کے لئے کوشاں ہے اسے چاہئے دنیا کی اصلاح کرنے والے کا منتظر رہے اور صرف اس موضوع پر اعتقاد رکھنے پر ہی اکتفاء نہ کرے۔

اس بناء پر جس نکتہ پر توجہ کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ ظہور کا انتظار کرنے اور ظہور کے عقیدے میں بہت زیادہ فرق ہے۔ تمام شیعہ بلکہ دنیا کی بہت سی دوسری اقوام کا عقیدہ ہے کہ ایسا مصلح ظہور کرے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا لیکن اس واقعیت پر عقیدہ رکھنے والے وہ سب اس کے تحقق کے منتظر نہیں ہیں!

جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کا منتظر ہو اسے چاہئے کہ عقیدے کے علاوہ آنحضرتؑ

Presented by Ziaraat.Com

کے زمانے کو درک کرنے کی امید وانتظار بھی رکھے اور انتظار وامید کی بنیاد پر عمل کرے۔

وہ تمام روایتیں جن میں انتظار کے مسئلہ کا ذکر ہوا ہے وہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی امید اور آپ کے زمانے کو درک کرنے کی آرزو اور امید رکھنے کے لازمی ہونے کی دلیل ہیں۔ کیونکہ اگر انتظار اور امید نہ ہو اور انسان آنحضرتؑ کے ظہور کے زمانے کو درک کرنے سے مایوس ہو تو وہ کیسے انتظار کی روایات پر عمل کرسکتا ہے کہ جو انسان کو انتظار و آرزو کا سبق دیتی ہیں؟!

اس بناء پر انتظار کا درس دینے والی روایات کی رو سے ظہور کے عقیدے کے علاوہ اس زمانے کو درک کرنے کے لئے آمادگی ہر انسان کی ذمہ داری ہے اور ہر ایک کا فریضہ ہے کہ ظہور کی فکر میں ہو اور اپنے زمانے میں ظہور کے زمانے کو درک کرنے کی آرزو رکھتا ہو اور عافیت کے ساتھ عصر ظہور کو درک کرنے کی دعا کرے۔

معرفت یا راہِ انتظار

ہمیں انتظار کا سبق دینے والے امور میں سے ایک نہایت اہم چیز جس کی طرف ہمیں ہمیشہ توجہ کرنی چاہئے، وہ پروردگار عالم اور اس کے جانشینوں کی معرفت اور ان کے مقام کی عظمت کا عرفان ہے۔

اگر کوئی شخص صحیح معنی میں خدا اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی حقیقی معرفت کے لئے قدم بڑھائے تو وہ ان ذوات مقدسہ کے مورد توجہ قرار پائے گا اور اس کا دل خاندان وحی علیہم السلام کے معارف الٰہیہ سے روشن ہو جائے گا کہ اور اسی طرح اپنے دیگر فرائض سے بھی آشنا ہو جائے گا اور اس طرف بھی متوجہ ہو گا کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے غفلت ناپسندیدہ ہے۔

یہ نورانیت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے درخشاں نور کی بنا پر ہے کیونکہ امامؑ ہی ہر زمانہ میں اپنے واقعی چاہنے والوں کے دلوں کو منور کرتا ہے۔

اب یہاں اس روایت پر توجہ کریں:

Presented by Ziaraat.Com

عن أبی خالد الکابلی قال : سألتُ أبا جعفرعلیه السلام عن قول اللّٰه عزو جلّ﴿فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِیٓ أَنْزَلْنَا﴾ ۱

فقال: یا أباخالد،النور واللّٰه الأئمة من آل محمد صلی اللّٰه علیه وآله وسلم اِلی یوم القیامة،وهم واللّٰه نور اللّٰه الذي أنزل، وهم واللّٰه نوراللّٰه في السماوات وفي الأرض.

واللّٰه یا أباخالد، لنور الامام في قلوب المؤمنین أنور من الشمس المضیئة بالنهار،وهم واللّٰه ینوّرون قلوب المؤمنین، ویحجب اللّٰه عزّوجلّ نورهم عمّن یشاء فتظلم قلوبهم.

واللّٰه یا أباخالد،لایحبّنا عبد ویتولّانا حتّی یُطهّر اللّٰه قلبه، ولایُطهّر اللّٰه قلب عبد حتّیٰ یُسلّم لنا، ویکون سلماً لنا، فاذاکان سلماً لنا سلّمه اللّٰه من شدید الحساب، وآمنه من فزع یوم القیامة الأکبر" ۲

ابو خالد کابلی کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت کریمہ ''پس ایمان لاؤ خدا، رسولؐ اوراس نور پر جسے تمہارے درمیان نازل فرمایا ہے'' کے متعلق سوال کیا۔

حضرت نے فرمایا: اے ابا خالد! خدا کی قسم! یہاں نور سے مراد روز قیامت تک باقی رہنے والے ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

خدا کی قسم! یہ وہی نور ہیں کہ جسے پروردگار عالم نے نازل فرمایا ہے۔

اے ابو خالد! خدا کی قسم! مومنین کے قلوب میں نور امامت روز روشن کے چمکتے ہوئے آفتاب سے کہیں زیادہ تابندہ ہے۔

۱۔ سورۂ تغابن، آیت: ۸

۲۔ الکافی: ۱/۱۹۴

Presented by Ziaraat.Com

خدا کی قسم! وہ مومنوں کے دلوں کو منور کرتے ہیں ۔پروردگار عالم ان کے نور کو جس سے چاہتا ہے پوشیدہ رکھتا ہے اوراس کا دل تاریک ہوجاتا ہے۔

اے ابو خالد! خدا کی قسم! کوئی بھی بندہ ہم سے محبت نہیں کرتا اور ہماری ولایت کو قبول نہیں کرتا مگراس وقت جب پروگار عالم اس کے دل کو پاک کر دیتا ہے اور پروردگار عالم کسی بھی بندے کے دل کو پاک نہیں کرتا جب تک کہ وہ ہمارا فرمانبردار اور مطیع نہ ہو جائے اور جب وہ ہمارا مطیع و فرمانبردار ہو جائے تو پرودگار عالم اس کو (روز قیامت) کے حساب ومشقت سے محفوظ کر دیتا ہے اور قیامت کبریٰ کے دن کے خوف و وحشت سے نجات عطا کرتا ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ کسی کا قلب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نور سے روشن ومنور ہو لیکن وہ آنحضرتؑ سے غافل بھی ہو؟

احساس حضور یا معرفت کی علامت

زمانۂ غیبت میں لوگوں کے فرائض مجموعی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں:

۱۔وہ فرائض جو غیبت کے زمانہ سے مخصوص ہیں۔

۲۔وہ فرائض جو انسان پر صرف غیبت کے زمانہ میں عائد نہیں ہیں بلکہ ظہور اور امام کے حضور کے زمانہ میں بھی انجام دینا ضروری ہیں۔

دوسری قسم کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ کہ جو لوگوں کی زندگی میں بہت اثر انداز ہوتا ہے اور اگر اس کی رعایت کی جائے تو اس کی زندگی میں عظیم تبدیلی رونما ہوگی اور ثمر بخش زندگی بطور تحفہ ہاتھ آئے گی اور یہ مسئلہ حضور کا اعتقاد اور اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔

یعنی اگر انسان معتقد ہو کہ سبھی پروردگار عالم اور اس کے جانشینوں کے حضور میں ہیں اور وہ ان ہستیوں کے حضور یا غیبت کے زمانہ میں بھی ان کے حضور میں ہے، نیز یہ کہ زمان ومکان ہمارے لئے

Presented by Ziaraat.Com

محدودیت ایجاد کرتے ہیں نہ کہ ان مقدس ذوات کی نورانی منزلت کے لئے، ان کے حضور کو زمانہ یا کسی خاص مکان سے محدود یا مقید نہیں کیا جا سکتا۔

اس لئے کہ زمان و مکان مادہ کی خصوصیات میں سے ہیں اور اہل بیت علیہم السلام کا نورانی مرتبہ جس کے متعلق امیر المومنین علی علیہ السلام نے اپنی حدیث نورانیت میں تشریح فرمائی ہے کہ وہ مادہ سے بلند و برتر ہیں بلکہ اس پر محیط ہیں۔اس بناء پر زمان و مکان مقام نورانیت کی نسبت کوئی تغییر یا محدودیت پیدا نہیں کرتے۔

بحث کی مزید وضاحت کے لئے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی حدیث "نورانیت" کی طرف رجوع کرتے ہیں جسے آپ نے جناب سلمانؓ اور جناب ابوذرؓ سے ارشاد فرمایا۔حدیث کے طولانی ہونے کی وجہ سے ہم یہاں اسے بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں اور اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے بحث کی مناسبت سے ایک دوسری اہم روایت نقل کرتے ہیں جسے حضرت امام باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے اصحاب میں سے جناب ابوبصیر کہتے ہیں:

" دخلت المسجد مع أبي جعفر عليه السلام ، والناس يدخلون ويخرجون.

فقال لي: سل الناس هل يرونني؟

فكلّ من لقيته قلت له: أرأيت أباجعفر عليه السلام فيقول: لا وهو واقف حتّى دخل أبو هارون المكفوف، قال: سَل هذا؟ فقلت: هل رأيت أباجعفر؟

فقال: أليس هو قائماً؟

قال: وما علمك؟

قال: وكيف لا أعلم وهو نور ساطع.

قال: وسمعته يقول لرجل من اهل الافريقية: ماحال راشد؟

Presented by Ziaraat.Com

قال: خلفّته حيّاً صالحاً يقرؤك السلام.

قال: رحمه اللّٰه ،قال: مات؟ قال: نعم، قال: متى؟

قال: بعد خروجک بيومين.

قال: واللّٰه مامرض ولاكان به علة، قال: وانما يموت مَن يموت من مرض أو علة، قلت: من الرجل؟ قال: رجل لنا موالٍ ولنا محبّ.

ثمّ قال: أترون أنّه ليس لنا معكم أعين ناظرة، أواسماع سامعة، لبئس مارأيتم، واللّٰه لايخفى علينا شيء من أعمالكم فاحضرونا جميعاً وعوّدوا أنفسكم الخير، وكونوا من أهله تعرفوا فانّي بهذا آمر ولدي وشيعتي"[1]

میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ مسجد داخل ہوا اور لوگوں کی آمد ورفت تھی ۔امامؑ نے مجھ سے فرمایا: ،لوگوں سے پوچھو کیا وہ ہم کو دیکھ رہے ہیں؟ میں نے جس سے بھی ملاقات کی اور اس سے سوال کیا کہ کیا تم نے امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا؟ تو اس نے جواب دیا: نہیں؛ اتنے میں ابو ہارون نامی ایک نابینا شخص مسجد میں داخل ہوا۔

امامؑ نے فرمایا: اس شخص سے پوچھو، میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا ہے؟

ابو ہارون نے جواب دیا: کیا وہ اس جگہ نہیں کھڑے ہیں؟

ابو بصیر نے کہا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ امامؑ یہاں کھڑے ہیں؟

ابو ہارون نے جواب دیا: ہم ان سے کیوں آگاہ اور باخبر نہ ہوں جب کہ امامؑ واضح وآشکار نور ہیں۔

ابو بصیر کہتے ہیں: اس وقت میں نے سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام ایک افریقی شخص سے فرما رہے

---

[1] بحار الانوار: ۴۶/۲۴۳

تھے کہ راشد کا کیا حال؟اس نے جواب دیا جب میں افریقہ سے چلا تو زندہ و سالم تھا اس نے آپ کو سلام کہا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا: خدا اس پر رحمت کرے۔

افریقی شخص نے پوچھا: کیا وہ مر گیا؟

امامؑ نے فرمایا: ہاں، اس نے پوچھا: کب؟

امامؑ نے فرمایا: جب تم افریقہ سے نکلے تو اس کے دو روز بعد۔

اس افریقی نے کہا: خدا کی قسم! راشد نہ مریض تھا نہ ہی اسے کسی قسم کا درد تھا۔

امامؑ نے اس سے فرمایا: کیا جو بھی مرتا ہے کسی درد یا مرض کی بنا پر مرتا ہے؟

ابوبصیر کہتے ہیں: ہم نے امامؑ سے پوچھا یہ افریقی شخص کون ہے؟

امامؑ نے فرمایا: وہ ہمارا دوست اور ہمارے خاندان کا محبّ ہے۔

اس وقت امامؑ نے فرمایا: کیا تم معتقد ہو کہ ہمارے پاس تمہیں دیکھنے والی آنکھیں اور سننے والے کان نہیں ہیں؟ یہ عقیدہ کس قدر برا ہے۔

خدا کی قسم! تمہارا کوئی بھی عمل ہم سے پوشیدہ نہیں ہے لہذا ہم سب کو خدا کے نزدیک حاضر سمجھو، اپنے نفوس کو پسندیدہ اعمال کی عادت ڈالو اور نیک کام کرنے والے بنو تا کہ اس حقیقت کو پہچان سکو، اور میں نے جو کچھ کہا اس کا اپنے فرزندوں اور شیعوں کو حکم دیتا ہوں۔

اس روایت میں نہایت اہم مطالب موجود ہیں اور انہیں درک کرنے کے لئے غور و فکر کی ضرورت ہے۔

اس روایت سے استفادہ کیا جانے والا اہم ترین نکتہ یہ ہے کہ خاندان وحی علیہم السلام کے حضور کا عقیدہ ہونا چاہئے اور اس واقعیت کو محسوس کرنا ممکن ہے بشرطیکہ امام باقر علیہ السلام نے حقیقت تک پہنچنے کی جو شرائط بیان کی ہیں، ان کی رعائت کی جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

نہایت ہی اہم نکتہ جسے آنحضرتؑ نے اپنے بیان کے آخر میں فرمایا ہے کہ آنحضرتؑ نے اپنے تمام شیعوں اور اپنے فرزندوں کو اس کی تاکید فرمائی ہے اور حکم دیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امامؑ نے جو واقعیت بیان فرمائی ہے، ہر ایک کو اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس روایت کی رو سے ان ہستیوں میں سے ہر ایک عین اللہ ہیں جو ہمارے اعمال کو دیکھتے ہیں، اذن اللہ ہیں یعنی ہماری باتوں کو بھی سنتے ہیں۔اس مقام پر امامؑ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جنہوں نے اس حقیقت کو قبول نہیں کیا ہے اور فرماتے ہیں: واقعاً برا عقیدہ رکھتے ہو، خدا کی قسم! تمہارا کوئی بھی عمل ہم سے پوشیدہ نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ان نکات کو بیان کرنے کے بعد اپنے بیان کا نتیجہ پیش کرتے ہیں اور چند نکتوں کی وضاحت کرتے ہیں:

۱۔ ہم سب کو اپنے سامنے حاضر سمجھو:

یہ فرمان اہل بیت علیہم السلام کے مقام نورانیت کی طرف اشارہ ہے چونکہ آپ زمانہ پر محیط مقام نورانیت کے مالک ہیں اور ان میں سے کسی میں کوئی فرق نہیں ہے اور ہر شیعہ چاہے وہ کسی زمانہ میں ہو اسے خود کو ان بزرگ حضرات کے حضور میں سمجھنا چاہئے۔جس طرح انسان خود کو خدا کے حضور میں سمجھتا ہے اسی طرح اسے خود کو اہل بیت علیہم السلام کے حضور میں سمجھنا چاہئے۔

۲۔ اپنے نفوس کو نیک عمل کی عادت ڈالو اور اہل خیر بنو:

اس فرمان کے مطابق انسان کو نہ صرف برے اور ناشائستہ عمل کا عادی نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے نفس کو اچھے اور نیک عمل کی عادی بنانا چاہئے یعنی تہذیب نفس اور تربیت میں کوشاں رہنا چاہئے کہ نہ صرف اس کا نفس پسندیدہ کاموں کے انجام دینے سے متنفر نہ ہو بلکہ انہیں اپنی عادت بنالے۔

اس روایت میں قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ پسندیدہ کاموں کی عادت ڈالنا اس صورت میں قابل اہمیت ہے کہ جب انسان کی ذات کو ان کی عادت ہو جائے یعنی یہ اس کی ذات پر اثر انداز ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

لہذا اگر انسان کی ذات پر نیک اور پسندیدہ کام اثر انداز نہ ہوں تو ان کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے انسان معاشرے اور محل زندگی کے تقاضوں کے تحت بہت سے اچھے اور پسندیدہ کام انجام دینے کا عادی بن گیا ہو لیکن یہ اس کی ذات میں راسخ نہ ہوئے ہوں جس کے نتیجہ میں اس کی ذات اور اعمال کے درمیان کوئی ہماہنگی نہیں پائی جاتی ہے اور وہ ان کاموں کے اہل افراد میں شمار نہیں ہوتا۔ یہ بہت دقیق نکتہ ہے جس کی طرف پوری طرح توجہ ہونی چاہئے۔

اس کی مزید وضاحت کے لئے ہم کہتے ہیں کہ پسندیدہ کاموں کا عادی ہوجانا دو صورتوں میں ممکن ہے۔

پہلی صورت: نفس کی مخالفت، اپنی تربیت اور نفس کو نیک اور اچھے کاموں کو انجام دینے کے لئے مطیع بنانا۔ اگر اس طرح انسان نیک کاموں کے انجام دینے کا عادی بنا ہو تو انسان کی ذات اور سرشت نیک کاموں کی عادی ہو جائے گی۔ لہذا اس طرح عادی ہونا انسان کی ترقی اور تکامل میں بنیادی کردار رکھتا ہے۔

دوسری صورت: انسان نیک کاموں کا عادی ہو جائے اور پسندیدہ اعمال کو اپنی طبیعت ثانیہ بنالے اور یہ مخالفت نفس، اپنی تربیت اور خود اس طرح کے اعمال کو انجام دینے کے لئے آمادگی کی غرض سے نہ ہو بلکہ اس کا معاشرے اور ماحول اسے ان میں سے بعض چیزوں کا عادی بنادے۔

مثلاً وہ ایسے خاندان میں تھا کہ جس کے افراد نماز اوّل وقت یا جماعت سے پڑھنے کے عادی تھے لہذا اسے بھی اس کی عادت ہوگئی۔ اس صورت میں چونکہ اس نے اپنے اندر یہ عادت ذاتی طور پر پیدا نہیں کی ہے لہذا اگر اس کے گھر کا ماحول تبدیل ہو جائے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس کی عادت تبدیل ہو جائے گی اور وہ اسے چھوڑ دے گا۔

اس طرح کی عادت کی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ جو انسان کی ذات پر اثر انداز نہ ہوئی ہو بلکہ ماحول کا رنگ اختیار کرنے کی بنا پر ہو اور ماحول کی تبدیلی کی بنا پر عادت ختم ہو جائے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

لہٰذا حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

تم اپنے نفوس کو عمل خیر کا عادی بنانے کے علاوہ اس کے اہل بھی بنو؛ نہ یہ کہ صرف اچھے افراد کا رنگ اختیار کرو۔ کیونکہ نیک اعمال کا انسان کی ذات اور سرشت میں راسخ ہوئے بغیر صرف نیک افراد کا رنگ اختیار کر لینے سے رفتار و کردار میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اس سے حقائق کو درک کرنے میں کوئی فائدہ نہ ہوگا لیکن جب یہ انسان کی ذات میں راسخ ہو جائے تو اس سے عظیم اور اہم حقائق درک ہوتے ہیں۔

حضور کے معنی کیا ہیں؟

دوسرا نکتہ کہ جس کے متعلق بحث کی جانی چاہئے، وہ یہ ہے کہ حضور کے کیا معنی ہیں؟ کیا حضور سے مراد علمی حضور ہے یا عینی حضور؟

مرحوم علامہ مجلسیؒ روایت بیان فرماتے ہیں: اگر ''فاحضرونا'' باب افعال سے ہو تو روایت کا معنی اس طرح ہوگا: یہ جان لو کہ ہم بھی تمہارے پاس اپنے علم کے ذریعہ حاضر ہیں۔ یہاں مرحوم مجلسیؒ کی مراد حضور علمی ہے۔

ایک روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں:

''انه لیحضر حیث ماذکرفمن ذکره منکم فلیسلّم علیه''

جب بھی انہیں بلایا جائے حاضر ہو جاتے ہیں لہٰذا تم میں سے جو بھی ان کا نام لے ان پر سلام کرے۔

۱۔ بحار الانوار: ۴۶/۲۴۴

۲۔ کمال الدین: ۳۹۰/۲

Presented by Ziaraat.Com

مرحوم آیت اللہ مستنبط اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

حضرت خضر علیہ السلام کا رتبہ اس حد تک ہے جو کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تابع اور آپ کی رعیت میں سے ہیں تو پھر حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ کا رتبہ کس عظمت کا حامل ہوگا؟!۱

اس روایت سے بعض زمانوں میں شخصی حضور استفادہ کیا جاتا ہے نہ کہ علمی حضور۔

مسئلہ حضور اہل بیت علیہم السلام کے معارف میں بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور اس میں تفصیل کی ضرورت ہے اس لئے اپنی گفتگو کو حضرت علی علیہ السلام کے دلنشین کلام کے ذریعہ تمام کرتے ہیں:

" أحضروا آذان قلوبكم تفهموا!" ۲

(اگر حقائق کو درک کرنے کے خواہاں ہیں تو) اپنے دل کے کانوں کو کھولیں تا کہ سمجھ سکیں۔

اہل بیت علیہم السلام کے کلمات میں

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عظمت

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عظمت سے واقفیت انتظار کی راہ پر چلنے کا بہت ہی مؤثر ذریعہ ہے لہذا ہم اس کے متعلق وضاحت کر رہے ہیں:

اہل بیت علیہم السلام سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی شخصیت وعظمت کے متعلق وارد ہونے والی روایات اس قدر اہم اور لرزا دینے والی ہیں جن سے آدمی سکتہ میں آجاتا ہے!

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ روح کی گہرائی پر اثر انداز ہونے والے ان تمام کلمات کے باوجود ہمارے معاشرے نے "طاؤوس بہشت" کی بجائے زاغ وزغن کو دل سے لگالیا ہے؟

۱۔ الفطرۃ: ۵۳۶/۲

۲۔ بحار الانوار: ۲۱۲/۳۴

اتنی غفلت کیوں؟اور یہ سب فراموشی کس وجہ سے ہے؟

کیا علماء اور بزرگان دین نے اس راہ میں کوئی شائستہ کام انجام دیا ہے؟

کیا خود کو آنحضرتؑ سے وابستہ سمجھنے والے صاحبان قدرت اور حکام نے آپ کے لئے کوئی خدمت انجام دی ہے؟

کیا شیعہ ثروتمندوں اور قوت رکھنے والوں نے دین کے اس بنیادی اور حیاتی ترین عمل کے لئے کوئی کوشش کی ہے؟

کیا لوگوں نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف توجہ کے ذریعہ اپنی دردناک حالت تبدیل کی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ عوام کا ہر گروہ اس غفلت میں کم وبیش شریک رہا ہے (اگر چہ علماء اور غیر علماء میں سے کچھ ایسے افراد تھے اور ہیں کہ جنہوں نے اپنی توفیق اور توانائی کے مطابق دینی احکامات کو دل وجان سے زندہ رکھنے کی کوشش کی) خیر اس موضوع سے قطع نظر کرتے ہیں کیونکہ حقیقت تلخ ہے جو خود پسندوں کے دل کو تکلیف پہنچائے گی۔

اب ہم خاندان وحی علیہم السلام کے کچھ فرمودات کو پیش کرتے ہیں تا کہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ انہوں نے آخری حجت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو کن الفاظ سے یاد کیا ہے؟اور لوگوں کو آنحضرتؑ کی طرف متوجہ کرنے کی کس طرح کوشش کی ہے؟

کس طرح لوگوں کو آنحضرتؑ کے احترام کا درس دیا ہے؟

۱۔حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:

میرے ماں باپ ان پر قربان!وہ میرے ہم نام اور میری شبیہ ہیں۔

اس کلام کو رسول اکرمؐ نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے افسوسناک زمانے کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

"....سَيَكُوْنُ بَعْدِي فِتْنَة صَمّاء صَيْلَم يَسْقُطُ فِيْهَا كُلُّ وَلِيْجَة وَبَطانة، وَذٰلِكَ عِنْدَ فُقْدان شِيْعَتِكَ الْخامس مِنَ السّابع مِنْ وُلْدِكَ، يَحْزُنُ لِفَقْدِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَالسَّماءِ، فَكَمْ مُؤْمِن وَمُؤْمِنَة مُتَأَسّف مُتَلَهّف حيران عِنْدَ فَقْدِه.

ثمّ أطرق مليّاً ثمّ رفع رأسه وقال:

بِأَبِي وَأُمّي سَمّي وَشَبيهي وَشَبيهِ مُوسى بن عمران عَلَيه جلابيب النُّور يَتَوَقّد مِنْ شُعاعِ الْقُدْسِ"[1]

میرے بعد ایسا فتنہ پیدا ہوگا کہ جو لوگوں کو بہرا کر دے گا اور یہ بہت ہی سخت مرحلہ ہوگا اس میں ہر برگزیدہ اور رازدار شخص گر پڑے گا اور یہ وہ وقت ہوگا جب تمہارے شیعہ تمہارے فرزندوں میں ساتویں امام کی اولاد میں پانچویں کو گم کر دیں گے اور ان کے غائب ہونے سے اہل آسمان و زمین غمگین ہوں گے، بہت سے باایمان مرد اور خواتین ایسے ہوں گے کہ جو ان کی غیبت کے وقت محزون اور غمزدہ ہوں گے۔

اس کے بعد آنحضرتؑ نے آہستہ سے اپنا سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا:

میرے ماں باپ ان پر قربان!

وہ میرے ہم نام ہیں اور میری اور موسیٰ بن عمران کی شبیہ ہیں۔ ان پر نور کے پیراہن ہیں کہ جو شعاع قدس سے جلاء حاصل کرتے ہیں۔

۲۔امیر المومنین حضرت امام علی علیہ السلام نے آپ کے متعلق فرمایا:

میری جان ان پر قربان!

علامہ مجلسیؒ نے اس کلام کی نسبت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی طرف دی ہے اور فرمایا ہے:

۱۔ کفایۃ الاثر: ۱۵۸، بحار الانوار: ۳۶/ ۳۳۷ اور ۵۱/ ۱۰۹

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منسوب شعری دیوان میں آنحضرتؑ نے فرمایا:

فَثَمَّ یَقوم القائِم الحَقّ مِنکُم وَبِالْحَقّ یَاْتِیکُمْ وَبِالْحَقّ یَعْمَل

سَمِیّ نَبِیّ اللّٰه نَفْسِي فِداؤُه فَلاتَخْذُلُوْه یا بُنَیّ وَعَجّلوا[1]

پس اس وقت (ناشائستہ حکومتوں کے بعد) تم میں سے حق کو قائم کرنے والا قیام کرے گا اور تمہارے لئے حق کو فراہم کرے گا اور اس پر عمل کرے گا۔

وہ پیغمبر خداؐ کا ہم نام ہے ہماری جان اس پر قربان! پس اے میرے بیٹو! اس کی مدد کو ترک نہ کرنا اور اس کی نصرت میں عجلت کرنا۔

۳۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

میرے پدر اس بہترین کنیز کے فرزند پر قربان جائیں[2]

اولین مظلوم عالم امیر المؤمنین حضرت امام علی علیہ السلام نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے جسمانی اوصاف کو بیان کرنے کے بعد ایک جملہ کے ذریعہ اپنے عظیم قلبی اشتیاق کا اظہار فرمایا ہے، جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔

اس روایت کو جابر جعفیؒ نے نقل کیا ہے جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام صادق علیہ السلام کے خاص اصحاب میں سے تھے۔

اس روایت میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نیک جسمانی صفات بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے اور آنحضرتؑ کے معنوی خصائل اور ملکوتی قدرت کو بیان کرنے سے پرہیز کیا ہے کیونکہ ایسے شخص سے گفتگو کر رہے تھے جو عالم خلقت میں تمام تباہی و فساد کی جڑ اور

۱۔بحار الانوار: ۱۳۱/۵۱ ۲۔حضرت نرجس خاتون علیہا السلام روم کی شاہزادی تھیں۔خاندان وحی علیہم السلام سے ملحق ہونے کی غرض سے آپ نے کنیزوں کا لباس پہنا اور ان میں چلیں گئیں اور پھر آپ کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ماں ہونے کا افتخار حاصل ہوا۔کنیزوں کا لباس پہن کر اسیر ہونے کی وجہ سے نہیں روایات میں بہترین کنیز کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

بنیادی علت ہے۔

اب اس روایت پر توجہ کریں:

جناب جابر جعفی کہتے ہیں: ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

"سایر عمر بن الخطّاب امیر المؤمنین علیه السلام فقال: أخبرني عن المهديّ ما اسمه؟

فقال: أما اسمه فانّ حبيبي عهد اليّ أن لا احدّث باسمه حتّى يبعثه اللّٰه.

قال فأخبرني عن صفته.

قال: هو شابّ مَرْبوع حَسَن الوَجْه حَسَن الشَّعر، يَسيل شَعْره عَلى مِنْكَبيه، وَنُور وَجْهِه يَعْلو سَوادَ لحيَته وَرَأسِه، بِأَبِي ابن خِيَرة الاماآء"[1]

عمر بن خطاب، امیر المؤمنین حضرت امام علی علیہ السلام کے ساتھ چل رہا تھا۔

آپ سے عرض کیا: مجھے مہدی کے بارے میں خبر دیجئے، ان کا نام کیا ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: لیکن میرے حبیب نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ ان کا نام کسی کو نہ بتاؤں، یہاں تک کہ پروردگار عالم انہیں مبعوث کرے۔

اس نے عرض کیا: پس مجھے ان کی صفت کے بارے میں بتایئے؟

حضرت نے فرمایا: وہ ایسا جوان ہے کہ چہارشانہ خوشرو حسین ہے، ان کے بال خوبصورت اور ان کے بال شانوں پر بکھرے ہوں گے اور ان کے چہرے کا نور ان کے بال اور داڑھی کی سیاہی پر ظاہر ہوگا، پس اس بہترین کنیز کے فرزند پر میرے باپ قربان ہو جائیں!

۱۔ بحار الانوار: ۵۱/۳۶

۴۔حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام:

میرے پدر اس بہترین کنیز کے فرزند پر قربان جائیں!

اس کلام کو حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے پھر دہرایا ہے اور حارث ہمدانی نے اسے امیر المؤمنین حضرت امام علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

آنحضرتؑ نے اس روایت میں شمشیر انتقام (جو حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دست قدرت میں ہوگی) سے ظالموں کے ظلم وستم کے خاتمہ کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے:

وہ، وہ ہیں کہ جو دنیا کے تمام ظالموں اور ستمگروں کے حلق میں زہر کا کڑوا جام انڈیلیں گے۔

اب آنحضرتؑ کے اس کلام پر غور کریں کہ جو غمزدہ لوگوں کے دلوں کو شاد کر دیتا ہے:

بِأبي ابن خِيرَة الإماء، يعني القائم مِنْ وُلْده عليه السلام، يَسومُهم خَسْفاً، وَيُسقيهم بِكأْسٍ مُصْبِرة، وَلاٰ يُعْطِيْهِمْ اِلاَّ السَّيْف هَرَجاً۔[1]

بہترین کنیز کے فرزند پر میرے پدر قربان جائیں!

یعنی حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کہ جو آنحضرتؑ کی اولاد سے ہیں، وہ انہیں ذلیل وخوار کریں گے اور وہ ظرف جو صبر (بہت ہی کڑوی دوا) سے بھرا ہوگا ان (ستمگروں) کو پلائیں گے اور انہیں فتنہ و آشوب کی شمشیر کے سوا کوئی چیز عطا نہیں کریں گے۔

ہاں! یہ وہ دن ہے کہ جب سقیفہ میں بیٹھنے والوں اور ان کے وارثوں کی حکومت کا خاتمہ ہوگا اور وہ سب زہر کا تلخ جام پئیں گے۔

۱۔الغیبۃ مرحوم نعمانی:۲۲۹

Presented by Ziaraat.Com

۵۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

میرے پدر بہترین کنیز کے فرزند پر قربان جائیں!

حضرت علی علیہ السلام نے یہ جملہ ایک مرتبہ اور اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

" فَانْظُروا أَهْل بَيْت نَبِيّكُمْ فَان لبدوا فالبدوا وان استنصروكم فانصروهم، ليفرّجنّ اللّٰه برجل منّا أهل البيت، بأبي ابن خيرة الإماء لايعطيهم الاالسيف هرجاً هرجاً موضوعاً على عاتقة ثمانية" [۱]

اپنے پیغمبرؐ کے اہل بیت علیہم السلام کی طرف دیکھو! اگر وہ چین سے بیٹھ جائیں تو تم بھی چین سے بیٹھ جاؤ اور اگر تمہیں مدد کے لئے بلائیں تو ان کی مدد کرو۔ یقیناً پروردگار عالم ہم اہل بیت علیہم السلام سے ایک شخص کو پیدا کرے گا۔

''بہترین کنیز کے فرزند پر میرے باپ قربان جائیں!'' انہیں سوائے شمشیر کے کچھ نہ دیں گے، کیا معرکہ ہوگا! کیا آشوب ہوگا! آٹھ مہینے اپنے دوش پر شمشیر رکھیں گے۔

اس خطبہ میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام دنیا کی اصلاح، دنیا سے ستمگروں اور ظالموں کی نابودی کی خوشخبری دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں آٹھ مہینے اس زمین پر ستمگروں سے جنگ ہوگی اور پھر پورے عالم میں صلح و محبت کی حکمرانی ہوگی۔

۶۔حضرت امیر المومنین علیہ السلام:

آہ! میں کس درجہ ان کے دیدار کا مشتاق ہوں۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ کلام حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نیک خصائل کو یاد کرنے اور فتنہ و فساد کے تذکرہ کے بعد فرمایا:

"هاه!و اومأ بيده الى صدره.شوقاً الى رؤيته" [۲]

۱۔بحار الانوار: ۱۲۱/۵۱ ۲۔بحار الانوار: ۱۱۵/۵۱

Presented by Ziaraat.Com

آہ! ''اور پھر اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا'' ہم کس حد تک ان کی زیارت کے مشتاق ہیں۔

کیونکہ آنحضرتؐ کو اپنے وسیع علم کی بنا پر معلوم تھا کہ سقیفہ میں جمع ہونے والوں نے فتنہ کا جو بیج بویا تھا وہ فتنہ ایسے ہی جاری رہے گا، اس کی آگ طویل عرصہ تک پورے عالم کو اپنی لپیٹ میں لئے رہے گی، یہ تاریکی و بدبختی دنیا کے تمام لوگوں کا احاطہ کرلے گی اور یہ ظلم وستم اس وقت تک جاری رہے گا جب تک منتقم آل محمد امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف اپنے ان ۳۱۳ ساتھیوں کے ساتھ قیام نہ کریں گے جنہوں نے تہذیب واصلاح نفس کے ساتھ امر ولایت کو اپنی روح میں بسا رکھا ہے اور وہ ظالموں سے دنیا کے تمام مظلوموں کا بدلہ لیں گے۔

اگر سقیفہ کے تاریک ایام میں اپنی جان کی بازی لگانے والے مددگار کائنات کے سب سے پہلے مظلوم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ہوتے تو دشمن خانہ وحی کو آگ نہیں لگا سکتے تھے۔ عالم ہستی کے امیر کے گلے میں رسی نہیں ڈال سکتے تھے اور ماہ عالم کے چہرے کو نیلا نہیں کر سکتے تھے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں:

" فَنَظَرْتُ فَإِذَا لَيْسَ لِي مُعِينٌ إِلَّا أَهْلُ بَيْتِي فَضَنَنْتُ بِهِمْ عَنِ الْمَوْتِ، وَأَغْضَيْتُ عَلَى الْقَذَى، وَشَرِبْتُ عَلَى الشَّجَا، وَصَبَرْتُ عَلَى أَخْذِ الْكَظْمِ، وَعَلَى أَمَرَّ مِن طَعْمِ الْعَلْقَمِ"

(جب مخالفین نے خلافت کو غصب کرلیا جو کہ ہمارا حق تھا تو اپنے امر اور کام میں) میں نے فکر کی تو دیکھا کہ میرے اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کوئی میرا مددگار نہیں ہے۔ میں اس پر راضی نہیں ہوا کہ وہ قتل ہوں اور وہ آنکھ جس میں تنکا چلا گیا تھا اسے بند کرلیا، جب کہ میرے گلے کی ہڈی کو جکڑ رکھا تھا لیکن میں نے وہ جام تلخ پی لیا (شدید غم واندوہ کی وجہ سے) سانس لینا مشکل تھا (جام تلخ) کے ذائقہ سے بھی زیادہ کڑوی چیزوں پر ہم نے صبر کیا۔[1]

۱۔ نہج البلاغہ (فیض الاسلام) خطبہ: ۲۶ ص ۹۲

Presented by Ziaraat.Com

جی ہاں !اس کائنات کی مظلوم ترین ذات خود پر ہونے والے مظالم کو بیان کرنے کے بعد مستقبل میں ہونے والے فتنوں کو بیان کرتی ہے اور تمام ظلم وستم ختم کرنے والے کے نام کا بھی تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہے۔

آہ! میں اس کے دیدار کا کس قدر مشتاق ہوں۔

۷۔امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اگر میں اس زمانہ میں رہا تو اپنی جان اس صاحب امر سے مخصوص کردوں گا۔

یہ کلام ان سے صادر ہوا ہے جنہوں نے سارے عالم میں علم وحکمت کی گرہ کشائی کی اور جو کائنات کی خلقت کے تمام اسرار سے واقف ہیں، وہ ذات جس کے لئے مستقبل اور مستقبل میں آنے والے، ماضی اور ماضی میں رہنے والے سب ایسے ہی ہیں جیسے آپ کے سامنے حاضر ہوں۔

آنحضرتؑ نے جب مستقبل اور مستقبل میں آنے والوں کا تذکرہ کیا تو حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور سے پہلے ہونے والے قیام کے متعلق یوں بیان فرمایا:

"....اَما إنّي لَوْأدرکتُ ذٰلِکَ لاَ سْتَبقَیت نَفْسي لِصاحِب هٰذا الْأمر"[۱]

آگاہ رہو! اگر میں اس زمانہ میں رہا تو اپنی جان کو اس صاحب امر سے مخصوص کردوں گا۔

مرحوم آیت اللہ شیخ محمد جواد نجفی اپنی کتاب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے کلام کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس زمانے سے آنحضرتؑ کا مقصود وہ زمانہ ہے کہ جب "شیلا" سے ایک گروہ حق کے حصول کے لئے قیام کرے گا۔

۱۔الغیبۃ ،مرحوم نعمانی:۲۷۳

Presented by Ziaraat.Com

۸۔امام محمد باقر علیہ السلام:

میرے ماں باپ اس پر قربان جائیں! وہ میرے ہم نام ہیں اور ان کی کنیت میری کنیت ہے۔

میرے باپ اس پر قربان جو پوری دنیا کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

اس روایت کو ابوحمزہ ثمالیؒ نے نقل کیا ہے جو حضرت کے بزرگ اصحاب میں سے ہیں، وہ کہتے ہیں: ایک دن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا جب لوگ آنحضرتؑ سے رخصت ہو کر چلے گئے تو مجھ سے فرمایا:

"یا أبا حَمْزَة، مِنَ الْمَحتوم الّذي حَتَمه اللّٰه قيام قائمنا، فمَن شَكَّ فيما أقول لَقِي اللّٰه وهو به كافر.

ثمّ قال: بأبي وأُمّي المُسَمّٰى بِاسمي وَالْمُكَنّٰى بِكُنْيَتِي، السابع مِن وُلدي، بأبي مَن يَمْلأ الْأَرْضَ عدلاً وَقِسطاً كما مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً.

يا أبا حَمْزَة، مَنْ أَدْرَكه فَيسلّم له ما سَلَّم لِمُحمّد وَعَلِيّ فَقَد وَجبت لَه الجَنّة، ومَن لَم يُسَلّم فَقَد حَرَّم اللّٰه عَلَيْه الجَنّة وَمأواه النّار وَبِئس مَثْوَى الظّالِمِيْن"[1]

اے ابوحمزہ! جن چیزوں کو پروردگار عالم نے حتمی قرار دیا ہے ان میں سے ایک ہمارے قائم کا قیام ہے اور ہم نے جو کچھ کہا اگر اس میں کوئی شک کرے تو وہ کفر کی حالت میں پروردگار عالم سے ملاقات کرے گا۔

پھر فرمایا: ہمارے ماں باپ ان پر قربان! ان کا نام میرے نام پر ہے اور ان کی کنیت میری کنیت پر رکھی گئی ہے وہ میری اولاد (نسل) میں سے ساتواں ہے۔

میرے باپ ان پر قربان! جو پوری زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس

۱۔بحار الانوار: ۱۳۹/۵۱، ۲۴/۲۴۱، ۳۶/۳۹۴

Presented by Ziaraat.Com

جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

اے ابوحمزہ! جو بھی ان کے زمانے میں ہو بالکل اسی طرح ان کے حکم کے سامنے تسلیم ہو جائے جیسے محمدؐ اور علی علیہ السلام کی بارگاہ میں تسلیم تھا تو اس پر جنت واجب ہے اور جو ان کے حکم کے سامنے تسلیم نہ ہو تو پروردگار عالم اس پر جنت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ آتش (جہنم) ہوگا جو ظالموں کے لئے بدترین ٹھکانہ ہے۔

۹۔امام صادق علیہ السلام:

اگر میں ان (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کے زمانہ میں ہوا تو جب تک زندہ رہا ان کی خدمت کرتا رہوں گا۔

امام صادق علیہ السلام نے یہ کلام تب ارشاد فرمایا جب آپ سے حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے متعلق سوال کیا گیا:

هَلْ وُلِد القائم؟

قال: لا، وَلَو أَدْرَكتُه لَخدمته أَيّام حَياتي. [1]

کیا حضرت قائم کی ولادت ہوگئی ہے؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔ اگر میں انہیں درک کرلوں تو اپنی پوری زندگی ان کی خدمت کروں گا۔

۱۰۔امام صادق علیہ السلام:

میں نے نور آل محمد علیہم السلام کے لئے دعا کی۔

عباد بن محمد مدائنی کہتے ہیں: امام صادق علیہ السلام نے ظہر کی نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ بلند

۱۔الغیبۃ، مرحوم نعمانی: ۲۷۳، بحارالانوار: ۱۴۸/۵۱

عقدالدرر نے یہ روایت اور حضرت امام صادق علیہ السلام کی کچھ اور روایات کو امام حسین علیہ السلام سے نسبت دی ہے۔ اس اشتباہ یا بھول کی وجہ دونوں اماموں کی مشترک کنیت ہو سکتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

کئے اور دعا فرمائی۔

ہم نے کہا: ہماری جان آپ پر قربان ہو! آپ نے اپنے لئے دعا کی؟

فرمایا:

دَعَوْتُ لِنُور آل مُحَمّدعليهم السلام وَسائِقِهِمْ وَالْمُنْتَقِم بِأَمْرِاللّٰهِ مِنْ أَعْدائِهِم ۔[1]

میں نے نور آل محمد علیہم السلام کے لئے دعا کی جو غائب ہے اور جو خدا کے حکم پر ان کے دشمنوں سے انتقام لے گا۔

البتہ خاندان وحی علیہم السلام کے تمام ائمہ نور ہیں اور ان کی معرفت، معرفت خدا کی نورانیت کی طرح ہے لیکن اس روایت میں حضرت امام صادق علیہ السلام کے بیان کے مطابق آنحضرت نورالأنوار ہیں۔

۱۱۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

میرے والد اس پر قربان جائیں! جس پر خدا کی راہ میں ملامت کرنے والوں کی ملامت اثر انداز نہیں ہوتی۔

میرے والد اس پر قربان جائیں! جو خدا کے حکم سے قیام کرے گا۔

یحییٰ بن فضل نوفلی کا بیان ہے:

حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے عصر کی نماز کے بعد اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے بلند کر کے ایک دعا پڑھی۔

ہم نے آنحضرتؑ سے عرض کیا: آپ نے کس کے لئے دعا فرمائی؟

"قال: ذلِک المَهدیّ من آلِ مُحَمّد عليهم السلام.

قال: بِأَبِي المُنبدح البَطن، المَقْرون الحاجِبَيْن، أَحْمَش الساقَيْن، بَعيد مابَيْنَ

---

[1] فلاح السائل: ۱۷۰

المنكبين، أسْمَر اللَّون، يعتاده مَع سمرته صفرة من سهر الليل، بِأَبي مَن لَيْله يرعى النُّجُوم ساجداً وراكعاً، بِأَبي مَنْ لا يَأْخُذُه في اللّٰه لَوْمَة لائِم، مِصْباح الدُّجىٰ، بِأَبي القائم بِأَمرِ اللّٰه" [1]

حضرت نے فرمایا: مہدی آل محمد علیہم السلام کے لئے۔

پھر فرمایا: میرے والد اس وجود پر قربان جائیں! جس کی ابرو ملی ہوئی ہیں، پنڈلیاں پتلی ہیں، چار شانہ قوی ہیکل اور گندم گوں ہے اور تہجد و شب زندہ داری کی وجہ سے اس کا رنگ زرد ہے۔

میرے والد اس پر قربان! جو راتوں کو سجدہ و رکوع کی حالت میں ستاروں کے غروب ہونے کا انتظار کرتا ہے۔

میرے والد اس پر قربان! جو خدا کے حکم سے قیام کرے گا۔

۱۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام:

میرے ماں باپ ان پر قربان! جو ہمارے جد رسول خداؐ کے ہمنام ہیں، جو میری اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے شبیہ ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ کلام امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانہ میں برپا ہونے والے شدید فتنہ کو ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

یہ فتنے اس حد تک شدید اور تباہی پھیلانے والے ہیں کہ نہایت ہوشیار اور چالاک افراد کو بھی اپنے جال میں گرفتار کر لیں گے۔

اگر چہ وہ دین اور دینداری کے دعویٰ دار ہیں لیکن ان کی گمراہی کی وجہ سے غربت و تنہائی اس طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو گھیر لے گی کہ آسمان و زمین اور ہر آگاہ اور دردِ دل رکھنے والا انسان آنحضرتؑ کے لئے گریہ کرے گا۔

۱۔ بحار الانوار: ۸۶/۸۱

اب حضرت امام رضا علیہ السلام کے کلام پر توجہ فرمائیں:

"لابدّ مِنْ فِتْنة صَمّاء صَيْلَم يَسْقُط فيها كُلّ بطانة وَ وَلِيْجَة، وذلكَ عِنْد فُقْدان الشّيعة الثالث مِن وُلدي، يبكي عَلَيْه أَهل السماء و أَهل الأرض، وَكُلّ حريّ وَحرّان وَكُلّ حَزين وَلَهْفان.

ثمّ قال عليه السلام: بِأَبي وَأُمّي سَمِيّ جَدّي وَشَبيهي وشَبيه مُوسَى بن عِمْران عليه السلام، عَلَيه جُيوب النّور يَتَوَقّد مِن شُعاع ضِياء القُدْس" [1]

نہایت ہی سخت اور سنگین فتنہ ضرور واقع ہوگا، جس میں ہر رازدار اور منتخب فرد گر پڑے گا اور یہ اس وقت ہوگا کہ جب شیعہ ہمارے فرزندوں میں تیسرے فرزند کو کھودیں گے، اس پر اہل آسمان وزمین گریہ کریں گے اور تلاش وجستجو میں رہنے والا ہر مرد وعورت اور ہر غمگین وحسرت زدہ شخص اس پر گریہ کرے گا۔

پھر فرمایا: ہمارے ماں باپ اس پر قربان! جو ہمارے جد رسول خداؐ کا ہمنام اور موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی شبیہ ہے اس پر نورانی پیراہن ہے کہ جو قدس کی شعاعوں سے ضیاء حاصل کرتا ہے۔[2]

امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آنحضرتؑ خراسان میں اپنی ایک نشست میں لفظ "قائم" کے ذکر کے وقت خود کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھے اور کہا:

" اَللّٰهمّ عَجّلْ فرجه و سَهّل مخرجه"

اور پھر لوگوں سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت کی خصوصیات بیان فرمائیں۔

مرحوم محدث نوریؒ کتاب "نجم الثاقب" میں فرماتے ہیں: حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا نام اور بالخصوص آنحضرتؑ کا مخصوص لقب سننے کے بعد لوگوں کا تعظیم میں کھڑے ہوجانا تمام ممالک

۱۔ الغیبۃ (مرحوم نعمانی): ۱۸۰، کمال الدین: ۳۷۰، بحار الانوار: ۱۵۲/۱۵، الزام الناصب: ۲۲۱/۱

۲۔ ہم اس روایت سے مشابہ روایت پیغمبر اکرمؐ سے نقل کر چکے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

میں سارے شیعوں کی روش وسیرت ہے۔عرب،عجم،ترک، ہند، دیلم حتیٰ اہل سنت بھی اس سیرت حسنہ پر عمل کرتے ہیں [۱]

مرحوم علامہ امینیؒ ''الغدیر'' میں لکھتے ہیں:

روایت ہوئی ہے کہ جب دعبل نے امام رضاعلیہ السلام کے لئے قصیدہ پڑھا اور حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کو یاد کیا:

فلولا الّذي أرجوه في اليوم أو غدٍ تقطّع نفسي اثرهم حسراتي

خروج إمام لامحالة خارج يقوم على اسم اللّٰه والبركاتِ

جس کی مجھے آج یا کل امید ہے اگر وہ نہ ہوتا تو میرا نفس حسرت کی وجہ سے قطع ہو جاتا۔

اور وہ امام کا خروج ہے کہ جو ضرور خروج کرے گا اور پروردگار کے نام اور خدا کی برکتوں سے قیام کرے گا۔

حضرت امام رضاعلیہ السلام نے اپنے ہاتھ سر پر رکھ کر تعظیم فرمائی اور ساتھ ہی آنحضرتؑ کے ظہور کے لئے دعا فرمائی [۲]

☆☆☆☆☆

کتاب کے مقدمہ کو ''تنزیۃ الخاطر'' میں آنے والی اس روایت پر تمام کرتا ہوں:

حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جب حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کے القاب میں سے لفظ ''قائم'' کا ذکر ہو تو اس وقت کھڑے ہونے کی کیا وجہ ہے؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اس وجہ سے کہ آپ کی غیبت بہت طویل ہے اور آنحضرتؑ بہت ہی محبت کے ساتھ اپنے دوستوں

۱۔الزام الناصب: ۱/۲۷۱

۲۔الغدیر: ۲/۳۶۱، ایسی ہی ایک روایت علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار: ۵۱/۱۵۴ میں نقل کی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

کی طرف دیکھتے ہیں۔ جو آپ کو اس لقب سے یاد کرے کہ جو آپ کی حکومت اور غربت کے متعلق حسرت پر دلالت کرتا ہے۔ وہ بندہ جو اپنے آقا کے لئے خضوع سے پیش آتا ہے، اسے اس طرح تعظیم کرنی چاہئے کہ جب اس کا صاحب جلال آقا اپنی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھے تو اس کے سامنے اٹھ کر کھڑا ہو جائے۔

پس جو بھی یہ نام زبان پر جاری کرے اسے کھڑا ہو جانا چاہئے اور پروردگار عالم سے آپ کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنی چاہئے۔[1]

پروردگار عالم سے دعا ہے کہ ہمیں اہل بیت علیہم السلام کے حقیقی شیعوں میں قرار دے تا کہ ہم عملی طور پر ان بزرگ ہستیوں کے پیروکار بن سکیں۔

وماتوفیقی الا باللّٰہ

مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

۱۔ الزام الناصب: ۱/۲۷۱

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

صحیفۂ مہدیہ

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

پہلا باب

نمازیں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

پہلا باب: نمازیں

اس باب میں کچھ ایسی نمازوں کو بیان کریں گے جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مروی ہیں یا آنحضرتؑ کے لئے نقل ہوئی ہیں۔

﴿۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نماز

قطب راوندیؒ لکھتے ہیں:

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نماز دو رکعت ہے؛ دونوں رکعتوں میں ایک مرتبہ سورۂ حمد پڑھے اور جب ﴿اِیّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ پر پہنچے تو اسے سو مرتبہ پڑھے۔ نماز کے بعد محمد و آل محمد علیہم السلام پر سو مرتبہ درود بھیج کر خدا سے اپنی حاجات طلب کرے۔[1]

یہ نماز کسی خاص وقت اور جگہ سے مخصوص نہیں ہے اور سورۂ حمد کے بعد کوئی دوسرا سورہ پڑھنا بھی شرط نہیں ہے اور اس نماز کے بعد کوئی مخصوص دعا پڑھنا بھی وارد نہیں ہوا۔

۱۔ دعوات راوندی: ۸۹

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دوسری نماز

مرحوم سید بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں:

حضرت حجت بن الحسن عجل اللہ فرجہ الشریف کی یہ نماز دو رکعت ہے اور دونوں رکعتوں میں پہلے سورۂ حمد ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ تک پڑھے اور جب ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ پر پہنچے تو اسے سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد باقی سورۂ حمد پڑھے پھر ایک مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ عَظُمَ الْبَلاءُ وَبَرِحَ الْخِفاءُ، وَانْکَشَفَ الْغِطاءُ، وَضاقَتِ الْأَرْضُ بِما وَسِعَتِ السَّماءُ، وَاِلَیْکَ یارَبِّ الْمُشْتَکیٰ ، وَعَلَیْکَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ، أَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَلَّذِیْنَ اَمَرْتَنا بِطاعَتِھِمْ.

وَعَجِّلِ اللّٰھُمَّ فَرَجَھُمْ بِقائِمِھِمْ، وَأَظْھِرْ اِعْزازَهُ، یامُحَمَّدُ، یاعَلِیُّ، یاعَلِیُّ، یامُحَمَّدُ اِکْفِیانِي فَاِنَّکُما کَافِیایَ یامُحَمَّدُ،یا عَلِیُّ،یاعَلِیُّ،یا مُحَمَّدُ اُنْصُرانِي فَاِنَّکُما نَاصِرایَ ،یامُحَمَّدُ یا عَلِیُّ،یا عَلِیُّ،یا مُحَمَّدُ احْفَظانِي فَاِنَّکُما حَافِظایَ یا مَوْلایَ یا صَاحِبَ الزَّمانِ ،یا مَوْلایَ یا صَاحِبَ الزَّمانِ،یا مَوْلایَ یا صَاحِبَ الزَّمانِ ،أَلْغَوْثَ أَلْغَوْثَ أَلْغَوْثَ،أَدْرِکْنِي أَدْرِکْنِي أَدْرِکْنِي، اَلْأَمانَ الْأَمانَ الْأَمانَ .[1]

یہ نماز بھی کسی خاص وقت اور جگہ سے مخصوص نہیں ہے لیکن اس میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ اخلاص اور نماز کے بعد دعا پڑھنے کی شرط ہے۔

۱۔ جمال الاسبوع:۱۸۱، بحار الانوار:۹۱/۱۹۲

Presented by Ziaraat.Com

﴿۳﴾

مسجد مقدس جمکران کی نماز

جناب حسن بن مثلہ جمکرانیؒ کہتے ہیں:

ہمارے مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف نے فرمایا:

لوگوں سے کہو: اس مکان کی طرف رغبت پیدا کریں اور اس کا احترام کریں۔ اس جگہ چار رکعت نماز پڑھیں: دو رکعت نماز تحیت مسجد کہ جس کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور سات مرتبہ سورۂ توحید پڑھیں اور ہر رکوع و سجدے میں سات مرتبہ ذکر پڑھیں۔

پھر دو رکعت نماز صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ پڑھیں اور اسی طرح جب سورۂ حمد پڑھتے ہوئے ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ پر پہنچیں تو اسے سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھیں اس کے بعد سورۂ حمد آخر تک پڑھیں۔ دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھیں اور ہر رکوع و سجدے میں سات مرتبہ ذکر پڑھیں۔ جب نماز تمام ہو جائے تو تہلیل یعنی "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه" کہیں اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح پڑھیں اور تسبیح پڑھنے کے بعد سر سجدہ میں رکھیں اور سو (۱۰۰) مرتبہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں۔

پھر آنحضرتؑ نے اس طرح فرمایا:

فَمَنْ صَلّاها فَكَأَنَّما صَلّٰى فِي الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ.

جو بھی اس نماز کو پڑھے ایسا ہے کہ اس نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے [1]

---

[1] جنۃ الماوی: ۲۳۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص مقام حلہ و نعمانیہ[1] میں آنحضرتؑ کی نماز

محدث نوریؒ کہتے ہیں: جلیل القدر فاضل مرزا عبداللہ اصفہانی معروف بہ افندی کتاب ''ریاض العلماء'' کی پانچویں جلد میں شیخ ابن ابی جواد نعمانی کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ وہ شخصیت ہے جنہیں غیبت کبریٰ کے زمانے میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار کا شرف حاصل ہوا اور آنحضرتؑ سے حدیث نقل کی ہے۔

میں نے ایک دوسری جگہ شیخ زین الدین علی بن حسن بن محمد خازن حائری (شہید کے شاگرد) کی تحریر دیکھی کہ شیخ ابن ابی جواد نعمانی نے ہمارے آقا و مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے سوال کیا ہے: میرے مولا کیا نعمانیہ اور حلہ میں آپ کا کوئی مقام ہے؟ اور آپ کس وقت ان دونوں مقامات پر ہوتے ہیں؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

میں سہ شنبہ کی رات اور دن نعمانیہ میں ہوتا ہوں اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن حلہ میں ہوتا ہوں لیکن حلہ کے لوگ ہمارے مقام و مرتبہ کا احترام نہیں کرتے۔ جو بھی احترام اور آداب کے ساتھ ہم سے مخصوص اس مقام پر وارد ہو اور مجھ پر اور ائمہ معصوم علیہم السلام پر سلام کرے نیز مجھ پر اور ائمہ معصوم علیہم السلام پر بارہ مرتبہ درود بھیجے پھر دوسروں کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرے اور خدا سے مناجات

---

[1] نعمانیہ عراق کا ایک شہر ہے جو واسط اور بغداد کے درمیان میں واقع ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

کرے تو پروردگار عالم اس کی جو بھی حاجت ہو اسے عطا فرمائے گا کہ ان میں سے ایک اس کے لئے گناہوں کی بخشش ہے۔

میں نے عرض کیا: مجھے وہ مناجات تعلیم فرمایئے۔ فرمایا: کہو:

"اَللّٰهُمَّ قَدْ أَخَذَ التَّأْدِيبُ مِنّي، حَتّٰى مَسَّنِي الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰاحِمِيْنَ، وَ اِنْ كٰانَ مَا اقْتَرَفْتُهُ مِنَ الذُّنُوْبِ أَسْتَحِقُّ بِهِ أَضْعافَ أَضْعافِ ما أَدَّبْتَنِي بِهِ وَأَنْتَ حَلِيْمٌ ذُو أَناةٍ، تَعْفُو عَنْ كَثِيْرٍ حَتّٰى يَسْبِقَ عَفْوُكَ وَرَحْمَتُكَ عَذٰابَكَ.

آنحضرتؑ نے یہ دعا تین مرتبہ تکرار فرمائی اور مجھے یہ یاد ہوگئی ہے۔[1]

﴿۵﴾

حاجتیں پوری ہونے کے لئے

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منسوب ایک اور نماز

خاتون آبادیؒ نے "جنات الخلود" میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف اس نماز کی نسبت دی ہے۔ رات کو سونے سے پہلے صاف برتن میں پاک پانی کو باریک کپڑے سے ڈھانک کر اپنے سرہانے رکھا جائے اور جب نماز شب کے لئے رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوں تو اس پانی سے تین گھونٹ پی لیں اور بقیہ پانی سے وضو کریں اور پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اذان و اقامت کے بعد جس سورۂ کے ساتھ بھی چاہیں دو رکعت نماز بجالائیں۔

۱۔ جنات الخلود: ۲۷۰

Presented by Ziaraat.Com

سورہ پڑھنے کے بعد رکوع میں جائیں اور رکوع میں پچیس مرتبہ کہیں: "یَا غِیاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ" اور پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پچیس مرتبہ، پھر اسی طرح پہلے اور دوسرے سجدے میں اور سجدے سے سر اٹھانے کے بعد پچیس مرتبہ یہی ذکر پڑھیں۔

دوسری رکعت بھی اسی کیفیت سے پڑھیں تا کہ مجموعی طور پر یہ ذکر تین سو (۳۰۰) مرتبہ ادا ہو جائے۔ پھر تشہد اور سلام پڑھیں اور نماز کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھائیں اور تیس مرتبہ کہیں: "مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ" پھر اپنی حاجتیں طلب کریں، انشاءاللہ بہت جلد پوری ہوں گی۔[1]

مؤلف کہتے ہیں: مرحوم محدث قمیؒ نے "الباقیات الصالحات" میں اسے نماز استغاثہ کے عنوان سے ذکر فرمایا ہے لیکن اس کی نسبت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف نہیں دی۔

﴿۶﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

کے لئے نماز توجہ

احمد بن ابراہیم کہتے ہیں: ہمارے مولا حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار کی آرزو نے میرے دل میں کروٹیں لی۔ چنانچہ میں نے جناب ابوجعفر محمد بن عثمان (جو نواب اربعہ میں سے تھے) سے اپنی حالت کا اظہار کیا۔

۱۔ جنات الخلود: ۴۱، الباقیات الصالحات: ۲۵۰

Presented by Ziaraat.Com

جناب محمد بن عثمان نے فرمایا: کیا یہ تمہاری دلی تمنّا ہے کہ آنحضرتؑ کی زیارت کرو؟

میں نے کہا: جی ہاں!

فرمایا: پروردگار عالم تمہیں اس دلی آرزو کا ثواب عطا فرمائے تمہارے انجام کو بخیر پاتا ہوں۔ اے ابا عبداللہ! آنحضرتؑ کے دیدار کے لئے التماس نہ کرو کیونکہ غیبت کبریٰ کے زمانے میں آنحضرتؑ کے دیدار کا اشتیاق تو پایا جاتا ہے لیکن ان کے دیدار کے متعلق سوال نہیں ہونا چاہئے! کیونکہ یہ ارادۂ الٰہی میں سے ہے اور اس کو تسلیم کر لینا چاہئے لیکن جب بھی ان کی طرف توجہ کرنا چاہو تو اس زیارت کے ذریعہ آنحضرتؑ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

پہلے دو دو رکعت کی صورت میں بارہ رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد﴾ پڑھو پھر محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجو اور پروردگار عالم کے اس قول کو دہراؤ:

۱۔ یہ واضح ہے کہ محمد بن ابراہیم کا نصیب اور قسمت یہی تھی اور اس حکم میں سارے افراد شامل نہیں ہو سکتے کیونکہ ایک دوسرے شخص نے اس حاجت (امامؑ کا دیدار) کی درخواست کی اور اسے آنحضرتؑ کا دیدار نصیب ہوا۔

زہری کہتے ہیں: میں ایک مدت سے آنحضرتؑ کی جستجو میں تھا اور اس راہ میں بہت کوشش کی اور کثیر سرمایہ بھی خرچ کیا۔ میں آنحضرتؑ کے نائب جناب شیخ عمری کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور ان کی خدمت کے لئے کمر ہمت کس لی، میں نے ان کی خدمت میں کوئی قصر نہ چھوڑی اور ان کا خادم بن گیا۔ ایک مدت کے بعد میں نے ان سے حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار کے متعلق سوال کیا۔

فرمایا: اس مسئلہ کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ میں نے التماس کی اور تواضع سے اس بات پر اصرار کیا۔

انہوں نے فرمایا: کل صبح آ جانا۔

میں دوسرے دن صبح ان کی خدمت میں شرفیاب ہوا انہوں نے میرا استقبال کیا، ان کے ہمراہ ایک جوان تھا، جس کا چہرہ سب سے زیادہ خوبصورت تھا اور ان سے بہترین خوشبو آ رہی تھی، ان کے لباس کی آستین ناجوں کی طرح تھی۔ جب میری نگاہ ان کے بے مثال جمال پر پڑی تو شیخ عمری کے پاس گیا۔ شیخ عمری نے اشارے سے مجھے آنحضرتؑ کی طرف جانے کو کہا، میں نے ان کی طرف رخ کر کے کئی سوال کئے، انہوں نے میرے ہر سوال کا جواب دیا، پھر وہ ایک کمرے میں جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے عام طور پر کوئی بھی اس کمرے میں آتا جاتا نہیں تھا۔ شیخ عمری نے مجھ سے کہا: اگر اور کچھ پوچھنا چاہتے ہو تو پوچھ لو کہ اس روز کے بعد تم ان کا دیدار نہیں کر پاؤ گے۔ ''الاحتجاج: ۲/ ۲۹۷''

Presented by Ziaraat.Com

﴿سَلامٌ عَلٰی آلِ یاسِیْنَ﴾ ذٰلِکَ هُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ،وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم، اِمامه مَنْ یَهْدِیْهِ صِراطه الْمُسْتَقِیْم، قَدْ آتاکُمُ اللّٰه خِلافته یا آل یاسِیْنَ.....[1]

﴿۷﴾

اہم مشکلات کے حل کے لئے نماز اور دعائے فرج

ابوجعفر بن جریر طبری مسند فاطمہ علیہا السلام میں لکھتے ہیں:

ابوحسین کاتب کہتے ہیں: میں ابومنصور کے وزیر کی طرف سے ایک کام کے لئے مامور ہوا لیکن اسی دوران اس کے اور میرے درمیان اختلاف پیش آیا، نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ میں اس کے خوف سے چھپ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہوگیا جب کہ وہ میری تلاش میں تھا اور مجھے ڈرایا دھمکایا کرتا تھا۔

ایک مدت تک میں وحشت زدہ حالت میں چھپا رہا اور شب جمعہ (کہ جب بارش ہو رہی تھی) قریش کے قبرستان میں گیا اور میں وہاں ایک حجرے میں دعا و مناجات کے لئے بیٹھ گیا اور ابن جعفر قیم سے درخواست کی کہ وہ دروازوں کو بند کر دیں اور کوشش کریں کہ وہاں خلوت رہے تا کہ میں تنہائی میں خدا سے راز و نیاز کروں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مرقد مطہر کی زیارت سے مشرف ہوں گا تا کہ رات دعا اور راز و نیاز میں گذاروں اور ایسے شخص کے ورود سے محفوظ رہوں کہ جس سے مجھے کوئی خطرہ ہو۔ اس نے میری درخواست قبول کر لی اور حرم کے دروازے بند کر دیئے۔

۱۔ بحار الانوار: ۱۷۴/۵۳، ہم یہ زیارت "باب زیارت" میں بیان کریں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

آدھی رات ہوگئی ،طوفان کے ساتھ تیز بارش کی وجہ سے اس مبارک جگہ پر لوگوں کی رفت وآمد بند ہوگیا ۔حرم پوری طرح خالی ہوگیا، میں راز و نیاز میں مشغول ہوگیا۔کبھی دعا پڑھتا تھا تو کبھی زیارت اور نماز۔

اسی حال میں تھا کہ اچانک روضۂ میرے مولا حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کی قبر مطہر کے پاس سے میرے کانوں میں کسی کے چلنے کی آواز آئی ،ایک شخص زیارت میں مشغول تھا، وہ اپنی زیارت میں حضرت آدم علیہ السلام اور اولوا العزم پیغمبروں علیہم السلام پر سلام کر رہا تھا، پھر اس نے ائمہ معصوم علیہم السلام میں سے ہر ایک معصوم امام علیہم السلام پر سلام کیا، یہاں تک کہ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کا اسم مبارک آیا لیکن اس کا ذکر نہ کیا۔

ہمیں اس کے اس عمل پر تعجب ہوا اور میں نے اپنے آپ سے کہا: شاید بھول گئے ہوں یا اس شخص کا عقیدہ ہی یہی ہو۔

جب وہ زیارت سے فارغ ہو گئے تو دو رکعت نماز پڑھی اور ہمارے مولا امام محمد تقی علیہ السلام کی ضریح کے پاس گئے اور اسی طرح سے زیارت کی اور سلام کیا اور دو رکعت نماز پڑھی ۔میں انہیں نہیں پہنچانتا تھا اسی وجہ سے میں ان سے ڈر رہا تھا، وہ ایک کامل جوان تھے انہوں نے سفید لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور سر پر بندھے ہوئے عمامہ سے تحت الحنک لٹک رہی تھی ،عبا کاندھوں پر ڈالے ہوئے تھے میری طرف رخ کیا اور کہنے لگے:

اے ابو حسین ابن ابو العلا! تم دعائے فرج کیوں نہیں پڑھتے؟

میں نے عرض کیا: اے میرے آقا! دعائے فرج کیا ہے؟

فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو اور کہو:

یا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ، یا مَنْ لَمْ يُؤاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرِ، یاعَظِيمَ الْمَنِّ، یا كَرِيمَ الصَّفْحِ، یا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقاقِها، یا حَسَنَ

Presented by Ziaraat.Com

اَلنَّجاوُزِ،یاواسِعَ الْمَغْفِرَةِ، یا باسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ، یا مُنْتَهیٰ کُلِّ نَجْویٰ، وَیا غایَةَ کُلِّ شَکْویٰ، وَیا عَوْنَ کُلِّ مُسْتَعِیْنٍ، یا مُبْتَدِئاً بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقاقِها.

پھر دس مرتبہ "یا ربّاہُ" دس مرتبہ "یاسَیِّداہُ" دس مرتبہ "یامَولاہُ" دس مرتبہ "یاغایَتاہُ" دس مرتبہ "یامُنْتَهیٰ رَغْبَتاہُ"

أَسْئَلُکَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْماءِ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلامُ اِلّا ما کَشَفْتَ کَرْبِي، وَنَفَّسْتَ هَمّي، وَفَرَّجْتَ عَنّي، وَأَصْلَحْتَ حالِي.

اس کے بعد جو چاہو دعا کرو اور پھر اپنے داہنے رخسار کو زمین پر رکھو اور سجدہ میں سو مرتبہ کہو:

یا مُحَمَّدُ،یاعَلِيُّ،یاعَلِيُّ،یا مُحَمَّدُ،اِکْفِیانِي فَاِنَّکُما کافِیانِي، وَانْصُراني فَاِنَّکُماناصِراني.

پھر بائیں رخسار کو زمین پر رکھو اور سو مرتبہ کہو" أَدْرِکْنِي" یا اس سے بھی زیادہ بار کہو اور اس کے بعد ایک ہی سانس میں جتنی بار " أَلْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ" کہہ سکتے ہو کہو۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ، انشاءاللہ خداوند کریم تمہاری حاجت پوری کرے گا۔

جب میں نماز و دعا میں مشغول ہو گیا تو وہ حرم سے باہر چلے گئے۔ میں نے نماز اور دعا تمام کی اور ابن جعفر کے پاس آیا تا کہ اس شخص کے بارے میں پوچھوں کہ وہ کیسے حرم میں داخل ہوئے؟

میں نے دیکھا کہ سارے دروازے بند ہیں اور تالے لگے ہوئے ہیں، مجھے تعجب ہوا۔ اپنے آپ سے کہا: شاید وہ اوّل شب سے یہیں موجود ہوں اور مجھے علم نہ رہا ہو۔

میں ابن جعفر کے پاس گیا، وہ اس کمرہ سے باہر آئے جس میں حرم کے چراغوں میں ڈالا جانے والا تیل رکھا ہوا تھا ان سے اس بارے میں پوچھا۔

انہوں نے کہا: جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ سارے دروازے بند ہیں۔ میں نے سارا ماجرا انہیں بتایا:

انہوں نے کہا: وہ ہمارے مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف تھے۔ اسی طرح رات

Presented by Ziaraat.Com

میں جب لوگ چلے جاتے ہیں اور حرم خالی ہو جاتا ہے تو میں نے کئی بار ان کی زیارت کی ہے۔

میں نے جو چیز کھو دی تھی، مجھے اس پر شدت سے افسوس ہوا، طلوع فجر کے وقت حرم مطہر سے باہر آیا اور ''کرخ'' (جہاں میں چھپا ہوا تھا) چلا گیا۔ ابھی سورج طلوع نہیں ہوا تھا کہ ابو منصور کے کارندے مجھ سے ملاقات کے لئے میرے دوستوں سے پوچھ رہے تھے۔ ان کے ہاتھ میں وزیر کا امان نامہ تھا جسے خود اس نے لکھا تھا اس میں صرف اچھائی اور نیکی ہی لکھی ہوئی تھی۔

میں اپنے ایک قابل اطمینان دوست کے ساتھ وزیر کے پاس گیا، وہ اٹھا اور اس نے مجھے گلے لگا لیا، اس نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ ابھی تک میں نے اس سے ایسا سلوک نہیں دیکھا تھا اور اس نے میری طرف دیکھ کر کہا:

اب یہ نوبت آ گئی ہے کہ تم حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے میری شکایت کرتے ہو؟

میں نے کہا: وہ ایک دعا اور درخواست تھی۔ اس نے کہا: تم پر وائے ہو، کل رات یعنی شب جمعہ میں نے اپنے مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کو خواب میں دیکھا، انہوں نے مجھے اچھے کاموں کا حکم دیا اور اس بارے میں مجھ سے ایسی سختی کے ساتھ پیش آئے کہ میں ڈر گیا۔

میں نے تعجب کیا اور کہا: لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ حق ہیں اور حق کی انتہا ہیں۔ گذشتہ رات میں نے اپنے مولا کی بیداری کے عالم میں زیارت کی اور مجھ سے اس طرح فرمایا۔ اور میں نے جو کچھ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حرم میں دیکھا تھا اس سے بیان کیا۔

وہ اس واقعہ سے حیران ہوا اور میرے ساتھ نیک سلوک کیا۔ اس کی طرف سے مجھے ایسا مقام ملا جس کے بارے میں، میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ سب کچھ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی برکت تھی۔[1]

علامہ شیخ علی اکبر نہاوندی ''عبقری الحسان'' میں کہتے ہیں:

---

[1] تبصرۃ الولی: ۱۹۲، بحار الانوار: ۹۱/ ۳۴۹، دلائل الامامۃ: ۵۵۱

Presented by Ziaraat.Com

میں نے اس دعاو عمل کا کئی بار تجربہ کیا اور حاجت پوری ہونے میں اسے مؤثر پایا اور پھر انہوں نے مرحوم ملا محمود عراقی کے ''دارالسلام'' میں بیان کو یوں نقل کیا: میں نے اس دعا میں عجیب اثر دیکھا سب سے پہلے میں نے تہران میں ۱۲۶۶ھ میں اس کا مشاہدہ کیا اور میں امام جمعہ حاجی مرزا باقر کے ساتھ تھا اور جناب مہدی ملک التجار تبریزی کے گھر میں تھے، انہیں ان کے وطن سے نکال دیا گیا تھا اور انہیں حاکم کی طرف سے تبریز واپس جانے کی اجازت نہیں تھی۔

میں اگر چہ انکا مہمان تھا لہذا کھانے پینے کا خرچہ مجھ پر نہیں تھا لیکن دوسرے اخراجات کی وجہ سے میرے لئے قرض کا بھی کوئی امکان نہیں تھا کیونکہ میں وہاں کے لوگوں سے آشنا نہیں تھا جس کی وجہ سے تنگدستی کے عالم میں زندگی بسر کر رہا تھا۔

ایک دن میں امام جمعہ کے ساتھ صحن میں بیٹھا آرام کر رہا تھا اور پھر ظہر کے وقت میں نماز پڑھنے اور آرام کرنے کی غرض سے اوپر والے کمرے میں گیا اور ظہر وعصر کی نماز پڑھنے کے بعد کمرے میں ایک کتاب دیکھی، میں نے وہ کتاب اٹھائی اور دیکھا کہ وہ بحارالانوار کی تیرہویں جلد کا ترجمہ ہے جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حالات کے بارے میں لکھی گئی ہے۔

میں نے کتاب کو کھولا اور آنحضرتؑ کے معجزات کے باب میں یہ دعا دیکھی اور میں نے اپنے آپ سے کہا۔ میں بھی اس وقت سخت مشکل میں گرفتار ہوں، اس عمل کا تجربہ کرنا چاہئے۔ میں اٹھا اور میں نے نماز پڑھی اور دعا کی اور پھر سجدہ کیا۔ پھر میں شیخ کے پاس گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا اسی وقت ایک شخص ہاتھ میں کاغذ لئے امام جمعہ کے پاس آیا اور اس نے امام جمعہ کو سفید رومال کے ساتھ وہ خط دیا۔ امام جمعہ نے وہ خط پڑھا اور اس رومال کے ساتھ مجھے دے دیا اور کہنے لگے: یہ تمہارے لئے ہے۔ جب میں نے وہ رومال کھولا تو دیکھا کہ تاجر علی اصغر تبریزی نے اس میں بیس تومان رکھے ہیں اور خط میں لکھا ہے کہ وہ مجھ تک پہنچا دیئے جائیں۔ میں نے غور کیا تو وہ خط ٹھیک اسی وقت لکھا گیا تھا کہ جس وقت میں نے دعا کی تھی۔ مجھے بہت تعجب ہوا اور سبحان اللہ کہتے ہوئے ہنسنے لگا۔

Presented by Ziaraat.Com

امام جمعہ نے مجھ سے اس کی علت پوچھی تو میں نے سارا واقعہ بیان کیا۔

انہوں نے کہا: سبحان اللہ، اب میں بھی اپنی مشکل کے حل کے لئے یہ عمل انجام دوں گا۔

میں نے ان سے کہا اٹھو اور جلدی کرو۔

وہ اٹھے اسی کمرے میں گئے ظہر وعصر کی نماز ادا کی اور اس کے بعد یہ عمل انجام دیا۔ ابھی تھوڑا وقت بھی نہ گذرا تھا کہ انہیں اطلاع ملی کہ جس امیر نے انہیں تہران بلایا تھا اسے معزول کر کے کاشان بھیج دیا گیا تھا اور شاہ نے امام جمعہ سے معذرت کی اور انہیں نہایت احترام سے واپس تبریز بھیج دیا گیا۔

اس کے بعد میں نے یہ عمل محفوظ کرلیا اور اہم حاجات اور مشکلات کے وقت اسے انجام دیتا ہوں اور میں نے اس کے نہایت ہی سریع اور عجیب اثرات کا مشاہدہ کیا ہے۔

ایک سال نجف میں بیمارتی اور وباء پھیل گئی تھی جس کی وجہ سے بہت سے افراد ہلاک ہو گئے تھے اور لوگ بہت مضطرب اور پریشان تھے۔ جب میں نے انہیں ایسے دیکھا تو میں چھوٹے دروازے سے شہر سے باہر گیا اور خالی جگہ پر اس عمل کو انجام دیا اور خدا سے وباء کے خاتمہ کے لئے دعا کی۔ پھر جب میں شہر میں واپس آیا اور میں نے کسی کو بھی نہ بتایا کہ میں نے کیا عمل انجام دیا ہے، لیکن میں نے اپنے قریبی افراد کو وباء کے ختم ہونے کی اطلاع دی۔

انہوں نے مجھ سے کہا: تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو؟

میں نے کہا: میں اس کی علت بیان نہیں کروں گا۔

انہوں نے کہا: کل رات سے فلاں فلاں اس وباء میں مبتلا ہوا ہے۔ میں نے کہا: ایسا نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ کل رات سے پہلے اس وباء میں گرفتار ہوئے ہیں۔ اور تحقیق کرنے کے بعد میری بات درست ثابت ہوئی۔

کئی بار میرے دوست مشکلات میں گرفتار ہوئے اور میں نے انہیں یہ عمل تعلیم دیا اور جلد ہی ان

Presented by Ziaraat.Com

کی مشکل حل ہوگئی۔

ایک دن میں اپنے ایک دوست کے گھر تھا اور مجھے اس کی مشکلات اور پریشانیوں کا علم ہوا تو میں نے اسے یہ عمل تعلیم دیا اور پھر اپنے گھر واپس چلا گیا لیکن کچھ دیر کے بعد دروازے پر دستک کی آواز آئی، وہی شخص میرے گھر آیا اور اس نے کہا: دعائے فرج کی برکت سے میری مشکل حل ہوگئی ہے اور میرے ہاتھ کچھ مال آیا ہے۔ تمہیں جس قدر ضرورت ہو میں تمہیں دے دوں۔

میں نے اسے کہا: میں اس عمل کی وجہ سے محتاج نہیں ہوں لیکن تم بتاؤ کہ تمہاری یہ مشکل کیسے حل ہوئی؟

اس نے کہا: واقعہ یہ ہے کہ جب تم چلے گئے تو میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے حرم میں گیا اور میں نے یہ عمل انجام دیا اور جب حرم مطہر سے باہر نکلا تو میری ایک شخص سے ملاقات ہوئی اور اس نے مجھے میری ضرورت کے مطابق رقم دے دیئے۔

المختصر یہ کہ ہم نے اس عمل کے بہت سے آثار دیکھے ہیں لیکن میں نے یہ دعا اسے ہی تعلیم دی جو بہت ہی تنگدست اور پریشان حال ہو اور میں خود بھی یہ عمل تب تک انجام نہیں دیتا مگر یہ کہ میں بھی کسی سخت مشکل میں گرفتار ہوں کیونکہ آنحضرتؑ نے اس دعا کو دعائے فرج کا نام دیا ہے تو یہ دعا سخت مشکلات کے وقت اثر رکھتی ہے۔[1]

---

[1] النجفی الحسان: ۱/ ۱۲۹، المسک الأذفر و دار السلام عراقی: ۱۹۲، مگر کچھ فرق کے ساتھ۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۸﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے نماز استغاثہ

ہمارے مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نماز استغاثہ اس طرح ہے:

سید علی خان نے کتاب ''الکلم الطیب'' میں فرمایا ہے:

حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے استغاثہ کے لئے جہاں کہیں بھی ہوں دو رکعت نماز حمد اور جس سورہ کے ساتھ چاہیں پڑھیں۔ اس کے بعد زیر آسمان قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہیں:

سَلامُ اللّٰهِ الْكامِلُ التّامُّ الشّامِلُ الْعامُّ، وَصَلَواتُهُ الدّائِمَةُ وَبَرَكاتُهُ الْقائِمَةُ التّامَّةُ، عَلى حُجَّةِ اللّٰهِ وَوَلِيِّهِ فِي أَرْضِهِ وَبِلادِهِ، وَخَلِيفَتِهِ عَلى خَلْقِهِ وَعِبادِهِ، وَسُلالَةِ النُّبُوَّةِ، وَبَقِيَّةِ الْعِتْرَةِ وَالصَّفْوَةِ، صاحِبِ الزَّمانِ، وَمُظْهِرِ الْإِيمانِ، وَمُلَقِّنِ أَحْكامِ الْقُرْآنِ، وَمُطَهِّرِ الْأَرْضِ، وَناشِرِ الْعَدْلِ فِي الطُّولِ وَالْعَرْضِ، وَالْحُجَّةِ الْقائِمِ الْمَهْدِيِّ، الْإِمامِ الْمُنْتَظَرِ الْمَرْضِيِّ، وَابْنِ الْأَئِمَّةِ الطّاهِرِينَ، أَلْوَصِيِّ بْنِ الْأَوْصِياءِ الْمَرْضِيِّينَ، أَلْهادِي الْمَعْصُومِ بْنِ الْأَئِمَّةِ الْهُداةِ الْمَعْصُومِينَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِينَ الْمُسْتَضْعَفِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مُذِلَّ الْكافِرِينَ الْمُتَكَبِّرِينَ الظّالِمِينَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَوْلايَ يا صاحِبَ الزَّمانِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْأَئِمَّةِ الْحُجَجِ الْمَعْصُومِينَ وَالْإِمامِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَوْلايَ سَلامَ مُخْلِصٍ لَكَ فِي الْوِلايَةِ. أَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمامُ الْمَهْدِيُّ قَوْلاً وَفِعْلاً، وَأَنْتَ الَّذِي تَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً، بَعْدَ ما مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً، فَعَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَكَ، وَسَهَّلَ مَخْرَجَكَ، وَقَرَّبَ زَمانَكَ،

Presented by Ziaraat.Com

وَكَثَّرَ أَنْصارَكَ وَأَعْوانَكَ، وَأَنْجَزَ لَكَ ما وَعَدَكَ، فَهُوَ أَصْدَقُ الْقائِلِيْنَ﴿وَنُرِيْدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ﴾[1]

يا مَوْلايَ يا صاحِبَ الزَّمانِ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، حاجَتِي كَذا وَكَذا.

کذا وکذا کی بجائے اپنی حاجات بیان کریں۔

فَاشْفَعْ لِي فِي نَجاحِها، فَقَدْ تَوَجَّهْتُ اِلَيْكَ بِحاجَتِي، لِعِلْمِي أَنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ شَفاعَةً مَقْبُوْلَةً، وَمَقاماً مَحْمُوْداً، فَبِحَقِّ مَنِ اخْتَصَّكُمْ بِأَمْرِهِ، وَارْتَضاكُمْ لِسِرِّهِ، وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ، سَلِ اللّٰهَ تَعالٰى فِي نُجْحِ طَلِبَتِي، وَاجابَةِ دَعْوَتِي، وَكَشْفِ كُرْبَتِي.

پھر جس چیز کے لئے بھی چاہیں دعا کریں، انشاءاللہ حاجت روا ہوگی۔[2]

کتاب ''دارالسلام'' میں شیخ محمود عراقی (جیسا کہ مذکورہ واقعہ میں بیان کیا کہ وہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے شرفیاب ہوئے) فرماتے ہیں:

میں نے خود اس عمل کا تجربہ کیا اور اس کے حیرت انگیز آثار دیکھے۔ بعض علماء اسے نااہل افراد کو سکھانے سے گریز کرتے تھے لیکن ہم نے یہ عمل ان سے حاصل کیا۔[3]

آپ ''دارالسلام'' میں لکھتے ہیں: ایسا لگتا ہے کہ اس نماز میں سورۂ فتح اور سورۂ نصر، سورۂ حمد کے بعد تعیین ہوئی ہے اور ان کے معاصر فاضل نے اسے معین فرمایا ہے۔ بعید نہیں کہ اس عمل کو آدھی رات کے وقت انجام دینے کا حکم دیا گیا ہو چونکہ راوی کو اسی وقت یہ عمل انجام دینے کا حکم دیا گیا تھا۔ نیز یہ کلام مطلق بھی نہیں ہے کہ جس میں کوئی دوسرا وقت بھی شامل ہو لہذا اس عمل کا حتمی و یقینی وقت آدھی رات کا وقت ہی ہے۔

۱۔ سورۂ قصص، آیت: ۵ ۲۔ مفاتیح الجنان: ۲۴۳، کلم الطیب: ۸۳

۳۔ التحفۃ الرضویۃ: ۱۳۴

Presented by Ziaraat.Com

فاضل معاصر نے کفعمی کے قول سے بیان کیا ہے کہ اس میں حمد کے بعد سورہ معین ہونے کے علاوہ نماز اور زیارت سے پہلے غسل بھی کرنا چاہئے اگر چہ کتاب ''مصباح الزائر'' میں سورہ معین نہیں ہوا ہے۔

اس بناء پر ان بزرگوں کے اقوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سوروں اور وقت کا معین ہونا اگر چہ اقویٰ نہیں ہے لیکن یہ احتیاط سے نزدیک ہے اور غسل کرنا بھی شرط قرار نہیں دیا گیا اگر چہ یہ بھی احتیاط سے موافق ہے۔[1]

﴿۹﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں نماز ہدیہ

سید بن طاؤس ؒ فرماتے ہیں: ابو محمد صیمری نے کہا ہے: ابو عبداللہ احمد بن عبداللہ بجلی نے اپنی سند سے ائمہ اطہار علیہم السلام سے نقل کیا ہے:

اگر کوئی اپنی پنجگانہ نمازوں اور نوافل کے علاوہ کوئی دوسری نماز پڑھ سکتا ہو اگر چہ ہر دن دو رکعت ہی کیوں نہ ہو تو وہ اسے ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کو ہدیہ کرے۔ اس نماز کا آغاز اس طرح ہے کہ پہلی رکعت میں واجب نماز کی طرح ہی سات، تین یا ایک مرتبہ تکبیر سے نماز شروع کرے اور رکوع وسجود کے ذکر کے بعد تین مرتبہ کہے: ''صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ'' اور تشہد وسلام کے بعد جب یہ نماز امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو ہدیہ کرے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، يا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْأَخْيَارِ، وَأَبْلِغْهُمْ مِنِّي أَفْضَلَ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ.

۱۔ دار السلام عراقی: ۱۹۷

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةٌ مِنّي اِلى عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ سِبْطِ نَبِيِّكَ فِي أَرْضِكَ وَحُجَّتِكَ عَلى خَلْقِكَ، يا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، يا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، يا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ.[1]

﴿۱۰﴾

پنجشنبہ کے دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو نماز ہدیہ کرنا

شیخ طوسیؒ کتاب ''مصباح کبیر'' میں لکھتے ہیں:

نماز ہدیہ آٹھ رکعت ہے اور یہ نماز ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایت ہوئی ہے۔

جمعہ کے دن انسان کو آٹھ رکعت نماز ادا کرنی چاہئے جس میں چار رکعت رسول اکرمؐ کو ہدیہ کرے اور چار رکعت حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کو ہدیہ کرے اور روز شنبہ چار رکعت نماز پڑھ کر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو ہدیہ کرے اسی طرح ہر روز چار رکعت نماز پڑھے اور بالترتیب معصومین علیہم السلام کو ہدیہ کرے، روز پنجشنبہ حضرت امام صادق علیہ السلام کو چار رکعت نماز ہدیہ کرے۔

پھر جمعہ کے دن دوبارہ آٹھ رکعت نماز پڑھے اور چار رکعت رسول اکرمؐ کو ہدیہ کرے اور چار رکعت جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کو ہدیہ کرے اور روز شنبہ چار رکعت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہدیہ کرے اسی طرح بعد کے دیگر ائمہ اطہار علیہم السلام کو نماز ہدیہ کرے اور روز پنجشنبہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو چار رکعت نماز ہدیہ کرے اور اس نماز کی دو رکعتوں کے درمیان یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ، وَمِنْكَ السَّلامُ، وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلامُ، حَيِّنا رَبَّنا مِنْكَ بِالسَّلامِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الرَّكْعاتِ هَدِيَّةٌ مِنّي اِلَى الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ،[2] فَصَلِّ عَلى

۱۔ جمال الاسبوع: ۲۹ ۲۔ جس امام کو بھی نماز ہدیہ کر رہا ہو ان کا نام دعا میں ذکر کرے

Presented by Ziaraat.Com

مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَلِّغْهُ إِيَّاهَا، وَأَعْطِنِي أَفْضَلَ أَمَلِي وَرَجَائِي فِيكَ، وَفِي رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ (وَفِيهِ).

پھر اس کی جو بھی حاجت ہو طلب کرے۔[1]

﴿۱۱﴾

شب جمعہ اور روز جمعہ

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے نماز استغاثہ

کتاب ''التحفۃ الرضویۃ'' میں مرقوم ہے: بزرگ عالم دین سید حسین ہمدانی نجفیؒ نے مجھ سے فرمایا:

جس کسی کی کوئی حاجت ہو وہ شب جمعہ اور روز جمعہ آسمان سر برہنہ اور پا برہنہ دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے بعد ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے ۵۹۵ مرتبہ کہے: ''يَا حُجَّةَ الْقَائِمُ''

پھر سجدے میں سر رکھ کر ستر (۷۰) مرتبہ کہے: ''يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ أَغِثْنِي'' اور اس کے بعد اپنی حاجتیں طلب کرے۔

یہ نماز اہم حاجتوں کے لئے مجرب ہے اور اگر پہلے ہفتہ حاجت پوری نہ ہو تو آئندہ ہفتہ دوبارہ یہ عمل انجام دے اور اگر پھر بھی حاجت پوری نہ ہو تو تیسرے ہفتہ یہ نماز پڑھے یقینی طور پر اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

۱۔ جمال الاسبوع: ۳۴، الدعوات راوندی: ۱۰۸، مصباح المتہجد: ۳۲۲

Presented by Ziaraat.Com

سید محمد علی جواہری نے ہم سے فرمایا: میں نے یہ نماز کسی حاجت کے لئے پڑھی تو اسی رات خواب میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کا دیدار ہوا اور میں نے اپنی حاجت آپ سے بیان فرمائی اور خداوند عالم نے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی برکت سے میری حاجت پوری فرمادی۔

نیز انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے خود اس عمل (نماز) کا تجربہ کیا ہے۔[1]

﴿۱۲﴾

نماز استغاثہ کا دوسرا طریقہ

اسی نماز کو صدر الاسلام ہمدانیؒ اپنی گرانقدر کتاب ''تکالیف الأنام في غيبة الامام ''میں دوسرے طریقہ سے بیان کرتے ہیں:

وہ قابل اعتماد سید، عالم ربانی، استاد حکیم، فقیہ و مجتہد کامل سید محمد ہندی نجفیؒ اور وہ عالم بزرگوار سید حسن قزوینی سے اور وہ سید حسین شوشتری (امام جماعت) سے اپنی سند کے ساتھ سید علی خان (شارح صحیفۂ سجادیہ) سے نقل کرتے ہیں:

شب پنجشنبہ یا شب جمعہ برہنہ سر اور پاؤں آسمان تلے دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے بعد ننگے سر ''یا حُجَّةُ الْقائِمُ''کو اس کے ابجد کی تعداد کے برابر یعنی ۵۹۵ مرتبہ پڑھے۔ اس عمل کی تاثیر تجربہ سے ثابت ہے۔ اس کے عدد ''۱۰(ی)+۱(ا)+۸(ح)+۳(ج)+۴۰۰(ۃ)+۱(ا)+۳۰(ل)+۱۰۰(ق)+۱(ا)+۱(ء)+۴۰(م)'' کہ جن کا مجموعہ ۵۹۵ بنتا ہے۔ نیز وہ کہتے ہیں: یہ عمل اس کے نااہل افراد سے مخفی رکھو چونکہ یہ اسرار میں سے ہے اور میں نے اس کا کئی بار تجربہ کیا ہے۔[2]

۱۔ التحفۃ الرضویہ: ۱۳۵

۲۔ تکالیف الأنام في غيبة الامام: ۲۵۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۳﴾

شب جمعہ کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نماز

سید علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں:

میں نے بزرگ فقیہ ابو علی فضل بن حسن طبرسیؒ کی تالیف ''کنوز النجاح'' میں دیکھا کہ انہوں نے ہمارے مولا حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف سے یوں نقل ہے: ابو عبداللہ حسین بن محمد بزوفری کہتے ہیں:

حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے اس طرح بیان ہوا:

جس کی خدا سے کوئی حاجت ہو اسے چاہئے شب جمعہ آدھی رات کے بعد غسل کرے جانماز پر جائے اور دو رکعت نماز بجالائے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد پڑھے اور جب ﴿اِیّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ پر پہنچے تو اسے سو (۱۰۰) مرتبہ تکرار کرے اور پھر سورہ کو آخر تک پڑھے اور پھر ایک مرتبہ سورۂ ''توحید'' پڑھے اور پھر رکوع و سجود بجالائے البتہ ان کا ذکر سات مرتبہ پڑھے۔ دوسری رکعت بھی اسی کیفیت سے پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے۔ قطع رحم کے سوا جو بھی حاجت ہو خدا سے طلب کرے، خداوند متعال اس کی حاجت ضرور پوری فرمائے گا۔ اور وہ دعا یہ ہے:

أَللّٰهُمَّ اِنْ أَطَعْتُکَ فَالْحَمْدَةُ لَکَ، وَاِنْ عَصَیْتُکَ فَالْحُجَّةُ لَکَ، مِنْکَ الرَّوْحُ وَمِنْکَ الْفَرَجُ، سُبْحانَ مَنْ أَنْعَمَ وَشَکَرَ، سُبْحانَ مَنْ قَدَرَ وَغَفَرَ.

أَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ قَدْ عَصَیْتُکَ، فَاِنّي قَدْ أَطَعْتُکَ فِي أَحَبِّ الْأَشْیاءِ اِلَیْکَ وَهُوَ الْاِیْمانُ بِکَ، لَمْ أَتَّخِذْ لَکَ وَلَداً، وَلَمْ أَدْعُ لَکَ شَرِیْکاً، مَنّاً مِنْکَ بِهِ عَلَيَّ لا مَنّاً مِنّي بِهِ عَلَیْکَ، وَقَدْ عَصَیْتُکَ یا اِلٰهي عَلٰی غَیْرِ وَجْهِ الْمُکابَرَةِ، وَلَا الْخُرُوْجِ عَنْ عُبُوْدِیَّتِکَ، وَلَا الْجُحُوْدَ لِرُبُوْبِیَّتِکَ، وَلٰکِنْ أَطَعْتُ هَوایَ، وَأَزَلَّنِي الشَّیْطانُ، فَلَکَ الْحُجَّةُ عَلَيَّ وَالْبَیانُ، فَاِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوْبِي غَیْرَ ظالِمٍ، وَاِنْ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي،

Presented by Ziaraat.Com

فَإِنَّکَ جَوادٌ کَرِیمٌ. یا کَرِیمٌ یا کَرِیمٌ.

یہ کلمہ ایک سانس میں جس قدر ممکن ہو پڑھے اور پھر کہے:

یا آمِناً مِنْ کُلِّ شَیْءٍ، وَکُلُّ شَیْءٍ مِنْکَ خائِفٌ حَذِرٌ، أَسْأَلُکَ بِأَمْنِکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ، وَخَوْفِ کُلِّ شَیْءٍ مِنْکَ، أَنْ تُصَلِّیَ عَلی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعْطِیَنِي أَمْناً لِنَفْسِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي، وَسائِرُ ما أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ، حَتّٰی لا أَخافَ أَحَداً، وَلا أَحْذَرَ مِنْ شَیْءٍ أَبَداً، اِنَّکَ عَلی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیلُ، یا کافِيَ اِبْراهِیمَ نُمْرُوذَ، یا کافِيَ مُوسی فِرْعَوْنَ، أَسْأَلُکَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَکْفِیَنِي شَرَّ فُلانِ بْنِ فُلانٍ.

فلاں بن فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لے جس کے شر سے خوف ہو۔ انشاء اللہ پروردگار عالم اسے اس کے شر سے اسے محفوظ رکھے گا۔

پھر سجدے میں جائے اپنی حاجت طلب کرے اور بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرے۔ کیونکہ کوئی ایسا مومن مرد وعورت نہیں ہے جو اس دعا کے ساتھ یہ نماز پڑھے اور خلوص نیت سے دعا کرے مگر اس کے لئے آسمان کے باب اجابت نہ کھلیں۔ اسی وقت اور اسی رات اس کی جو بھی حاجت ہو، وہ پوری ہو جائے گی اور یہ پروردگار عالم کا ہم پر اور لوگوں پر فضل وکرم ہے۔[1]

۱۔ مہج الدعوات: ۳۵۱، اور المصباح: ۵۲۲ تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دوسری نماز

کتاب ''نجم الثاقب'' میں یہ نماز سید فضل اللہ راوندی کی کتاب سے نقل کی گئی ہے اور اسے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نماز کہا گیا ہے:

نماز کے بعد محمد و آل محمد علیہم السلام پر سو (۱۰۰) مرتبہ درود بھیجیں لیکن نماز کے بعد کسی دعا کو ذکر نہیں کیا گیا اور اس کا کوئی خاص وقت بھی نہیں ہے۔[۱]

﴿۱۵﴾

ستائیس رجب کے دن کی نماز

ابو العباس احمد بن علی بن نوحؒ کہتے ہیں: یہ نماز مجھ سے ابو احمد محسن بن عبد الحکیم سجزی نے بیان کی اور میں نے ان کی کتاب سے لکھا کہ ابی نصر جعفر بن محمد بن حسن بن ہیثم کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ نماز ابو القاسم حسین بن روحؒ سے منقول ہے:

ستائیس رجب کی نماز بارہ رکعت ہے اور ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد جو سورہ چاہیں پڑھیں اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پڑھیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْراً، يا عُلَّتِي فِي مُلَّتِي، وَيا صاحِبِي فِي شِلَّتِي، وَيا وَلِيِّي فِي

۱۔ مکیال المکارم: ۲/۴۱۱

نِعْمَتِي، يا غِيَاثِي فِي رَغْبَتِي، يا مُجِيبِي فِي حَاجَتِي، يا حَافِظِي فِي غَيْبَتِي، يا كَالِئِي فِي وَحْدَتِي، يا أُنْسِي فِي وَحْشَتِي. أَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِي، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَأَنْتَ الْمُقِيلُ عَثْرَتِي، فَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ الْمُنَفِّسُ صَرْعَتِي، فَلَكَ الْحَمْدُ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي، وَآمِنْ رَوْعَتِي، وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي، وَاصْفَحْ عَنْ جُرْمِي، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِي فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ.

نماز اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد سورۂ حمد، سورۂ توحید، سورۂ کافرون، سورۂ ناس، سورۂ فلق، سورہ قدر اور آیۃ الکرسی میں سے ہر ایک کو سات سات مرتبہ پڑھیں اور پھر کہیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

پھر سات مرتبہ کہیں: اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي، لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً.

اس کے بعد جو بھی حاجت ہو طلب کریں۔[1]

﴿۱۶﴾

شب نیمہ شعبان کی نماز

ابو یحییٰ صنعانی اور تمیں قابل اطمینان افراد نے امام باقر علیہ السلام اور امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ان دو بزرگ ہستیوں نے فرمایا:

جب بھی پندرہ شعبان کی رات ہو تو چار رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ حمد اور سو مرتبہ سورہ توحید پڑھو اور جب نماز ادا کر لو تو یہ دعا پڑھو:[1]

۱۔ اقبال الاعمال: ۱۸۱

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ إِنِّي فَقِيرٌ وَمِنْ عَذابِكَ خائِفٌ مُسْتَجِيرٌ. أَللّٰهُمَّ لاتُبَدِّلِ اسْمِي، وَلاتُغَيِّرْ جِسْمِي، وَلاتُجْهِدْ بَلائِي، وَلاتُشْمِتْ بِي أَعْدائِي، أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقابِكَ، وَأَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذابِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، جَلَّ ثَناؤُكَ، أَنْتَ كَما أَثْنَيْتَ عَلىٰ نَفْسِكَ وَفَوْقَ ما يَقُوْلُ الْقائِلُوْنَ. [1]

﴿۱۷﴾

شب نیمہ شعبان کی دوسری نماز

ابو یحییٰ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پندرہ شعبان کی رات کی فضیلت کے بارے میں پوچھا گیا تو آنحضرتؑ نے فرمایا:

شب قدر کے بعد پندرہ شعبان کی رات سب سے افضل اور با فضیلت رات ہے۔اس رات خدا کا فضل اور رحمت بندوں کے شامل حال ہوتا ہے اور وہ انہیں احسان وبزرگواری کی بناء پر بخش دیتا ہے، اس رات خدا کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

کیونکہ یہ ایسی رات ہے کہ خدا نے خود پر لازم کیا ہے اور خدا نے قسم کھائی ہے کہ کسی سائل کو رد نہ کرے مگر یہ کہ وہ حرام اور گناہ کی متعلق سوال کرے اور خدا نے شب قدر ہمارے پیغمبرؐ کے لئے قرار دی ہے اور جس کے عوض یہ رات ہم اہلبیت علیہم السلام کے لئے قرار دی ہے۔

پس خدا کی حمد وستائش کی کوشش کرو کیونکہ جو کوئی بھی اس رات خدا کے لئے سو مرتبہ تسبیح کرے یعنی ''سُبْحانَ اللّٰهِ'' کہے اور سو مرتبہ خدا کی ستائش کرے یعنی ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' پڑھے اور سو مرتبہ اس کی بزرگی وعظمت کو یاد کرے یعنی ''اَللّٰهُ اَکْبَر'' کہے تو خدا اس کے گذشتہ گناہ بخش دے گا اور اس کی

۱۔ مصباح المتہجد: ۸۳۰

Presented by Ziaraat.Com

دنیاوی واخروی حاجت کو پورا کرے گا نیز اگر اس کی کوئی حاجتیں ہوں مگر وہ خدا سے طلب نہ کرے تو خدا بندوں کے لئے اپنی عظمت اور رحمت سے انہیں بھی پورا کر دے گا۔

ابو یحییٰ کہتے ہیں: میں نے اپنے آقا حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا: آج کی رات بہترین دعا کون سی ہے؟

آپ نے فرمایا:

جب نماز عشاء سے فارغ ہو جاؤ تو دو رکعت نماز پڑھو جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ کافرون، اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ توحید پڑھو۔ اور سلام کہنے کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ ''سُبْحانَ اللّٰهِ''، تینتیس مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' اور چونتیس (۳۴) مرتبہ ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہو اور پھر یہ دعا پڑھو:

يا مَنْ اِلَيْهِ مَلْجَأُ الْعِبادِ فِي الْمُهِمّاتِ، وَ اِلَيْهِ يَفْزَعُ الْخَلْقُ فِي الْمُلِمّاتِ، يا عالِمَ الْجَهْرِ وَالْخَفِيّاتِ، وَيا مَنْ لاتَخْفٰى عَلَيْهِ خَواطِرُ الْأَوْهامِ وَتَصَرُّفُ الْخَطَراتِ، يا رَبَّ الْخَلائِقِ وَالْبَرِيّاتِ، يا مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ الْأَرْضِيْنَ وَالسَّماواتِ، أَنْتَ اللّٰهُ لا اِلٰهَ اِلّا أَنْتَ، أَمُتُّ اِلَيْكَ بِلا اِلٰهَ اِلّا أَنْتَ، فَبِلا اِلٰهَ اِلّا أَنْتَ، اِجْعَلْنِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِمَّنْ نَظَرْتَ اِلَيْهِ فَرَحِمْتَهُ، وَسَمِعْتَ دُعائَهُ فَأَجَبْتَهُ، وَعَلِمْتَ اسْتِقالَتَهُ فَأَقَلْتَهُ، وَتَجاوَزْتَ عَنْ سالِفِ خَطِيْئَتِهِ، وَعَظِيْمِ جَرِيْرَتِهِ، فَقَدِ اسْتَجَرْتُ بِكَ مِنْ ذُنُوْبِي، وَلَجَأْتُ اِلَيْكَ فِي سَتْرِ عُيُوْبِي.

أَللّٰهُمَّ فَجُدْ عَلَيَّ بِكَرَمِكَ وَفَضْلِكَ، وَاحْطُطْ خَطاياىَ بِحِلْمِكَ وَعَفْوِكَ، وَتَغَمَّدْنِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلِ بِسابِغِ كَرامَتِكَ، وَاجْعَلْنِي فِيْها مِنْ أَوْلِيائِكَ الَّذِيْنَ اجْتَبَيْتَهُمْ لِطاعَتِكَ، وَاخْتَرْتَهُمْ لِعِبادَتِكَ، وَجَعَلْتَهُمْ خالِصَتَكَ وَصِفْوَتَكَ.

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ سَعَدَ جَدُّهُ، وَتَوَفَّرَ مِنَ الْخَيْراتِ حَظُّهُ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ سَلِمَ

Presented by Ziaraat.Com

فَنَعِمَ وَفَازَ فَغَنِمَ، وَاكْفِنِي شَرَّ مَا أَسْلَفْتُ، وَاعْصِمْنِي مِنَ الْإِزْدِيَادِ فِي مَعْصِيَتِكَ، وَحَبِّبْ إِلَيَّ طَاعَتَكَ وَمَايُقَرِّبُنِي مِنْكَ وَيُزْلِفُنِي عِنْدَكَ. سَيِّدِي إِلَيْكَ يَلْجَأُ الْهَارِبُ، وَمِنْكَ يَلْتَمِسُ الطَّالِبُ، وَعَلَى كَرَمِكَ يُعَوِّلُ الْمُسْتَقِيلُ التَّائِبُ، أَدَّبْتَ بِالتَّكَرُّمِ وَأَنْتَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِيْنَ، وَأَمَرْتَ بِالْعَفْوِ عِبَادَكَ وَأَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

أَللّٰهُمَّ فَلَاتَحْرِمْنِي مَا رَجَوْتُ مِنْ كَرَمِكَ، وَلَاتُؤْيِسْنِي مِنْ سَابِغِ نِعَمِكَ، وَلَاتُخَيِّبْنِي مِنْ جَزِيْلِ قِسَمِكَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ لِأَهْلِ طَاعَتِكَ، وَاجْعَلْنِي فِي جُنَّةٍ مِنْ شِرَارِ بَرِيَّتِكَ. رَبِّ، إِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ أَهْلِ ذٰلِكَ فَأَنْتَ أَهْلُ الْكَرَمِ وَالْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَةِ، وَجُدْ عَلَيَّ بِمَا أَنْتَ أَهْلُهُ لَا بِمَا أَسْتَحِقُّهُ فَقَدْ حَسُنَ ظَنِّي بِكَ، وَتَحَقَّقَ رَجَائِي لَكَ، وَعَلِقَتْ نَفْسِي بِكَرَمِكَ، فَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَأَكْرَمُ الْأَكْرَمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ وَاخْصُصْنِي مِنْ كَرَمِكَ بِجَزِيْلِ قِسَمِكَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَاغْفِرْ لِيَ الذَّنْبَ الَّذِي يَحْبِسُ عَلَيَّ الْخُلُقَ، وَيُضِيْقُ عَلَيَّ الرِّزْقَ حَتّٰى أَقُوْمَ بِصَالِحِ رِضَاكَ، وَأَنْعَمَ بِجَزِيْلِ عَطَائِكَ، وَأَسْعَدَ بِسَابِغِ نَعْمَائِكَ، فَقَدْ لُذْتُ بِحَرَمِكَ، وَتَعَرَّضْتُ لِكَرَمِكَ، وَاسْتَعَذْتُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَبِحِلْمِكَ مِنْ غَضَبِكَ، فَجُدْ بِمَا سَأَلْتُكَ، وَأَنِلْ مَا التَمَسْتُ مِنْكَ، أَسْأَلُكَ لَا بِشَيْءٍ هُوَ أَعْظَمُ مِنْكَ.

اس کے بعد سجدہ میں جاؤ اور بیس مرتبہ: ''یَا رَبِّ''، سات مرتبہ: ''یَا أَللّٰهُ''، سات مرتبہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''، دس مرتبہ ''مَا شَاءَ اللّٰهُ'' اور دس مرتبہ ''لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کہو اور پیغمبرؐ اور ان کی آل اطہار علیہم السلام پر درود بھیجو اور خدا سے اپنی حاجت طلب کرو۔

خدا کی قسم! اگر بارش کے قطروں کے برابر بھی خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرو تو وہ اپنے فضل اور رحمت سے تمہاری حاجتوں کو پورا کرے گا۔

۱۔ مصباح المتہجد: ۸۳۱

Presented by Ziaraat.Com

مؤلف کہتے ہیں: چار رکعت نماز وارد ہوئی ہے جو عاشورہ کے دن ظہر کے وقت ادا کی جاتی ہے اور نماز کے بعد دعا پڑھی جاتی ہے۔ لیکن ہم اس کے طولانی ہونے کی وجہ سے اسے مہینوں کی دعا کے باب میں ذکر کریں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

دوسرا باب

قنوت میں پڑھی جانے والی دعائیں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

دوسرا باب

قنوت میں پڑھی جانے والی دعائیں

﴿۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

کے ظہور کے لئے نمازوں کے قنوت میں دعا

شہید اوّل کتاب ''ذکریٰ'' میں فرماتے ہیں: ابن عقیل نے یہ دعا قنوت کے لئے منتخب کی جو حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے:

أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ شَخَصَتِ الْأَبْصارُ، وَنُقِلَتِ الْأَقْدامُ، وَرُفِعَتِ الْأَيْدِي، وَمُدَّتِ الْأَعْناقُ، وَأَنْتَ دُعِيْتَ بِالْأَلْسُنِ، وَ اِلَيْکَ سِرُّهُمْ وَنَجْواهُمْ فِي الْأَعْمالِ، رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنا وَبَيْنَ قَوْمِنا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفاتِحِيْنَ. أَللّٰهُمَّ اِنّا نَشْكُوْ اِلَيْکَ غَيْبَةَ نَبِيِّنا وَقِلَّةَ عَدَدِنا، وَكَثْرَةَ عَدُوِّنا، وَتَظاهُرَ الْأَعْداءِ عَلَيْنا، وَوُقُوْعَ الْفِتَنِ بِناء، فَفَرِّجْ ذٰلِکَ اللّٰهُمَّ بِعَدْلٍ تُظْهِرُهُ، وَ اِمامِ حَقٍّ تُعَرِّفُهُ، اِلٰهَ الْحَقِّ آمِيْنَ رَبَّ الْعالَمِيْنَ.

Presented by Ziaraat.Com

نیز وہ فرماتے ہیں: میرے لئے نقل ہوا ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام اپنے شیعوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ کلمات فرج کے بعد قنوت میں یہ دعا پڑھیں [1]

﴿۲﴾

دنیا سے ظلم وستم کے خاتمہ کے لئے

حضرت امام سجاد علیہ السلام کا قنوت

یہ قنوت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تیسرے نائب خاص یعنی جناب حسین بن روح نوبختیؒ نے آپ کے دوسرے نائب یعنی جناب محمد بن عثمانؒ سے نقل فرمایا ہے:

أَللّٰهُمَّ اِنَّ جِبِلَّةَ الْبَشَرِيَّةِ، وَطِباعَ الْاِنْسانِيَّةِ، وَما جَرَتْ عَلَيْهِ تَرْكِيباتُ النَّفْسِيَّةِ، وَانْعَقَدَتْ بِهِ عُقُوْدُ النَّشْئِيَّةِ (النَّسَبِيَّةِ، خ)، تَعْجِزُ عَنْ حَمْلِ وارِداتِ الْأَقْضِيَّةِ اِلّا ما وَفَّقْتَ لَهُ أَهْلَ الْاِصْطِفاءِ، وَأَعَنْتَ عَلَيْهِ ذَوِي الْاِجْتِباءِ. أَللّٰهُمَّ وَ اِنَّ الْقُلُوْبَ فِي قَبْضَتِكَ، وَالْمَشِيَّةَ لَكَ فِي مَلَكَتِكَ، وَقَدْ تَعْلَمُ أَيُّ رَبِّ مَا الرَّغْبَةُ اِلَيْكَ فِي كَشْفِهِ واقِعَةٌ لِأَوْقاتِها بِقُدْرَتِكَ، واقِفَةٌ بِحَدِّكَ مِنْ اِرادَتِكَ، وَ اِنّي لَأَعْلَمُ أَنَّ لَكَ دارَ جَزاءٍ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَثُوْبَةً وَعُقُوْبَةً، وَأَنَّ لَكَ يَوْماً تَأْخُذُ فِيْهِ بِالْحَقِّ، وَأَنَّ أَناتَكَ أَشْبَهُ الْأَشْياءِ بِكَرَمِكَ، وَأَلْيَقُها بِما وَصَفْتَ بِهِ نَفْسَكَ فِي عَطْفِكَ وَتَراائُفِكَ، وَأَنْتَ بِالْمِرْصادِ لِكُلِّ ظالِمٍ فِي وَخِيْمِ عُقْباهُ وَسُوْءِ مَثْواهُ.

---

[1] بحار الانوار: ۸۵/۲۰۷

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ وَ اِنَّکَ قَدْ أَوْسَعْتَ خَلْقَکَ رَحْمَةً وَحِلْماً، وَقَدْ بُدِّلَتْ أَحْکَامُکَ، وَغُيِّرَتْ سُنَنُ نَبِيِّکَ، وَتَمَرَّدَ الظّٰالِمُوْنَ عَلٰى خُلَصَائِکَ، وَاسْتَبَاحُوا حَرِيْمَکَ، وَرَکِبُوا مَرَاکِبَ الْاِسْتِمْرَارِ عَلَى الْجُرْأَةِ عَلَيْکَ. أَللّٰهُمَّ فَبَادِرْهُمْ بِقَوَاصِفِ سَخَطِکَ، وَعَوَاصِفِ تَنْکِيْلاٰتِکَ، وَاجْتِيٰاثِ غَضَبِکَ، وَطَهِّرِ الْبِلاٰدَ مِنْهُمْ، وَاعْفُ عَنْهَا آثَارَهُمْ، وَاحْطُطْ مِنْ قَاعَاتِهَا وَمَطَابِيْهَا مَنَارَهُمْ، وَاصْطَلِمْهُمْ بِبَوَارِکَ حَتّٰى لاٰتُبْقِ مِنْهُمْ دِعَامَةً لِنَاجِمٍ، وَلاٰ عَلَماً لِاُمٍّ، وَلاٰ مَنَاصاً لِقَاصِدٍ، وَلاٰ رَائِداً لِمُرْتَادٍ. أَللّٰهُمَّ امْحُ آثَارَهُمْ، وَاطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَدِيَارِهِمْ، وَامْحَقْ أَعْقَابَهُمْ، وَافْکُکْ أَصْلاٰبَهُمْ، وَعَجِّلْ اِلٰى عَدُوِّکَ السَّرْمَدِ انْقِلاٰبَهُمْ، وَأَقِمْ لِلْحَقِّ مَنَاصِبَهُ، وَاقْدَحْ لِلرَّشَادِ زِنَادَهُ، وَأَثِرْ لِلثَّارِ مَثِيْرَهُ، وَأَيِّدْ بِالْعَوْنِ مُرْتَادَهُ، وَوَفِّرْ مِنَ النَّصْرِ زَادَهُ، حَتّٰى يَعُوْدَ الْحَقُّ بِجِدَّتِهِ، وَتُبِيْرَ مَعَالِمَ مَقَاصِدِهِ، وَيَسْلُکَهُ أَهْلُهُ بِالْأَمْنَةِ حَقَّ سُلُوکِهِ، اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]

﴿۳﴾

حضرت امام باقر علیہ السلام کا قنوت

مرحوم سید بن طاؤس نے یہ قنوت ''مہج الدعوات'' میں اور مرحوم کفعمیؒ نے ''البلد الامین'' میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے:

يٰا مَنْ يَعْلَمُ هَوَاجِسَ السَّرَائِرِ، وَمَکَامِنَ الضَّمَائِرِ، وَحَقَائِقَ الْخَوَاطِرِ، يٰا مَنْ هُوَ لِکُلِّ غَيْبٍ حَاضِرٌ، وَلِکُلِّ مَنْسِيٍّ ذَاکِرٌ، وَعَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَادِرٌ، وَ اِلَى الْکُلِّ نَاظِرٌ، بَعُدَ

۱۔ مہج الدعوات: ۲۹، البلد الامین: ۶۵۰، کچھ فرق کے ساتھ۔

Presented by Ziaraat.Com

الْمَهَلُ، وَقَرُبَ الْأَجَلُ، وَضَعُفَ الْعَمَلُ، وَأَرَابَ الْأَمَلُ، وَآنَ الْمُنْتَقَلُ.

وَأَنْتَ يا اَللّٰهُ الْآخِرُ كَمَا أَنْتَ الْأَوَّلُ، مُبْيِدُ ما أَنْشَأْتَ، وَمُصَيِّرُهُمْ اِلَى الْبِلٰى، وَمُقَلِّدُهُمْ أَعْمالَهُمْ، وَمُحَمِّلُهَا ظُهُوْرَهُمْ اِلى وَقْتِ نُشُوْرِهِمْ مِنْ بَغْتَةِ قُبُوْرِهِمْ عِنْدَ نَفْخَةِ الصُّوْرِ، وَانْشِقاقِ السَّماءِ بِالنُّوْرِ، وَالْخُرُوْجِ بِالْمَنْشَرِ اِلى ساحَةِ الْمَحْشَرِ، لاتَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ أَبْصارُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَواءٌ. مُتَراطِمِيْنَ فِي غُمَّةٍ مِمّا أَسْلَفُوا، وَمُطالَبِيْنَ بِما احْتَقَبُوا، وَمُحاسَبِيْنَ هُناكَ عَلى مَا ارْتَكَبُوا، الصَّحائِفُ فِي الْأَعْناقِ مَنْشُوْرَةٌ، وَالْأَوْزارُ عَلَى الظُّهُوْرِ مَأْزُوْرَةٌ، لاَ انْفِكاكَ وَلاَ مَناصَ وَلاَ مَحِيْصَ عَنِ الْقِصاصِ قَدْ أَفْحَمَتْهُمُ الْحُجَّةُ، وَحَلُّوا فِي حَيْرَةِ الْمَحَجَّةِ وَهَمْسِ الضَّجَّةِ، مَعْدُوْلٌ بِهِمْ عَنِ الْمَحَجَّةِ اِلاّ مَنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ الْحُسْنىٰ، فَنَجا مِنْ هَوْلِ الْمَشْهَدِ وَعَظِيْمِ الْمَوْرِدِ، وَلَمْ يَكُنْ مِمَّنْ فِي الدُّنْيا تَمَرَّدَ، وَلاَ عَلى أَوْلِياءِ اللّٰهِ تَعَنَّدَ، وَلَهُمُ اسْتَبْعَدَ، وَعَنْهُمْ بِحُقُوْقِهِمْ تَفَرَّدَ.

اَللّٰهُمَّ فَاِنَّ الْقُلُوْبَ قَدْ بَلَغَتِ الْحَناجِرَ، وَالنُّفُوْسَ قَدْ عَلَتِ التَّراقِيَ، وَالْأَعْمارَ قَدْ نَفِدَتْ بِالْاِنْتِظارِ، لاَ عَنْ نَقْصِ اسْتِبْصارٍ، وَلاَ عَنِ اتِّهامِ مِقْدارٍ، وَلٰكِنْ لِما تُعانِي مِنْ رُكُوْبِ مَعاصِيْكَ، وَالْخِلافِ عَلَيْكَ فِي أَوامِرِكَ وَنَواهِيْكَ، وَالتَّلَعُّبِ بِأَوْلِيائِكَ وَمُظاهَرَةِ أَعْدائِكَ. اَللّٰهُمَّ فَقَرِّبْ ما قَدْ قَرُبَ، وَأَوْرِدْ ما قَدْ دَنىٰ، وَحَقِّقْ ظُنُوْنَ الْمُوْقِنِيْنَ، وَبَلِّغِ الْمُؤْمِنِيْنَ تَأْمِيْلَهُمْ، مِنْ اِقامَةِ حَقِّكَ، وَنَصْرِ دِيْنِكَ، وَاِظْهارِ حُجَّتِكَ، وَالْاِنْتِقامِ مِنْ أَعْدائِكَ. [۱]

۱۔ مُنہج الدعوات: ۲۷۴، البلد الامین: ۶۵۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۴﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کا قنوت

ان دو بزرگوں نے یہ اور اس کے بعد والے تین قنوت حضرت امام رضا علیہ السلام سے نقل کئے ہیں:

أَلْفَزَعُ الْفَزَعُ إِلَيْكَ يا ذَا الْمُحاضَرَةِ، وَالرَّغْبَةُ الرَّغْبَةُ إِلَيْكَ يا مَنْ بِهِ الْمُفاخَرَةُ، وَأَنْتَ اللّٰهُمَّ مُشاهِدُ هَواجِسِ النُّفُوسِ، وَمُراصِدُ حَرَكاتِ الْقُلُوبِ، وَمُطالِعُ مَسَرّاتِ السَّرائِرِ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ وَلاتَعَسُّفٍ، وَقَدْ تَرَى اللّٰهُمَّ ما لَيْسَ عَنْكَ بِمُنْطَوٍ، وَلٰكِنَّ حِلْمَكَ آمَنَ أَهْلَهُ عَلَيْهِ جُرْئَةً وَتَمَرُّداً وَعُتُوّاً وَعِناداً، وَما يُعايِنُهِ أَوْلِياؤُكَ مِنْ تَعْفِيَةِ آثارِ الْحَقِّ، وَدُرُوْسِ مَعالِمِهِ، وَتَزَيُّدِ الْفَواحِشِ، وَاسْتِمْرارِ أَهْلِها عَلَيْها، وَظُهُورِ الْباطِلِ وَعُمُومِ الطَّاشِمِ، وَالتَّراضِي بِذٰلِكَ فِي الْمُعامِلاتِ وَالْمُتَصَرَّفاتِ مُذْ جَرَتْ بِهِ الْعاداتُ، وَصارَ كَالْمَفْرُوْضاتِ وَالْمَسْنُوْناتِ. أَللّٰهُمَّ فَبادِرْنا مِنْكَ بِالْعَوْنِ الَّذِي أَعَنْتَهُ بِهِ فازَ، وَمَنْ أَيَّلَتَهُ لَمْ يَخَفْ لَمْزَ لَمّازٍ، وَخُذِ الظّالِمَ أَخْذاً عَنِيْفاً، وَلاتَكُنْ لَهُ راحِماً وَلا بِهِ رَؤُوفاً. أَللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ بادِرْهُمْ. أَللّٰهُمَّ عاجِلْهُمْ. أَللّٰهُمَّ لاتُمْهِلْهُمْ.

أَللّٰهُمَّ عادِرْهُمْ بُكْرَةً وَهَجِيْرَةً وَسُحْرَةً وَبَياتاً وَهُمْ نائِمُوْنَ، وَضُحىً وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ، وَمَكْراً وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ، وَفُجْأَةً وَهُمْ آمِنُوْنَ. أَللّٰهُمَّ بَدِّدْهُمْ، وَبَدِّدْ أَعْوانَهُمْ، وَافْلُلْ أَعْضادَهُمْ، وَاهْزِمْ جُنُوْدَهُمْ، وَافْلُلْ حَدَّهُمْ، وَاجْتَثَّ سَنامَهُمْ، وَأَضْعِفْ غَزائِمَهُمْ.

أَللّٰهُمَّ امْنَحْنا أَكْتافَهُمْ، وَمَلِّكْنا أَكُفَّهُمْ، وَبَدِّلْهُمْ بِالنِّعَمِ النِّقَمَ، وَبَدِّلْنا مِنْ مُحاذَرَتِهِمْ وَبَغْيِهِمُ السَّلامَةَ، وَاغْنِمْناهُمْ أَكْمَلَ الْمَغْنَمِ. أَللّٰهُمَّ لاتَرُدَّ عَنْهُمْ بَأْسَكَ

Presented by Ziaraat.Com

الَّذِي إِذَا حَلَّ بِقَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ. [۱]

﴿۵﴾

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا قنوت

أَللّٰهُمَّ مَنَائِحُکَ مُتَتَابِعَةٌ، وَأَيَادِيْکَ مُتَوَالِيَةٌ، وَنِعَمُکَ سَابِغَةٌ، وَشُکْرُنَا قَصِيْرٌ، وَحَمْدُنَا يَسِيْرٌ، وَأَنْتَ بِالتَّعَطُّفِ عَلٰى مَنِ اعْتَرَفَ جَدِيْرٌ. أَللّٰهُمَّ وَقَدْ غُصَّ أَهْلُ الْحَقِّ بِالرِّيْقِ، وَارْتَبَکَ أَهْلُ الصِّدْقِ فِي الْمَضِيْقِ، وَأَنْتَ اللّٰهُمَّ بِعِبَادِکَ وَذَوِي الرَّغْبَةِ إِلَيْکَ شَفِيْقٌ، وَبِإِجَابَةِ دُعَائِهِمْ وَتَعْجِيْلِ الْفَرَجِ عَنْهُمْ حَقِيْقٌ.

أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَادِرْنَا مِنْکَ بِالْعَوْنِ الَّذِي لَا خِذْلَانَ بَعْدَهُ، وَالنَّصْرِ الَّذِي لَا بَاطِلَ يَتَكَأْدُهُ، وَأَتِحْ لَنَا مِنْ لَدُنْکَ مُنَاحاً فَيْحاً يَأْمَنُ فِيْهِ وَلِيُّکَ، وَيَخِيْبُ فِيْهِ عَدُوُّکَ، وَيُقَامُ فِيْهِ مَعَالِمُکَ، وَيَظْهَرُ فِيْهِ أَوَامِرُکَ، وَتَنْكَفُّ فِيْهِ عَوَادِي عِدَاتِکَ.

أَللّٰهُمَّ بَادِرْنَا مِنْکَ بِدَارَ الرَّحْمَةِ، وَبَادِرْ أَعْدَائَکَ مِنْ بَأْسِکَ بِدَارَ النِّقْمَةِ. أَللّٰهُمَّ أَعِنَّا وَأَغِثْنَا، وَارْفَعْ نِقْمَتَکَ عَنَّا، وَأَحِلَّهَا بِالْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ. [۲]

۱۔ مہج الدعوات: ۷۹، البلد الامین: ۲۵۴

۲۔ مہج الدعوات: ۸۰، البلد الامین: ۲۵۶

Presented by Ziaraat.Com

﴿۶﴾

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی قنوت میں دوسری دعا

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ بِلا أَوَّلِيَّةٍ مَعْدُوْدَةٍ، وَالْآخِرُ بِلا آخِرِيَّةٍ مَحْدُوْدَةٍ، أَنْشَأْتَنا لِأَمْرِكَ اقْتِساراً، وَاخْتَرَعْتَنا لا لِحاجَةٍ اقْتِداراً، وَابْتَدَعْتَنا بِحِكْمَتِكَ اخْتِياراً، وَبَلَوْتَنا بِأَمْرِكَ وَنَهْيِكَ اخْتِباراً، وَأَيَّدْتَنا بِالْآلاتِ، وَمَنَحْتَنا بِالْأَدَواتِ، وَكَلَّفْتَنا الطّاقَةَ، وَجَشَّمْتَنا الطّاعَةَ، فَأَمَرْتَ تَخْيِيراً، وَنَهَيْتَ تَحْذِيراً، وَخَوَّلْتَ كَثِيراً، وَسَأَلْتَ يَسِيراً، فَعُصِيَ أَمْرُكَ فَحَلُمْتَ، وَجُهِلَ قَدْرُكَ فَتَكَرَّمْتَ. فَأَنْتَ رَبُّ الْعِزَّةِ وَالْبَهاءِ، وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِياءِ، وَالْإِحْسانِ وَالنَّعْماءِ، وَالْمَنِّ وَالْآلاءِ، وَالْمِنَحِ وَالْعَطاءِ، وَالْإِنْجازِ وَالْوَفاءِ، وَلا تُحِيطُ الْقُلُوْبُ لَكَ بِكُنْهٍ، وَلا تُدْرِكُ الْأَوْهامُ لَكَ صِفَةً، وَلا يُشْبِهُكَ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِكَ، وَلا يُمَثَّلُ بِكَ شَيْءٌ مِنْ صَنْعَتِكَ، تَبارَكْتَ أَنْ تُحَسَّ أَوْ تُمَسَّ أَوْ تُدْرِكَكَ الْحَواسُّ الْخَمْسُ، وَأَنّٰى يُدْرِكُ مَخْلُوْقٌ خالِقَهُ، وَتَعالَيْتَ يا إِلٰهِي عَمّا يَقُوْلُ الظّالِمُوْنَ عُلُوّاً كَبِيراً. أَللّٰهُمَّ أَدِلْ لِأَوْلِيائِكَ مِنْ أَعْدائِكَ الظّالِمِيْنَ الْباغِيْنَ النّاكِثِيْنَ الْقاسِطِيْنَ الْمارِقِيْنَ، الَّذِيْنَ أَضَلُّوا عِبادَكَ، وَحَرَّفُوا كِتابَكَ، وَبَدَّلُوا أَحْكامَكَ، وَجَحَدُوا حَقَّكَ، وَجَلَسُوا مَجالِسَ أَوْلِيائِكَ، جُرْأَةً مِنْهُمْ عَلَيْكَ، وَظُلْماً مِنْهُمْ لِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ، عَلَيْهِمْ سَلامُكَ وَصَلَواتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَبَرَكاتُكَ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا خَلْقَكَ، وَهَتَكُوا حِجابَ سِتْرِكَ عَنْ عِبادِكَ. وَاتَّخَذُوا اللّٰهُمَّ مالَكَ دُوْلاً، وَعِبادَكَ خَوَلاً، وَتَرَكُوا اللّٰهُمَّ عالِمَ أَرْضِكَ فِي بَكْماءَ عَمْياءَ ظُلْماءَ مُدْلَهِمَّةٍ، فَأَعْيُنُهُمْ مَفْتُوْحَةٌ، وَقُلُوْبُهُمْ عَمِيَّةٌ، وَلَمْ تُبْقِ لَهُمُ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ مِنْ حُجَّةٍ، لَقَدْ حَذَّرْتَ اللّٰهُمَّ عِقابَكَ، وَبَيَّنْتَ نَكالَكَ،

Presented by Ziaraat.Com

وَوَعَدْتَ الْمُطِيعِينَ اِحْسانَكَ، وَقَدَّمْتَ اِلَيْهِمْ بِالنُّذُرِ فَآمَنَتْ طائِفَةٌ. فَأَيِّدِ اللّٰهُمَّ الَّذِينَ آمَنُوا عَلى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّ أَوْلِيائِكَ، فَأَصْبَحُوا ظاهِرِينَ، وَ اِلَى الْحَقِّ داعِينَ، وَلِلْاِمامِ الْمُنْتَظَرِ الْقائِمِ بِالْقِسْطِ تابِعِينَ، وَجَدِّدِ اللّٰهُمَّ عَلى أَعْدائِكَ وَأَعْدائِهِمْ نارَكَ وَعَذابَكَ، الَّذِي لاتَدْفَعُهُ عَنِ الْقَوْمِ الظّالِمِينَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَقَوِّ ضَعْفَ الْمُخْلِصِينَ لَكَ بِالْمَحَبَّةِ، اَلْمُشايِعِينَ لَنا بِالْمُوالاةِ، اَلْمُتَّبِعِينَ لَنا بِالتَّصْدِيقِ وَالْعَمَلِ، اَلْمُوازِرِينَ لَنا بِالْمُواساةِ فِينا، اَلْمُحِبِّينَ ذِكْرَنا عِنْدَ اجْتِماعِهِمْ، وَشَدِّدِ اللّٰهُمَّ رُكْنَهُمْ، وَسَدِّدِ اللّٰهُمَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُمْ، وَأَتْمِمْ عَلَيْهِمْ نِعْمَتَكَ، وَخَلِّصْهُمْ وَاسْتَخْلِصْهُمْ، وَسُدَّ اللّٰهُمَّ فَقْرَهُمْ، وَالْمُمِ اللّٰهُمَّ شَعَثَ فاقَتِهِمْ. وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ ذُنُوبَهُمْ وَخَطاياهُمْ، وَلاتُزِغْ قُلُوبَهُمْ بَعْدَاِذْ هَدَيْتَهُمْ، وَلاتُخَلِّهِمْ أَيْ رَبِّ بِمَعْصِيَتِهِمْ، وَاحْفَظْ لَهُمْ ما مَنَحْتَهُمْ بِهِ مِنَ الطَّهارَةِ بِوِلايَةِ أَوْلِيائِكَ، وَالْبَرائَةِ مِنْ أَعْدائِكَ، اِنَّكَ سَمِيعٌ مُجِيبٌ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطّاهِرِينَ۔[1]

﴿۷﴾

حضرت امام ہادی علیہ السلام کا قنوت

أَللّٰهُمَّ مَناهِلُ كَرامَاتِكَ بِجَزِيلِ عَطِيّاتِكَ مُتْرَعَةٌ، وَأَبْوابُ مُناجاتِكَ لِمَنْ أَمَّكَ مُشْرَعَةٌ، وَعَطْفُ لَحَظاتِكَ لِمَنْ ضَرَعَ اِلَيْكَ غَيْرُ مُنْقَطِعَةٍ، وَقَدْ أُلْجِمَ الْحِذارُ، وَاشْتَدَّ الْاِضْطِرارُ، وَعَجَزَ عَنِ الْاِصْطِبارِ أَهْلُ الْاِنْتِظارِ.

۱۔ مُہج الدعوات: ۸۰، البلد الامین: ۲۵۶

Presented by Ziaraat.Com

وَأَنْتَ اللّٰهُمَّ بِالْمَرْصَدِ مِنَ الْمُكّارِ، وَغَيْرُ مُهْمَلٍ مَعَ الْإِمْهالِ، وَاللَّائِذُ بِكَ آمِنٌ، وَالرّاغِبُ اِلَيْكَ غانِمٌ، وَالْقاصِدُ اللّٰهُمَّ لِبابِكَ سالِمٌ. اَللّٰهُمَّ فَعاجِلْ مَنْ قَدِ امْتَزَّ فِي طُغْيانِهِ، وَاسْتَمَرَّ عَلى جَهالَتِهِ لِعُقْباهُ فِي كُفْرانِهِ، وَأَطْمَعَهُ حِلْمُكَ عَنْهُ فِي نَيْلِ اِرادَتِهِ، فَهُوَ يَتَسَرَّعُ اِلى أَوْلِيائِكَ بِمَكارِهِهِ، وَيُواصِلُهُمْ بِقَبائِحِ مَراصِدِهِ، وَيَقْصُدُهُمْ فِي مَظانِّهِمْ بِأَذِيَّتِهِ. اَللّٰهُمَّ اكْشِفِ الْعَذابَ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَابْعَثْهُ جَهْرَةً عَلَى الظّالِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اكْفِفِ الْعَذابَ عَنِ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ، وَاصْبُبْهُ عَلَى الْمُغَيِّرِيْنَ. اَللّٰهُمَّ بادِرْ غُصَّةَ الْحَقِّ بِالْعَوْنِ، وَبادِرْ أَعْوانَ الظُّلْمِ بِالْقَصْمِ. اَللّٰهُمَّ أَسْعِدْنا بِالشُّكْرِ، وَامْنَحْنَا النَّصْرَ، وَأَعِذْنا مِنْ سُوْءِ الْبَدارِ وَالْعاقِبَةِ وَالْخَتْرِ.[1]

﴿۸﴾

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی قنوت میں دعا

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے قنوت میں یہ دعا پڑھتے تھے اور جب اہل قم نے آپ سے موسیٰ بن بغی کی شکایت کی تو آپ نے حکم دیا کہ قنوت میں یہ دعا پڑھیں۔[2]

۱۔ مہج الدعوات: ۸۲، البلد الامین: ۲۵۷

۲۔ کتاب ''کمال الکارم'' میں لکھتے ہیں: یہ دعائے قنوت ہمارے مولا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے اور شیخ طوسیؒ نے اسے کتاب ''المصباح'' میں اور ''مختصر المصباح'' میں نماز وتر کی دعائے قنوت میں بیان کیا ہے۔ سید بن طاؤسؒ نے اسے اپنی کتاب ''مہج الدعوات'' میں ائمہ اطہار علیہم السلام سے دعائے قنوت کے باب میں ذکر کیا ہے لیکن بعض روایات کی بنیاد پر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا کسی خاص وقت سے مخصوص نہیں ہے اگر چہ بہتر یہ ہے کہ یہ بہترین اوقات میں پڑھی جائے کہ جن کی بہت فضیلت ہے۔ سید بن طاؤسؒ کی روایت اور دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا ظلم کے دفع ہونے اور ظالم سے اپنا حق لینے میں بہت موثر ہے نیز اس سے یہ بھی استفادہ کیا جاتا ہے کہ یہ دعا اگر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل اور آپ کی نصرت کے لئے.....

Presented by Ziaraat.Com

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْراً لِنَعْمائِهِ، وَاسْتِدْعاءً لِمَزِيْدِهِ، وَاسْتِخْلاصاً لَهُ وَبِهِ دُوْنَ غَيْرِهِ، وَعِياذاً بِهِ مِنْ كُفْرانِهِ وَالْإِلْحادِ فِي عَظَمَتِهِ وَكِبْرِيائِهِ، حَمْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّ ما بِهِ مِنْ نَعْمائِهِ فَمِنْ عِنْدِ رَبِّهِ، وَما مَسَّهُ مِنْ عُقُوْبَتِهِ فَبِسُوْءِ جِنايَةِ يَدِهِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

.....

.....پڑھی جائے تو اس کا فائدہ یہ ہے کہ ظالم کا ظلم رفع و دفع ہوتا ہے۔

سید بن طاؤسؒ اس دعا کے بارے میں فرماتے ہیں: امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے قنوت میں یہ دعا پڑھی اور اہل قم کو جنہوں نے آپ سے موسیٰ بن بغی کی شکایت کی تھی، حکم دیا کہ اس دعا کو پڑھیں۔

صاحب کتاب "منح البرکات" (جو کہ "منح الدعوات" کی شرح ہے) نے ابی سعید اسماعیل بن علی سمعانی کی تألیف "اعلام الوریٰ فی تسمیۃ القریٰ" سے نقل کیا ہے کہ موسیٰ بن بغی بن کلیب بن شمر بن مروان بن عمرو بن غطہ متوکل عباسی کے مددگاروں اور اس کے کارندوں میں سے تھا جو قم میں اس کا حکم نافذ کرتا تھا، یہ انتہائی خبیث آدمی تھا کہ جسے متوکل نے حضرت ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام کی قبر کو خراب کر کے کھیت میں تبدیل کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ ظالم، سفاک اور حرمت شکن قم کا حاکم تھا جس نے دس سال سے زیادہ اس شہر کے لوگوں پر حکمرانی کی۔ قم کے لوگ اس سے بہت خوف زدہ تھے اور چونکہ وہ ائمہ اطہار علیہم السلام کا دشمن تھا اور اس نے اہل قم کے درمیان فساد پھیلایا، انہیں قتل کی دھمکی دی اور وہ اس کام کا ارادہ بھی رکھتا تھا۔ اس لئے شیعوں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اس کی شکایت کی تو آنحضرتؑ نے حکم دیا کہ قم کے لوگ "نماز مظلوم" پڑھیں اور حاکم وقت موسیٰ بن بغی پر نفرین کریں اور اس پر نفرین کے لئے یہ دعا پڑھیں۔ جب اہل قم نے یہ عمل انجام دیا تو اس کے بعد خداوند کریم نے اس ظالم حکمران کو پلک جھپکنے کی بھی مہلت نہ دی اور اس کے ظلم و اقتدار کو نابود کر دیا۔

مذکورہ کتاب کے مؤلف کہتے ہیں: ہم نے صاحب کتاب "منح البرکات" کے بیان کو کچھ تصرف کے ساتھ نقل کیا چونکہ وہ کتاب فارسی زبان میں ہے اور انہوں نے "نماز مظلوم" پڑھنے کا طریقہ بیان نہیں کیا لیکن کتاب "مکارم الاخلاق" میں نمازوں کے باب میں نماز مظلوم ذکر ہوئی ہے، لہذا ہم اسی کو ذکر کرتے ہیں:

"مکیال المکارم" کے مؤلف اپنی کتاب کے دوسرے حصہ میں لکھتے ہیں کہ نماز مظلوم کا یہ طریقہ ہے کہ جس سورہ کے ساتھ بھی چاہیں دو رکعت نماز پڑھیں اور جس قدر ہو سکے محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجیں اور پھر کہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ يَوْماً تَسْتَقِيمُ فِيهِ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ، لٰكِنَّ هٰلَعِي وَجَزَعِي لَا يُثْلِغَانِ بِيَ الصَّبْرَ عَلٰى أَنَاتِكَ وَحِلْمِكَ، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ فُلَاناً ظَلَمَنِي، وَاعْتَدىٰ عَلَيَّ بِقُوَّتِهِ عَلٰى ضَعْفِي، فَأَسْأَلُكَ يَا رَبِّ الْعِزَّةِ، وَقَابِسِ الْأَرْزَاقِ، وَفَاصِمَ الْجَبَابِرَةِ، وَنَاصِرَ الْمَظْلُومِينَ، أَنْ تُرِيَهُ قُدْرَتَكَ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّ الْعِزَّةِ، اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ

Presented by Ziaraat.Com

عَبْدِهِ وَرَسُولِهِ، وَخِيَرَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ، وَذَرِيعَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلى رَحْمَتِهِ، وَآلِهِ الطّاهِرِيْنَ وُلاةِ أَمْرِهِ.

أَللّٰهُمَّ اِنَّكَ نَدَبْتَ اِلى قَضائِكَ، وَأَمَرْتَ بِدُعائِكَ، وَضَمِنْتَ الْاِجابَةَ لِعِبادِكَ، وَلَمْ تُخَيِّبْ مَنْ فَزَعَ اِلَيْكَ بِرَغْبَتِهِ، وَقَصَدَ اِلَيْكَ بِحاجَتِهِ، وَلَمْ تَرْجِعْ يَدُ طالِبَةٌ صِفْراً مِنْ عَطائِكَ، وَلا خائِبَةٌ مِنْ نَحْلِ هِباتِكَ، وَأَيُّ راحِلٍ رَحَلَ اِلَيْكَ فَلَمْ يَجِدْكَ قَرِيباً، أَوْ وافِدٍ وَفَدَ عَلَيْكَ فَاقْتَطَعَتْهُ عَوائِقُ الرَّدِّ دُوْنَكَ، بَلْ أَيُّ مُحْتَفِرٍ مِنْ فَضْلِكَ لَمْ يُسْهِلْ فَيْضُ جُوْدِكَ، وَأَيُّ مُسْتَنْبِطٍ لِمَزِيْدِكَ أَكْدىٰ دُوْنَ اسْتِمْاحَةِ سِجالِ عَطِيَّتِكَ.

أَللّٰهُمَّ وَقَدْ قَصَدْتُ اِلَيْكَ بِرَغْبَتِي، وَقَرَعْتُ بابَ فَضْلِكَ يَدُ مَسْأَلَتِي، وَناجاكَ بِخُشُوعِ الْاِسْتِكانَةِ قَلْبِي، وَوَجَدْتُكَ خَيْرَ شَفِيْعٍ لِي اِلَيْكَ، وَقَدْ عَلِمْتَ ما يَحْدُثُ مِنْ طَلِبَتِي قَبْلَ أَنْ يَخْطُرَ بِفِكْرِي، أَوْ يَقَعَ فِي خَلَدِي، فَصِلِ اللّٰهُمَّ دُعائِي اِيّاكَ بِاِجابَتِي، وَاشْفَعْ مَسْأَلَتِي بِنُجْحِ طَلِبَتِي. أَللّٰهُمَّ وَقَدْ شَمَلَنا زَيْغُ الْفِتَنِ، وَاسْتَوْلَتْ عَلَيْنا غَشْوَةُ الْحَيْرَةِ، وَقارَعَنَا الذُّلُّ وَالصَّغارُ، وَحَكَمَ عَلَيْنا غَيْرُ الْمَأْمُوْنِيْنَ فِي دِيْنِكَ، وَابْتَزَّ أُمُوْرَنا مَعادِنُ الْأَبَنِ مِمَّنْ عَطَّلَ حُكْمُكَ، وَسَعىٰ فِي اِتْلافِ عِبادِكَ وَ اِفْسادِ بِلادِكَ.

أَللّٰهُمَّ وَقَدْ عادَ فَيْئُنا دَوْلَةً بَعْدَ الْقِسْمَةِ، وَ اِمارَتُنا غَلَبَةً بَعْدَ الْمَشْوَرَةِ، وَغُدْنا مِيْراثاً بَعْدَ الْاِخْتِيارِ لِلْأَمَّةِ، فَاشْتُرِيَتِ الْمَلاهِي وَالْمَعازِفُ بِسَهْمِ الْيَتِيْمِ وَالْأَرْمَلَةِ، وَحَكَمَ فِي أَبْشارِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَهْلُ الذِّمَّةِ، وَوَلِيَّ الْقِيامَ بِأُمُوْرِهِمْ فاسِقُ كُلِّ قَبِيْلَةٍ، فَلا ذائِدَ يَذُوْدُهُمْ عَنْ هَلَكَةٍ، وَلا راعٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الرَّحْمَةِ، وَلا ذُوْ شَفَقَةٍ يُشْبِعُ الْكَبِدَ الْحَرّىٰ مِنْ مَسْغَبَةٍ، فَهُمْ أُولُوا ضَرْعٍ بِدارِ مَضِيْعَةٍ، وَأُسَراءُ مَسْكَنَةٍ وَخُلَفاءُ

Presented by Ziaraat.Com

كَآبَةٍ وَذِلَّةٍ.

أَللّٰهُمَّ وَقَدِ اسْتَحْصَدَ زَرْعُ الْبَاطِلِ، وَبَلَغَ نِهَايَتَهُ، وَاسْتَحْكَمَ عَمُودُهُ، وَاسْتَجْمَعَ طَرِيدُهُ، وَخَذْرَفَ وَلِيدُهُ، وَبَسَقَ فَرْعُهُ، وَضُرِبَ بِجِرَانِهِ. أَللّٰهُمَّ فَأَتِحْ لَهُ مِنَ الْحَقِّ يَداً حَاصِدَةً تَصْدَعُ قَائِمَهُ، وَتَهْشِمُ سُوقَهُ، وَتَجُبُّ سَنَامَهُ، وَتَجْدَعُ مَرَاغِمَهُ، لِيَسْتَخْفِيَ الْبَاطِلُ بِقُبْحِ صُورَتِهِ، وَيَظْهَرَ الْحَقُّ بِحُسْنِ حُلْيَتِهِ. أَللّٰهُمَّ وَلَا تَدَعْ لِلْجَوْرِ دِعَامَةً إِلَّا قَصَمْتَهَا، وَلَا جُنَّةً إِلَّا هَتَكْتَهَا، وَلَا كَلِمَةً مُجْتَمِعَةً إِلَّا فَرَّقْتَهَا، وَلَا سَرِيَّةَ ثِقْلٍ إِلَّا خَفَّفْتَهَا، وَلَا قَائِمَةَ عُلُوٍّ إِلَّا حَطَطْتَهَا، وَلَا رَافِعَةَ عَلَمٍ إِلَّا نَكَّسْتَهَا، وَلَا خَضْرَاءَ إِلَّا أَبَرْتَهَا. أَللّٰهُمَّ فَكَوِّرْ شَمْسَهُ، وَحُطَّ نُورَهُ، وَاطْمِسْ ذِكْرَهُ، وَارْمِ بِالْحَقِّ رَأْسَهُ، وَفُضَّ جُيُوشَهُ، وَارْعُبْ قُلُوبَ أَهْلِهِ.

أَللّٰهُمَّ وَلَا تَدَعْ مِنْهُ بَقِيَّةً إِلَّا أَفْنَيْتَ، وَلَا بُنْيَةً إِلَّا سَوَّيْتَ، وَلَا حَلَقَةً إِلَّا قَصَمْتَ، وَلَا سِلَاحاً إِلَّا أَكْلَلْتَ، وَلَا حَدّاً إِلَّا فَلَلْتَ، وَلَا كُرَاعاً إِلَّا اجْتَحْتَ، وَلَا حَامِلَةَ عَلَمٍ إِلَّا نَكَسْتَ. أَللّٰهُمَّ وَأَرِنَا أَنْصَارَهُ عَبَادِيدَ بَعْدَ الْأُلْفَةِ، وَشَتّٰى بَعْدَ اجْتِمَاعِ الْكَلِمَةِ، وَمُقْنِعِي الرُّؤُوسِ بَعْدَ الظُّهُورِ عَلَى الْأُمَّةِ، وَأَسْفِرْ لَنَا عَنْ نَهَارِ الْعَدْلِ، وَأَرِنَاهُ سَرْمَداً لَا ظُلْمَةَ فِيهِ، وَنُوراً لَا شَوْبَ مَعَهُ، وَاهْطِلْ عَلَيْنَا نَاشِئَتَهُ، وَأَنْزِلْ عَلَيْنَا بَرَكَتَهُ، وَأَدِلْ لَهُ مِمَّنْ نَاوَاهُ، وَانْصُرْهُ عَلَى مَنْ عَادَاهُ.

أَللّٰهُمَّ وَأَظْهِرِ الْحَقَّ، وَأَصْبِحْ بِهِ فِي غَسَقِ الظُّلَمِ وَبُهَمِ الْحَيْرَةِ. أَللّٰهُمَّ وَأَحْيِ بِهِ الْقُلُوبَ الْمَيِّتَةَ، وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُتَفَرِّقَةَ، وَالْآرَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ، وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ الْمُعَطَّلَةَ، وَالْأَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ، وَأَشْبِعْ بِهِ الْخِمَاصَ السَّاغِبَةَ، وَأَرِحْ بِهِ الْأَبْدَانَ اللَّاغِبَةَ الْمُتْعَبَةَ، كَمَا أَلَّهَجْتَنَا بِذِكْرِهِ، وَأَخْطَرْتَ بِبَالِنَا دُعَائَكَ لَهُ، وَوَفَّقْتَنَا لِلدُّعَاءِ إِلَيْهِ، وَحِيَاشَةِ أَهْلِ الْغَفْلَةِ عَنْهُ، وَأَسْكَنْتَ فِي قُلُوبِنَا مَحَبَّتَهُ، وَالطَّمَعَ فِيهِ، وَحُسْنَ

Presented by Ziaraat.Com

الظَّنّ بِكَ، لِإقامَةِ مَراسِمِهِ.

أَللّٰهُمَّ فَأْتِ لَنا مِنْهُ عَلى أَحْسَنِ يَقِيْنٍ، يا مُحَقِّقَ الظُّنُونِ الْحَسَنَةِ، وَيا مُصَدِّقَ الْآمالِ الْمُبْطِنَةِ. أَللّٰهُمَّ وَأَكْذِبْ بِهِ الْمُتَأَلِّيْنَ عَلَيْكَ فِيْهِ، وَأَخْلِفْ بِهِ ظُنُوْنَ الْقانِطِيْنَ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَالْآيِسِيْنَ مِنْهُ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا سَبَباً مِنْ أَسْبابِهِ، وَعَلَماً مِنْ أَعْلامِهِ، وَمِعْقَلاً مِنْ مَعاقِلِهِ، وَنَصِّرْ وُجُوْهَنا بِتَحْلِيَتِهِ، وَأَكْرِمْنا بِنُصْرَتِهِ، وَاجْعَلْ فِيْنا خَيْراً تُظْهِرُنا لَهُ بِهِ، وَلا تُشْمِتْ بِنا حاسِدِي النِّعَمِ، وَالْمُتَرَبِّصِيْنَ بِنا حُلُوْلَ النِّقَمِ، وَنُزُوْلَ الْمُثَلِ، فَقَدْ تَرىٰ يا رَبِّ بَرائَةَ ساحَتِنا، وَخُلُوَّ ذَرْعِنا مِنَ الْإِضْمارِ لَهُمْ عَلىٰ اِحْنَةٍ، وَالتَّمَنِّي لَهُمْ وُقُوْعَ جائِحَةٍ، وَما تَنازَلَ مِنْ تَحْصِيْنِهِمْ بِالْعافِيَةِ، وَما أَضْبَؤُا لَنا مِنِ انْتِهازِ الْفُرْصَةِ، وَطَلَبِ الْوُثُوْبِ بِنا عِنْدَ الْغَفْلَةِ.

أَللّٰهُمَّ وَقَدْ عَرَّفْتَنا مِنْ أَنْفُسِنا، وَبَصَّرْتَنا مِنْ عُيُوْبِنا خِلالاً نَخْشىٰ أَنْ تَقْعُدَ بِنا عَنِ اسْتِهْلالِ اِجابَتِكَ، وَأَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ عَلىٰ غَيْرِ الْمُسْتَحِقِّيْنَ، وَالْمُبْتَدِئُ بِالْإِحْسانِ غَيْرَ السّائِلِيْنَ، فَأْتِ لَنا مِنْ أَمْرِنا عَلىٰ حَسَبِ كَرَمِكَ وَجُوْدِكَ وَفَضْلِكَ وَامْتِنانِكَ، اِنَّكَ تَفْعَلُ ما تَشاءُ، وَتَحْكُمُ ما تُرِيْدُ، اِنَّا اِلَيْكَ راغِبُوْنَ، وَمِنْ جَمِيْعِ ذُنُوْبِنا تائِبُوْنَ.

أَللّٰهُمَّ وَالدّاعِي اِلَيْكَ، وَالْقائِمُ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبادِكَ، اَلْفَقِيْرُ اِلىٰ رَحْمَتِكَ، اَلْمُحْتاجُ اِلىٰ مَعُوْنَتِكَ عَلىٰ طاعَتِكَ، اِذِ ابْتَدَأْتَهُ بِنِعْمَتِكَ، وَأَلْبَسْتَهُ أَثْوابَ كَرامَتِكَ، وَأَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةَ طاعَتِكَ، وَثَبَّتَ وَطَأَتَهُ فِي الْقُلُوْبِ مِنْ مَحَبَّتِكَ، وَوَفَّقْتَهُ لِلْقِيامِ بِما أَغْمَضَ فِيْهِ أَهْلُ زَمانِهِ مِنْ أَمْرِكَ، وَجَعَلْتَهُ مَفْزَعاً لِمَظْلُوْمِ عِبادِكَ، وَناصِراً لِمَنْ لا يَجِدُ ناصِراً غَيْرَكَ، وَمُجَدِّداً لِما عُطِّلَ مِنْ أَحْكامِ كِتابِكَ، وَمُشَيِّداً لِما رُدَّ مِنْ أَعْلامِ دِيْنِكَ، وَسُنَنِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلامُكَ

Presented by Ziaraat.Com

وَصَلَواتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَبَرَكاتُكَ. فَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ فِي حِصانَةٍ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِيْنَ، وَأَشْرِقْ بِهِ الْقُلُوبَ الْمُخْتَلِفَةَ مِنْ بُغاةِ الدِّيْنِ، وَبَلِّغْ بِهِ أَفْضَلَ ما بَلَّغْتَ بِهِ الْقائِمِيْنَ بِقِسْطِكَ مِنْ أَتْباعِ النَّبِيِّيْنَ. أَللّٰهُمَّ وَأَذْلِلْ بِهِ مَنْ لَمْ تُسْهِمْ لَهُ فِي الرُّجُوْعِ اِلى مَحَبَّتِكَ، وَمَنْ نَصَبَ لَهُ الْعَداوَةَ، وَارْمِ بِحَجَرِكَ الدّامِغِ مَنْ أَرادَ التَّأْلِيْبَ عَلى دِيْنِكَ بِاِذْلالِهِ، وَتَشْتِيْتِ أَمْرِهِ، وَاغْضَبْ لِمَنْ لا تِرَةَ لَهُ وَلا طائِلَةَ، وَعادَ الْأَقْرَبِيْنَ وَالْأَبْعَدِيْنَ فِي مَنِّكَ عَلَيْهِ، لا مَنّاً مِنْهُ عَلَيْكَ.

أَللّٰهُمَّ فَكَمْا نَصَبَ نَفْسَهُ غَرَضاً فِيْكَ لِلْأَبْعَدِيْنَ، وَجادَ بِبَذْلِ مُهْجَتِهِ لَكَ فِي الذَّبِّ عَنْ حَرِيْمِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَرَدَّ شَرَّ بُغاةِ الْمُرْتَدِّيْنَ الْمُرِيْبِيْنَ حَتّٰى أَخْفى ما كانَ جُهِرَ بِهِ مِنَ الْمَعاصِي، وَأَبْدا ما كانَ نَبَذَهُ الْعُلَمآءُ وَراءَ ظُهُوْرِهِمْ مِمّا أَخَذْتَ مِيْثاقَهُمْ عَلى أَنْ يُبَيِّنُوْهُ لِلنّاسِ وَلا يَكْتُمُوْهُ، وَدَعا اِلى اِفْرادِكَ بِالطّاعَةِ، وَلا يَجْعَلْ لَكَ شَرِيْكاً مِنْ خَلْقِكَ يَعْلُوْ أَمْرُهُ عَلى أَمْرِكَ، مَعَ ما يَتَجَرَّعُهُ فِيْكَ مِنْ مَرارَاتِ الْغَيْظِ الْجارِحَةِ بِحَواسِّ (بِمَواسِي خ)الْقُلُوْبِ، وَما يَعْتَوِرُهُ مِنَ الْغُمُوْمِ، وَيَفْزَعُ عَلَيْهِ مِنْ أَحْداثِ الْخُطُوْبِ، وَيَشْرَقُ بِهِ مِنَ الْغُصَصِ الَّتِي لا تَبْتَلِعُهَا الْحُلُوْقُ وَلا تَحْنُو عَلَيْهَا الضُّلُوْعُ عِنْدَ نَظْرِهِ اِلى أَمْرٍ مِنْ أَمْرِكَ، وَلا تَنالُهُ يَدَهُ بِتَغْيِيْرِهِ وَرَدِّهِ اِلى مَحَبَّتِكَ. فَاشْدُدِ اللّٰهُمَّ أَزْرَهُ بِنَصْرِكَ، وَأَطِلْ باعَهُ فِيْما قَصُرَ عَنْهُ مِنْ اِطْرادِ الرَّاتِعِيْنَ فِي حِماكَ، وَزِدْهُ فِي قُوَّتِهِ بَسْطَةً مِنْ تَأْيِيْدِكَ، وَلا تُوْحِشْنا مِنْ أُنْسِهِ، وَلا تَخْرِمْهُ دُوْنَ أَمَلِهِ مِنَ الصَّلاحِ الْفاشِي فِي أَهْلِ مِلَّتِهِ، وَالْعَدْلِ الظّاهِرِ فِي أُمَّتِهِ. أَللّٰهُمَّ وَشَرِّفْ بِمَا اسْتَقْبَلَ بِهِ مِنَ الْقِيامِ بِأَمْرِكَ لَدىٰ مَوْقِفِ الْحِسابِ مَقامَهُ، وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَتِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُ عَلى دَعْوَتِهِ، وَأَجْزِلْ لَهُ عَلى ما وَأَيْتَهُ قائِماً بِهِ مِنْ أَمْرِكَ ثَوابَهُ، وَابْنِ قُرْبَ دُنُوِّهِ مِنْكَ فِي حَياتِهِ، وَارْحَمِ

Presented by Ziaraat.Com

اسْتِكَانَتَنَا مِنْ بَعْدِهِ، وَاسْتِخْذَآئَنَا لِمَنْ كُنَّا نَقْمَعُهُ بِهِ اِذَا فَقَدْنَاهُ وَجْهَهُ، وَبَسَطْتَ أَيْدِيَ مَنْ كُنَّا نَبْسُطُ أَيْدِيَنَا عَلَيْهِ لِنَرُدَّهُ عَنْ مَعْصِيَتِهِ، وَافْتِرَاقَنَا بَعْدَ الْأُلْفَةِ وَالْاِجْتِمَاعِ تَحْتَ ظِلِّ كَنَفِهِ، وَتَلَهُّفَنَا عِنْدَ الْفَوْتِ عَلَى مَا أَقْعَدْتَنَا عَنْهُ مِنْ نُصْرَتِهِ، وَطَلَبَنَا مِنَ الْقِيَامِ بِحَقِّ مَا لَا سَبِيْلَ لَنَا اِلَى رَجْعَتِهِ.

وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ فِي أَمْنٍ مِمَّا يُشْفِقُ عَلَيْهِ مِنْهُ، وَرُدَّ عَنْهُ مِنْ سِهَامِ الْمَكَائِدِ مَا يُوَجِّهُ أَهْلُ الشَّنَآنِ اِلَيْهِ وَ اِلَى شُرَكَائِهِ فِي أَمْرِهِ، وَمُعَاوِنِيْهِ عَلَى طَاعَةِ رَبِّهِ، الَّذِيْنَ جَعَلْتَهُمْ سِلَاحَهُ وَحِصْنَهُ وَمَفْزَعَهُ وَأُنْسَهُ، الَّذِيْنَ سَلَوا عَنِ الْأَهْلِ وَالْأَوْلَادِ، وَجَفَوُا الْوَطَنَ، وَعَطَّلُوا الْوَثِيْرَ مِنَ الْمِهَادِ، وَرَفَضُوا تِجَارَاتِهِمْ، وَأَضَرُّوا بِمَعَايِشِهِمْ، وَفُقِدُوا فِي أَنْدِيَتِهِمْ بِغَيْرِ غَيْبَةٍ عَنْ مِصْرِهِمْ، وَخَالَلُوا الْبَعِيْدَ مِمَّنْ عَاضَدَهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ، وَقَلَوُا الْقَرِيْبَ مِمَّنْ صَدَّ عَنْ وِجْهَتِهِمْ ، فَائْتَلَفُوا بَعْدَ التَّدَابُرِ وَالتَّقَاطُعِ فِي ذَهْرِهِمْ، وَقَطَعُوا الْأَسْبَابَ الْمُتَّصِلَةَ بِعَاجِلِ حُطَامِ الدُّنْيَا.

فَاجْعَلْهُمُ اللّٰهُمَّ فِي أَمْنٍ حِرْزِكَ وَظِلِّ كَنَفِكَ، وَرُدَّ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ قَصَدَ اِلَيْهِمْ بِالْعَدَاوَةِ مِنْ عِبَادِكَ، وَأَجْزِلْ لَهُمْ عَلَى دَعْوَتِهِمْ مِنْ كِفَايَتِكَ وَمَعُوْنَتِكَ، وَأَمِدَّهُمْ بِتَأْيِيْدِكَ وَنَصْرِكَ، وَأَرْهِقْ بِحَقِّهِمْ بَاطِلَ مَنْ أَرَادَ اِطْفَآءَ نُوْرِكَ. اَللّٰهُمَّ وَامْلَأْ بِهِمْ كُلَّ أُفُقٍ مِنَ الْآفَاقِ، وَقُطْرٍ مِنَ الْأَقْطَارِ قِسْطاً وَعَدْلاً وَمَرْحَمَةً وَفَضْلاً، وَاشْكُرْهُمْ عَلَى حَسَبِ كَرَمِكَ وَجُوْدِكَ وَمَا مَنَنْتَ بِهِ عَلَى الْقَائِمِيْنَ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبَادِكَ، وَادَّخِرْتَ لَهُمْ مِنْ ثَوَابِكَ مَا يَرْفَعُ لَهُمْ بِهِ الدَّرَجَاتِ، اِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَآءُ وَتَحْكُمُ مَا تُرِيْدُ.[1]

۱۔ مہج الدعوات: ۸۵، البلد الامین: ۲۶۰، مصباح المتہجد: ۱۵۶، کچھ فرق کے ساتھ۔

Presented by Ziaraat.Com

کتاب ''البلدالامین'' میں یہ عبارت بھی موجود ہے:

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خِيَرَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَطْهَارِ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَجِدُ هٰذِهِ النُّدْبَةَ امْتَحَتْ دَلاٰئِلُهَا، وَدَرَسَتْ أَعْلاٰمُهَا، وَعَفَتْ إِلاّٰ ذِكْرُهَا، وَتِلاٰوَةُ الْحُجَّةِ بِهَا. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَجِدُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مُشْتَبِهَاتٍ تَقْطَعُنِي دُوْنَكَ، وَمُبْطِئَاتٍ تَقْعُدُ بِي عَنْ إِجاٰبَتِكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنِّي عَبْدُكَ وَلاٰيُرْحَلُ إِلَيْكَ إِلاّٰ بِزاٰدٍ وَأَنَّكَ لاٰتَحْجُبُ عَنْ خَلْقِكَ إِلاّٰ أَنْ يَحْجُبَهُمُ الْأَعْمٰالُ دُوْنَكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ زاٰدَ الرّٰاحِلِ إِلَيْكَ عَزْمُ إِرٰادَةٍ يَخْتٰارُكَ بِهَا، وَيَصِيْرُ بِهَا إِلٰى مٰا يُؤَدِّي إِلَيْكَ. أَللّٰهُمَّ وَقَدْ نٰاداكَ بِعَزْمِ الْإِرٰادَةِ قَلْبِي فَاسْتَبْقِنِي نِعَمَكَ بِفَهْمِ حُجَّتِكَ لِسٰانِي وَمٰا تَيَسَّرَ لِي مِنْ إِرٰادَتِكَ. أَللّٰهُمَّ فَلاٰ أُخْتَزَلَنَّ عَنْكَ وَأَنَا اُمُّكَ، وَلاٰ أُحْتَلَجَنَّ عَنْكَ وَأَنَا أَتَحَرّٰاكَ. أَللّٰهُمَّ وَأَيِّدْنَا بِمٰا نَسْتَخْرِجُ بِهِ فَاقَّةَ الدُّنْيٰا مِنْ قُلُوْبِنٰا، وَتَنْعَشُنٰا مِنْ مَصٰارِعِ هَوٰانِهٰا، وَتَهْدِمُ بِهِ عَنّٰا مٰا شُيِّدَ مِنْ بُنْيٰانِهٰا، وَتَسْقِيْنٰا بِكَأْسِ السَّلْوَةِ عَنْهٰا حَتّٰى تُخَلِّصَنٰا لِعِبٰادَتِكَ، وَتُوْرِثَنٰا مِيْرٰاثَ أَوْلِيٰائِكَ الَّذِيْنَ ضَرَبْتَ لَهُمُ الْمَنٰازِلَ إِلٰى قَصْدِكَ، وَآنَسْتَ وَحْشَتَهُمْ حَتّٰى وَصَلُوا إِلَيْكَ. أَللّٰهُمَّ وَإِنْ كَانَ هَوًى مِنْ هَوَى الدُّنْيٰا أَوْ فِتْنَةٌ مِنْ فِتَنِهٰا عَلِقَ بِقُلُوْبِنٰا حَتّٰى قَطَعَنٰا عَنْكَ أَوْ حَجَبَنٰا عَنْ رِضْوٰانِكَ، وَقَعَدَ بِنٰا عَنْ إِجاٰبَتِكَ، فَاقْطَعِ اللّٰهُمَّ كُلَّ حَبْلٍ مِنْ حِبٰالِهٰا جَذَبَنٰا عَنْ طٰاعَتِكَ، وَأَعْرِضْ بِقُلُوْبِنٰا عَنْ أَدٰاءِ فَرٰائِضِكَ، وَاسْقِنٰا عَنْ ذٰلِكَ سَلْوَةً وَصَبْراً يُوْرِدُنٰا عَلٰى عَفْوِكَ، وَيُقْدِمُنٰا عَلٰى مَرْضٰاتِ، إِنَّكَ وَلِيُّ ذٰلِكَ. أَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْنٰا قٰائِمِيْنَ عَلٰى أَنْفُسِنٰا بِأَحْكٰامِكَ حَتّٰى تُسْقِطَ عَنّٰا مَؤُوْنَ الْمَعاصِي، وَاقْمَعِ الْأَهْوٰاءَ أَنْ تَكُوْنَ مُسٰاوِرَةً، وَهَبْ لَنٰا وَطْءَ آثٰارِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، وَاللُّحُوْقَ بِهِمْ حَتّٰى يَرْفَعَ الدِّيْنُ أَعْلاٰمَهُ ابْتِغٰاءَ الْيَوْمِ الَّذِي عِنْدَكَ. أَللّٰهُمَّ فَمُنَّ عَلَيْنٰا بِوَطْءِ اثٰارِ سَلَفِنٰا، وَاجْعَلْنٰا خَيْرَ فَرَطٍ

Presented by Ziaraat.Com

لِمَنِ انْتَمَّ بِنا، فَإِنَّکَ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرٌ وَذٰلِکَ عَلَیْکَ یَسِیْرٌ، وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِنا وَآلِهِ الْأَبْرارِ وَسَلَّمَ.[۱]

﴿۹﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعائے قنوت

بزرگ سید جناب علی بن طاؤوسؒ نے کتاب ''مہج الدعوات'' میں اس قنوت کو حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے نقل کیا ہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَکْرِمْ أَوْلِیائَکَ بِانْجازِ وَعْدِکَ، وَبَلِّغْهُمْ دَرْکَ ما یَأْمُلُوْنَهُ مِنْ نَصْرِکَ، وَاکْفُفْ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ نَصَبَ الْخِلافَ عَلَیْکَ، وَتَمَرَّدَ بِمَنْعِکَ عَلٰی رُکُوبِ مُخالَفَتِکَ، وَاسْتَعانَ بِرِفْدِکَ عَلٰی فَلِّ حَدِّکَ، وَقَصَدَ لِکَیْدِکَ بِأَیْدِکَ، وَوَسِعْتَهُ حِلْماً لِتَأْخُذَهُ عَلٰی جَهْرَةٍ، وَتَسْتَأْصِلَهُ عَلٰی عِزَّةٍ. فَإِنَّکَ اللّٰهُمَّ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ﴿حَتّٰی إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَها وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُها أَنَّهُمْ قادِرُونَ عَلَیْها أَتاها أَمْرُنا لَیْلاً أَوْ نَهاراً فَجَعَلْناها حَصِیْداً کَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْآیاتِ لِقَوْمٍ یَتَفَکَّرُوْنَ﴾[۲] وَقُلْتَ ﴿فَلَمّا آسَفُوْنا انْتَقَمْنا مِنْهُمْ﴾[۳]، وَإِنَّ الْغایَةَ عِنْدَنا قَدْ تَناهَتْ، وَإِنّا لِغَضَبِکَ غاضِبُوْنَ، وَإِنّا عَلٰی نَصْرِ الْحَقِّ مُتَعاصِبُوْنَ، وَالٰی وُرُوْدِ أَمْرِکَ مُشْتاقُوْنَ، وَلِإِنْجازِ وَعْدِکَ مُرْتَقِبُوْنَ، وَلِحُلُوْلِ وَعِیْدِکَ بِأَعْدائِکَ مُتَوَقِّعُوْنَ.

۱۔ البلد الامین: ۲۶۳ ۲۔ سورۂ یونس، آیت: ۲۴

۳۔ سورۂ زخرف، آیت: ۵۵

Presented by Ziaraat.Com

اَللّٰهُمَّ فَأْذَنْ بِذٰلِکَ، وَافْتَحْ طُرُقَاتِهِ، وَسَهِّلْ خُرُوْجَهُ، وَوَطِّأْ مَسَالِکَهُ، وَأَشْرِعْ شَرَائِعَهُ، وَأَيِّدْ جُنُوْدَهُ وَأَعْوَانَهُ، وَبَادِرْ بِأْسَکَ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ، وَابْسُطْ سَيْفَ نَقِمَتِکَ عَلٰى أَعْدَائِکَ الْمُعَانِدِيْنَ، وَخُذْ بِالثَّارِ، اِنَّکَ جَوَادٌ مَکَّارٌ۔[1]

﴿۱۰﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی قنوت میں دوسری دعا

سید بن طاؤوسؒ نے کتاب ''مہج الدعوات'' اور مرحوم کفعمیؒ نے کتاب ''البلد الامین'' میں یہ قنوت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت کیا ہے:

(قُلِ) اَللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِي الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ، وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ، وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ، بِيَدِکَ الْخَيْرُ، اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، يَا مَاجِدُ يَا جَوَادُ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، يَا بَطَّاشُ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ، يَا فَعَّالاً لِمَا يُرِيْدُ، يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ، يَا رَؤُوْفُ يَا رَحِيْمُ، يَا لَطِيْفُ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ.

أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ، الَّذِي اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَکَ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِکَ، وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي تُصَوِّرُ بِهِ خَلْقَکَ فِي الْأَرْحَامِ کَيْفَ تَشَاءُ، وَبِهِ تَسُوْقُ اِلَيْهِمْ أَرْزَاقَهُمْ فِي أَطْبَاقِ الظُّلُمَاتِ، مِنْ بَيْنِ الْعُرُوْقِ وَالْعِظَامِ، وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي أَلَّفْتَ بِهِ بَيْنَ قُلُوْبِ أَوْلِيَائِکَ، وَأَلَّفْتَ بَيْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ، لَا هٰذَا يُذِيْبُ هٰذَا، وَلَا هٰذَا يُطْفِئُ هٰذَا.

---

[1] البلد الامین: ۲۶۴

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي كَوَّنْتَ بِهِ طَعْمَ الْمِياهِ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَجْرَيْتَ بِهِ الْماءَ فِي عُرُوقِ النَّباتِ بَيْنَ أَطْباقِ الثَّرىٰ، وَسُقْتَ الْماءَ إِلَى عُرُوقِ الْأَشْجارِ بَيْنَ الصَّخْرَةِ الصَّمّاءِ، وَاَسْأَلُكَ باسْمِكَ الَّذِي كَوَّنْتَ بِهِ طَعْمَ الثِّمارِ وَأَلْوانَها. وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي بِهِ تُبْدِئُ وَتُعِيدُ، وَاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْفَرْدِ الْواحِدِ، الْمُتَفَرِّدِ بِالْوَحْدانِيَّةِ، الْمُتَوَحِّدِ بِالصَّمَدانِيَّةِ، وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي فَجَّرْتَ بِهِ الْماءَ مِنَ الصَّخْرَةِ الصَّمّاءِ، وَسُقْتَهُ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ.

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي خَلَقْتَ بِهِ خَلْقَكَ، وَرَزَقْتَهُمْ كَيْفَ شِئْتَ وَكَيْفَ شاؤُوا، يامَنْ لايُغَيِّرُهُ الْأَيّامُ وَاللَّيالِي، أَدْعُوكَ بِما دَعاكَ بِهِ نُوحٌ حِيْنَ ناداكَ فَأَنْجَيْتَهُ وَمَنْ مَعَهُ، وَأَهْلَكْتَ قَوْمَهُ، وَأَدْعُوكَ بِما دَعاكَ بِهِ إِبْراهِيمُ خَلِيْلُكَ حِيْنَ ناداكَ فَأَنْجَيْتَهُ وَجَعَلْتَ النّارَ عَلَيْهِ بَرْداً وَسَلاماً، وَأَدْعُوكَ بِما دَعاكَ بِهِ مُوسىٰ كَلِيْمُكَ حِيْنَ ناداكَ فَفَلَقْتَ لَهُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْتَهُ وَبَنِي إِسْرائِيْلَ، وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فِي الْيَمِّ. وَأَدْعُوكَ بِما دَعاكَ بِهِ عِيْسىٰ رُوْحُكَ حِيْنَ ناداكَ فَنَجَّيْتَهُ مِنْ أَعْدائِهِ وَإِلَيْكَ رَفَعْتَهُ، وَأَدْعُوكَ بِما دَعاكَ بِهِ حَبِيْبُكَ وَصَفِيُّكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ، وَمِنَ الْأَحْزابِ نَجَّيْتَهُ، وَعَلىٰ أَعْدائِكَ نَصَرْتَهُ.

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذا دُعِيْتَ بِهِ أَجَبْتَ، يا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ، يا مَنْ أَحاطَ بِكُلِّ شَيءٍ عِلْماً، يا مَنْ أَحْصىٰ كُلَّ شَيءٍ عَدَداً، يا مَنْ لاتُغَيِّرُهُ الْأَيّامُ وَاللَّيالِي، وَلاتَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْواتُ، وَلاتَخْفىٰ عَلَيْهِ اللُّغاتُ، وَلايُبْرِمُهُ إِلْحاحُ الْمُلِحِّيْنَ. أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، فَصَلِّ عَلَيْهِمْ بِأَفْضَلِ صَلَواتِكَ، وَصَلِّ عَلىٰ جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، الَّذِيْنَ بَلَّغُوا

Presented by Ziaraat.Com

عَنْکَ الْهُدیٰ،وَأَعْقَدُوا لَکَ الْمَوَاثِیْقَ بِالطَّاعَةِ، وَصَلِّ عَلٰی عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ.

یَا مَنْ لَایَخْلِفُ الْمِیْعَادَ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، وَاجْمَعْ لِي أَصْحَابِي وَصَبِّرْهُمْ،وَانْصُرْنِي عَلٰی أَعْدَائِکَ وَأَعْدَاءِ رَسُوْلِکَ، وَلَاتُخَیِّبْ دَعْوَتِي، فَإِنِّي عَبْدُکَ ،اِبْنُ عَبْدِکَ، اِبْنُ أَمَتِکَ، أَسِیْرٌ بِیْنَ یَدَیْکَ، سَیِّدِي أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ عَلَيَّ بِهٰذَا الْمَقَامِ وَتَفَضَّلْتَ بِهٖ عَلَيَّ دُوْنَ کَثِیْرٍ مِنْ خَلْقِکَ، أَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُنْجِزَ لِيْ مَا وَعَدْتَنِي، اِنَّکَ أَنْتَ الصَّادِقُ وَلَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. [۱]

﴿۱۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی قنوت میں تیسری دعا

مرحوم آیت اللہ سید نصر اللہ مستبط کہتے ہیں:

میں نے امیر المومنین علیہ السلام کے حرم میں حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو نماز کی حالت میں دیکھا اور آنحضرتؑ کی دلنشین دعا کو غور سے سنا۔ میں نے سنا کہ آنحضرتؑ اپنے قنوت میں یہ دعا پڑھ رہے تھے: أَللّٰهُمَّ اِنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ أَبِي سُفْیَانَ قَدْ عَادٰی عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَالْعَنْهُ لَعْناً وَبِیْلاً [۲]

۱۔ مجمع الدعوات:۹۱، البلد الامین:۲۶۵

۲۔ معجم رجال الفکر و الادب في النجف خلال ألف عام:۳/۱۱۹۹

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے

نماز جمعہ کے قنوت میں دعا

ابن مُقاتل کہتے ہیں:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا؟ تم نماز جمعہ کے قنوت میں کون سی دعا پڑھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: وہی دعائیں پڑھتا ہوں جو لوگ پڑھتے ہیں۔

حضرت نے فرمایا: وہ لوگ جو دعا پڑھتے ہیں اسے نہ پڑھو بلکہ قنوت میں یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ عَبْدَکَ وَخَلِيْفَتَکَ بِمَا أَصْلَحْتَ بِهِ أَنْبِيَائَکَ وَرُسُلَکَ، وَحُفَّهُ بِمَلَائِکَتِکَ، وَأَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مِنْ عِنْدِکَ، وَاسْلُکْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَداً يَحْفَظُوْنَهُ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ، وَأَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ أَمْناً، يَعْبُدُکَ لَايُشْرِکُ بِکَ شَيْئاً، وَلَاتَجْعَلْ لِأَحَدٍمِنْ خَلْقِکَ عَلٰى وَلِيِّکَ سُلْطَاناً، وَأْذَنْ لَهُ فِي جِهَادِ عَدُوِّکَ وَعَدُوِّهِ، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ، اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. [۱]

۱۔ مصباح المتہجد: ۳۶۲، جمال الاسبوع: ۲۵۶، بحار الانوار: ۸۹/۲۵۱، ابواب الجنات: ۱۸۳

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

تیسرا باب

نماز کے بعد کی دعائیں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

تیسرا باب

نماز کے بعد کی دعائیں

﴿۱﴾

نماز صبح کے بعد کی دعا

کتاب ''جمال الصالحین'' میں ہمارے آقا و مولا امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

شیعوں پر ہمارے حقوق میں سے یہ ہے کہ ہر واجب نماز کے بعد اپنے ہاتھ سے ٹھڈی پکڑ کر تین مرتبہ کہیں:

یا رَبَّ مُحَمَّدٍ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ، یا رَبَّ مُحَمَّدٍ اِحْفِظْ غَیْبَةَ مُحَمَّدٍ، یا رَبَّ مُحَمَّدٍ اِنْتَقِمْ لِابْنَةِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا السَّلام. [1]

۱۔ کمال الکلام: ۲/۷

﴿۲﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

ہر واجب نماز کے بعد کی دوسری دعا

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب واجب نماز سے فارغ ہو تو کہو:

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبّاً، وَبِالْإِسْلامِ دِيناً، وَبِالْقُرْآنِ كِتاباً، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيّاً، وَبِعَلِيٍّ وَلِيّاً، وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَئِمَّةً.

أَللّٰهُمَّ وَلِيُّكَ الْحُجَّةُ فَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ، وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ، وَامْدُدْ لَهُ فِي عُمُرِهِ، وَاجْعَلْهُ الْقائِمَ بِأَمْرِكَ، الْمُنْتَصِرَ لِدِينِكَ، وَأَرِهِ ما يُحِبُّ وَتَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ فِي نَفْسِهِ وَفِي ذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِهِ وَمالِهِ، وَفِي شِيعَتِهِ وَفِي عَدُوِّهِ، وَأَرِهِمْ مِنْهُ ما يَحْذَرُونَ، وَأَرِهِ فِيهِمْ ما يُحِبُّ وَتَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ، وَاشْفِ بِهِ صُدُورَنا وَصُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ.

اس حدیث شریف سے ہمارے مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے ہر واجب نماز کے بعد دعا کرنے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔[1]

۱۔ کمال الکلام: ۱۳/۲، اور اسی طرح ''نزھۃ الزاھد ۱۹'' میں وارد ہوا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۳﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کے لئے دعائے تشرف

روایت ہوئی ہے:

جو شخص بھی ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھے اور اس عمل کو پابندی سے انجام دیتا رہے تو اس کی عمر اتنی طولانی ہو جائے گی کہ اپنی زندگی سے تھک جائے گا اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے مشرف ہوگا اور وہ دعا یہ ہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، أَللّٰهُمَّ إِنَّ رَسُوْلَكَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالَ إِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ لِوَلِيِّكَ الْفَرَجَ، وَالنَّصْرَ وَالْعَافِيَةَ، وَلَا تَسُؤْنِي فِي نَفْسِي، وَلَا فِي فُلَانٍ.

فرمایا: فلاں کی جگہ پر جس کا بھی نام لینا چاہتے ہو لو۔[1]

۱۔ مکارم الاخلاق: ۲/۳۵۰ اور مصباح المتہجد: ۵۸۰، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۱۷۸، تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار کی دعا

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جو بھی ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھے عالم خواب یا بیداری میں حضرت امام حجت بن الحسن علیہما السلام کی زیارت کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، أَيْنَمَا كَانَ وَحَيْثُمَا كَانَ، مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا، عَنِّي وَعَنْ وَالِدَيَّ، وَعَنْ وُلْدِي وَإِخْوَانِي التَّحِيَّةَ وَالسَّلَامَ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ، وَزِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ، وَمَا أَحْصَاهُ كِتَابُهُ، وَأَحَاطَ عِلْمُهُ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي صَبِيْحَةِ هٰذَا الْيَوْمِ، وَمَا عِشْتُ فِيْهِ مِنْ أَيَّامِ حَيَاتِي، عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي، لَا أَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا أَزُوْلُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَنْصَارِ الذَّابِّيْنَ عَنْهُ، وَالْمُسْتَبِقِيْنَ لِأَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيْهِ فِي أَيَّامِهِ، وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ. اَللّٰهُمَّ فَإِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْماً مَقْضِيّاً فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِراً كَفَنِي، شَاهِراً سَيْفِي، مُجَرِّداً قَنَاتِي، مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرَةِ وَالْبَادِي. اَللّٰهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ، وَاكْحُلْ بَصَرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُ، وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ. اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ أَزْرَهُ، وَقَوِّ ظَهْرَهُ، وَطَوِّلْ عُمْرَهُ، وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ، وَأَحْيِ بِهِ عِبَادَكَ، فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾[1] فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ، اَلْمُسَمّٰى بِاسْمِ

۱۔ سورۂ روم، آیت: ۴۱

Presented by Ziaraat.Com

رَسُوْلِکَ صَلَوَاتُکَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، حَتّٰى لَايَظْفَرَ بِشَيءٍ مِنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهُ، وَيَحِقَّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيُحَقِّقَهُ. أَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِظُهُوْرِهِ، اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْداً وَنَرَاهُ قَرِيْباً، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ۔

﴿۵﴾

نماز صبح کے بعد کی دعا

سید علی بن طاؤس کتاب ''مصباح الزائر'' میں لکھتے ہیں:

یہ ایسی دعا ہے کہ جس کے ذریعہ ہر روز نماز صبح کے بعد ہمارے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت ہوتی ہے۔

أَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، فِي مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا، حَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ، وَعَنْ وَالِدَيَّ وَوُلْدِي، وَعَنِّي مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ، زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ، وَمُنْتَهٰى رِضَاهُ، وَعَدَدَ مَا أَحْصَاهُ كِتَابُهُ، وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمُهُ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، وَفِي كُلِّ يَوْمٍ، عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً (لَهُ) فِي رَقَبَتِي.

أَللّٰهُمَّ كَمَا شَرَّفْتَنِي بِهٰذَا التَّشْرِيْفِ، وَفَضَّلْتَنِي بِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ، وَخَصَصْتَنِي بِهٰذِهِ النِّعْمَةِ، فَصَلِّ عَلٰى مَوْلَايَ وَسَيِّدِي صَاحِبِ الزَّمَانِ، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَشْيَاعِهِ، وَالذَّابِّيْنَ عَنْهُ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ، طَائِعاً غَيْرَ مُكْرَهٍ، فِي الصَّفِّ الَّذِي نَعَتَّ أَهْلَهُ فِي كِتَابِكَ، فَقُلْتَ ﴿صَفّاً كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ﴾ [۲]

۱۔ بحار الانوار: ۸۶/۶۱ ۲۔ سورۂ صف، آیت: ۴

عَلٰی طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ وَآلِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ بَيْعَةٌ لَهٗ فِي عُنُقِي اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ۱

﴿۶﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی دعا

شیخ بہائیؒ نماز صبح کی تعقیبات میں بیان فرماتے ہیں:

اپنی داڑھی کو دائیں ہاتھ سے پکڑیں اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی آسمان کی طرف اٹھائیں اور ساتھ مرتبہ کہیں:

يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. ۲

۱۔ زادالمعاد ۴۸۷، مصباح الزائر: ۴۵۴

کچھ بزرگوں نے اسے باب زیارت میں نقل کیا ہے کیونکہ یہ دعا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کرنے اور آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے مترادف ہے۔

۲۔ مفتاح الفلاح: ۴۰۶، مصباح المتہجد: ۵۳ (کچھ فرق کے ساتھ)

Presented by Ziaraat.Com

﴿۷﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی دوسری دعا

''منہاج العارفین'' میں ذکر ہوا ہے:

یہ مستحب ہے کہ نماز پڑھنے والا صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ کہے:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ''[۱]

﴿۸﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی ایک اور دعا

علامہ مجلسیؒ نے کتاب ''المقباس'' میں نقل کیا ہے کہ نماز صبح کی تعقیب میں کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے ۱۰۰ مرتبہ کہے:

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ۔[۲]

۱۔ منہاج العارفین: ۱۰۸ ۲۔ مکیال المکارم: ۲/۱۳

Presented by Ziaraat.Com

﴿۹-۱۱﴾

شدید مشکلات سے نجات پانے کے لئے

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعائیں

مرحوم محدث نوری کتاب ''دار السلام'' میں لکھتے ہیں:

جلیل القدر عالم جناب حاج ملا فتح علی سلطان آبادیؒ نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں: مقدس فاضل آخوند ملا محمد صادق عراقیؒ نہایت ہی فقر و تنگدستی اور شدید پریشانی کے عالم میں زندگی گذار رہے تھے۔ مشکلات انہیں امان نہ دیتی تھی اور ایک عرصہ سے ان مشکلات سے رہائی کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا یہاں تک کہ ایک دن خواب میں صحراء کے اندر ایک بڑا خیمہ دیکھا جس کا بڑا سا قبہ بھی تھا۔

شیخ نے پوچھا: یہ خیمہ کس کا ہے؟

جواب ملا: یہ خیمہ مظلوموں اور بیکسوں کے مسیحا اور ان کی فریاد سننے والے امام منتظر حجت قائم حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کا خیمہ ہے۔

شیخ تیزی سے اس کی طرف گئے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ ان کے سارے دردوں کا علاج وہیں تھا۔

اور جب بیکسوں کی اس پناہ گاہ کی خدمت میں شرفیاب ہوئے تو روزگار کی سختی اور اہل و عیال کی فقر و پریشان حالی بیان کی اور آنحضرتؑ سے دعا کی درخواست کی تا کہ مشکلات اور پریشانیوں سے چھٹکارہ ملے۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے اپنے فرزندوں میں سے ایک سید کے حوالے کیا اور اشارہ سے سید اور ان کا خیمہ دکھایا۔

مقدس فاضل آنحضرتؑ کے خیمہ سے نکل کر اس سید کے خیمہ کی طرف چلے جہاں حضرتؑ نے

Presented by Ziaraat.Com

اشارہ فرمایا تھا۔اچانک معتمد اور دانشور سید محمد سلطان آبادیؒ (ناقل کے والد) کو دیکھتے ہیں جو سجادہ پر بیٹھے دعاوقرائت قرآن میں مشغول ہیں۔

سلام کے بعد آنحضرتؑ نے جس امر کے لئے ان کے حوالہ کیا تھا ان سے بیان کیا، انہوں نے ایسی دعا تعلیم فرمائی جوان کی سختی و پریشانی کو دور کردے اور ان کے رزق وروزی میں اضافہ کردے۔

جب وہ نیند سے بیدار ہوئے تو انہیں دعا یاد ہو چکی تھی۔اس بزرگ سید کے گھر کی طرف چل پڑے حالانکہ اس خواب سے پہلے ان کا سید سے کوئی اچھا رابطہ نہ تھا اور ان سے اس طرح کنارہ کش تھے کہ جس کا یہاں ذکر نہیں کیا جا سکتا۔

جب اس بزرگ سید کے گھر داخل ہوئے تو وہ اسی حالت میں تھے کہ جس حالت میں انہیں خواب میں دیکھا تھا۔اسی طرح جانماز پر بیٹھے ذکر خدا و استغفار میں مشغول تھے۔سلام کیا اور سید نے جواب دیا اور دیکھ کر مسکرائے، گویا وہ اس سارے واقعہ سے باخبر ہیں اور اس راز سے واقف ہیں ان سے پھر وہی سوال کیا جو خواب میں کیا تھا اور سید نے پھر وہی دعا تعلیم کی جو خواب میں تعلیم فرمائی تھی۔

شیخ نے کچھ مدت کے لئے یہ دعا پڑھی اور تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا نے ان کی طرف رخ کیا اور مشکلات دور ہو گئیں۔

محدث نوریؒ کہتے ہیں: ہمارے استاد سید کے خاص احترام اور ان کے بلند مقام کے قائل تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے۔آخری عمر میں انہوں نے سید سے ملاقات کی اور ان کی شاگردی میں آ گئے۔

عالم خواب اور بیداری میں سید نے شیخ کو تین چیزیں تعلیم فرمائیں:

۱۔طلوع فجر کے بعد سینہ پر ہاتھ رکھ کر ستّر مرتبہ کہے: "یا فَتّاحُ"

مرحوم کفعمیؒ "کتاب المصباح" میں لکھتے ہیں: جو بھی یہ عمل انجام دے گا، پروردگار عالم اس کے دل سے حجاب اور پردوں کو اٹھا دے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۔شیخ کلینیؒ نے کتاب ''کافی'' میں یہ روایت ذکر کی ہے: پیغمبر اسلامؐ کا ایک صحابی ایک مدت تک آنحضرتؐ کی خدمت میں نہ آیا اور جب ایک عرصہ کے بعد آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا:

کس چیز کی وجہ سے تم ایک عرصہ سے ہماری زیارت کو نہیں آئے؟

اس نے عرض کیا: بیماری وفقر کی وجہ سے نہ آ سکا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو ایسی دعا تعلیم دوں کہ تمہاری بیماری اور فقر دور ہو جائے؟

اس نے کہا: جی ہاں، یا رسولؐ اللہ!

حضرتؐ نے فرمایا: کہو:

لاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِاللّٰهِ (الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لاٰيَمُوْتُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ (صاحِبَةً وَلاٰ) وَلَداً، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْراً.

راوی کہتا ہے: کچھ عرصہ گذرنے کے بعد وہ صحابی آیا اور کہنے لگا:

اے رسول خداؐ! پروردگار عالم نے میری بیماری وفقر دور کر دیا ہے۔

۳۔وہ روایت جسے شیخ ابن فہد حلیؒ نے ''عدۃ الداعی'' میں پیغمبر اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

جو بھی نماز صبح کے بعد اس دعا کو پڑھے اور بارگاہ خدا میں دست حاجت و نیاز بلند کرے تو پروردگار عالم جلد ہی اس کی حاجت کو پوری فرمائے گا اور اس کے تمام مہم کاموں کو پورا کر دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَاُفَوِّضُ أَمْرِي اِلَى اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبادِ، فَوَقٰيهُ اللّٰهُ سَيِّئاتِ ما مَكَرُوا، لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، سُبْحانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّالِمِيْنَ، فَاسْتَجَبْنا لَهُ وَنَجَّيْناهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

Presented by Ziaraat.Com

الْوَكِيْلُ، فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ، وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ، مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا مَا شَاءَ النَّاسُ، مَا شَآ اللّٰهُ وَاِنْ كَرِهَ النَّاسُ.

حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ، حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ، حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ، حَسْبِيَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، حَسْبِيْ مَنْ هُوَ حَسْبِيْ، حَسْبِيْ مَنْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ، حَسْبِيْ مَنْ كَانَ مُذْ كُنْتُ (لَمْ يَزَلْ) حَسْبِيْ، حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

حقیقت یہ ہے کہ یہ دعا ان دعاؤں میں سے ہے جسے پابندی کے ساتھ پڑھنے کا خیال رکھا جائے اور فہم و نقل اور روایت بھی قول کی صداقت پر گواہ ہے۔[1]

﴿۱۲﴾

ہر روز صبح اور ظہر کی نماز کے بعد

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو بھی روز جمعہ اور ہر دن صبح اور ظہر کی نماز کے بعد "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ" کہے تو وہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کو دیکھے بغیر نہیں مرے گا۔[2]

۱۔ دار السلام: ۲/۲۶۶

۲۔ مصباح المتہجد: ۳۶۸، البحار: ۸۶/۷۷ اور ۸۹/۳۶۳، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۱۶۹ میں وارد ہوا ہے کہ اس صلوات کو سو مرتبہ پڑھیں۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۳﴾

ہر روز ظہر کی نماز کے بعد

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا

کتاب ''فلاح السائل'' میں ذکر ہوا ہے:

حضرت امام صادق علیہ السلام کی پیروی میں نماز ظہر کی اہم تعقیبات میں سے ایک حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا ہے، وہ امامؑ جن کے آنے کی خوشخبری حضرت رسول خداؐ نے صحیح ترین روایات میں بیان فرمائی ہے اور آخری زمانے میں ان کے ظہور کا وعدہ دیا ہے کہ آنحضرتؑ آخری زمانے میں ظہور فرمائیں گے۔

محمد بن رہبان دیبلی نے روایت کی ہے:

ابو علی محمد بن حسن بن محمد بن جمہور قمی کہتے ہیں: میرے باپ نے اپنے بابا ب محمد بن جمہور سے اور انہوں نے احمد بن حسین سکّری سے اور انہوں نے عباد بن محمد مدائنی سے نقل کیا ہے: میں مدینہ منورہ میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا، میں نے دیکھا کہ آنحضرتؑ ظہر کی نماز تمام کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے کہہ رہے ہیں:

يا سامِعَ كُلِّ صَوْتٍ، يا جامِعَ ، يا بارِئَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ الْمَوْتِ، يا باعِثُ، يا وارِثُ، يا سَيِّدَ السّادَةِ، يا اِلهَ الْآلِهَةِ، يا جَبّارَ الْجَبابِرَةِ، يا مَلِكَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا رَبَّ الْأَرْبابِ، يا مَلِكَ الْمُلُوكِ. يا بَطّاشَ يا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ، يا فَعّالاً لِما يُرِيدُ، يا مُحْصِيَ عَدَدِ الْأَنْفاسِ وَنَقْلِ الْأَقْدامِ، يا مَنِ السِّرُّ عِنْدَهُ عَلانِيَةٌ، يا مُبْدِئُ، يا مُعِيدُ. أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ عَلى خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَبِحَقِّهِمُ الَّذِي وَأَوْجَبْتَ لَهُمْ

Presented by Ziaraat.Com

عَلٰی نَفْسِکَ،أَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَیْتِهِ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلاٰمُ،وَأَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ السَّاعَةَ السَّاعَةَ بِفِکَاکِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ.وَأَنْجِزْ لِوَلِیِّکَ وَابْنِ نَبِیِّکَ الدَّاعِي اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ، وَأَمِیْنِکَ فِي خَلْقِکَ، وَعَیْنِکَ فِي عِبَادِکَ، وَحُجَّتِکَ عَلٰی خَلْقِکَ،عَلَیْهِ صَلَوَاتُکَ وَبَرَکَاتُکَ وَعُدَّهُ .أَللّٰهُمَّ أَیِّدْهُ بِنَصْرِکَ، وَانْصُرْ عَبْدَکَ، وَقَوِّ أَصْحَابَهُ وَصَبِّرْهُمْ، وَافْتَحْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْکَ سُلْطَاناً نَصِیْراً، وَعَجِّلْ فَرَجَهُ، وَأَمْکِنْهُ مِنْ أَعْدَائِکَ وَأَعْدَاءِ رَسُوْلِکَ، یا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ.

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! کیا آپ نے اپنے لئے دعا فرمائی؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: نور آل محمد علیہم السلام کے لئے اور جو ان میں غائب ہے اور جو خدا کے حکم سے ان کے دشمنوں سے ان کا انتقام لے گا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! آنحضرتؑ کب قیام کریں گے؟

آنحضرت نے فرمایا: جب خداوند چاہے کہ جس کے ہاتھ میں خلقت اور امور ہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا ان کے قیام وخروج کی کچھ علامات اور نشانیاں ہیں؟

حضرتؑ نے فرمایا: ہاں! اس کی مختلف نشانیاں ہیں۔

میں نے عرض کیا: وہ کون سی نشانیاں ہیں؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: زمین کے مشرق اور مغرب سے ایک پرچم بلند ہوگا اور اہل ''زوراء'' کو فتنہ پوری طرح گھیر لے گا اور میرے چچا حضرت زید کے بیٹوں میں سے ایک شخص یمن سے قیام کرے گا اور خانہ کعبہ کا پردہ تاراج ہوگا اور جو خدا کی مشیت کا تقاضا ہوگا، وہی ہوگا۔[۲]

۱۔ بحار الانوار: ۶۲/۸۶، فلاح السائل: ۱۷۰، المصباح: ۴۸۸، البلد الامین: ۲۷

۲۔ کمال الکارم: ۱۱/۲

کتاب ''مکیال المکارم'' میں ذکر ہوا ہے: اس دعا سے چند چیزیں استفادہ کی جاتی ہیں:

۱۔حضرت حجت صلوات اللہ علیہ کے حق میں دعا کرنا اور ظہر کی نماز کے بعد آپ کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔

۲حضرت حجت صلوات اللہ علیہ کے لئے دعا کرتے وقت ہاتھوں کو بلند کرنا مستحب ہے۔

۳۔حاجت طلب کرنے سے پہلے ائمہ اطہار علیہم السلام کو اپنا شفیع قرار دینا اور ان کے حق میں دعا کرنا مستحب ہے۔

۴۔دعا کے آغاز میں خدا کی حمد وثناء کرنا مستحب ہے۔

۵۔حاجت طلب کرنے سے پہلے محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا مستحب ہے۔

۶۔استغفار کے ذریعہ خود کو گناہوں سے پاک کرنا تا کہ پاکیزہ دل کے ساتھ اجابت دعا کے لئے آمادہ ہو۔اس مطلب کی دلیل وشاہد دعا کا وہ فقرہ ہے جس میں امامؑ نے بخشش ،مغفرت اور آگ سے رہائی کے لئے درخواست کی ہے۔

۷۔ائمہ اطہار علیہم السلام کے کلام میں ''ولی مطلق'' (جب یہ کسی قید واضافہ کے بغیر ہو) سے مراد حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔

۸۔آنحضرتؑ نے اصحاب وانصار کے حق میں دعا کرنا بھی مستحب ہے۔

۹۔امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہمارے اعمال کے شاہد ہیں اور اس مطلب پر یہ جملہ ''آپ کی نگاہیں آپ کے چاہنے والوں پر ہیں'' دلالت کرتا ہے۔

۱۰۔حضرت حجت صلوات اللہ علیہ کے القابات میں سے ایک لقب نور آل محمد علیہم السلام ہے۔اس بارے میں متعدد روایت بھی موجود ہیں اور محقق نوریؒ نے ان میں سے بعض روایات کو اپنی کتاب ''نجم الثاقب'' میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۔امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف امیر المؤمنین علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے

Presented by Ziaraat.Com

علاوہ بقیہ ائمہ اطہار علیہم السلام سے افضل ہیں اور بعض روایات اس کی تائید کرتی ہیں۔

۱۲۔خداوند عالم نے ان کو محفوظ رکھا ہے اور خدا نے اپنے اور اپنے پیغمبروں کے دشمنوں سے انتقام لینے کے لئے ان کے ظہور میں تاخیر کی ہے۔اس بارے میں بھی متواتر روایات موجود ہیں۔

۱۳۔حضرت حجت صلوات اللہ علیہ کے ظہور کا وقت اسرار الٰہی میں سے ہے، یہ مصلحت الٰہی کا تقاضا ہے اور اس بارے میں بھی متواتر روایات موجود ہیں۔

۱۴۔مذکورہ علامتیں اور نشانیاں حتمی نہیں ہیں کیونکہ اپنے کلام کے آخر میں فرماتے ہیں ''مشیت الٰہی جس بات کا تقاضا کرے گی، وہی ہوگا''۔[1]

﴿۱۴﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے عصر کی نماز کے بعد دعا

سید بن طاؤس کتاب ''فلاح السائل'' میں لکھتے ہیں: میرے مولا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پیروی کرتے ہوئے نماز عصر کے بعد تعقیبات میں سے سب سے بہترین تعقیب ہمارے مولا حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا ہے۔

چنانچہ یحییٰ بن فضل نوفلی کہتے ہیں: میں بغداد میں حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا، آنحضرتؑ نے نماز عصر کے بعد اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور میں نے سنا کہ

۱۔کمال الکلام: ۱۱/۲

Presented by Ziaraat.Com

آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے:

أَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، اَلْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظّٰاهِرُ وَالْبٰاطِنُ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ،اِلَيْكَ زِيٰادَةُ الْأَشْيٰاءِ وَنُقْصٰانِهٰا، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ،خَلَقْتَ الْخَلْقَ بِغَيْرِ مَعُوْنَةٍ مِنْ غَيْرِكَ، وَلاٰ حٰاجَةٍ اِلَيْهِمْ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ،مِنْكَ الْمَشِيَّةُ وَاِلَيْكَ الْبَدْءُ. وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ،قَبْلَ الْقَبْلِ وَخٰالِقُ الْقَبْلِ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، بَعْدَ الْبَعْدِ وَخٰالِقُ الْبَعْدِ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، تَمْحُو مٰا تَشٰاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتٰابِ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، غٰايَةُ كُلِّ شَيْءٍ وَوٰارِثُهُ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، لاٰيَعْزُبُ عَنْكَ الدَّقِيْقُ وَلاَ الْجَلِيْلُ، وَأَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ،لاٰيَخْفٰى عَلَيْكَ اللُّغٰاتُ، وَلاٰتَتَشٰابَهُ عَلَيْكَ الْأَصْوٰاتُ. كُلَّ يَوْمٍ أَنْتَ فِي شَأْنٍ،لاٰيَشْغَلُكَ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ، عٰالِمُ الْغَيْبِ وَأَخْفٰى، دَيّٰانُ الدِّيْنِ، مُدَبِّرُ الْأُمُوْرِ،بٰاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ،مُحْيِ الْعِظٰامِ وَهِيَ رَمِيْمٌ. أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ، اَلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ، اَلَّذِي لاٰيَخِيْبُ مَنْ سَأَلَكَ بِهِ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ الْمُنْتَقِمِ لَكَ مِنْ أَعْدٰائِكَ، وَأَنْجِزْ لَهُ مٰاوَعَدْتَهُ، يٰا ذَا الْجَلاٰلِ وَالْإِكْرٰامِ.

یحییٰ بن فضل کہتے ہیں کہ میں نے عرض: آپ نے کس کے لئے دعا فرمائی؟

فرمایا: مہدی آل محمد علیہم السلام کے لئے۔

پھر فرمایا: میرے والد اس وجود پر قربان ہوں! جس کا شکم اندر، ابرو ملی ہوئی اور پنڈلیاں پتلی ہیں وہ چہار شانہ ہیں، ان کا بدن طاقتور اور رنگ گندمی ہے، اور تہجد و شب زندہ داری کی وجہ سے رنگ زردی مائل ہے۔

میرے پدر اس پر قربان! جو رات کو سجدہ اور رکوع کے ذریعہ صبح تک گذارتا ہے۔

میرے والد اس پر قربان! کہ خدا کی راہ میں کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ

Presented by Ziaraat.Com

نہیں ہوتا اور جو مطلق تاریکی واندھیرے میں ہدایت کا چراغ ہے۔

میرے والد اس پر قربان! کہ جو خدا کے حکم سے قیام کرے گا۔

فرمایا: جب شہر انبار میں سپاہیوں کو نہر فرات اور دجلہ کے کنارے دیکھو اور دیکھو کہ کوفہ کا پل منہدم ہو جائے، کوفے کے بعض گھر آگ میں جل جائیں تو اس وقت جو کچھ پروردگار عالم کی مشیت کے مطابق ہو انجام دے گا، کسی کو امر خدا پر غلبہ نہیں ہے اور اس کے حکم کو ٹالا نہیں جا سکتا۔[1]

﴿۱۵﴾

نماز شب کی پہلی دو رکعتوں کے بعد

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

شیخ طوسیؒ فرماتے ہیں: نماز شب کی شروع کی دو رکعتوں کے بعد یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

أَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُکَ وَلَمْ يُسْأَلْ مِثْلُکَ، أَنْتَ مَوْضِعُ مَسْأَلَةِ السّائِلِيْنَ وَمُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرّاغِبِيْنَ، أَدْعُوْکَ وَلَمْ يُدْعَ مِثْلُکَ، وَأَرْغَبُ اِلَيْکَ وَلَمْ يُرْغَبْ اِلٰى مِثْلِکَ، أَنْتَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَأَرْحَمُ الرّاحِمِيْنَ. أَسْأَلُکَ بِفَضْلِکَ الْمَسائِلِ وَأَنْجَحِهٰا وَأَعْظَمِهٰا، يا اَللّٰهُ يا رَحْمٰنُ يا رَحِيْمُ وَبِأَسْمائِکَ الْحُسْنٰى، وَأَمْثالِکَ الْعُلْيا، وَنِعَمِکَ الَّتِي لاتُحْصٰى وَبِأَكْرَمِ أَسْمائِکَ عَلَيْکَ، وَأَحَبِّهٰا اِلَيْکَ، وَأَقْرَبِهٰا مِنْکَ وَسِيْلَةً، وَأَشْرَفِهٰا عِنْدَکَ مَنْزِلَةً، وَأَجْزَلِهٰا لَدَيْکَ ثَوٰاباً، وَأَسْرَعِهٰا فِي الْاُمُوْرِ

---

[1] فلاح السائل: ۱۹۹، المصباح: ۵۱۰، البلد الامین: ۳۵، تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔

Presented by Ziaraat.Com

اِجابَةً، وَبِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْأَكْبَرِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَعْظَمِ الْأَكْرَمِ، اَلَّذِي تُحِبُّهُ وَتَهْوٰاهُ، وَتَرْضٰى بِهٖ عَمَّنْ دَعاكَ، فَاسْتَجِبْتَ لَهُ دُعاءَهُ، وَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ لاتَحْرِمَ سائِلَكَ وَلاتَرُدَّهُ.

وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِي التَّوْراةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ، وَبِكُلِّ اسْمٍ دَعاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلائِكَتُكَ، وَأَنْبِياؤُكَ وَرُسُلُكَ، وَأَهْلُ طاعَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ، وَتُعَجِّلَ خِزْيَ أَعْدائِهٖ.

اور پھر یہاں جو بھی چاہے دعا کرے۔[1]

کتاب ''مکیال المکارم'' میں ذکر ہوا ہے:

میں نے کتاب ''جمال الصالحین'' میں اس دعا میں کچھ اضافہ دیکھا جو یوں تھا:

وَتَجْعَلُنا مِنْ أَصْحابِهٖ وَأَنْصارِهٖ، وَتَرْزُقَنا بِهٖ رَجاءَ نا، وَتَسْتَجِيْبُ بِهٖ دُعائَنا۔[2]

مرحوم کفعمیؒ کہتے ہیں:

مستحب ہے یہ دعا نماز شب کی ہر دوسری رکعت کے بعد پڑھی جائے۔[3]

۱۔ مصباح المتہجد: ۱۳۹

۲۔ مکیال المکارم: ۲/۱۴

۳۔ المصباح: ۷۵

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۶﴾

نماز شب کی چوتھی رکعت کے بعد

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

نماز شب کی چوتھی رکعت کے بعد دو سجدۂ شکر بجالائیں اور ان دونوں سجدوں میں سو مرتبہ ''مٰا شآءَ اللّٰہُ، مٰا شآءَ اللّٰہُ'' کہیں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

یٰا رَبِّ، أَنْتَ اللّٰہُ، مٰا شِئْتَ مِنْ أَمْرٍ یَکُوْنُ، فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِي فِیْمٰا تَشٰآءُ أَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ، وَتَجْعَلَ فَرَجِي وَفَرَجَ اِخْوانِي مَقْرُوْناً بِفَرَجِہِمْ، وَتَفْعَلَ بِي کَذٰا وَکَذٰا.

اور جس چیز کے لئے چاہیں، دعا کریں۔[1]

۱۔ مصباح المتہجد: ۱۴۵

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

چوتھا باب

ایّام ہفتہ کی دعائیں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

چوتھا باب

ایام ہفتہ کی دعائیں

﴿۱﴾

روز پنجشنبہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

سید بن طاووسؒ لکھتے ہیں:

پنجشنبہ کے اعمال و وظائف میں سے ایک یہ ہے کہ اس دن مستحب ہے کہ انسان رسول اکرمؐ پر ہزار مرتبہ صلوات بھیجے اور اس طرح کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ. [1]

۱۔ جمال الاسبوع: ۱۲۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے

روز پنجشنبہ عصر سے روز جمعہ کے آخر تک صلوات

شیخ طوسیؒ لکھتے ہیں: مستحب ہے انسان پنجشنبہ کے دن نماز عصر کے بعد جمعہ کے روز آخر تک پیغمبر اکرمؐ پر اس طرح سے زیادہ صلوات بھیجے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَأَھْلِکْ عَدُوَّھُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ.

اگر یہ ذکر سو مرتبہ کہے تو اس کی فضیلت اور زیادہ ہے۔[۱]

نیز مرحوم کفعمیؒ کہتے ہیں: مستحب ہے کہ انسان روز پنجشنبہ ہزار مرتبہ سورۂ ''قدر'' پڑھے اور رسول اکرمؐ پر ہزار مرتبہ صلوات بھیجے اور پھر مذکورہ صلوٰات پڑھے۔[۲]

﴿۳﴾

شب جمعہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

مرحوم شیخ طوسیؒ کتاب ''مختصر المصباح'' میں شب جمعہ کے فرائض کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رسول اکرمؐ پر سو مرتبہ یا جس قدر ممکن ہو اس طرح صلوات بھیجو:

۱۔ مصباح المتہجد ۲۶۵، اور ۲۵۷ میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔ ۲۔ المصباح: ۱۷۷

Presented by Ziaraat.Com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ۔[1]

دعاءِ علوی مصری کا واقعہ

جلیل القدر سید بن طاؤس ؒ "مہج الدعوات" میں فرماتے ہیں:

میں نے دعاءِ علوی مصری کو ایک قدیم نسخہ میں دیکھا جس کے مؤلف نے اپنا تعارف حسین بن علی بن ہند کے نام سے کروایا ہے اور جنہوں نے یہ کتاب شوال ۳۶۹۱ھ میں تحریر کی۔ مؤلف نے دعا کی سند کو یوں بیان کیا ہے: یہ وہ دعا ہے جسے ہمارے آقا و مولا حضرت امام منتظر عجل اللہ فرجہ الشریف نے اپنے شیعوں میں سے ایک شخص کو خواب میں تعلیم فرمائی جو ظالم کے ہاتھوں ستایا ہوا تھا اور اس دعا کے سبب پروردگار عالم نے اس کے امور درست فرمائے اور اس کے دشمنوں کو نابود کیا۔

سید فرماتے ہیں: علوی مصری کے نام سے معروف یہ دعا ہر سخت، دشوار اور اہم کام کے لئے پڑھی جاتی ہے۔

سید بن طاؤس اس دعا کو دو طریقوں سے ذکر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابو الحسن بن حماد بصری نے کہا: ابو عبداللہ حسین بن محمد علوی نے مجھے خبر دی کہ محمد بن علی علوی مصری کا بیان ہے: حاکم مصر کے پاس کسی نے میری شکایت کر دی جس کی وجہ سے میں سخت پریشانی اور غم میں مبتلا تھا اور کسی طرف سے کوئی راہ نجات دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ لہذا میں اپنے اجداد طاہرین علیہم السلام کی زیارت کے قصد سے عراق گیا اور ان کے حرم میں پناہ گزیں ہو گیا۔ میں پندرہ دن حائر حسینی کے جوار میں پناہ گزیں رہا اور شب و روز گریہ وزاری اور دعا و مناجات میں مشغول رہتا اور ایک دن نیند اور بیداری کی درمیانی حالت تھی کہ میں نے اپنے آقا و مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو اپنے سامنے دیکھا اور انہوں نے مجھ

---

[1] مکیال المکارم: ۳۱/۲

فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تم فلاں سے ڈرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! وہ میرے لئے اس کا کوئی اچھا ارادہ نہیں ہے اور میں نے اپنے مولا کے پاس پناہ لی ہے تا کہ میں ان سے اس کی شکایت کروں اور یہ مجھے اس کے شر سے نجات دلائیں۔

آنحضرتؑ نے فرمایا: تم نے خدا ''جو تمہارا اور تمہارے اجداد کا پروردگار ہے'' کو اس دعا کے ذریعہ کیوں نہیں پکارا جس دعا کو انبیاء علیہم السلام سخت مشکلات کے وقت پڑھتے تھے اور ان کی مشکلات ختم ہو جاتیں تھیں؟

میں نے عرض کیا: وہ کس طرح دعا کرتے تھے تا کہ میں بھی ویسے ہی دعا کروں؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: شب جمعہ اٹھو اور غسل کرو، نماز شب پڑھو اور جب سجدہ شکر بجالاؤ تو دوزانو بیٹھ کر گریہ وزاری کے ساتھ یہ دعا پڑھو۔

محمد بن مصری کہتے ہیں: آنحضرتؑ متواتر پانچ شب تشریف لائے اور انہوں نے یہ دعا تکرار فرمائی یہاں تک کہ مجھے یاد ہو گئی اور شب جمعہ ان کے آنے کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ میں اٹھا اور غسل کرنے کے بعد اپنے کپڑے تبدیل کئے، عطر لگایا اور نماز شب پڑھنے کے بعد دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا اور خدا کی بارگاہ میں وہ دعا پڑھی۔

ہفتہ کی رات بھی آنحضرتؑ اسی طرح تشریف لائے جیسے گذشتہ راتوں میں تشریف لائے تھے اور میری طرف رخ کر کے فرمایا: اے محمد! تمہاری دعا مستجاب ہو گئی اور تمہارا دشمن قتل ہو گیا، جیسے ہی تم نے دعا تمام کی، پروردگار عالم نے اسے ہلاک کر دیا۔

محمد بن علی کہتے ہیں: جب صبح ہوئی تو مجھے کوئی پریشانی نہیں تھی سوائے یہ کہ میں اپنے اجداد علیہم السلام کو الوداع کہوں اور گھر چلا جاؤں۔ میں گھر کے لئے روانہ ہوا اور ابھی کچھ راستہ ہی طے کیا تھا کہ میں نے اپنے بیٹوں کے ایک قاصد کو خط کے ساتھ دیکھا جس میں لکھا تھا:

آپ جس شخص سے ڈرتے تھے اس نے کچھ لوگوں کو مہمان بلایا اور ضیافت کے بعد مہمان اپنے

Presented by Ziaraat.Com

گھر چلے گئے لیکن وہ اپنے نوکروں کے ساتھ وہیں سو گیا۔

صبح ہوئی تو اس سے کوئی حس وحرکت دکھائی نہ دی جب اس کے سر سے لحاف اٹھایا تو دیکھا کہ اس کا سر تن سے جدا ہے اور اس سے خون جاری اور یہ واقعہ شب جمعہ پیش آیا ہے، جتنا جلدی ہو گھر واپس آجائیں۔ جب میں گھر پہنچا تو میں نے اس واقعہ کے رونما ہونے کا وقت پوچھا تو معلوم ہوا یہ ٹھیک اسی وقت پیش آیا جب میں نے اس دعا کو تمام کیا تھا اور وہ دعا یہ ہے [1]

﴿۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعاء علوی مصری

﴿جو سخت مشکلات میں پڑھی جاتی ہے﴾

رَبَّ مَنْ ذَا الَّذِي دَعاکَ فَلَمْ تُجِبْهُ، وَمَنْ ذَا الَّذِي سَأَلَکَ فَلَمْ تُعْطِهِ، وَمَنْ ذَا الَّذِي نَاجاکَ فَخَيَّبْتَهُ، أَوْ تَقَرَّبَ اِلَيْکَ فَأَبْعَدْتَهُ. وَرَبَّ هٰذا فِرْعَوْنُ ذُوا الْأَوْتادِ، مَعَ عِنادِهِ وَكُفْرِهِ وَعُتُوِّهِ وَاِدِّعائِهِ الرُّبُوْبِيَّةَ لِنَفْسِهِ، وَعِلْمِکَ بِأَنَّهُ لايَتُوْبُ، وَلايَرْجِعُ وَلايَئُوْبُ، وَلايُؤْمِنُ وَلايَخْشَعُ، اِسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَأَعْطَيْتَهُ سُؤْلَهُ، كَرَماً مِنْکَ وَجُوْداً، وَقِلَّةَ مِقْدارٍ لِما سَئَلَکَ عِنْدَکَ، مَعَ عِظَمِهِ عِنْدَهُ، أَخْذاً بِحُجَّتِکَ عَلَيْهِ، وَتَأْكِيداً لَهُ حِيْنَ فَجَرَ وَكَفَرَ، وَاسْتَطالَ عَلى قَوْمِهِ وَتَجَبَّرَ، وَبِكُفْرِهِ عَلَيْهِمُ افْتَخَرَ، وَبِظُلْمِهِ لِنَفْسِهِ تَكَبَّرَ، وَبِحِلْمِکَ عَنْهُ اسْتَكْبَرَ، فَكَتَبَ وَحَكَمَ عَلى نَفْسِهِ جُرْأَةً مِنْهُ، أَنَّ جَزاءَ مِثْلِهِ أَنْ يُغْرَقَ فِي الْبَحْرِ، فَجَزَيْتَهُ بِما حَكَمَ بِهِ عَلى نَفْسِهِ.

۱۔ مہج الدعوات: ۳۳۴، جنۃ الماوی: ۲۲۷

Presented by Ziaraat.Com

اِلٰهِي وَأَنَا عَبْدُكَ، اِبْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، مُعْتَرِفٌ لَكَ بِالْعُبُوْدِيَّةِ، مُقِرٌّ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ خَالِقِي، لاٰ اِلٰهَ لِي غَيْرُكَ، وَلاٰ رَبَّ لِي سِوَاكَ،مُوْقِنٌ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ رَبِّي، وَاِلَيْكَ مَرَدِّي وَاِيَابِي، عَالِمٌ بِأَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتَحْكُمُ مَا تُرِيْدُ، لاٰ مُعَقِّبَ لِحُكْمِكَ، وَلاٰ رَادَّ لِقَضَائِكَ، وَأَنَّكَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ، لَمْ تَكُنْ مِنْ شَيءٍ، وَلَمْ تَبِنْ عَنْ شَيءٍ،كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيءٍ، وَأَنْتَ الْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيءٍ،وَالْمُكَوِّنُ لِكُلِّ شَيءٍ،خَلَقْتَ كُلَّ شَيءٍ بِتَقْدِيْرٍ،وَأَنْتَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ.وَأَشْهَدُ أَنَّكَ كَذٰلِكَ كُنْتَ وَتَكُوْنُ، وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ، لاٰ تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلاٰ نَوْمٌ، وَلاٰتُوْصَفُ بِالْأَوْهَامِ، وَلاٰ تُدْرَكُ بِالْحَوَاسِّ، وَلاٰ تُقَاسُ بِالْمَقَايِيْسِ، وَلاٰ تُشَبَّهُ بِالنَّاسِ،وَأَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ عَبِيْدُكَ وَاِمَاؤُكَ، أَنْتَ الرَّبُّ وَنَحْنُ الْمَرْبُوْبُوْنَ، وَأَنْتَ الْخَالِقُ وَنَحْنُ الْمَخْلُوْقُوْنَ، وَأَنْتَ الرَّازِقُ وَنَحْنُ الْمَرْزُوْقُوْنَ.فَلَكَ الْحَمْدُ يَا اِلٰهِي، اِذْ خَلَقْتَنِي بَشَراً سَوِيّاً، وَجَعَلْتَنِي غَيْبِيّاً مَكْفِيّاً، بَعْدَ مَا كُنْتَ طِفْلاً صَبِيّاً، تَقُوْتُنِي مِنَ الثَّدْيِ لَبَناً مَرِيْئاً، وَغَذَّيْتَنِي غِذَاءً طَيِّباً هَنِيْئاً، وَجَعَلْتَنِي ذَكَراً مِثَالاً سَوِيّاً.فَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً اِنْ عُدَّ لَمْ يُحْصَ، وَاِنْ وُضِعَ لَمْ يَتَّسِعْ لَهُ شَيءٌ، حَمْداً يَفُوْقُ عَلٰى جَمِيْعِ حَمْدِ الْحَامِدِيْنَ، وَيَعْلُو عَلٰى حَمْدِ كُلِّ شَيْءٍ، وَيَفْخُمُ وَيَعْظُمُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ،وَكُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَيْءٌ.وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ أَنْ يُحْمَدَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَزِنَةَ مَا خَلَقَ،وَزِنَةَ أَجَلِّ مَا خَلَقَ، وَبِوَزْنِ أَخَفِّ مَا خَلَقَ، وَبِعَدَدِ أَصْغَرِ مَا خَلَقَ.وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى يَرْضٰى رَبُّنَا وَبَعْدَ الرِّضٰا، وَأَسْئَلُهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ يَغْفِرَ لِي ذَنْبِي، وَأَنْ يَحْمَدَ لِي أَمْرِي، وَيَتُوْبَ عَلَيَّ اِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.اِلٰهِي وَاِنِّي أَنَا أَدْعُوْكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ صَفْوَتُكَ أَبُوْنَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلاٰمُ، وَهُوَ مُسِيءٌ ظَالِمٌ حِيْنَ أَصَابَ الْخَطِيْئَةَ، فَغَفَرْتَ لَهُ خَطِيْئَتَهُ،

Presented by Ziaraat.Com

وَتُبْتَ عَلَيْهِ،وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيْبُ،أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،وَأَنْ تَغْفِرَ لِي خَطِيْئَتِي وَتَرْضى عَنِّي، فَإِنْ لَمْ تَرْضَ عَنِّي فَاعْفُ عَنِّي، فَإِنِّي مُسِيءٌ ظالِمٌ خاطِئٌ عاصٍ، وَقَدْ يَعْفُو السَّيِّدُ عَنْ عَبْدِهِ، وَلَيْسَ بِراضٍ عَنْهُ، وَأَنْ تُرْضِيَ عَنِّي خَلْقَكَ، وَتُمِيْطَ عَنِّي حَقَّكَ. اِلهِي وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلامُ، فَجَعَلْتَهُ صِدِّيْقاً نَبِيّاً،وَرَفَعْتَهُ مَكاناً عَلِيّاً، وَاسْتَجَبْتَ دُعائَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيْبُ،أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،وَاَنْ تَجْعَلَ مَآبِي اِلى جَنَّتِكَ، وَمَحَلِّي فِي رَحْمَتِكَ، وَتُسْكِنَنِي فِيْها بِعَفْوِكَ، وَتُزَوِّجَنِي مِنْ حُوْرِها، بِقُدْرَتِكَ يا قَدِيْرُ. اِلهِي وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ نُوْحٌ، اِذْ نادىٰ رَبَّهُ﴿ أَنِّي مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ،،فَفَتَحْنا أَبْوابَ السَّماءِ بِماءٍ مُنْهَمِرٍ،، وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوْناً فَالْتَقَى الْماءُ عَلى أَمْرٍ قَدْقُدِرَ﴾ ا وَنَجَّيْتَهُ عَلى ذاتِ أَلْواحٍ وَدُسُرٍ، فَاسْتَجَبْتَ دُعائَهُ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يَاقَرِيْبُ،أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُنْجِيَنِي مِنْ ظُلْمِ مَنْ يُرِيْدُ ظُلْمِي،وَتَكُفَّ عَنِّي بَأْسَ مَنْ يُرِيْدُ هَضْمِي، وَتَكْفِيَنِي شَرَّ كُلِّ سُلْطانٍ جائِرٍ، وَعَدُوٍّ قاهِرٍ،وَمُسْتَخِفٍّ قادِرٍ، وَجَبّارٍ عَنِيْدٍ، وَكُلِّ شَيْطانٍ مَّرِيْدٍ، وَانْسِيٍّ شَدِيْدٍ، وَكَيْدِ كُلِّ مَكِيْدٍ،يا حَلِيْمُ يا وَدُوْدُ. اِلهِي وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ صالِحٌ عَلَيْهِ السَّلامُ فَنَجَّيْتَهُ مِنَ الْخَسْفِ، وَأَعْلَيْتَهُ عَلى عَدُوِّهِ، وَاسْتَجَبْتَ دُعائَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيْبُ،أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُخَلِّصَنِي مِنْ شَرِّ ما يُرِيْدُنِي أَعْدائِي بِهِ، وَسَعى بِي حُسّادِي، وَتَكْفِيَنِيْهِمْ بِفِكايَتِكَ، وَتَتَوَلّانِي بِوِلايَتِكَ،وَتَهْدِي قَلْبِي بِهُداكَ،وَتُؤَيِّدَنِي بِتَقْواكَ، وَتُبَصِّرَنِي ۲ بِما فِيْهِ رِضاكَ، وَتُغْنِيَنِي بِغِناكَ يا حَلِيْمُ.

۱۔سورۂ قمر،آیت:۱۰۔۱۲ ۲۔وَتَنْصُرَنِي

Presented by Ziaraat.Com

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَخَلِيلُ اِبْراهِيمُ عَلَيْهِ السَّلامُ، حِيْنَ أَرادَ نُمْرُوْدَ اِلْقائِهِ فِي النّارِ، فَجَعَلْتَ لَهُ النّارَ بَرْداً وَسَلاماً، وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يا قَرِيْبُ، أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُبَرِّدَ عَنِّي حَرَّ نارِكَ، وَتُطْفِئَ عَنِّي لَهِيْبَها، وَتَكْفِيَنِي حَرَّها، وَتَجْعَلَ نائِرَةَ أَعْدائِيْ فِي شِعارِهِمْ وَدِثارِهِمْ، وَتَرُدَّ كَيْدَهُمْ فِي نُحُوْرِهِمْ، وَتُبارِكَ لِي فِيْما أَعْطَيْتَنِيْهِ، كَما بارَكْتَ عَلَيْهِ وَعَلى آلِهِ، اِنَّكَ أَنْتَ الْوَهّابُ الْحَمِيْدُ الْمَجِيْدُ.

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ اِسْماعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلامُ، فَجَعَلْتَهُ نَبِيّاً وَرَسُوْلاً، وَجَعَلْتَ لَهُ حَرَمَكَ مَنْسَكاً وَمَسْكَناً وَمَأْوىً، وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَنَجَّيْتَهُ مِنَ الذَّبْحِ اِ، وَقَرَّبْتَهُ رَحْمَةً مِنْكَ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يا قَرِيْبُ، أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَفْسَحَ لِي فِي قَبْرِي، وَتَحُطَّ عَنِّي وِزْرِي، وَتَشُدَّ لِيْ أَزْرِي، وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي، وَتَرْزُقَنِي التَّوْبَةَ بِحَطِّ السَّيِّئاتِ، وَتَصْاعُفِ الْحَسَناتِ، وَكَشْفِ الْبَلِيّاتِ، وَرِبْحِ التِّجاراتِ، وَدَفْعِ مَعَرَّةِ السِّعاياتِ، اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْواتِ، وَمُنْزِلُ الْبَرَكاتِ، وَقاضِي الْحاجاتِ، وَمُعْطِي الْخَيْراتِ، وَجَبّارُ السَّماواتِ.

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِما سَأَلَكَ بِهِ ابْنُ خَلِيْلِكَ اِسْماعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلامُ، الَّذِي نَجَّيْتَهُ مِنَ الذَّبْحِ، وَفَدَيْتَهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ، وَقَلَّبْتَ لَهُ الْمِشْقَصَ حِيْنَ (حتّٰی) ناجاكَ مُوْقِناً بِذَبْحِهِ، راضِياً بِأَمْرِ والِدِهِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يا قَرِيْبُ، أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُنْجِيَنِي مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَبَلِيَّةٍ، وَتَصْرِفَ عَنِّي كُلَّ ظُلْمَةٍ وَخِيْمَةٍ، وَتَكْفِيَنِي ما أَهَمَّنِي مِنْ اُمُوْرِ دُنْيايَ وَآخِرَتِي، وَما أُحاذِرُهُ وَأَخْشاهُ، وَمِنْ شَرِّ خَلْقِكَ أَجْمَعِيْنَ، بِحَقِّ آلِ يٰس.

ا۔ الذبح (ذال پر فتحہ کے ساتھ یعنی قتل ہونا اور ذال پر کسرہ کی صورت میں یعنی جو چیز قتل ہوئی ہو)

Presented by Ziaraat.Com

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ لُوطٌ عَلَيْهِ السَّلامُ، فَنَجَّيْتَهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْخَسْفِ وَالْهَدْمِ وَالْمُثْلاتِ وَالشِّدَّةِ وَالْجُهْدِ، وَأَخْرَجْتَهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ،وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَأْذَنَ لِي بِجَمِيعِ ما شُتَّتَ مِنْ شَمْلِي، وَتُقِرَّ عَيْنِي بِوَلَدِيْ وَأَهْلِي وَمالِي، وَتُصْلِحَ لِي أُمُورِي، وَتَبارِكَ لِيْ فِي جَمِيعِ أَحْوالِي، وَتُبَلِّغَنِي فِيْ نَفْسِيْ آمالِي .وَأَنْ تُجِيرَنِي مِنَ النّارِ، وَتَكْفِيَنِي شَرَّ الْأَشْرارِ بِالْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيارِ، اَلْأَئِمَةِالْأَبْرارِ، وَنُوْرِ الْأَنْوارِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطّاهِرِيْنَ الْأَخْيارِ، اَلْأَئِمَةِ الْمَهْدِيِّيْنَ،وَالصَّفْوَةِ الْمُنْتَجَبِيْنَ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ، وَتَرْزُقَنِي مُجالَسَتَهُمْ، وَتَمُنَّ عَلَيَّ بِمُرافَقَتِهِمْ، وَتُوَفِّقَ لِي صُحْبَتَهُمْ، مَعَ أَنْبِياءِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَمَلائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَعِبادِكَ الصّالِحِيْنَ، وَأَهْلِ طاعَتِكَ أَجْمَعِيْنَ، وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ وَالْكَرُوبِيِّيْنَ.

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ يَعْقُوبُ ،وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهُ، وَشُتَّتَ شَمْلُهُ(جَمْعُهُ)، وَفُقِدَ قُرَّةُ عَيْنِهِ ابْنُهُ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ،وَجَمَعْتَ شَمْلَهُ، وَأَقْرَرْتَ عَيْنَهُ،وَكَشَفْتَ ضُرَّهُ، وَأَنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَأْذَنَ لِي بِجَمِيعِ ما تَبَلَّدَ مِنْ أَمْرِيْ، وَتُقِرَّ عَيْنِي بِوَلَدِيْ وَأَهْلِي وَمالِي، وَتُصْلِحَ شَأْنِيْ كُلَّهُ، وَتَبارِكَ لِي فِيْ جَمِيعِ أَحْوالِي، وَتُبَلِّغَنِيْ فِيْ نَفْسِي آمالِي،وَتُصْلِحَ لِيْ أَفْعالِي،وَتَمُنَّ عَلَيَّ يا كَرِيمُ، يا ذَا الْمَعالِي بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ.

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلامُ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ، وَنَجَّيْتَهُ مِنْ غَيابَتِ الْجُبِّ، وَكَشَفْتَ ضُرَّهُ، وَكَفَيْتَهُ كَيْدَ اِخْوَتِهِ،وَجَعَلْتَهُ بَعْدَ الْعُبُوْدِيَّةِ مَلِكاً، وَاسْتَجَبْتَ دُعائَهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَدْفَعَ عَنِّي كَيْدَ كُلِّ كائِدٍ، وَشَرَّ كُلِّ حاسِدٍ،

Presented by Ziaraat.Com

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اِلٰهِیْ وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي دَعاکَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ اِذْ قُلْتَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ ﴿وَنَادَیْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْأَیْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِیّاً﴾ ۱ وَضَرَبْتَ لَهُ طَرِیْقاً فِي الْبَحْرِ یَبَساً، وَنَجَّیْتَهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِیْلَ، وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا، وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَائَهُ، وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِیْباً یَا قَرِیْبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعِیْذَنِي مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ، وَتُقَرِّبَنِي مِنْ عَفْوِکَ، وَتَنْشُرَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِکَ مَا تُغْنِیَنِي بِهِ عَنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ، وَیَکُوْنُ لِي بَلَاغاً أَنَالُ بِهِ مَغْفِرَتَکَ وَرِضْوَانَکَ، یَا وَلِيَّ وَوَلِيَّ الْمُؤْمِنِیْنَ.

اِلٰهِي وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي دَعاکَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ دَاوُوْدَ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَائَهُ، وَسَخَّرْتَ لَهُ الْجِبَالَ، یُسَبِّحْنَ مَعَهُ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْکَارِ، وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً کُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ، وَشَدَدْتَ مُلْکَهُ، وَآتَیْتَهُ الْحِکْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ، وَأَلَنْتَ لَهُ الْحَدِیْدَ، وَعَلَّمْتَهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَهُمْ، وَغَفَرْتَ ذَنْبَهُ، وَکُنْتَ مِنْهُ قَرِیْباً یَا قَرِیْبُ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُسَخِّرَ لِي جَمِیْعَ أُمُوْرِي، وَتُسَهِّلَ لِي تَقْدِیْرِي، وَتَرْزُقَنِي مَغْفِرَتَکَ وَعِبَادَتَکَ، وَتَدْفَعَ عَنِّي ظُلْمَ الظَّالِمِیْنَ، وَکَیْدَ الْکَائِدِیْنَ، وَمَکْرَ الْمَاکِرِیْنَ، وَسَطَوَاتِ الْفَرَاعِنَةِ الْجَبَّارِیْنَ، وَحَسَدَ الْحَاسِدِیْنَ، یَا أَمَانَ الْخَائِفِیْنَ، وَجَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ، وَثِقَةَ الْوَاثِقِیْنَ، وَذَرِیْعَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَرَجَاءَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ، وَمُعْتَمَدَ الصَّالِحِیْنَ، یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اِلٰهِي وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي دَعاکَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُوْدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ، اِذْ قَالَ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْکاً لَا یَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي اِنَّکَ أَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ ۲

۱۔ سورۂ مریم، آیت: ۵۲

۲۔ سورۂ ص آیت: ۳۵

Presented by Ziaraat.Com

فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَأَطَعْتَ لَهُ الْخَلْقَ، وَحَمَلْتَهُ عَلَى الرِّيحِ،وَعَلَّمْتَهُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ، وَسَخَّرْتَ لَهُ الشَّياطِينَ مِنْ كُلِّ بَنّاءٍ وَغَوّاصٍ، وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفادِ، هٰذا عَطاؤُكَ لا عَطاءُ غَيْرِكَ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَهْدِيَ لِي قَلْبِي، وَتَجْمَعَ لِي لُبِّي،وَتَكْفِيَنِي هَمّي، وَتُؤْمِنَ خَوْفِي، وَتَفُكَّ أَسْرِي، وَتَشُدَّ أَزْرِي، وَتُمْهِلَنِي وَتُنَفِّسَنِي،وَتَسْتَجِيبَ دُعائِي، وَتَسْمَعَ نِداءِي، وَلاتَجْعَلَ فِي النّارِ مَأْوايَ، وَلاَ الدُّنْيا أَكْبَرَهَمّي، وَأَنْ تُوَسِّعَ عَلَيَّ رِزْقِي، وَتُحَسِّنَ خُلُقِي،وَتُعْتِقَ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ، فَإِنَّكَ سَيِّدِي وَمَوْلايَ وَمُؤَمِّلِي.

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ أَيُّوبَ، لَمّا حَلَّ بِهِ الْبَلاءُ بَعْدَ الصِّحَّةِ،وَنَزَلَ السَّقَمُ مِنْهُ مَنْزِلَ الْعافِيَةِ، وَالضّيْقُ بَعْدَ السَّعَةِ وَالْقُدْرَةِ، فَكَشَفْتَ ضُرَّهُ،وَرَدَدْتَ عَلَيْهِ أَهْلَهُ، وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ، حِيْنَ نادٰاكَ، داعِياً لَكَ، راغِباً اِلَيْكَ، راجِياً لِفَضْلِكَ، شاكِياً اِلَيْكَ رَبِّ﴿اِنّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّاحِمِينَ﴾ ۱ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَكَشَفْتَ ضُرَّهُ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَكْشِفَ ضُرِّيْ، وَتُعافِيَنِي فِي نَفْسِيوَأَهْلِي وَمالِي وَوَلَدِيْ وَاِخْوانِي فِيْكَ، عافِيَةً باقِيَةً شافِيَةً كافِيَةً، وافِرَةً هادِيَةً نامِيَةً،مُسْتَغْنِيَةً عَنِ الْأَطِبّاءِ وَالْأَدْوِيَةِ، وَتَجْعَلَها شِعارِي وَدِثارِي، وَتُمَتِّعَنِي بِسَمْعِيوَبَصَرِي، وَتَجْعَلَهُمَا الْوارِثَيْنِ مِنّي، اِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ يُونُسُ بْنُ مَتّى فِي بَطْنِ الْحُوتِ حِيْنَ نادٰاكَ فِي ظُلُماتِ ثَلاثٍ﴿اَنْ لا اِلٰهَ اِلاّ أَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّي كُنْتُ مِنَ الظّالِمِينَ﴾ ۲ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّاحِمِينَ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ، وَأَنْبَتَّ عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ

۱۔سورۂ انبیاء،آیت:۸۳ ۲۔سورۂ انبیاء،آیت:۸۷

Presented by Ziaraat.Com

يَقْطِيْنٍ، وَأَرْسَلْتَهُ اِلٰى مِأَةِ اَلْفٍ أَوْ يَزِيْدُوْنَ،وَاَنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يا قَرِيْبُ.أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَسْتَجِيْبَ دُعائِي، وَتُدارِكَنِي بِعَفْوِكَ، فَقَدْغَرِقْتُ فِي بَحْرِ الظُّلْمِ لِنَفْسِي، وَرَكِبَنِي مَظالِمُ كَثِيْرَةٌ لِخَلْقِكَ عَلَيَّ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍوَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاسْتُرْنِيْ مِنْهُمْ، وَأَعْتِقْنِي مِنَ النّارِ، وَاجْعَلْنِي مِنْ عُتَقائِكَ وَطُلَقائِكَ مِنَ النّارِ، فِيْ مَقامِي هٰذا، بِمَنِّكَ يا مَنّانُ . اِلٰهِيْ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَاالسَّلامُ اِذْ أَيَّدْتَهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ، وَأَنْطَقْتَهُ فِي الْمَهْدِ، فَأَحْيٰى بِهِ الْمَوْتٰى، وَأَبْرَأَ بِهِ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِكَ، وَخَلَقَ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَصارَ طائِراً بِإِذْنِكَ، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يا قَرِيْبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُفَرِّغَنِي لِمٰا خُلِقْتُ لَهُ،وَلاتَشْغَلَنِي بِمٰا قَدْ تَكَلَّفْتَهُ لِي، وَتَجْعَلَنِي مِنْ عُبّادِكَ وَزُهّادِكَ فِيي الدُّنْيا، وَمِمَّنْ خَلَقْتَهُ لِلْعافِيَةِ، وَهَنَّأْتَهُ بِهٰا مَعَ كَرامَتِكَ يا كَرِيْمُ يا عَلِيُّ يا عَظِيْمُ.اِلٰهِيْ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ آصَفُ بْنُ بَرْخِيا عَلٰى عَرْشِ مَلِكَةِ سَبا،فَكانَ أَقَلَّ مِنْ لَحْظَةِ الطَّرْفِ، حَتّٰى كانَ مُصَوَّراً بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمّا رَأَتْهُ ﴿قِيْلَ أَهٰكَذٰاعَرْشُكِ قالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ﴾ ١ فَاسْتَجَبْتَ دُعائَهُ،وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يا قَرِيْبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،وَتُكَفِّرَ عَنِّي سَيِّئاتِي، وَتَقْبَلَ مِنِّي حَسَناتِي، وَتَقْبَلَ تَوْبَتِي،وَتَتُوْبَ عَلَيَّ، وَتُغْنِيَ فَقْرِي، وَتَجْبُرَ كَسْرِي، وَتُحْيِيَ فُؤادِي بِذِكْرِكَ، وَتُحْيِيَنِي فِيعافِيَةٍ،وَتُمِيْتَنِي فِي عافِيَةٍ.اِلٰهِيْ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ زَكَرِيّٰا عَلَيْهِ السَّلامُ حِيْنَ سَئَلَكَ، داعِياً لَكَ، راغِباً اِلَيْكَ، راجِياً لِفَضْلِكَ، فَقامَ فِي الْمِحْرابِ يُنادِي نِداءً خَفِيّاً،فَقالَ رَبِّ﴿ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيّاً ،، يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيّاً﴾ ٢

١۔سورۂ نمل، آیت:۴۲ ٢۔سورۂ مریم، آیت:۵،٦

Presented by Ziaraat.Com

فَوَهَبْتَ لَهُ يَحْيىٰ، وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعائَهُ،وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُبْقِيَ لِي أَوْلادِي، وَأَنْ تُمَتِّعَنِي بِهِمْ، وَتَجْعَلَنِي وَإِيّاهُمْ مُؤْمِنِيْنَ لَكَ، راغِبِيْنَ فِي ثَوابِكَ، خائِفِيْنَ مِنْ عِقابِكَ، راجِيْنَ لِما عِنْدَكَ، آيِسِيْنَ مِمّا عِنْدَ غَيْرِكَ حَتّٰى تُحْيِيَنا حَيوةً طَيِّبَةً، وَتُمِيْتَنا مِيْتَةً طَيِّبَةً، اِنَّكَ فَعّالٌ لِما تُرِيْدُ.

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِالِاسْمِ الَّذِي سَئَلَتْكَ بِهِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ،﴿ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ﴾ [1] ،فَاسْتَجَبْتَ لَها دُعائَها،وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُقِرَّ عَيْنِي بِالنَّظَرِ اِلىٰ جَنَّتِكَ، وَوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَأَوْلِيائِكَ، وَتُفَرِّجَنِي بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ،وَتُؤْنِسَنِي بِهِ وَبِآلِهِ، وَبِمُصاحَبَتِهِمْ وَمُرافَقَتِهِمْ، وَتُمَكِّنَ لِي فِيْها، وَتُنْجِيَنِي مِنَ النّارِ، وَما أُعِدَّ لِأَهْلِها مِنَ السَّلاسِلِ وَالْأَغْلالِ، وَالشَّدائِدِ وَالْأَنْكالِ، وَأَنْواعِ الْعَذابِ، بِعَفْوِكَ يا كَرِيْمُ. اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَتْكَ بِهِ عَبْدَتُكَ وَصِدّيْقَتُكَ مَرْيَمَ الْبَتُوْلُ وَأُمُّ الْمَسِيْحِ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِمَا السَّلامُ، اِذْ قُلْتَ﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِن رُّوْحِنا وَصَدَّقَتْ بِكَلِماتِ رَبِّها وَكُتُبِهِ وَكانَتْ مِنَ الْقانِتِيْنَ﴾ [2] فَاسْتَجَبْتَ لَها دُعائَها،وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ،أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُحْصِنَنِي بِحِصْنِكَ الْحَصِيْنِ، وَتَحْجُبَنِي بِحِجابِكَ الْمَنِيْعِ، وَتُحْرِزَنِي بِحِرْزِكَ الْوَثِيْقِ، وَتَكْفِيَنِي بِكِفايَتِكَ الْكافِيَةِ، مِنْ شَرِّ كُلِّ طاغٍ، وَظُلْمِ كُلِّ باغٍ، وَمَكْرِ كُلِّ ماكِرٍ، وَغَدْرِ كُلِّ غادِرٍ، وَسِحْرِ كُلِّ ساحِرٍ، وَجَوْرِ كُلِّ سُلْطانٍ جائِرٍ، بِمَنْعِكَ يا مَنِيْعُ.

۱۔ سورۂ تحریم، آیت:۱۱ ۲۔ سورۂ تحریم، آیت:۱۲

Presented by Ziaraat.Com

اِلٰهِي وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَصَفِيُّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَمِينُكَ عَلى وَحْيِكَ، وَبَعِيثُكَ اِلى بَرِيَّتِكَ، وَرَسُولُكَ اِلى خَلْقِكَ مُحَمَّدٌ خاصَّتُكَ وَخالِصَتُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَجَبْتَ دُعائَهُ، وَأَيَّدْتَهُ بِجُنُودٍ لَمْ يَرَوْها، وَجَعَلْتَ كَلِمَتَكَ الْعُلْيا، وَكَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلى، وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يا قَرِيْبُ، أَنْ تُصَلِّي عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلٰوةً زاكِيَةً طَيِّبَةً، نامِيَةً باقِيَةً مُبارَكَةً، كَما صَلَّيْتَ عَلى أَبِيْهِمْ اِبْراهِيْمَ وَآلِ اِبْراهِيْمَ، وَبارِكْ عَلَيْهِمْ كَما بارَكْتَ عَلَيْهِمْ، وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ كَما سَلَّمْتَ عَلَيْهِمْ، وَزِدْهُمْ فَوْقَ ذٰلِكَ كُلِّهِ زِيادَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَاخْلُطْنِي بِهِمْ، وَاجْعَلْنِي مِنْهُمْ، وَاحْشُرْنِي مَعَهُمْ، وَفِي زُمْرَتِهِمْ حَتّٰى تَسْقِيَنِي مِنْ حَوْضِهِمْ، وَتُدْخِلَنِي فِي جُمْلَتِهِمْ، وَتَجْمَعَنِي وَاِيّاهُمْ، وَتُقِرَّ عَيْنِي بِهِمْ، وَتُعْطِيَنِي سُؤْلِي، وَتُبَلِّغَنِي آمالِي فِي دِيْنِي وَدُنْيايَ وَآخِرَتِي، وَمَحْيايَ وَمَماتِي، وَتُبَلِّغَهُمْ سَلامِي، وَتَرُدَّ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلامَ وَعَلَيْهِمُ السَّلامَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.

اِلٰهِي وَأَنْتَ الَّذِي تُنادِي فِي أَنْصافِ كُلِّ لَيْلَةٍ هَلْ مِنْ سائِلٍ فَأُعْطِيَهُ، أَمْ هَلْ مِنْ داعٍ فَأُجِيْبَهُ، أَمْ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ، أَمْ هَلْ مِنْ راجٍ فَأُبَلِّغَهُ رَجاهُ، أَمْ هَلْ مِنْ مُؤَمِّلٍ فَأُبَلِّغَهُ أَمَلَهُ، ها أَنا سائِلُكَ بِفِنائِكَ، وَمِسْكِيْنُكَ بِبابِكَ، وَضَعِيْفُكَ بِبابِكَ، وَفَقِيْرُكَ بِبابِكَ، وَمُؤَمِّلُكَ بِفِنائِكَ، أَسْأَلُكَ نائِلَكَ، وَأَرْجُوْ رَحْمَتَكَ، وَأُؤَمِّلُ عَفْوَكَ، وَأَلْتَمِسُ غُفْرانَكَ، فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

وَأَعْطِنِي سُؤْلِي، وَبَلِّغْنِي أَمَلِي، وَاجْبُرْ فَقْرِي، وَارْحَمْ عِصْيانِي، وَاعْفُ عَنْ ذُنُوْبِي، وَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ الْمَظالِمِ لِعِبادِكَ، وَقَوِّ ضَعْفِي، وَأَعِزَّ مَسْكَنَتِي، وَثَبِّتْ وَطْأَتِي، وَاغْفِرْ جُرْمِي، وَأَنْعِمْ بالِي، وَأَكْثِرْ مِنَ الْحَلالِ مالِي، وَخِرْ لِي فِي جَمِيْعِ أُمُوْرِي وَأَفْعالِي، وَرَضِّنِي بِها، وَارْحَمْنِي وَوالِدَيَّ وَما وَلَدا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ،

Presented by Ziaraat.Com

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، اَلْأَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، اِنَّکَ سَمِيْعُ الدَّعَوَاتِ، وَأَلْهِمْنِي مِنْ بِرِّهِمَا مَا أَسْتَحِقُّ بِهِ هَوَانَکَ وَالْجَنَّةَ، وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِهِمَا ،وَاغْفِرْ سَيِّئَاتِهِمَا، وَاجْزِهِمَا بِأَحْسَنِ مَا فَعَلاَ بِي ثَوَابَکَ وَالْجَنَّةَ.

اِلٰهِي وَقَدْ عَلِمْتُ يَقِيْناً أَنَّکَ لاَتَأْمُرُ بِالظُّلْمِ وَلاَتَرْضَاهُ، وَلاَتَمِيْلُ اِلَيْهِ وَلاَتَهْوَاهُ وَلاَتُحِبُّهُ وَلاَتَغْشَاهُ، وَتَعْلَمُ مَا فِيْهِ هٰؤُلآءِ الْقَوْمُ مِنْ ظُلْمِ عِبَادِکَ وَبَغْيِهِمْ عَلَيْنَا،وَتَعَدِّيْهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ وَلاَ مَعْرُوْفٍ، بَلْ ظُلْماً وَعُدْوَاناً وَزُوْراً وَبُهْتَاناً، فَاِنْ کُنْتَ جَعَلْتَ لَهُمْ مُدَّةً لاَبُدَّ مِنْ بُلُوْغِهَا، أَوْکَتَبْتَ لَهُمْ آجَالاً يَنَالُوْنَهَا، فَقَدْ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الصِّدْقُ﴿يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْکِتَابِ﴾ [1]

فَاِنَّا أَسْأَلُکَ بِکُلِّ مَا سَئَلَکَ بِهِ أَنْبِيَائُکَ الْمُرْسَلُوْنَ وَرُسُلُکَ، وَأَسْئَلُکَ بِمَا سَئَلَکَ بِهِ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ، وَمَلاَئِکَتُکَ الْمُقَرَّبُوْنَ،أَنْ تَمْحُوَ مِنْ اُمِّ الْکِتَابِ ذٰلِکَ، وَتَکْتُبَ لَهُمُ الْاِضْمِحْلاَلَ وَالْمَحْقَ، حَتّٰى تُقَرِّبَ آجَالَهُمْ، وَتَقْضِيَ مُدَّتَهُمْ، وَتُذْهِبَ اَيَّامَهُمْ،وَتُبَتِّرَ أَعْمَارَهُمْ، وَتُهْلِکَ فُجَّارَهُمْ، وَتُسَلِّطَ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، حَتّٰى لاَتُبْقِيَ مِنْهُمْ أَحَداً، وَلاَتُنَجِّيَ مِنْهُمْ أَحَداً، وَتُفَرِّقَ جُمُوْعَهُمْ، وَتَکِلَّ سِلاَحَهُمْ، وَتُبَدِّدَ شَمْلَهُمْ،وَتُقَطِّعَ آجَالَهُمْ، وَتُقَصِّرَ أَعْمَارَهُمْ، وَتُزَلْزِلَ أَقْدَامَهُمْ، وَتُطَهِّرَ بِلاَدَکَ مِنْهُمْ، وَتُظْهِرَ عِبَادَکَ عَلَيْهِمْ، فَقَدْ غَيَّرُوا سُنَّتَکَ، وَنَقَضُوا عَهْدَکَ، وَهَتَکُوْا حَرِيْمَکَ، وَأَتَوْا عَلٰى مَانَهَيْتَهُمْ عَنْهُ، وَعَتَوْا عُتُوّاً کَبِيْراً کَبِيْراً، وَضَلُّوْا ضَلاَلاً بَعِيْداً.

فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأْذَنْ لِجَمْعِهِمْ بِالشَّتَاتِ، وَلِحَيِّهِمْ بِالْمَمَاتِ،وَلأَزْوَاجِهِمْ بِالنَّهَبَاتِ، وَخَلِّصْ عِبَادَکَ مِنْ ظُلْمِهِمْ، وَاقْبِضْ أَيْدِيَهُمْ عَنْ

۱۔ سورۂ رعد، آیت:۳۹

Presented by Ziaraat.Com

هَضْمِهِمْ،وَطَهِّرْ أَرْضَكَ مِنْهُمْ، وَأْذَنْ بِحَصْدِ نَبَاتِهِمْ، وَاسْتِيْصَالِ شَافَتِهِمْ، وَشَتَاتِ شَمْلِهِمْ،وَهَدْمِ بُنْيَانِهِمْ، يا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

وَأَسْأَلُكَ يا اِلٰهِي وَالٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، وَرَبِّي وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، وَأَدْعُوْكَ بِمَا دَعَاكَ بِهِ عَبْدَاكَ وَرَسُوْلَاكَ، وَنَبِيَّاكَ وَصَفِيَّاكَ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، حِيْنَ قَالَا دَاعِيَيْنِ لَكَ،رَاجِيَيْنِ لِفَضْلِكَ﴿رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِيْنَةً وَأَمْوَالاً فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيْمَ﴾ ۱فَمَنَنْتَ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِمَا بِالْإِجَابَةِ لَهُمَا اِلٰى أَنْ قَرَعْتَ سَمْعَهُمَا بِأَمْرِكَ، فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ رَبِّ﴿قَدْ أُجِيْبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ ۲اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَطْمِسَ عَلٰى أَمْوَالِ هٰؤُلَاءِ الظَّلَمَةِ، وَأَنْ تَشْدُدَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، وَأَنْ تَخْسِفَ بِهِمْ بَرَّكَ، وَأَنْ تُغْرِقَهُمْ فِي بَحْرِكَ، فَإِنَّ السَّمٰاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا لَكَ، وَأَرِ الْخَلْقَ قُدْرَتَكَ فِيْهِمْ، وَبَطْشَتَكَ عَلَيْهِمْ، فَافْعَلْ ذٰلِكَ بِهِمْ، وَعَجِّلْ لَهُمْ ذٰلِكَ،يا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ، وَخَيْرَ مَنْ دُعِيَ، وَخَيْرَ مَنْ تَذَلَّلَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ، وَرُفِعَتْ اِلَيْهِ الْأَيْدِي، وَدُعِيَ بِالْأَلْسُنِ، وَشَخَصَتْ اِلَيْهِ الْأَبْصَارُ،وَأُمَّتْ اِلَيْهِ الْقُلُوْبُ، وَنُقِلَتْ اِلَيْهِ الْأَقْدَامُ، وَتُحُوْكِمَ اِلَيْهِ فِي الْأَعْمَالِ.

اِلٰهِي وَأَنَا عَبْدُكَ أَسْئَلُكَ مِنْ أَسْمَائِكَ بِأَبْهَاهَا، وَكُلُّ أَسْمَائِكَ بَهِيٌّ، بَلْ أَسْئَلُكَ بِأَسْمَائِكَ كُلِّهَا،اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُرْكِسَهُمْ عَلٰى أُمِّ رُؤُسِهِمْ فِي زُبْيَتِهِمْ، وَتُرْدِيَهُمْ فِي مَهْوٰى حُفْرَتِهِمْ، وَارْمِهِمْ بِحَجَرِهِمْ، وَذَكِّهِمْ بِمَشَاقِصِهِمْ،وَاكْبُبْهُمْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ، وَاخْنُقْهُمْ بِوَتَرِهِمْ، وَارْدُدْ كَيْدَهُمْ فِي نُحُوْرِهِمْ

۱۔سورۂ یونس،آیت:۸۸ ۲۔سورۂ یونس،آیت:۸۹

Presented by Ziaraat.Com

وَأَوْبِقْهُمْ بِنَدامَتِهِمْ، حَتّٰى يَسْتَخْذِلُوا وَيَتَضائَلُوا بَعْدَ نِخْوَتِهِمْ، وَيَنْقَمِعُوا بَعْدَ اسْتِطالَتِهِمْ، أَذِلّاءَ مَأْسُورِينَ فِي رِبَقِ حَبائِلِهِمْ، اَلَّتِي كانُوا يُؤَمِّلُونَ أَنْ يَرَوْنا فِيها، وَتُرِيَنا قُدْرَتَكَ فِيهِمْ، وَسُلْطانَكَ عَلَيْهِمْ، وَتَأْخُذَهُمْ أَخْذَ الْقُرىٰ وَهِيَ ظالِمَةٌ، اِنَّ أَخْذَكَ الْأَلِيمُ الشَّدِيدُ، وَتَأْخُذَهُمْ يا رَبِّ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ، فَاِنَّكَ عَزِيزٌ مُقْتَدِرٌ، شَدِيدُ الْعِقابِ، شَدِيدُ الْمِحالِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ اِيرادَهُمْ عَذابَكَ الَّذِي أَعْدَدْتَهُ لِلظّالِمِينَ مِنْ أَمْثالِهِمْ، وَالطّاغِينَ مِنْ نُظَرائِهِمْ، وَارْفَعْ حِلْمَكَ عَنْهُمْ، وَاحْلُلْ عَلَيْهِمْ غَضَبَكَ الَّذِي لايَقُومُ لَهُ شَيْءٌ، وَأْمُرْ فِي تَعْجِيلِ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ بِأَمْرِكَ الَّذِي لايُرَدُّ وَلايُؤَخَّرُ، فَاِنَّكَ شاهِدُ كُلِّ نَجْوىٰ، وَعالِمُ كُلِّ فَحْوىٰ، وَلاتَخْفىٰ عَلَيْكَ مِنْ أَعْمالِهِمْ خافِيَةٌ، وَلاتَذْهَبُ عَنْكَ مِنْ أَعْمالِهِمْ خائِنَةٌ، وَأَنْتَ عَلّامُ الْغُيُوبِ، عالِمٌ بِما فِي الضَّمائِرِ وَالْقُلُوبِ.

وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ وَأُنادِيكَ بِما نادانا بِهِ سَيِّدِي، وَسَلَكَ بِهِ نُوحٌ، اِذْ قُلْتَ تَبارَكْتَ وَتَعالَيْتَ ﴿وَلَقَدْ نادانا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ﴾[1] اَجَلِ اللّٰهُمَّ يا رَبِّ أَنْتَ نِعْمَ الْمُجِيبُ، وَنِعْمَ الْمَدْعُوُّ، وَنِعْمَ الْمَسْئُولُ، وَنِعْمَ الْمُعْطِي، أَنْتَ الَّذِي لاتُخَيِّبُ سائِلَكَ، وَلاتَرُدُّ راجِيَكَ، وَلاتَطْرُدُ الْمُلِحَّ عَنْ بابِكَ، وَلاتَرُدُّ دُعاءَ سائِلِكَ، وَلاتَسُلُّ دُعاءَ مَنْ أَمَّلَكَ، وَلاتَتَبَرَّمُ بِكَثْرَةِ حَوائِجِهِمْ اِلَيْكَ، وَلا بِقَضائِها لَهُمْ، فَاِنَّ قَضاءَ حَوائِجِ جَمِيعِ خَلْقِكَ اِلَيْكَ فِي أَسْرَعِ لَحْظٍ مِنْ لَمْحِ الطَّرْفِ، وَأَخَفُّ عَلَيْكَ، وَأَهْوَنُ عِنْدَكَ مِنْ جَناحِ بَعُوضَةٍ.

۱۔ سورۂ صافات، آیت: ۷۵

Presented by Ziaraat.Com

وَحاجَتِي يا سَيِّدِي وَمَوْلايَ، وَمُعْتَمَدِي وَرَجائِي، اَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذَنْبِي، فَقَدْ جِئْتُكَ ثَقِيلَ الظَّهْرِ بِعَظِيمِ ما بارَزْتُكَ بِهِ مِنْ سَيِّئاتِي، وَرَكِبَنِي مِنْ مَظالِمِ عِبادِكَ ما لايَكْفِيْنِي، وَلايُخَلِّصُنِي مِنْها غَيْرُكَ، وَلايَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَلايَمْلِكُهُ سِواكَ، فَامْحُ يا سَيِّدِي كَثْرَةَ سَيِّئاتِي بِيَسِيرِ عَبَراتِي، بَلْ بِقَساوَةِ قَلْبِي، وَجُمُودِ عَيْنِي، لا بَلْ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَأَنا شَيْءٌ، فَلْتَسَعْنِي رَحْمَتُكَ، يا رَحْمانُ يا رَحِيمُ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ.

لاتَمْتَحِنِّي فِي هٰذِهِ الدُّنْيا بِشَيْءٍ مِنَ الْمِحَنِ، وَلاتُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لايَرْحَمُنِي، وَلاتُهْلِكْنِي بِذُنُوبِي، وَعَجِّلْ خَلاصِي مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ، وَادْفَعْ عَنِّي كُلَّ ظُلْمٍ، وَلاتَهْتِكْ سَتْرِي، وَلاتَفْضَحْنِي يَوْمَ جَمْعِكَ الْخَلائِقَ لِلْحِسابِ، يا جَزِيلَ الْعَطاءِ وَالثَّوابِ. أَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُحْيِيَنِي حَيٰوةَ السُّعَداءِ، وَتُمِيتَنِي مِيتَةَ الشُّهَداءِ، وَتَقْبَلَنِي قَبُولَ الْأَوِدّاءِ، وَتَحْفَظَنِي فِي هٰذِهِ الدُّنْيا الدَّنِيَّةِ، مِنْ شَرِّ سَلاطِينِها وَفُجّارِها، وَشِرارِها وَمُحِبِّيْها، وَالْعامِلِيْنَ لَها وَما فِيْها، وَقِنِي شَرَّ طُغاتِها وَحُسّادِها، وَباغِي الشَّرِّ فِيْها.

حَتّٰى تَكْفِيَنِي مَكْرَ الْمَكَرَةِ، وَتَفْقَأَ عَنِّي أَعْيُنَ الْكَفَرَةِ، وَتُفْحِمَ عَنِّي أَلْسُنَ الْفَجَرَةِ، وَتَقْبِضَ لِي عَلى أَيْدِي الظَّلَمَةِ، وَتُوْهِنَ عَنِّي كَيْدَهُمْ، وَتُمِيْتَهُمْ بِغَيْظِهِمْ، وَتَشْغَلَهُمْ بِأَسْماعِهِمْ وَأَبْصارِهِمْ وَأَفْئِدَتِهِمْ، وَتَجْعَلَنِي مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فِي اَمْنِكَ وَأَمانِكَ، وَحِرْزِكَ وَسُلْطانِكَ، وَحِجابِكَ وَكَنَفِكَ، وَعِياذِكَ وَجارِكَ، وَمِنْ جارِ السُّوْءِ وَجَلِيسِ السُّوْءِ، اِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، ﴿اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّالِحِيْنَ﴾ [1]

---

[1] سورۂ اعراف، آیت: ۱۹۶

Presented by Ziaraat.Com

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَعُوْذُ، وَبِكَ أَلُوْذُ، وَلَكَ أَعْبُدُ، وَاِيّاكَ أَرْجُوْ، وَبِكَ أَسْتَعِيْنُ، وَبِكَ أَسْتَكْفِي، وَبِكَ أَسْتَغِيْثُ، وَبِكَ أَسْتَنْقِذُ، وَمِنْكَ أَسْئَلُ،اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلاتَرُدَّنِي اِلّا بِذَنْبٍ مَغْفُوْرٍ، وَسَعْيٍ مَشْكُوْرٍ، وَتِجارَةٍ لَنْ تَبُوْرَ، وَأَنْ تَفْعَلَ بِي ما أَنْتَ أَهْلُهُ، وَلاتَفْعَلْ بِي ما أَنَا أَهْلُهُ، فَاِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ، وَأَهْلُ الْفَضْلِ وَالرَّحْمَةِ. اِلٰهِي وَقَدْ أَطَلْتُ دُعائِي، وَأَكْثَرْتُ خِطابِي، وَضِيْقَ صَدْرِي حَمْلانِي عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَحَمَلَنِي عَلَيْهِ، عِلْماً مِنّي بِأَنَّهُ يُجْزِيْكَ مِنْهُ قَدْرُ الْمِلْحِ فِي الْعَجِيْنِ، بَلْ يَكْفِيْكَ عَزْمُ اِرادَةٍ وَاَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ بِنِيَّةٍ صادِقَةٍ وَلِسانٍ صادِقٍ يا رَبِّ، فَتَكُوْنَ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِكَ بِكَ، وَقَدْ نا جاكَ بِعَزْمِ الْاِرادَةِ قَلْبِي،فَأَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُقْرِنَ دُعائِي بِالْاِجابَةِ مِنْكَ، وَتُبَلِّغَنِي ما أَمَّلْتُهُ فِيْكَ، مِنَّةً مِنْكَ وَطَوْلاً،وَقُوَّةً وَحَوْلاً، لاتُقِيْمُنِي مِنْ مَقامِي هٰذا اِلّا بِقَضاءِ جَمِيْعِ ما سَأَلْتُكَ، فَاِنَّهُ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ،وَخَطَرُهُ عِنْدِي جَلِيْلٌ كَثِيْرٌ، وَأَنْتَ عَلَيْهِ قَدِيْرٌ، يا سَمِيْعُ يا بَصِيْرُ.

اِلٰهِي وَهٰذا مَقامُ الْعائِذِ بِكَ مِنَ النّارِ، وَالْهارِبِ مِنْكَ اِلَيْكَ، مِنْ ذُنُوْبٍ تَهَجَّمَتْهُ،وَعُيُوْبٍ فَضَحَتْهُ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَانْظُرْ اِلَيَّ نَظْرَةً رَحِيْمَةً أَفُوْزُ بِها اِلٰى جَنَّتِكَ، وَاعْطِفْ عَلَيَّ عَطْفَةً أَنْجُوْ بِها مِنْ عِقابِكَ، فَاِنَّ الْجَنَّةَ وَالنّارَ لَكَ وَبِيَدِكَ،وَمَفاتِيْحُهُما وَمَغالِيْقُهُما اِلَيْكَ، وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ قادِرٌ، وَهُوَ عَلَيْكَ هَيِّنٌ يَسِيْرٌ، فَافْعَلْ بِي ما سَأَلْتُكَ يا قَدِيْرُ، وَلاحَوْلَ وَلاقُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنامُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرِيْنَ.[1]

١ـ مُهج الدعوات:٣٣٦

Presented by Ziaraat.Com

علی بن حماد کہتے ہیں: میں نے یہ دعا ابوحسن علی علوی عریضی سے لی اور انہوں نے مجھے یہ دعا ایسے شخص کو دینے سے منع کیا جو مخالف ہو یا اس کا مذہب معلوم نہ ہو لیکن محبان محمد و آل محمد علیہم السلام اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

یہ دعا میرے اور میرے دینی بھائیوں (شیعوں) کے پاس تھی کہ ایک دن اہواز کے قاضیوں میں سے ایک میرے پاس آیا (جو مخالف مذہب کا تھا) لیکن اس نے میرے حق میں نیکی کی تھی۔ اس کے شہر میں مجھے اس کی ضرورت پیش آ گئی اور میں اس کے گھر میں تھا۔ سلطان وقت نے اسے گرفتار کر لیا اور اس سے بیس ہزار درہم بھی طلب کئے۔ مجھے اس کی حالت پر رحم آیا اور اس سے ہمدردی کی بناء پر یہ دعا اسے دے دی۔ اس نے دعا پڑھی ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا تھا کہ سلطان نے اسے معاف کر دیا اور اس سے بیس ہزار درہم بھی نہیں لئے۔ اور اسے نہایت احترام کے ساتھ اس کے شہر واپس کر دیا اور میں نے ''ابلہ'' تک ان کی ہمراہی کی اور پھر بصرہ واپس آ گیا۔ چند دنوں کے بعد مجھے دعا کی ضرورت محسوس ہوئی لیکن مجھے دعا نہ ملی، اپنی ساری کتابیں ڈھونڈ ڈالیں مگر اس کا کہیں پتہ نہ چلا۔ میں نے وہ دعا ابومختار حسینی سے مانگی کیونکہ ان کے پاس بھی اس کا ایک نسخہ تھا، انہوں نے بھی دعا تلاش کی لیکن ان کی کتابوں میں بھی نہ ملی۔ میں بیس سال تک دعا کی تلاش میں رہا لیکن کہیں نہ ملی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ خداوند عالم کی طرف سے سزا ہے چونکہ میں نے یہ دعا ایسے شخص کو دی تھی جو مخالف مذہب تھا۔

بیس سال کے بعد مجھے یہ دعا میری ہی کتابوں میں ملی جب کہ میں نے بارہا اس دعا کو اسی جگہ تلاش کیا تھا۔ پھر میں نے عہد کیا کہ یہ دعا کسی کو نہیں دوں گا جب تک اس کے مذہب کے متعلق یقین نہ ہو جائے کہ وہ ولایت آل محمد علیہم السلام کا معتقد ہے اور اس سے بھی یہ عہد و پیمان لوں گا کہ وہ بھی یہ دعا اس کی لیاقت رکھنے والے کے علاوہ کسی کو نہ دے اور پروردگار عالم سے مدد طلب کر کے اس پر توکل کروں گا۔[1]

۱۔ مہج الدعوات: ۳۳۶

''منہج الدعوات'' میں اس دعا کے جملوں کے علاوہ سید عبد الحسیب علوی کی کتاب ''جواہر المنثور'' میں کچھ جملوں کا اضافہ ہوا ہے جو یوں ہیں:

وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَآءِ، وَخَيْرِ الْأَوْلِيَاءِ، وَأَفْضَلِ الْأَصْفِيَاءِ، وَأَعْلَى الْأَزْكِيَاءِ، وَأَكْمَلِ الْأَتْقِيَاءِ، أَرْسَلْتَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْراً وَنَذِيْراً، وَدَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهِ، وَسِرَاجاً مُنِيْراً، مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَآلِهِ مَفَاتِيْحِ أَسْرَارِ الْعُلٰى، وَمَصَابِيْحِ أَنْوَارِ التُّقٰى. وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى أَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِيْنَ، مِنْ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِيْنَ، وَاخْصُصْ مُحَمَّداً بِأَفْضَلِ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا فِيْهِمْ، وَاغْفِرْ لَنَا مَعَهُمْ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

کتاب ''جواہر المنثور'' کے مؤلف کہتے ہیں: اس کے بعد جو دعا ذکر ہوگی، میں نے اسے اپنے جد محقق داماد کی تحریر میں دعا علوی مصری کے آخر میں پایا:

أَللّٰهُمَّ بِكَ يَصُوْلُ الصَّآئِلُ، وَبِقُدْرَتِكَ يَطُوْلُ الطَّائِلُ، وَلَا حَوْلَ لِكُلِّ ذِي حَوْلٍ اِلَّا بِكَ، وَلَا قُوَّةَ يَمْتَازُهَا ذُوالْقُوَّةِ اِلَّا مِنْكَ، بِصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَخِيَرَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ، مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَعِتْرَتِهِ وَسُلَالَتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ، صَلِّ عَلَيْهِمْ وَاكْفِنِي شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَضُرَّهُ، وَارْزُقْنِي خَيْرَهُ وَيُمْنَهُ. وَاقْضِ لِي فِي مُتَصَرَّفَاتِي بِحُسْنِ الْعَاقِبَةِ، وَبَلُوْغِ الْمَحَبَّةِ، وَالظَّفَرِ بِالْأُمْنِيَّةِ، وَكِفَايَةِ الطَّاغِيَةِ الْمُغْوِيَةِ، وَكُلِّ ذِي قُدْرَةٍ لِي عَلٰى أَذِيَّةٍ، حَتّٰى أَكُوْنَ فِي جُنَّةٍ وَعِصْمَةٍ مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَنِقْمَةٍ، وَأَبْدِلْنِي فِيْهِ مِنَ الْمَخَاوِفِ أَمْناً، وَمِنَ الْعَوَآئِقِ فِيْهِ يُسْراً، حَتّٰى لَايَصُدَّنِي صَادٌّ عَنِ الْمُرَادِ، وَلَايَحِلَّ بِي طَارِقٌ مِنْ أَذَى الْبِلَادِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَالْأُمُوْرُ اِلَيْكَ تَصِيْرُ، يا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

۱۔ ابواب الجنات: ۱۴۲

Presented by Ziaraat.Com

جمعہ کا دن، امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا دن

ابو سلمان بن اورمہ کہتے ہیں: میں متوکل عباسی کے زمانہ میں سید حاجب (دربان) سے ملاقات کے لئے سامرا گیا تو متوکل نے اسے امام ہادی علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا تھا جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے میری طرف رخ کر کے کہا: کیا تم اپنے خدا کو دیکھنا چاہتے ہو؟

میں نے کہا: خدا پاک و منزہ ہے اور میرا خدا آنکھ سے دیکھا نہیں جا سکتا۔

اس نے کہا: میری مراد وہ شخص ہے جسے تم اپنا امام سمجھتے ہو۔

میں نے کہا: یہ مجھے برا نہیں لگے گا۔

اس نے کہا: مجھے ان کے قتل کا حکم دیا گیا ہے اور میں کل انہیں قتل کر دوں گا اور اب ان کے پاس ایک شخص کو بھیجا ہے جب وہ باہر آئے تو تم ان کے پاس جاؤ تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص باہر آیا تو سعید حاجب نے مجھے کہا: تم ان (امامؑ) کے پاس جا سکتے ہو۔

میں اس گھر میں داخل ہوا کہ جہاں امامؑ کو قید کیا گیا تھا، میں نے دیکھا کہ آنحضرتؑ بیٹھے ہیں اور آپ کے سامنے ایک قبر کھودی گئی ہے۔ میں داخل ہوا، امامؑ کو سلام کیا اور پھر شدت سے گریہ کیا۔

آنحضرتؑ نے فرمایا: تم کیوں گریہ کر رہے ہو؟

میں نے کہا: میں اس ستم کی وجہ سے رو رہا ہوں جو آپ پر کرنا چاہتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اس وجہ سے گریہ نہ کرو کیونکہ وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

آنحضرتؑ کی اس بات سے مجھے تسلی ہوئی اور پھر آپ نے فرمایا: وہ دو دن بھی زندہ نہیں رہے گا اور خدا متوکل کے دربان حاجب کو ہلاک کر دے گا۔

سلیمان کہتے ہیں: ابھی دو دن بھی نہ گذرے تھے کہ وہ قتل ہو گیا۔

میں نے امام ہادی علیہ السلام عرض کیا: کیا یہ رسول اکرمؐ کی حدیث ہے؟

"لا تعادوا الایام فتعادیکم"

Presented by Ziaraat.Com

ایام یعنی وقت کے ساتھ دشمنی نہ کرو اس لئے کہ وقت تمہارے ساتھ دشمنی کرے گا۔

آنحضرتؑ نے فرمایا: ہاں! مگر رسول اکرمؐ کے اس حدیث کی تأویل ہونی چاہئے۔ ایام سے ہم اہلبیت علیہم السلام مراد ہیں۔

شنبہ: رسول خداؐ ہیں۔

یکشنبہ: امیر المؤمنین علی علیہ السلام ہیں

دوشنبہ: امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام ہیں۔

سہ شنبہ: امام زین العابدین علیہ السلام، امام باقر علیہ السلام اور صادق علیہ السلام ہیں۔

چہار شنبہ: امام موسی کاظم علیہ السلام، امام رضا علیہ السلام، امام تقی علیہ السلام اور میں (امام علی نقی علیہ السلام) ہیں۔

پنجشنبہ: میرے فرزند امام حسن عسکری علیہ السلام ہیں۔

جمعہ: قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔[1]

دعائے ندبہ کی فضیلت

صدر الاسلام ہمدانیؒ کتاب ''تکالیف الأنام'' میں کہتے ہیں:

دعائے ندبہ پڑھنے کے خواص میں سے یہ ہے کہ یہ دعا جس جگہ بھی حضور قلب و کامل اخلاص اور اس کے عظیم مضامین اور نا قابل وصف عبارت پر توجہ کے ساتھ پڑھی جائے تو بلا شبہ اس مکان اور اس محفل پر حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خاص عنایت ہوگی بلکہ آنحضرتؑ خود اس محفل میں حاضر ہوتے ہیں جیسا کہ بعض جگہوں اور محافل میں ایسا ہوا بھی ہے۔[2]

۱۔ جمال الاسبوع: ۳۶

۲۔ تکالیف الأنام في غیبة الامام: ۱۹۷

Presented by Ziaraat.Com

آیت اللہ شیخ علی اکبر نہاوندی کتاب ''العبقری الحسان'' میں کہتے ہیں: جناب حاج شیخ مہدی کی تحریر میں دیکھا کہ جسے انہوں نے مرحوم سنید جواد کی کتاب سے نقل کیا تھا اور وہ اصفہان کے قابل اطمینان امام جماعت تھے جو بلند معنوی مقام پر فائز تھے اور صداقت میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

میں اور میرے کچھ شریک ''صالح آباد'' نامی دیہات کے مالک تھے اور بعض لوگ زور زبردستی سے اس جگہ قابض ہونا چاہتے تھے اور اس غرض سے انہوں نے کچھ لوگوں کو بھی بھیجا، ہم نے ان سے بات چیت کی لیکن اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ میں نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھا اور اس ایک نہر میں ڈال دیا اور ''تخت فولاد'' چلا گیا اور گریہ وزاری کے ساتھ دعائے ندبہ پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور میں نے کئی بار تکرار کیا: ''**هل اليک يابن أحمد سبيل فنلقى**''

''اے فرزند رسول! کیا آپ کے دیدار کا کوئی راستہ ہے تا کہ آپ سے ملاقات کریں؟''

اتنے میں ایک گھوڑے کی ٹاپ کی آواز سنی، میں نے گھوڑے پر سوار ایک عرب کو دیکھا، انہوں نے میری طرف نگاہ کی اور پھر میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ انہیں دیکھنے سے میرے دل کو سکون ملا، میں مطمئن ہو گیا کہ میری مشکل حل ہو جائے گی۔ اگلی رات میری مشکلات حل ہو گئیں۔ میں نے آنحضرتؑ کو بارہا خواب میں دیکھا تھا آپ کی شکل وصورت بالکل ویسی ہی تھی جیسی میں نے خواب میں دیکھی تھی۔[1]

سید رضا (جو اصفہان کے قابل اطمینان عالم دین ہیں) کہتے ہیں: میں قرض اور شدید فقر کی وجہ سے اموات سے متوسل ہوا اور دو سو افراد کا نام لے کر ان کے لئے طلب مغفرت کی اور پھر اس کے بعد حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہوا اور دعائے ندبہ کے فقرے جیسے ''**هل اليک يابن أحمد سبيل فنلقى**'' پڑھنے لگا یہ پڑھتے وقت ایک خاص نور سے میرا کمرہ روشن ہو گیا جو

۱۔ العبقری الحسان: ۲/۱۰۱ الیاقوت الاحمر

Presented by Ziaraat.Com

سورج کے نور سے بھی زیادہ منور تھا اور اسی نور میری مشکل حال ہوگئی۔[۱]

محدث نوریؒ کہتے ہیں: آغا محمد جو کہ ایک مورد اطمینان، نیک وصالح، عادل وامین اور حرم عسکریین علیہما السلام کے مجاور تھے۔انہوں نے اپنی والدہ (جو صالحہ اور عبادت گذار خاتون تھیں) کی زبان سے میرے لئے نقل کیا ہے: ایک دن میں مولا سلماسی کے گھر والوں کے ساتھ سرداب شریف میں تھی اور مرحوم مولا دعائے ندبہ پڑھ رہے تھے اور ہم بھی ان کے ساتھ دعا پڑھنے میں مشغول تھے، وہ محزون وپریشان اور غمگین شخص کی طرح گریہ کررہے تھے اور ہم بھی ان کے ساتھ گریہ کررہے تھے، ہمارے علاوہ وہاں کوئی اور نہیں تھا۔

اسی دوران سرداب میں مشک کی خوشبو پھیل گئی اور سرداب کی فضا معطر ہوگئی یہ خوشبو اتنی زیادہ ہو گئی کہ ہماری وہ کیفیت ختم ہوگئی اور ہم سب خاموش بیٹھ گئے جیسے سر پر چڑیا بیٹھ گئی ہو اور ہم میں ہلنے یا کچھ کرنے کی قوت نہ رہی۔

تھوڑی دیر ہم حیران رہے اور پھر وہ خوشبو تمام ہوگئی اور ہم دعا کی حالت میں پلٹ آئے اور بقیہ دعا پڑھنے میں مشغول ہوگئے۔جب ہم گھر واپس آئے تو ہم نے جناب مولا سے اس خوشبو کے متعلق پوچھا؟انہوں نے کہا: تمہیں اس سوال سے کیا سروکار اور مجھے جواب نہ دیا۔

میرے برگزیدہ بھائی، باوفا علم دین، چراغ راہ سالکین جناب علی رضا اصفہانیؒ نے مجھے یوں بتایا: ایک دن میں نے انہی بزرگوار (مرحوم مولاؒ) سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے بارے میں سوال کیا اور میرا خیال تھا کہ وہ بھی اپنے استاد مرحوم علامہ بحرالعلومؒ کی طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی کی زیارت سے شرفیاب ہوئے ہیں۔انہوں نے یہی واقعہ میرے لئے بعینہ ذکر کیا۔**والحمد للّٰہ أوّلاً و آخراً**۔[۲]

۱۔النجفی الحسان: ۲/۱۰۱ الیاقوت الاحمر

۲۔دارالسلام: ۲/۲۲۴

Presented by Ziaraat.Com

﴿۵﴾

دعائے ندبہ

علامہ مجلسیؒ ''زادالمعاد'' میں فرماتے ہیں:

معتبر سند سے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ دعائے ندبہ کو چار عیدوں یعنی جمعہ کے دن، عید فطر، عید قربان اور عید غدیر کے دن پڑھنا مستحب ہے۔[۱]

علامہ مجلسیؒ نے کتاب ''مزار بحار'' میں دعائے ندبہ کو سید ابن طاووسؒ سے اور بعض امامیہ اصحاب سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: محمد بن علی بن ابوقرّۃ کا بیان ہے:

میں نے دعائے ندبہ محمد بن حسین بن سفیان بزوفری کی کتاب سے نقل کی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ دعا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے ہے اور اسے چار عیدوں کے موقع پر پڑھنا مستحب ہے۔

محدث نوریؒ نے یہ دعا کتاب ''تحیۃ الزائر'' میں سید بن طاؤس کی کتاب ''مصباح الزائر'' اور محمد بن مشہدی کی کتاب ''مزار'' سے مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

محدث نوریؒ اس دعا کو ''کتاب مزار قدیم'' سے نقل کرنے کے ضمن میں کہتے ہیں:

اس دعا کو شب جمعہ پڑھنا چار عیدوں کے موقع پر پڑھنے کی طرح مستحب ہے۔[۲]

اور وہ دعا یہ ہے:

۱۔ زادالمعاد: ۲/۲۲۴

۲۔ مکیال المکارم: ۲/۹۳

Presented by Ziaraat.Com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً. اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى ما جَرىٰ بِهِ قَضاؤُكَ فِي أَوْلِيائِكَ الَّذِيْنَ اسْتَخْلَصْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَدِيْنِكَ، اِذِ اخْتَرْتَ لَهُمْ جَزِيْلَ ما عِنْدَكَ، مِنَ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ الَّذِي لا زَوالَ لَهُ وَلاَ اضْمِحْلالَ بَعْدَ أَنْ شَرَطْتَ عَلَيْهِمُ الزُّهْدَ فِي دَرَجاتِ هٰذِهِ الدُّنْيا الدَّنِيَّةِ، وَزُخْرُفِها وَزِبْرِجِها، فَشَرَطُوْا لَكَ ذٰلِكَ، وَعَلِمْتَ مِنْهُمُ الْوَفاءَ بِهِ. فَقَبِلْتَهُمْ وَقَرَّبْتَهُمْ، وَقَدَّمْتَ لَهُمُ الذِّكْرَ الْعَلِيَّ، وَالثَّناءَ الْجَلِيَّ، وَأَهْبَطْتَ عَلَيْهِمْ مَلائِكَتَكَ، وَكَرَّمْتَهُمْ بِوَحْيِكَ، وَرَفَدْتَهُمْ بِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُمُ الذَّرِيْعَةَ اِلَيْكَ، وَالْوَسِيْلَةَ اِلىٰ رِضْوانِكَ.

فَبَعْضٌ أَسْكَنْتَهُ جَنَّتَكَ، اِلىٰ أَنْ أَخْرَجْتَهُ مِنْها، وَبَعْضٌ حَمَلْتَهُ فِي فُلْكِكَ وَنَجَّيْتَهُ وَمَنْ آمَنَ مَعَهُ مِنَ الْهَلَكَةِ بِرَحْمَتِكَ، وَبَعْضٍ اتَّخَذْتَهُ لِنَفْسِكَ خَلِيْلاً، وَسَأَلَكَ لِسانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ فَأَجَبْتَهُ، وَجَعَلْتَ ذٰلِكَ عَلِيّاً، وَبَعْضٌ كَلَّمْتَهُ مِنْ شَجَرَةٍ تَكْلِيْماً، وَجَعَلْتَ لَهُ مِنْ أَخِيْهِ رِدْءاً وَوَزِيْراً، وَبَعْضٌ أَوْلَدْتَهُ مِنْ غَيْرِ أَبٍ وَآتَيْتَهُ الْبَيِّناتِ، وَأَيَّدْتَهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ.

وَكُلٌّ شَرَعْتَ لَهُ شَرِيْعَةً، وَنَهَجْتَ لَهُ مِنْهاجاً، وَتَخَيَّرْتَ لَهُ أَوْصِياءَ مُسْتَحْفِظاً بَعْدَمُسْتَحْفِظٍ، مِنْ مُدَّةٍ اِلىٰ مُدَّةٍ، اِقامَةً لِدِيْنِكَ، وَحُجَّةً عَلىٰ عِبادِكَ، وَلِئَلاّ يَزُوْلَ الْحَقُّ عَنْ مَقَرِّهِ، وَيَغْلِبَ الْباطِلَ عَلىٰ أَهْلِهِ، وَلاٰ يَقُوْلَ أَحَدٌ لَوْلاٰ أَرْسَلْتَ اِلَيْنا رَسُوْلاً مُنْذِراً، وَأَقَمْتَ لَنا عَلَماً هادِياً، فَنَتَّبِعَ آياتِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزىٰ.

اِلىٰ أَنِ انْتَهَيْتَ بِالْأَمْرِ اِلىٰ حَبِيْبِكَ وَنَجِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَكانَ كَمَا انْتَجَبْتَهُ سَيِّدَ مَنْ خَلَقْتَهُ، وَصَفْوَةَ مَنِ اصْطَفَيْتَهُ، وَأَفْضَلَ مَنِ اجْتَبَيْتَهُ، وَأَكْرَمَ مَنِ اعْتَمَلْتَهُ، قَدَّمْتَهُ عَلىٰ أَنْبِيائِكَ، وَبَعَثْتَهُ اِلَى الثَّقَلَيْنِ مِنْ عِبادِكَ، وَأَوْطَأْتَهُ

Presented by Ziaraat.Com

مَشارِقَکَ وَمَغارِبَکَ، وَسَخَّرْتَ لَهُ الْبُراقَ، وَعَرَجْتَ بِهِ اِلَی سَمائِکَ، وَأَوْدَعْتَهُ عِلْمَ ما کانَ وَمایَکُوْنُ، اِلَی انْقِضاءِ خَلْقِکَ، ثُمَّ نَصَرْتَهُ بِالرُّعْبِ، وَحَفَفْتَهُ بِجَبْرَئِیْلَ وَمِیْکائِیْلَ وَالْمُسَوَّمِیْنَ مِنْ مَلائِکَتِکَ، وَوَعَدْتَهُ أَنْ تُظْهِرَ دِیْنَهُ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهِ، وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ. وَذٰلِکَ بَعْدَ أَنْ بَوَّأْتَهُ مُبَوَّأَ صِدْقٍ مِنْ أَهْلِهِ، وَجَعَلْتَ لَهُ وَلَهُمْ ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبَارَکاً وَهُدًی لِّلْعالَمِیْنَ،، فِیْهِ آیَاتٌ بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِیْمَ وَمَن دَخَلَهُ کَانَ آمِناً﴾ ۲وَقُلْتَ﴿ إِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنکُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْراً ﴾ ۳ثُمَّ جَعَلْتَ أَجْرَ مُحَمَّدٍ صَلَواتُکَ عَلَیْهِ وَآلِهِ مَوَدَّتَهُمْ فِي کِتابِکَ فَقُلْتَ ﴿قُلْ لاَّ أَسْأَلُکُمْ عَلَیْهِ أَجْراً اِلاَّ الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبیٰ﴾ ۴

ا۔صاحب کتاب ''مکیال المکارم'' فرماتے ہیں: ''عرجت بہ'' اس نسخہ کے مطابق ہے جسے جلیل القدر عالم دین محدث نوری نے کتاب ''تحیۃ الزائر'' میں کتاب ''مزار قدیم'' اور ''مزار'' شیخ محمد بن مشہدی اور کتاب ''مصباح الزائر'' سید بن طاؤسؒ سے نقل فرمایا ہے۔اور یہ سب محمد بن علی بن ابی قرہ کی کتاب سے اخذ کئے گئے ہیں لیکن ''زاد المعاد'' میں ''عرجت بروحہ'' ذکر ہوا ہے اور ظاہراً یہ کتاب مصباح میں واقع ہونے والا ایک اشتباہ ہے اور اسے علامہ مجلسیؒ نے بھی نقل کیا ہے۔یہ مشہور ہوگئی اور بعض تنگ نظر اور بخالفین کے شبہ کا باعث بنی حالانکہ معراج جسمانی ضروریات مذہب میں سے ہے بلکہ ضروریات دین میں سے ہے ائمہ طاہرین علیہم السلام کی متواتر احادیث اور قرآن مجید میں اس کے متعلق بیان ہوا ہے۔اہم تذکر یہ ہے کہ جب دعا کی اس عبارت پر غور کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ خود دعا شہادت دے رہی اور اور دلالت کرتی ہے کہ صحیح وہی ہے کہ جسے ذکر کیا یعنی ''عرجت بہ'' اور زاد المعاد کی عبارت میں اشتباہ واقع ہوا ہے کہ جسے بعض مخالفین دلیل بناتے ہیں اور یہ اس طرح دلالت کرتی ہے کہ اگر ''وسخرت لہ البراق'' کو ''عرجت بہ'' کے ساتھ ملایا جائے تو عقلمند حضرات کی معمولی توجہ سے ہمارے قول کی صحت واضح ہو جائے گی کیونکہ روحانی معراج کے لئے براق کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بات ہر اس شخص پر واضح ہے کہ جس کا دل شرک ونفاق سے محفوظ ہو۔اگر کوئی کہے کہ اس عبارت میں پیغمبر اکرمؐ کے فضائل بیان ہو رہے ہیں اور واو کے ذریعہ عطف ہونا اس بات کا مقتضی نہیں ہے کہ کہ معراج براق کے ذریعہ ہو۔اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اگر ہم اسے مان بھی لیں کہ ''بروحہ'' صحیح ہے تو پھر بھی یہ جسمانی معراج کی نفی نہیں کرتا کیونکہ پیغمبر اکرمؐ کے لئے ایک فضیلت کا ثابت ہونا دوسری فضیلت کے ثابت ہونے کے ساتھ منافات نہیں رکھتا۔(مکیال المکارم:۲/۱۰۰)

۲۔سورۂ آل عمران، آیت:۹۶، ۹۷

۳۔سورۂ احزاب، آیت:۳۳ ۴۔سورۂ شوریٰ، آیت:۲۳

Presented by Ziaraat.Com

وَقُلْتَ ﴿ ما سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ﴾ ۱ وَقُلْتَ ﴿ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلاً ﴾ ۲ فَكَانُوا هُمُ السَّبِيلَ اِلَيْكَ، وَالْمَسْلَكَ اِلَى رِضْوانِكَ. فَلَمَّا انْقَضَتْ أَيّامُهُ أَقامَ وَلِيَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طالِبٍ صَلَواتُكَ عَلَيْهِما وَآلِهِما هادِياً، اِذْ كانَ هُوَ الْمُنْذِرُ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ، فَقالَ وَالْمَلَأُ أَمامَهُ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ، اَللّٰهُمَّ والِ مَنْ والاهُ، وَعادِ مَنْ عاداهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. وَقالَ مَنْ كُنْتُ أَنا نَبِيُّهُ فَعَلِيٌّ أَمِيرُهُ. وَقالَ أَنا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ واحِدَةٍ وَسائِرُ النّاسِ مِنْ شَجَرٍ شَتّى، وَأَحَلَّهُ مَحَلَّ هارُوْنَ مِنْ مُوْسىٰ، فَقالَ لَهُ أَنْتَ مِنّي بِمَنْزِلَةِ هارُوْنَ مِنْ مُوْسىٰ اِلّا أَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي، وَزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ سَيِّدَةَ نِساءِ الْعالَمِيْنَ، وَأَحَلَّ لَهُ مِنْ مَسْجِدِهِ ما حَلَّ لَهُ، وَسَدَّ الْأَبْوابَ اِلّا بابَهُ. ثُمَّ أَوْدَعَهُ عِلْمَهُ وَحِكْمَتَهُ فَقالَ أَنا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بابُها، فَمَنْ أَرادَ الْمَدِيْنَةَ وَالْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِها مِنْ بابِها، ثُمَّ قالَ أَنْتَ أَخِي وَوَصِيّي وَوارِثِي، لَحْمُكَ مِنْ لَحْمِي، وَدَمُكَ مِنْ دَمِي، وَسِلْمُكَ سِلْمِي، وَحَرْبُكَ حَرْبِي، وَالْإِيْمانُ مُخالِطٌ لَحْمَكَ وَدَمَكَ، كَما خالَطَ لَحْمِيْ وَدَمِيْ، وَ أَنْتَ غَداً عَلَى الْحَوْضِ خَلِيْفَتِي، وَأَنْتَ تَقْضِي دِيْنِي، وَتُنْجِزُ عِداتِي، وَشِيْعَتِي عَلى مَنابِرَ مِنْ نُوْرٍ مُبَيَّضَةٌ وُجُوْهُهُمْ حَوْلِي فِي الْجَنَّةِ وَهُمْ جِيْرانِي. وَلَوْلا أَنْتَ يا عَلِيُّ لَمْ يُعْرَفِ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْدِي، وَكانَ بَعْدَهُ هُدًى مِنَ الضَّلالِ، وَنُوْراً مِنَ الْعَمىٰ، وَحَبْلَ اللّٰهِ الْمَتِيْنَ، وَصِراطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ، لا يُسْبِقُ بِقَرابَةٍ فِي رَحِمٍ، وَلا بِسابِقَةٍ فِي دِيْنٍ، وَلا يُلْحَقُ فِي مَنْقَبَةٍ مِنْ مَناقِبِهِ يَحْذُو حَذْوَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِما وَآلِهِما. وَيُقاتِلُ عَلَى التَّأْوِيْلِ، وَلا تَأْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لائِمٍ، قَدْ وَتَرَ فِيْهِ صَنادِيْدَ الْعَرَبِ، وَقَتَلَ أَبْطالَهُمْ، وَناوَشَ ذُؤْبانَهُمْ، فَأَوْدَعَ قُلُوْبَهُمْ أَحْقاداً بَدْرِيَّةً وَخَيْبَرِيَّةً

۱۔ سورۂ سبا، آیت: ۴۷ ۲۔ سورۂ فرقان، آیت: ۵۷

Presented by Ziaraat.Com

وَحُنَيْنِيَّةَوَغَيْرَهُنَّ، فَأَضَبَّتْ عَلَى عَدَاوَتِهِ، وَأَكَبَّتْ عَلَى مُنَابَذَتِهِ حَتَّى قَتَلَ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ .وَلَمَّا قَضَى نَحْبَهُ وَقَتَلَهُ أَشْقَى الْآخِرِيْنَ، يَتْبَعُ أَشْقَى الْأَوَّلِيْنَ، لَمْ يُمْتَثَلْ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ فِي الْهَادِيْنَ بَعْدَ الْهَادِيْنَ، وَالْأُمَّةُ مُصِرَّةٌ عَلَى مَقْتِهِ، مُجْتَمِعَةٌ عَلَى قَطِيْعَةِ رَحِمِهِ، وَاقْصَاءِ وُلْدِهِ اِلَّا الْقَلِيْلَ مِمَّنْ وَفَى لِرِعَايَةِ الْحَقِّ فِيْهِمْ .فَقُتِلَ مَنْ قُتِلَ، وَسُبِيَ مَنْ سُبِيَ، وَأُقْصِيَ مَنْ أُقْصِيَ، وَجَرَى الْقَضَاءُ لَهُمْ بِمَا يُرْجَى لَهُ حُسْنُ الْمَثُوْبَةِ، اِذْ كَانَتِ الْأَرْضُ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ، وَسُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلاً، وَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.

فَعَلَى الْأَطَايِبِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهِمَا فَلْيَبْكِ الْبَاكُوْنَ، وَاِيَّاهُمْ فَلْيَنْدُبِ النَّادِبُوْنَ، وَلِمِثْلِهِمْ فَلْتُذْرَفِ الدُّمُوْعُ، وَلْيَصْرُخِ الصَّارِخُوْنَ، وَيَضِجَّ الضَّاجُوْنَ، وَيعِجَّ الْعَاجُوْنَ .أَيْنَ الْحَسَنُ أَيْنَ الْحُسَيْنُ، أَيْنَ أَبْنَاءُ الْحُسَيْنِ، صَالِحٌ بَعْدَ صَالِحٍ ،وَصَادِقٌ بَعْدَصَادِقٍ ، أَيْنَ السَّبِيْلُ بَعْدَ السَّبِيْلِ، أَيْنَ الْخِيَرَةِ بَعْدَ الْخِيَرَةِ، أَيْنَ الشُّمُوْسُ الطَّالِعَةُ،أَيْنَ الْأَقْمَارُ الْمُنِيْرَةُ، أَيْنَ النَّجُمُ الزَّاهِرَةُ، أَيْنَ أَعْلَامُ الدِّيْنِ وَقَوَاعِدُ الْعِلْمِ.

أَيْنَ بَقِيَّةُ اللّٰهِ الَّتِي لَاتَخْلُو مِنَ الْعِتْرَةِ الْهَادِيَةِ، أَيْنَ الْمُعَدُّ لِقَطْعِ دَابِرِ الظَّلَمَةِ، أَيْنَ الْمُنْتَظَرُ لِاِقَامَةِ الْأَمْتِ وَالْعِوَجِ، أَيْنَ الْمُرْتَجَى لِاِزَالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ، أَيْنَ الْمُدَّخَرُلِتَجْدِيْدِ الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ، أَيْنَ الْمُتَخَيَّرُ لِاِعَادَةِ الْمِلَّةِ وَالشَّرِيْعَةِ، أَيْنَ الْمُؤَمَّلُ لِاِحْيَاءِ الْكِتَابِ وَحُدُوْدِهِ، أَيْنَ مُحْيِي مَعَالِمِ الدِّيْنِ وَأَهْلِهِ.أَيْنَ قَاصِمُ شَوْكَةِ الْمُعْتَدِيْنَ، أَيْنَ هَادِمُ أَبْنِيَّةِ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ، أَيْنَ مُبِيْدُ أَهْلِ الْفُسُوْقِ وَالْعِصْيَانِ وَالطُّغْيَانِ، أَيْنَ حَاصِدُ فُرُوْعِ الْغَيِّ وَالشِّقَاقِ، أَيْنَ طَامِسُ آثَارِالزَّيْغِ وَالْهَوَاءِ.أَيْنَ قَاطِعُ

Presented by Ziaraat.Com

حَبائِلِ الْكِذْبِ وَالْإِفْتِراءِ، أَيْنَ مُبِيدُ الْعُتاةِ وَالْمَرَدَةِ، أَيْنَ مُسْتَأْصِلُ أَهْلِ الْعِنادِ وَالتَّضْلِيلِ وَالْإِلْحادِ، أَيْنَ مُعِزُّ الْأَوْلِياءِ وَمُذِلُّ الْأَعْداءِ، أَيْنَ جامِعُ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوىٰ. أَيْنَ بابُ اللّٰهِ الَّذِي مِنْهُ يُؤْتىٰ، أَيْنَ وَجْهُ اللّٰهِ الَّذِي إِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْأَوْلِياءُ، أَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّماءِ، أَيْنَ صاحِبُ يَوْمِ الْفَتْحِ وَناشِرُ رايَةِ الْهُدىٰ، أَيْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلاحِ وَالرِّضا.

أَيْنَ الطّالِبُ بِذُحُولِ الْأَنْبِياءِ وَأَبْناءِ الْأَنْبِياءِ، أَيْنَ الطّالِبُ بِدَمِ الْمَقْتُولِ بِكَرْبَلاءِ أَيْنَ الْمَنْصُورُ عَلىٰ مَنِ اعْتَدىٰ عَلَيْهِ وَافْتَرىٰ، أَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِي يُجابُ إِذا دَعا، أَيْنَ صَدْرُ الْخَلائِقِ ذُو الْبِرِّ وَالتُّقىٰ، أَيْنَ ابْنُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفىٰ وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُرْتَضىٰ وَابْنُ خَدِيجَةَ الْغَرّاءِ وَابْنُ فاطِمَةَ الْكُبْرىٰ. بِأَبِي أَنْتَ وَأُمّي وَنَفْسِي لَكَ الْوِقاءُ وَالْحِمىٰ، يَابْنَ السّادَةِ الْمُقَرَّبِينَ، يَابْنَ النُّجَباءِ الْأَكْرَمِينَ، يَابْنَ الْهُداةِ الْمَهْدِيِّينَ، يَابْنَ الْخِيَرَةِ الْمُهَذَّبِينَ، يَابْنَ الْغَطارِفَةِ الْأَنْجَبِينَ، يَابْنَ الْأَطائِبِ الْمُطَهَّرِينَ، يَابْنَ الْخَضارِمَةِ الْمُنْتَجَبِينَ، يَابْنَ الْقَماقِمَةِ الْأَكْرَمِينَ. يَابْنَ الْبُدُورِ الْمُنِيرَةِ، يَابْنَ السُّرُجِ الْمُضِيئَةِ، يَابْنَ الشُّهُبِ الثّاقِبِ، يَابْنَ الْأَنْجُمِ الزّاهِرَةِ، يَابْنَ السُّبُلِ الْواضِحَةِ، يَابْنَ الْأَعْلامِ اللّائِحَةِ، يَابْنَ الْعُلُومِ الْكامِلَةِ، يَابْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُورَةِ، يَابْنَ الْمَعالِمِ الْمَأْثُورَةِ، يَابْنَ الْمُعْجِزاتِ الْمَوْجُودَةِ، يَابْنَ الدَّلائِلِ الْمَشْهُودَةِ، يَابْنَ الصِّراطِ الْمُسْتَقِيمِ، يَابْنَ النَّبَإِ الْعَظِيمِ، يَابْنَ مَنْ هُوَ فِي أُمِّ الْكِتابِ لَدَى اللّٰهِ عَلِيٌّ حَكِيمٌ.

يَابْنَ الْآياتِ وَالْبَيِّناتِ، يَابْنَ الدَّلائِلِ الظّاهِراتِ، يَابْنَ الْبَراهِينِ الْواضِحاتِ الْباهِراتِ، يَابْنَ الْحُجَجِ الْبالِغاتِ، يَابْنَ النِّعَمِ السّابِغاتِ، يَابْنَ طٰهٰ وَالْمُحْكَماتِ، يَابْنَ يٰسٓ وَالذّارِياتِ، يَابْنَ الطُّورِ وَالْعادِياتِ، يَابْنَ مَنْ دَنىٰ فَتَدَلّىٰ فَكانَ قابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنىٰ دُنُوّاً وَاقْتِراباً مِنَ الْعَلِيِّ الْأَعْلىٰ. لَيْتَ شِعْرِي أَيْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوىٰ، بَلْ

Presented by Ziaraat.Com

أَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّكَ أَوْ ثَرىٰ، أَبِرَضْوىٰ أَوْغَيْرِها أَمْ ذِي طُوىٰ، عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ أَرَى الْخَلْقَ وَلاتُرىٰ، وَلاٰ أَسْمَعَ لَكَ حَسِيساً وَلاٰنَجْوىٰ، عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ تُحِيطَ بِكَ دُونِيَ الْبَلْوىٰ وَلاٰيَنالَكَ مِنِّي ضَجِيجٌ وَلاٰ شَكْوىٰ. بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ مُغَيَّبٍ لَمْ يَخْلُ مِنّا، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ نازِحٍ ما نَزَحَ عَنّا، بِنَفْسِي أَنْتَ اُمْنِيَّةُ شائِقٍ يَتَمَنّىٰ، مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ذَكَرا فَحَنّا، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ عَقِيدِ عِزٍّ لايُسامىٰ، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ أَثِيلِ مَجْدٍ لايُجارىٰ، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ تِلادِ نِعَمٍ لاتُضاهىٰ، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ نَصِيفِ شَرَفٍ لايُساوىٰ. اِلىٰ مَتىٰ أُحارُ فِيكَ يا مَوْلايَ، وَاِلىٰ مَتىٰ وَأَيِّ خِطابٍ أَصِفُ فِيكَ وَأَيُّ نَجْوىٰ، عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ أُجابَ دُونَكَ وَأُناغىٰ، عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ أَبْكِيَكَ وَيَخْذُلَكَ الْوَرىٰ، عَزِيزٌ عَلَيَّ أَنْ يَجْرِيَ عَلَيْكَ دُونَهُمْ ما جَرىٰ.

هَلْ مِنْ مُعِينٍ فَأُطِيلَ مَعَهُ الْعَوِيلَ وَالْبُكاءَ، هَلْ مِنْ جُزُوعٍ فَأُساعِدَ جَزَعَهُ اِذا خَلا، هَلْ قَذِيَتْ عَيْنٌ فَساعَدَتْها عَيْنِي عَلَى الْقَذىٰ، هَلْ اِلَيْكَ يَابْنَ أَحْمَدَ سَبِيلٌ فَأُلْقىٰ، هَلْ يَتَّصِلُ يَوْمُنا مِنْكَ بِغَدِهِ (بِعَدِهِ) فَنَحْظىٰ. مَتىٰ نَرِدُ مَناهِلَكَ الرَّوِيَّةَ فَنَرْوىٰ، مَتىٰ نَسْتَقِعُ مِنْ عَذْبِ ماءِكَ فَقَدْ طالَ الصَّدىٰ، مَتىٰ نُغادِيكَ وَنُراوِحُكَ فَنَقِرَّ عَيْناً، مَتىٰ تَرانا وَنَراكَ وَقَدْ نَشَرْتَ لِواءَ النَّصْرِ تُرىٰ. أَتَرانا نَحُفُّ بِكَ وَأَنْتَ تَؤُمُّ الْمَلَأَ وَقَدْ مَلَأْتَ الْأَرْضَ عَدْلاً، وَأَذَقْتَ أَعْدائَكَ هَواناً وَعِقاباً، وَأَبَرْتَ الْعُتاةَ وَجَحَدَةَ الْحَقِّ، وَقَطَعْتَ دابِرَ الْمُتَكَبِّرِينَ، وَاجْتَثَثْتَ أُصُولَ الظّالِمِينَ، وَنَحْنُ نَقُولُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ. أَللّٰهُمَّ أَنْتَ كَشّافُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوىٰ، وَاِلَيْكَ أَسْتَعْدِي فَعِنْدَكَ الْعَدْوىٰ، وَأَنْتَ رَبُّ الْآخِرَةِ وَالدُّنْيا، فَأَغِثْ يا غِياثَ الْمُسْتَغِيثِينَ عُبَيْدَكَ الْمُبْتَلىٰ، وَأَرِهِ سَيِّدَهُ يا شَدِيدَ الْقُوىٰ، وَاَزِلْ عَنْهُ بِهِ الْأَسىٰ وَالْجَوىٰ، وَبَرِّدْ غَلِيلَهُ يا مَنْ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوىٰ، وَمَنْ اِلَيْهِ الرُّجْعىٰ وَالْمُنْتَهىٰ.

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ وَنَحْنُ عَبِيْدُكَ الثّٰائِقُوْنَ اِلٰى وَلِيِّكَ الْمُذَكِّرِ بِكَ وَبِنَبِيِّكَ، خَلَقْتَهُ لَنا عِصْمَةً وَمَلاذاً، وَأَقْمْتَهُ لَنا قِواماً وَمَعاذاً، وَجَعَلْتَهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنّا اِماماً، فَبَلِّغْهُ مِنّا تَحِيَّةً وَسَلاماً، وَزِدْنا بِذٰلِكَ يا رَبِّ اِكْراماً، وَاجْعَلْ مُسْتَقَرَّهُ لَنا مُسْتَقَرّاً وَمُقاماً، وَأَتْمِمْ نِعْمَتَكَ بِتَقْدِيْمِكَ اِيّاهُ أَمامَنا، حَتّٰى تُوْرِدَنا جِنانَكَ وَمُرافَقَةَ الشُّهَداءِ مِنْ خُلَصائِكَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ حُجَّتِكَ وَوَلِيِّ أَمْرِكَ، وَصَلِّ عَلىٰ جَدِّهِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ السَّيِّدِالْاَكْبَرِ، وَصَلِّ عَلىٰ أَبِيْهِ السَّيِّدِ الْقَسْوَرِ، وَحامِلِ اللِّوٰاءِ فِي الْمَحْشَرِ، وَساقِي أَوْلِيائِهِ مِنْ نَهْرِ الْكَوْثَرِ، وَالْأَمِيْرِ عَلىٰ سائِرِ الْبَشَرِ، اَلَّذِي مَنْ آمَنَ بِهِ فَقَدْ ظَفَرَ وَشَكَرَ، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهِ فَقَدْ خَطَرَ وَكَفَرَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ أَخِيْهِ وَعَلىٰ نَجْلِهِمَا الْمَيامِيْنَ الْغُرَرِ، ما طَلَعَتْ شَمْسٌ وَما أَضاءَ قَمَرٌ.[1]

وَعَلىٰ جَدَّتِهِ الصِّدِّيْقَةِ الْكُبْرىٰ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ بِنْتِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفىٰ، وَعَلىٰ مَنِ اصْطَفَيْتَ مِنْ آبائِهِ الْبَرَرَةِ، وَعَلَيْهِ أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ وَأَتَمَّ وَأَدْوَمَ وَأَكْثَرَ وَأَوْفَرَ ما صَلَّيْتَ عَلىٰ أَحَدٍ مِنْ أَصْفِيائِكَ، وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلاةً لا غايَةَ لِعَدَدِها، وَلانِهايَةَ لِمَدَدِها، وَلا نَفادَ لِأَمَدِها. أَللّٰهُمَّ وَأَقِمْ بِهِ الْحَقَّ، وَأَدْحِضْ بِهِ الْباطِلَ، وَأَدِلْ بِهِ أَوْلِيائَكَ، وَأَذْلِلْ بِهِ أَعْدائَكَ، وَصِلِ اللّٰهُمَّ بَيْنَنا وَبَيْنَهُ وُصْلَةً تُؤَدِّي اِلىٰ مُرافَقَةِ سَلَفِهِ، وَاجْعَلْنا مِمَّنْ يَأْخُذُ بِحُجْزَتِهِمْ، وَيَمْكُثُ فِي ظِلِّهِمْ، وَأَعِنّا عَلىٰ تَأْدِيَةِ حُقُوْقِهِ اِلَيْهِ، وَالْاِجْتِهادِ فِي طاعَتِهِ، وَاجْتِنابِ مَعْصِيَتِهِ.

---

[1] یہ دعا کا آخری فقرہ بہت سی کتابوں میں آیا ہے جیسے سید بن طاؤس کی کتاب "اقبال الاعمال": ۶۰۸، تحفۃ الزائر (قدیمی نسخہ)، زاد المعاد (علامہ مجلسی): ۵۰۲، الصحیفۃ الہادیۃ (بزرگ عالم دین شیخ ابراہیم بن محسن کاشانی): ۸۷، مفتاح الجنات (سید محسن امین): ۲۵۵/۳، تکالیف الأنام (صدرالاسلام ہمدانی): ۱۹۵، عمدۃ الزائر (آیۃ اللہ سید حیدر کاظمی): ۳۵۸، فوز اکبر (علامہ مرزا محمد باقر فقیہ ایرانی): ۱۲۴، کمیال المکارم (علامہ سید محمد تقی موسوی اصفہانی): ۹۹/۲، منہاج العارفین (علامہ سمنانی): ۱۵۹، ضیاء الصالحین: ۵۴۲، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۴۲۸، ہدیۃ الزائرین (محدث قمی): ۶۴۸، ملحقات جمال الاسبوع عشرۃ از الزخائر،

Presented by Ziaraat.Com

وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِرِضَاهُ، وَهَبْ لَنَا رَأْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ، وَدُعَائَهُ وَخَيْرَهُ، مَا نَنَالُ بِهِ سَعَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَفَوْزاً عِنْدَكَ، وَاجْعَلْ صَلاتَنَا بِهِ مَقْبُولَةً، وَذُنُوبَنَا بِهِ مَغْفُورَةً، وَدُعَائَنَا بِهِ مُسْتَجَاباً، وَاجْعَلْ أَرْزَاقَنَا بِهِ مَبْسُوطَةً، وَهُمُومَنَا بِهِ مَكْفِيَّةً، وَحَوَائِجَنَا بِهِ مَقْضِيَّةً، وَأَقْبِلْ إِلَيْنَا بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ. وَاقْبَلْ تَقَرُّبَنَا إِلَيْكَ، وَانْظُرْ إِلَيْنَا نَظْرَةً رَحِيمَةً نَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ عِنْدَكَ، ثُمَّ لَاتَصْرِفْهَا عَنَّا بِجُودِكَ، وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِ جَدِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، بِكَأْسِهِ وَبِيَدِهِ رَيّاً رَوِيّاً، هَنِيئاً سَائِغاً، لَا ظَمَأَ بَعْدَهُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. [1]

﴿۶﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے

جمعہ کے دن نماز صبح کے بعد کی دعا

جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھنا مستحب ہے اور پھر سو مرتبہ خدا کی بارگاہ میں طلب مغفرت اور استغفار پڑھے اور رسول اکرمؐ پر دو مرتبہ صلوات بھیجے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ. [2]

۱۔ تحفۃ الزائر (قدیمی نسخہ کہ جس میں صفحات کا نمبر نہیں لکھا گیا)، زاد المعاد: ۴۹۱، مصباح الزائر: ۴۴۶ کچھ فرق کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔

۲۔ البلد الامین: ۱۱۰

Presented by Ziaraat.Com

﴿۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے جمعہ کے دن دعا

شیخ طوسیؒ کتاب ''مصباح المتہجد'' میں فرماتے ہیں:

جب بھی کوئی جمعہ کے دن پیغمبر اکرمؐ پر درود بھیجنا چاہئے تو اس طرح صلوات پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَ صَلَوَاتِ مَلَائِکَتِکَ وَرُسُلِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ.

یا اس طرح کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ.[۱]

وہ دوسرے مقام پر کہتے ہیں: نیز روایت ہوئی ہے کہ سو مرتبہ کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ.[۲]

﴿۸﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے جمعہ کے دن دوسری دعا

مستحب ہے کہ انسان جمعہ کے دن سو مرتبہ سورۂ قدر پڑھے اور ہزار مرتبہ کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَھُمْ.

اگر سو مرتبہ نہ پڑھ سکے تو دس مرتبہ پڑھے اور جتنا ممکن ہو اس کی تکرار کرے۔[۳]

۱۔ مصباح المتہجد: ۲۸۴ ۲۔ مصباح المتہجد: ۳۸۷

۳۔ البلد الأمین: ۱۱۲، اور اسی کی طرح بحار الأنوار: ۳۳۱/۸۹ میں بھی ذکر ہوا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۹﴾

نماز جمعہ کے بعد پڑھی جانے والی صلوات

(جو بھی یہ صلوات پڑھے گا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب میں سے ہوگا)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اجداد طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی بھی جمعہ کی نماز کے بعد سات مرتبہ صلوات پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ.

اس کا شمار امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب میں سے ہوگا۔[1]

﴿۱۰﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

(عید فطر، عید قربان اور جمعہ کے دن)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

عید فطر، عید قربان اور جمعہ کے دن جب نماز کے لئے گھر سے نکلو تو کہو:

اَللّٰهُمَّ مَنْ تَهَيَّأَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، أَوْ تَعَبَّأَ أَوْ أَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ لِوِفَادَةٍ اِلٰى مَخْلُوْقٍ، رَجَآءَ رِفْدِهٖ وَجَائِزَتِهٖ وَنَوَافِلِهٖ، فَاِلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ كَانَتْ وِفَادَتِي وَتَهْيِئَتِي وَ اِعْدَادِي وَاسْتِعْدَادِي رَجَاءَ رِفْدِكَ، وَجَوَائِزِكَ وَنَوَافِلِكَ.

---

[1] بحار الأنوار: ۹۰/۶۵

Presented by Ziaraat.Com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَعَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَصِيِّ رَسُوْلِكَ، وَصَلِّ يا رَبِّ عَلٰى أَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ.

پھر تمام ائمہ علیہم السلام کا نام لو اور جب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام تک پہنچو تو کہو:

أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيْراً، وَانْصُرْهُ نَصْراً عَزِيْزاً. أَللّٰهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ دِيْنَكَ وَسُنَّةَ رَسُوْلِكَ، حَتّٰى لَايَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ.

أَللّٰهُمَّ اِنّا نَرْغَبُ اِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلَامَ وَأَهْلَهُ، وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَأَهْلَهُ، وَتَجْعَلُنا فِيْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلٰى طَاعَتِكَ وَالْقَادَةِ اِلٰى سَبِيْلِكَ وَتَرْزُقُنا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ. أَللّٰهُمَّ ما أَنْكَرْنا مِنْ حَقٍّ فَعَرِّفْناهُ، وَما قَصُرْنا عَنْهُ فَبَلِّغْناهُ.

اب یہاں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا اور آپ کے دشمنوں پر نفرین کرو، اور اپنی حاجات طلب کرو اور تمہارا آخری جملہ یہ ہو:

أَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنا، أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا مِمَّنْ تَذَكَّرَ فِيْهِ فَيَذَّكَّرَ.[1]

ضراب اصفہانی کی صلوات کا واقعہ

جلیل القدر سید علی بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد پیغمبر و آل پیغمبر علیہم السلام کے لئے ہمارے آقا و مولا حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے ایسی صلوات روایت ہوئی ہے کہ جو بڑی اہمیت کی حامل ہے اگر جمعہ کے دن نماز عصر کی تعقیب میں کسی عذر کی وجہ سے نہ پڑھ سکیں تو بھی اسے ترک نہ کریں کیونکہ اس میں ایسا راز ہے کہ جس سے خدا نے ہمیں آگاہ کیا ہے۔

---

[1] اقبال الاعمال: ۵۸۵

Presented by Ziaraat.Com

وہ افراد جن کا ہم نے چند موارد میں تذکرہ کیا ہے انہوں نے اپنی سند میں میرے جد ابو جعفر طوسیؒ سے کہا کہ مجھے حسین بن عبید اللہ نے محمد بن احمد بن داؤد اور ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے خبر دی ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں ابو العباس احمد بن علی رازی نے ابو الحسین محمد بن جعفر الاسدیؒ سے خبر دی کہ جو کچھ کتاب ''الشفاء والجلاء'' میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حسین بن محمد بن عامر اشعری قمی نے خبر دی اور کہا ہے کہ میرے لئے یعقوب بن یوسف ضراب غسانی نے اصفہان سے واپسی پر روایت کی ہے اور کہا ہے:

میں ۲۸۱ھ میں اپنے شہر والوں میں سے کچھ اہلسنت حضرات کے ساتھ عازم حج ہوا اور جب ہم مکہ پہنچے تو ان میں سے ایک نے سبقت کی اور ہمارے لئے بازار شب (بازار کا نام) کے درمیان ایک گھر کرایہ پر لے لیا۔ وہ خدیجہ کا گھر ''دار الرضا'' کے نام سے مشہور تھا جس میں ایک بوڑھی گندم گوں عورت رہتی تھی۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ یہ گھر ''دار الرضا'' کے نام سے مشہور ہے تو ہم نے اس بوڑھی عورت سے پوچھا: اس گھر کے مالک سے تمہاری کیا نسبت ہے؟ اور اس گھر کو اس نام سے کیوں پکارا جاتا ہے؟

بوڑھی عورت نے کہا: میں ان کی خادمہ ہوں اور یہ علی بن موسی الرضا علیہ السلام کا گھر ہے اور امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے ساکن کیا ہے اور میں ان کی خدمت گذار تھی۔ جب ہم نے ان سے یہ سنا تو ہمیں ان سے انس ہو گیا لیکن یہ راز اپنے اہلسنت دوستوں سے پوشیدہ رکھا۔ رات جب ہم طواف کر کے واپس لوٹتے تو گھر کے صحن میں سوتے اور دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے ایک وزنی پتھر رکھ دیتے۔

کچھ راتوں میں ہم نے صحن میں مشعل کی مانند نور دیکھا اور ہم نے دیکھا کہ دروازہ خود ہی کھل جاتا جب کہ ہم میں سے کوئی بھی دروازہ نہیں کھولتا۔ ہم دیکھتے کہ ایک متوسط قد، گندم گوں اور زردی مائل خوبصورت شخص کہ جس کے چہرے پر سجدے کا اثر ظاہر تھا اور وہ پیراہن جس کے اوپر عبا اور نعلین

Presented by Ziaraat.Com

پہنے ہوئے گھر میں داخل ہوتا اور اسی عورت کے کمرے کے اوپر جاتا ،اس خاتون نے ہمیں اس کمرے میں جانے سے منع کیا تھا اور کہا تھا کہ اس میں میری بیٹی رہتی ہے۔جب وہ سیڑھیوں سے اوپر جاتا تو چمکنے لگتا اور پھر میں اسی روشنی کو کمرے میں دیکھتا جب کہ کوئی چراغ بھی روشن نہ ہوتا ہمارے ساتھی بھی اس نور کو دیکھتے اور خیال کرتے کہ یہ اس ضعیفہ خاتون کی لڑکی کا شوہر ہے جس نے اس سے نکاح موقت کیا ہے اور وہ کہتے کہ یہ علوی ہیں اور نکاح موقت کو جائز سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ان کے مذہب میں حرام تھا۔

بحر حال ہم یہ دیکھتے تھے کہ وہ شخص آتا تھا اور پھر چلا بھی جاتا اور دروازے کے پیچھے پتھر بھی بالکل ویسے ہی رکھا ہوتا ۔ہم اپنے مال واسباب کے خوف سے دروازہ بند کر دیا کرتے تھے اور کوئی دوسرا نہیں تھا جو دروازے کو کھولے یا بند کرے لیکن وہ پتھر اسی طرح رکھا ہوتا تھا مگر یہ کہ ہم میں سے کوئی باہر جاتے وقت اسے ہٹا دیتا تھا۔

جب میں نے یہ ماجرا دیکھا تو میرے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی اور میرے وجود میں اس شخص کی ہیبت طاری ہوگئی میں نے ضعیفہ خاتون کے ساتھ دلجوئی کی اور میں ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔میں نے ان سے کہا:محترمہ! میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں اور بغیر اس کے کہ میرے دوستوں کو اس کا علم ہو۔جب آپ دیکھیں کہ میرے دوست نہیں ہیں تو میرے پاس آئیں تا کہ میں آپ کے سامنے اپنا سوال پیش کروں۔

انہوں نے تیزی سے کہا: میں بھی تم سے ایک راز کی بات کرنا چاہتی ہوں لیکن تمہارے دوستوں کی وجہ سے موقع نہیں ملا۔

میں نے کہا: آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟

انہوں نے کہا:وہ کہتے ہیں (اور کسی کا نام نہ لیا) کہ اپنے دوستوں کے ساتھ سختی اور شدت سے پیش نہ آؤ اور ان کے ساتھ کوئی نزاع وجھگڑا نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے دشمن ہیں اور ان کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

مصالحت سے پیش آؤ۔

میں نے کہا: یہ آپ سے کس نے کہا ہے؟

انہوں نے کہا: میں کہہ رہی ہوں اور ان کی ہیبت نے مجھے اس سے زیادہ پوچھنے نہ دیا۔

میں نے کہا: آپ کی مراد میرے کون سے دوست ہیں؟ میں سوچ رہا تھا کہ شاید ان کی مراد میرے سفر پر آئے ہوئے دوست ہیں۔

انہوں نے کہا: تمہارے شہر میں تمہارے شریک اور اس گھر میں بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

گھر میں میرے اور میرے ساتھیوں کے درمیان دینی مسائل کے متعلق سخت گفتگو بھی ہوئی اور انہوں نے اس بارے میں چغلی بھی کی تھی اور میں چھپ کر رہنے پر مجبور ہوا اور بعد میں متوجہ ہوا کہ ان کی مراد وہی ہے۔

پھر میں نے ان سے کہا: آپ کی رضا علیہ السلام سے کیا نسبت ہے؟

انہوں نے کہا: میں حسن بن علی عسکری علیہ السلام کی خدمتگذار تھی۔

جب میں مطمئن ہو گیا کہ وہ سچ کہہ رہی ہیں اور میں نے اپنے آپ سے کہا کہ ان سے امام غائب عجل اللہ فرجہ الشریف کے متعلق سوال کروں۔ تو میں نے ان سے کہا: آپ کو خدا کی قسم! کیا آپ نے انہیں دیکھا ہے؟

انہوں نے کہا: میرے بھائی! ہم نے انہیں نہیں دیکھا، میں اپنی بہن کے ساتھ شہر کے باہر گئی جو کہ حاملہ تھی اور امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ میں عمر کے آخری حصہ میں ان کی زیارت کروں گی۔ اور پھر انہوں نے مجھ سے کہا: ان کے لئے بھی ویسے ہی ہو جیسے میرے لئے ہو۔

اس دن کے بعد ایک مدت سے میں مصر میں رہتی تھی یہاں تک کہ مجھے کچھ پیسوں کے ساتھ ایک خط ملا انہوں نے وہ خط ایک اہل خراسان کے ہاتھ بھیجا تھا جو فصیح عربی نہیں بول سکتا تھا اور اب میں بھی اس شوق سے اس طرف آئی ہوں کی ان کی زیارت کر سکوں۔

Presented by Ziaraat.Com

اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ وہ شخص جو راتوں کو آتا ہے یہ وہی ہیں میرے پاس دس درہم تھے کہ جن میں سے ایک سکہ رضویہ تھا کہ جس پر امام رضا علیہ السلام کا نام تھا اور وہ میں نے مخفی رکھے تھے اور انہیں مقام ابراہیم میں ڈالنے کی نیت کی تھی۔لیکن میں نے سوچا کہ یہ پیسے اس ضعیفہ کو دیتا ہوں اور ان سے کہتا ہوں کہ وہ یہ پیسے فرزندان فاطمہ علیہا السلام میں سے کسی کو دے دیں کہ یہ پہلے والی نیت سے بہتر ہے۔

پس میں نے ان سے کہا: یہ درہم فرزندان فاطمہ علیہا السلام میں سے کسی مستحق کو دے دیں۔میں سوچ رہا تھا کہ وہ درہم اسی شخص کو دیں گی۔وہ اوپر گئیں اور کچھ گھنٹوں کے بعد واپس نیچے آئیں اور کہا: انہوں نے کہا ہے کہ ان درہم میں میرا کوئی حق نہیں ہے اور یہ درہم وہیں خرچ کرو جہاں کی تم نے نیت کی تھی لیکن اس سکہ رضویہ کا عوض ہم سے لے لو اور انہیں اسی جگہ ڈالو ہاں کی تم نے نیت کی ہے۔

میں نے ویسے ہی کیا اور اپنے آپ سے کہا: ضعیفہ خاتون نے جو کچھ کہا ہے انہوں نے یہ اسی شخص سے نقل کیا ہے۔

میرے پاس امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے قاسم بن علاء آذربائیجانی کے لئے خط کا ایک نسخہ توقیعی تھا۔میں نے وہ اس خاتون کو دکھایا اور کہا: یہ کسی ایسے شخص کو دکھائیں جو امامؑ کی تحریر اور توقیعات کو پہچانتا ہو۔

انہوں نے کہا: مجھے دے دو: میں پہچانتی ہوں۔

میرا خیال تھا کہ وہ اسے خود پڑھ سکتی ہیں اور اسے تشخیص دے سکتی ہیں۔لیکن انہوں نے کہا: میں اسے اس جگہ نہیں پڑھ سکتی اور وہ اوپر والے کمرے کی طرف گئیں اور کہا: یہ تحریر صحیح ہے۔

اس توقیع میں لکھا ہوا تھا: میں تمہیں ایسی خوشخبری و بشارت دیتا ہوں جو کسی کو نہیں دی۔

اس عورت نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ پر کیسے صلوات بھیجتے ہو؟

میں نے کہا: اس طرح کہتا ہوں:

Presented by Ziaraat.Com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، کَأَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ.

کہنے لگیں: نہیں! صلوات میں ان سب کا نام لو اور سب پر درود بھیجو۔

میں نے کہا: جی ہاں

دوسرے دن وہ خاتون اوپر والے کمرے سے آئیں اور ان کے پاس ایک چھوٹی سی کاپی تھی اور کہنے لگیں: انہوں نے کہا ہے کہ جب پیغمبر اکرمؐ اور آپ کے جانشینوں پر درود بھیجنا چاہو تو اس نسخہ کے مطابق درود بھیجو۔

میں نے وہ نسخہ لے لیا اور اس پر عمل کیا۔ میں نے انہیں کئی راتوں تک دیکھا کہ وہ کمرے سے نیچے آتے دیکھا اور کمرے کا چراغ ویسے ہی روشن ہوتا ہے میں نے دروازہ کھولا اور اس نور کے پیچھے گیا لیکن میں نے اس نور کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہوا۔ میں مختلف مما لک کے اشخاص کو دیکھتا تھا جو اس گھر کے دروازے پر آتے اور اس خاتون کو خط دیتے اور وہ بھی انہیں خط دیتی تھی اور ان سے گفتگو کرتی تھی اور وہ بھی اس ضعیفہ سے گفتگو کرتے تھے لیکن میں کچھ نہ سمجھ پایا ان میں سے بعض کو واپس جاتے وقت راستے میں دیکھا یہاں تک کہ میں بغداد پہنچ گیا۔[1]

۱۔ جمال الاسبوع: ۳۰۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۱﴾

صلوات خرّاب اصفہانی

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہونے والا وہ تحریری نسخہ یوں تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلْمُنْتَجَبِ فِي الْمِيْثَاقِ، اَلْمُصْطَفٰى فِي الظِّلَالِ، اَلْمُطَهَّرِ مِنْ كُلِّ آفَةٍ، اَلْبَرِيءِ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ، اَلْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ، اَلْمُرْتَجٰى لِلشَّفَاعَةِ، اَلْمُفَوَّضِ اِلَيْهِ دِيْنُ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ شَرِّفْ بُنْيَانَهُ، وَعَظِّمْ بُرْهَانَهُ، وَأَفْلِجْ حُجَّتَهُ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ، وَأَضِئْ نُوْرَهُ، وَبَيِّضْ وَجْهَهُ، وَأَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَالْمَنْزِلَةَ وَالْوَسِيْلَةَ، وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ. وَصَلِّ عَلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، وَسَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى، اِمَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَوَارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ

Presented by Ziaraat.Com

عَلِيٍّ، اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ، وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ، وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ، وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ. وَصَلِّ عَلَى الْخَلَفِ الْهادِي الْمَهْدِيِّ، اِمامِ الْمؤْمِنِيْنَ، وَوارِثِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَحُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَئِمَّةِ الْهادِيْنَ، اَلْعُلَماءِ الصّادِقِيْنَ، اَلْأَبْرارِ الْمُتَّقِيْنَ، دَعائِمِ دِيْنِكَ، وَأَرْكانِ تَوْحِيْدِكَ، وَتَراجِمَةِ وَحْيِكَ، وَحُجَجِكَ عَلى خَلْقِكَ، وَخُلَفائِكَ فِي أَرْضِكَ، اَلَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُمْ عَلى عِبادِكَ، وَارْتَضَيْتَهُمْ لِدِيْنِكَ، وَخَصَصْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِكَ، وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرامَتِكَ، وَغَشَّيْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ، وَرَبَّيْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ، وَغَذَّيْتَهُمْ بِحِكْمَتِكَ، وَأَلْبَسْتَهُمْ نُوْرَكَ، وَرَفَعْتَهُمْ فِي مَلَكُوْتِكَ، وَحَفَفْتَهُمْ بِمَلائِكَتِكَ، وَشَرَّفْتَهُمْ بِنَبِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ، صَلوٰةً زاكِيَةً نامِيَةً كَثِيْرَةً دائِمَةً طَيِّبَةً لايُحِيْطُ بِهَا اِلّا أَنْتَ، وَلايَسَعُهَا اِلّا عِلْمُكَ، وَلا يُحْصِيْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى وَلِيِّكَ الْمُحْيِي سُنَّتَكَ، اَلْقائِمِ بِأَمْرِكَ، اَلدّاعِي اِلَيْكَ، اَلدَّلِيْلِ عَلَيْكَ، حُجَّتِكَ عَلى خَلْقِكَ، وَخَلِيْفَتِكَ فِي أَرْضِكَ، وَشاهِدِكَ عَلى عِبادِكَ. أَللّٰهُمَّ أَعِزَّ نَصْرَهُ، وَمُدَّ فِي عُمُرِهِ، وَزَيِّنِ الْأَرْضَ بِطُوْلِ بَقائِهِ. أَللّٰهُمَّ اكْفِهِ بَغْيَ الْحاسِدِيْنَ، وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكائِدِيْنَ، وَازْجُرْ عَنْهُ اِرادَةَ الظّالِمِيْنَ، وَخَلِّصْهُ مِنْ أَيْدِي الْجَبّارِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ أَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، وَشِيْعَتِهِ وَرَعِيَّتِهِ، وَخاصَّتِهِ وَعامَّتِهِ وَعَدُوِّهِ وَجَمِيْعِ أَهْلِ الدُّنْيا، ما تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ، وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسُهُ، وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ ما أَمَّلَهُ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، اِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

Presented by Ziaraat.Com

اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحٰى مِنْ دِيْنِكَ، وَأَحْيِ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ كِتَابِكَ، وَأَظْهِرْ بِهِ مَا غُيِّرَ مِنْ حُكْمِكَ، حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهِ وَعَلٰى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيْداً خَالِصاً مُخْلِصاً لَا شَكَّ فِيْهِ، وَلَا شُبْهَةَ مَعَهُ، وَلَا بَاطِلَ عِنْدَهُ، وَلَا بِدْعَةَ لَدَيْهِ.

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِنُوْرِهِ كُلَّ ظُلْمَةٍ، وَهُدَّ بِرُكْنِهِ كُلَّ بِدْعَةٍ، وَاهْدِمْ بِعِزِّهِ كُلَّ ضَلَالَةٍ، وَاقْصِمْ بِهِ كُلَّ جَبَّارٍ، وَأَخْمِدْ بِسَيْفِهِ كُلَّ نَارٍ، وَأَهْلِكْ بِعَدْلِهِ جَوْرَ كُلِّ جَائِرٍ، وَأَجْرِ حُكْمَهُ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ، وَأَذِلَّ بِسُلْطَانِهِ كُلَّ سُلْطَانٍ.

اَللّٰهُمَّ أَذِلَّ كُلَّ مَنْ نَاوَاهُ، وَأَهْلِكْ كُلَّ مَنْ عَادَاهُ، وَامْكُرْ بِمَنْ كَادَهُ، وَاسْتَأْصِلْ مَنْ جَحَدَهُ حَقَّهُ، وَاسْتَهَانَ بِأَمْرِهِ، وَسَعٰى فِي إِطْفَاءِ نُوْرِهِ، وَأَرَادَ إِخْمَادَ ذِكْرِهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى، وَعَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى، وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، وَالْحَسَنِ الرِّضٰا، وَالْحُسَيْنِ الْمُصَفّٰى، وَجَمِيْعِ الْأَوْصِيَاءِ، مَصَابِيْحِ الدُّجٰى، وَأَعْلَامِ الْهُدٰى، وَمَنَارِ التُّقٰى، وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى، وَالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ، وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ. وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَوُلَاةِ عَهْدِكَ، وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ، وَمُدَّ فِي أَعْمَارِهِمْ، وَزِدْ فِي آجَالِهِمْ، وَبَلِّغْهُمْ أَقْصٰى آمَالِهِمْ، دِيْناً وَدُنْياً وَآخِرَةً، إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]

یہ خبر متقدمین علماء کی بہت سی معتبر کتابوں میں متعدد سند کے ساتھ روایت ہوئی ہے اور ان میں سے بعض کتابوں میں روایت کے ہر حصہ میں عبارت کو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى ....." کے ساتھ ذکر کیا گیا لیکن کسی بھی روایت میں یہ صلوات اور دعا پڑھنے کا کوئی مخصوص وقت معین نہیں ہوا۔ البتہ علی بن طاؤس نے کتاب "جمال الاسبوع" میں اسے تعقیبات میں ذکر کیا ہے اور جمعہ کے دن نماز عصر کی تعقیبات میں فرماتے ہیں:

۱۔ مصباح المتہجد: ۴۰۶، البلد الامین: ۱۲۰، المصباح: ۷۲۵، دلائل الامامۃ: ۵۴۹ اور اسی کی مانند جمال الاسبوع کے صفحہ ۳۰ میں بھی وارد ہوا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اگر کسی عذر کی وجہ سے جمعہ کے دن نماز عصر کی تعقیبات انجام نہ دے سکو تو کسی بھی صورت میں اس صلوات کو ترک نہ کرو اور یہ اس اسرار کی بناء پر ہے جس سے پروردگار نے ہمیں آگاہ فرمایا ہے۔

اس کلام سے یہ استفادہ کیا جاسکتا ہے کہ سید بن طاؤس ؒ کو حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے اس صلوات کے بارے میں کچھ چیزیں معلوم ہوئی ہیں جو ان کے مقام و منزلت سے بعید نہیں ہے کیونکہ انہوں نے خود تصریح فرمائی ہے کہ آنحضرتؑ تک پہنچنے کا راستہ کھلا ہے۔[1]

مکیال المکارم'' میں ذکر ہوا ہے: یہ دعا بزرگ دعاؤں میں سے ہے جسے باقاعدگی سے پڑھا جانا چاہئے بالخصوص ان اوقات میں جو ہمارے آقا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص ہیں، جیسے: پندرہ شعبان، شب جمعہ اور جمعہ کا دن۔ شاید ''جمال الصالحین'' کے مؤلف نے اسی وجہ سے اس دعا کو پندرہ شعبان کی رات کے اعمال میں ذکر کیا ہے جب کہ روایت کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا کسی خاص وقت سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ تمام اوقات کے لئے وارد ہوئی ہے۔[2]

﴿۱۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا و صلوات

(جمعہ کے دن عصر کے وقت)

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

خداوند عالم قیامت کے دن دنوں کو مبعوث کرے گا اور جمعہ کا دن ایسے ہوگا جیسے خوبصورت اور باکمال دلہن کسی دیندار اور ثروتمند شخص کے گھر جارہی ہو اور یہ سب سے آگے ہوگا جب کہ بقیہ دن

۱۔ نجم الثاقب: ۷۷۰

۲۔ مکیال المکارم: ۲/۷۳

Presented by Ziaraat.Com

اس کے پیچھے ہوں گے، جمعہ کا دن جنت کے دروازے کے سامنے کھڑا ہو جائے گا اور یہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر زیادہ صلوات بھیجنے والوں کی شفاعت کرے گا۔

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں: یہاں زیادہ سے کتنی صلوات مراد ہیں؟ اور جمعہ کے دن کس وقت صلوات بھیجنا زیادہ بہتر ہے؟

آنحضرت نے فرمایا: عصر کے بعد سو مرتبہ۔

عبداللہ بن سنان نے پوچھا: صلوات کس طرح بھیجی جائے؟

آپ نے فرمایا: یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

اور اسے سو مرتبہ تکرار کرے۔[1]

﴿۱۳﴾

ہر شب جمعہ سورہ بنی اسرائیل پڑھنے کی فضیلت

اس باب کے اختتام پر امام صادق علیہ السلام سے نقل ہونے والی روایت بیان کرتے ہیں جو تفسیر برہان میں "تفسیر عیاشی" اور "ثواب الاعمال" سے لی گئی ہے: آپ نے فرمایا:

جو بھی ہر شب جمعہ سورہ بنی اسرائیل پڑھے تو وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ امام قائم (حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف) کی زیارت کرلے اور ان کے انصار میں شامل ہو جائے۔[2]

۱۔ جمال الاسبوع: ۲۷۷، الصحیفۃ الصادقیہ: ۹۲۹

۲۔ ۲۔ مکیال المکارم: ۲/ ۲۷۸، المصباح: ۵۸۵، ثواب الاعمال: ۱۰۷، تفسیر برہان: ۶/ ۷ ح اور ۲، تفسیر عیاشی: ۲/ ۲۷۶ ح ۱

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

پانچواں باب

ہر مہینہ کی دعا

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

پانچواں باب

ہر مہینہ کی دعا

﴿۱﴾

روز عاشورا ظہر کے وقت

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

عبداللہ بن سنان کہتے ہیں: میں عاشورا کے دن اپنے آقا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا ہے اور چہرے پر غم کے آثار نمایاں ہیں اور آنکھوں سے اشک جاری ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے فرزند رسول خدا! آپ کیوں گریہ فرما رہے ہیں؟ خدا آپ کی آنکھوں کو آنسوؤں سے محفوظ رکھے۔

آنحضرتؑ نے فرمایا:

کیا تم غافل ہو؟ کیا تم نہیں جانتے کہ اس دن حسین بن علی علیہ السلام شہید ہوئے تھے۔

میں نے عرض کیا: اس دن کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؑ نے فرمایا: آج کے دن روزہ کی نیت کئے بغیر کھانے پینے کی چیزوں سے پرہیز کرو اور افطار کرو اور کوئی لذیذ غذا نہ کھاؤ۔ آج کے دن پورا روزہ نہ رکھو بلکہ نماز عصر کے بعد پانی کے گھونٹ سے افطار کرلو کیونکہ اسی وقت خاندان پیغمبر علیہم السلام کے ساتھ سخت جنگ اور خونریزی تمام ہوئی تھی اور تمہیں افراد خون میں ڈوبے ہوئے زمین پر پڑے تھے۔ رسول خدا پر یہ مصیبت بڑی گراں اور سخت تھی اگر آپؐ اس دن زندہ ہوتے تو خود صاحب عزا ہوتے۔

عبداللہ کہتے ہیں: آنحضرتؑ نے اتنا گریہ کیا کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی اور پھر فرمایا:

خداوند عالم نے نور کو جمعہ (ماہ رمضان المبارک کے پہلے روز) کے دن اور تاریکی کو چہار شنبہ (عاشورا کے دن) خلق کیا اور دونوں میں سے ہر ایک کے لئے دو راہ و روش قرار دیئے۔

اے عبداللہ بن سنان! اس دن سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ پاکیزہ لباس پہنو اور تسلب کرو۔

میں نے عرض کیا: تسلب سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: مصیبت زدہ افراد کی طرح اپنا گریبان کھولو اور آستین اوپر کرو اور پھر کسی بیابان یا خالی جگہ جاؤ جہاں کوئی تمہیں نہ دیکھے اور ظہر کے وقت چار رکعت نماز نہایت خشوع و خضوع اور بہتر رکوع و سجود اور سلام کے ساتھ بجالاؤ اور پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد "قُلْ يٰا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" پڑھو۔

پھر دو رکعت نماز بجالاؤ جس کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ احزاب اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور سورۂ منافقون پڑھو یا پھر کوئی بھی دوسرا سورہ پڑھو۔ نماز تمام کرنے کے بعد امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی طرف متوجہ ہو اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے ناصروں، فرزندوں اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کی قتل گاہ کو اپنی نظروں میں مجسم کرو اور ان پر درود و سلام بھیجو، اور ان کے دشمنوں پر نفرین کرو اور اس عمل سے بیزاری کا اظہار نہ کرو، پروردگار عالم اس عمل کے بدلہ میں تمہیں جنت میں

Presented by Ziaraat.Com

بلند مقام عطا فرمائے گا اور تمہارے گناہ ختم ہو جائیں گے اور پھر تم بیابان یا جہاں بھی تھے اٹھو اور کچھ قدم بڑھاتے ہوئے کہو:

"اِنّا لِلّٰهِ وَاِنّا اِلَيْهِ راجِعُوْنَ، رَضاً بِقَضآءِ اللّٰهِ وَ تَسْلِيْماً لِأَمْرِهِ"

اس پورے عمل کے دوران تمہارے چہرے پر حزن وملال کے آثار نمایاں ہوں، جتنا ہو سکے خدا کو یاد کرو اور آیۂ استرجاع ﴿اِنّا لِلّٰهِ وَاِنّا اِلَيْهِ راجِعُوْنَ﴾ پڑھو اور جب اس حالت میں چند قدم بڑھاؤ تو پھر واپس وہیں آؤ جہاں نماز ادا کی تھی اور کہو:

أَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةَ، الَّذِيْنَ شاقُّوا رَسُوْلَکَ، وَحارَبُوا أَوْلِيائَکَ، وَعَبَدُوا غَيْرَکَ، وَاسْتَحَلُّوا مَحارِمَکَ، وَالْعَنِ الْقادَةَ وَالْأَتْباعَ، وَمَنْ کانَ مِنْهُمْ، فَخَبَّ وَأَوْضَعَ مَعَهُمْ، أَوْرَضِيَ بِفِعْلِهِمْ لَعْناً کَثِيْراً. أَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ صَلَواتِکَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِنْ أَيْدِي الْمُنافِقِيْنَ الْمُضِلِّيْنَ، وَالْکَفَرَةِ الْجاحِدِيْنَ، وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحاً يَسِيْراً، وَأَتِحْ لَهُمْ رَوْحاً وَفَرَجاً قَرِيْباً، وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَدُنْکَ عَلٰى عُدُوِّکَ وَعَدُوِّهِمْ سُلْطاناً نَصِيْراً.

پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرو اور دشمنان آل محمد علیہم السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا کی بارگاہ میں یہ دعا پڑھو:

أَللّٰهُمَّ اِنَّ کَثِيْراً مِنَ الْأُمَّةِ ناصَبَ الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنَ الْأَئِمَّةِ، وَکَفَرَتْ بِالْکَلِمَةِ، وَعَکَفَتْ عَلَى الْقادَةِ الظَّلَمَةِ، وَهَجَرَتِ الْکِتابَ وَالسُّنَّةِ، وَعَدَلَتْ عَنِ الْحَبْلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَمَرْتَ بِطاعَتِهِما، وَالتَّمَسُّکِ بِهِما، فَأَماتَتِ الْحَقَّ، وَجارَتْ عَنِ الْقَصْدِ، وَمالَأَتِ الْأَحْزابَ، وَحَرَّفَتِ الْکِتابَ، وَکَفَرَتْ بِالْحَقِّ لَمّا جآئَها، وَتَمَسَّکَتْ بِالْباطِلِ لَمّا اعْتَرَضَها، وَضَيَّعَتْ حَقَّکَ، وَأَضَلَّتْ خَلْقَکَ، وَقَتَلَتْ أَوْلادَ نَبِيِّکَ، وَخِيَرَةَ عِبادِکَ، وَحَمَلَةَ عِلْمِکَ، وَوَرَثَةَ حِکْمَتِکَ وَوَحْيِکَ. أَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ أَقْدامَ

Presented by Ziaraat.Com

أَعْدائِكَ وَأَعْداءِ رَسُولِكَ وَأَهْلِ بَيْتِ رَسُولِكَ. أَللّٰهُمَّ وَأَخْرِبْ دِيارَهُمْ، وَافْلُلْ سِلاحَهُمْ، وَخالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَفُتَّ فِي أَعْضادِهِمْ وَأَوْهِنْ كَيْدَهُمْ، وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِ الْقاطِعِ، وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدّامِغِ، وَطُمَّهُمْ بِالْبَلاءِ طَمّاً، وَقُمَّهُمْ بِالْعَذابِ قَمّاً، وَعَذِّبْهُمْ عَذاباً نُكْراً، وَخُذْهُمْ بِالسِّنِينَ وَالْمَثُلاتِ الَّتِي أَهْلَكْتَ بِها أَعْداءَكَ، اِنَّكَ ذُوْنَقِمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ اِنَّ سُنَّتَكَ ضائِعَةٌ، وَأَحْكامَكَ مُعَطَّلَةٌ، وَعِتْرَةَ نَبِيِّكَ فِي الْأَرْضِ هائِمَةٌ. أَللّٰهُمَّ فَأَعِنِ الْحَقَّ وَأَهْلَهُ، وَاقْمَعِ الْباطِلَ وَأَهْلَهُ، وَمُنَّ عَلَيْنا بِالنَّجاةِ، وَاهْدِنا اِلَى الْاِيْمانِ، وَعَجِّلْ فَرَجَنا، وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ أَوْلِيائِكَ، وَاجْعَلْهُمْ لَنا وُدّاً، وَاجْعَلْنا لَهُمْ وَفْداً.

أَللّٰهُمَّ وَأَهْلِكْ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ عِيْداً، وَاسْتَهَلَّ بِهِ فَرَحاً وَمَرَحاً، وَخُذْ آخِرَهُمْ كَما أَخَذْتَ أَوَّلَهُمْ، وَأَضْعِفِ اللّٰهُمَّ الْعَذابَ وَالتَّنْكِيْلَ عَلَى طالِمِي أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ، وَأَهْلِكْ أَشْياعَهُمْ وَقادَتَهُمْ، وَأَبِرْ حُماتَهُمْ وَجَماعَتَهُمْ. أَللّٰهُمَّ وَضاعِفْ صَلَواتِكَ وَرَحَمَتَكَ وَبَرَكاتِكَ عَلَى عِتْرَةِ نَبِيِّكَ، اَلْعِتْرَةِ الضّائِعَةِ الْخائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ، بَقِيَّةِ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزّاكِيَةِ الْمُبارَكَةِ. وَأَعْلِ اللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ، وَأَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ، وَاكْشِفِ الْبَلاءَ وَاللَّأْواءَ، وَحَنادِسَ الْأَباطِيْلِ وَالْعَمى عَنْهُمْ، وَثَبِّتْ قُلُوْبَ شِيْعَتِهِمْ وَحِزْبِكَ عَلَى طاعَتِهِمْ وَوِلايَتِهِمْ وَنُصْرَتِهِمْ وَمُوالاتِهِمْ، وَأَعِنْهُمْ وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْأَذى فِيْكَ. وَاجْعَلْ لَهُمْ أَيّاماً مَشْهُوْدَةً، وَأَوْقاتاً مَحْمُوْدَةً مَسْعُوْدَةً، يُوْشِكُ فِيْها فَرَجَهُمْ، وَتُوْجِبُ فِيْها تَمْكِيْنَهُمْ وَنَصْرَهُمْ، كَما ضَمِنْتَ لِأَوْلِيائِكَ فِي كِتابِكَ الْمُنْزَلِ، فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّالِحاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ

Presented by Ziaraat.Com

أَمْ لَا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً﴾ [1]

أَللّٰهُمَّ فَاكْشِفْ غُمَّتَهُمْ، يا مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ إِلَّا هُوَ، يا أَحَدُ يا حَيُّ يا قَيُّومُ، وَأَنَا يا إِلٰهِي عَبْدُكَ الْخائِفُ مِنْكَ، وَالرّاجِعُ إِلَيْكَ، اَلسّائِلُ لَكَ، اَلْمُقْبِلُ عَلَيْكَ، اَللّاجِئُ إِلى فِنائِكَ، اَلْعالِمُ بِأَنَّهُ لا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلّا إِلَيْكَ. أَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ دُعائِي، وَاسْمَعْ يا إِلٰهِي عَلانِيَتِي وَنَجْوايَ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ عَمَلَهُ، وَقَبِلْتَ نُسُكَهُ، وَنَجَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ، إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ. أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ أَوَّلاً وَآخِراً عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبارِكْ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، بِأَكْمَلِ وَأَفْضَلِ ما صَلَّيْتَ وَبارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلى أَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ، وَمَلائِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ بِلا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ. أَللّٰهُمَّ وَلا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، وَاجْعَلْنِي يا مَوْلايَ مِنْ شِيعَةِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَذُرِّيَّتِهِمُ الطّاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ، وَهَبْ لِيَ التَّمَسُّكَ بِحَبْلِهِمْ، وَالرِّضا بِسَبِيلِهِمْ، وَالْأَخْذَ بِطَرِيقَتِهِمْ، إِنَّكَ جَوادٌ كَرِيمٌ.

پھر اپنا چہرہ زمین پر رکھو اور کہو:

يا مَنْ يَحْكُمُ ما يَشاءُ وَيَفْعَلُ ما يُرِيدُ أَنْتَ حَكَمْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ مَحْمُوداً مَشْكُوراً، فَعَجِّلْ يا مَوْلايَ فَرَجَهُمْ، وَفَرِّجْنا بِهِمْ، فَإِنَّكَ ضَمِنْتَ إِعْزازَهُمْ بَعْدَ الذِّلَّةِ، وَتَكْثِيرَهُمْ بَعْدَ الْقِلَّةِ، وَإِظْهارَهُمْ بَعْدَ الْخُمُولِ، يا أَصْدَقَ الصّادِقِينَ، وَيا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ. فَأَسْئَلُكَ يا إِلٰهِي وَسَيِّدِي، مُتَضَرِّعاً إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ، بَسْطَ أَمَلِي وَالتَّجاوُزَ عَنِّي، وَقَبُولَ قَلِيلِ عَمَلِي وَكَثِيرِهِ، وَالزِّيادَةَ فِي أَيّامِي وَتَبْلِيغِي ذٰلِكَ الْمَشْهَدَ، وَأَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ يُدْعى فَيُجِيبُ إِلى طاعَتِهِمْ وَمُوالاتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ، وَتُرِيَنِي

---

[1] سورۂ نور آیت:۵۵

Presented by Ziaraat.Com

ذٰلِکَ قَرِیْباً سَرِیْعاً فِیْ عَافِیَةٍ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہو:

أَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَکُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ لَایَرْجُوْنَ أَیَّامَکَ، فَأَعِذْنِیْ یَا اِلٰهِیْ بِرَحْمَتِکَ مِنْ ذٰلِکَ.

اے ابن سنان! یہ عمل کئی مستحب حج وعمرہ سے بہتر ہے جس میں تم اپنا مال خرچ کرو، خود کو زحمت میں ڈالو اور اپنے اہل وعیال سے جدا ہو۔

آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی بھی اس دن یہ نماز پڑھے اور یہ دعا خلوص سے پڑھے اور یہ عمل یقین اور تصدیق (خدا اور آئمہ علیہم السلام پر یقین) سے انجام دے خدا اسے دس خصلتیں عطا فرمائے گا۔ اسے بری موت سے محفوظ رکھے گا، فقر اور مشکلات سے امان میں رکھے گا اور جب تک زندہ رہے گا اس پر دشمن غالب نہیں آئے گا، وہ، اس کی اولاد اور آنے والی چار نسلیں جنون، برص اور جذام سے محفوظ رہیں گی، شیطان اس پر، اس کی اولاد اور آئندہ چار نسلوں پر غلبہ نہیں کرے گا۔

ابن سنان کہتے ہیں:

میں امامؑ سے اجازت لے کر چلا گیا اور میں یہ کہتا ہوا جا رہا تھا کہ اس پروردگار کا شکر ہے جس نے مجھے آپؑ کی معرفت اور محبت سے آشنا فرما کر احسان فرمایا اور اس کی رحمت واحسان کی بنا پر اس سے دعا کو ہوں وہ آپ کی واجب اطاعت میں میری مدد فرمائے۔[1]

۱۔ مصباح المتہجد: ۷۸۲، بحار الانوار: ۱۰۱/۳۰۳

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲﴾

عاشورا کے دن کی دوسری دعا

صالح بن عقبہ نے اپنے والد اور پھر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو بھی دس محرم کو حضرت امام حسین بن علی علیہ السلام کی زیارت کرے اور پورا دن آپ کی قبر مطہر کے پاس گریہ کرے تو قیامت کے دن اسے دو ہزار حج، دو ہزار عمرہ اور دو ہزار غزوہ (جہاد) کا ثواب ملے گا۔ ہر حج و عمرہ اور غزوہ کا ثواب اس کی طرح ہوگا جس نے پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے ساتھ حج و عمرہ ادا کیا اور ان کے ہمرکاب جہاد کیا ہو۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! اگر کوئی کسی دور دراز جگہ پر ہو کہ جہاں سے اس دن امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

آپ نے فرمایا:

اگر ایسا ہو تو صحرا میں چلا جائے یا اپنے گھر کی چھت پر چلا جائے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سلام کرے اور آپ کے قاتلوں پر لعنت کرے اور پھر اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور یہ عمل دن کے آغاز اور زوال آفتاب سے پہلے انجام دے۔

پھر امام حسین علیہ السلام پر گریہ وزاری کرے اور (اگر تقیہ کی حالت میں نہ ہو تو) اپنے گھر والوں کو بھی کہے کہ وہ آنحضرتؑ پر گریہ کریں اور نالہ وشیون کرتے ہوئے اس مصیبت پر گھر میں عزاداری برپا کرے اور ایک دوسرے کو تعزیت و تسلیت کہے۔ اگر یہ عمل انجام دے تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ خدا کے نزدیک ان سب کے لئے بلند مرتبہ ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! کیا آپ ان سب کے لئے ضمانت دیتے ہیں؟

فرمایا: ہاں! جو یہ عمل انجام دے میں اس کے لئے ضامن ہوں۔

Presented by Ziaraat.Com

میں نے عرض کیا: کس طرح ایک دوسرے کو تعزیت پیش کریں؟

فرمایا: یوں کہیں:

أَعْظَمَ اللّٰهُ أُجُوْرَنا بِمُصابِنا بِالْحُسَيْنِ وَ جَعَلَنا وَ إِيّاكُمْ مِنَ الطّالِبِيْنَ بِثارِهِ مَعَ وَلِيِّهِ الْإِمامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ.[1]

﴿۳﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ماہ رجب کے ایام کی دعا

ابن عیاش کہتے ہیں: وہ تمام تحریریں جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے شیخ ابوجعفر محمد بن عثمان کے ہاتھ لگیں، ان میں ایسی دعا کہ جو ماہ رجب کے ہر دن پڑھی جانی چاہئے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعانِي جَمِيْعِ ما يَدْعُوْكَ بِهِ وُلاةُ أَمْرِكَ، اَلْمَأْمُوْنُوْنَ عَلى سِرِّكَ، اَلْمُسْتَبْشِرُوْنَ بِأَمْرِكَ، اَلْواصِفُوْنَ لِقُدْرَتِكَ، اَلْمُعْلِنُوْنَ لِعَظَمَتِكَ، أَسْأَلُكَ بِما نَطَقَ فِيْهِمْ مِنْ مَشِيَّتِكَ، فَجَعَلْتَهُمْ مَعادِنَ لِكَلِماتِكَ، وَأَرْكاناً لِتَوْحِيْدِكَ وَ آياتِكَ وَمَقاماتِكَ الَّتِي لاتَعْطِيْلَ لَها فِي كُلِّ مَكانٍ يَعْرِفُكَ بِها مَنْ عَرَفَكَ، لافَرْقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَها إِلّا أَنَّهُمْ عِبادُكَ وَخَلْقُكَ، فَتْقُها وَرَتْقُها بِيَدِكَ، بَدْؤُها مِنْكَ وَعَوْدُها إِلَيْكَ، أَعْضادٌ وَأَشْهادٌ وَمُناةٌ وَأَذْوادٌ وَحَفَظَةٌ وَرُوّادٌ، فَبِهِمْ مَلَأْتَ سَمائَكَ وَأَرْضَكَ حَتّٰى ظَهَرَ أَنْ لا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ. فَبِذٰلِكَ أَسْأَلُكَ وَبِمَواقِعِ الْعِزِّ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَبِمَقاماتِكَ وَعَلاماتِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَنْ تَزِيْدَنِي إِيْماناً وَتَثْبِيْتاً، يا باطِناً فِي ظُهُوْرِهِ وَظاهِراً فِي بُطُوْنِهِ وَمَكْنُوْنِهِ، يا مُفَرِّقاً بَيْنَ

۱۔ مصباح المتہجد: ۷۷۲، المصباح: ۶۴۰، اسی طرح کی روایت کامل الزیارات کے صفحہ ۳۲۵ میں نقل ہوئی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

النُّوْرِ وَالدَّيْجُوْرِ، يا مَوْصُوْفاً بِغَيْرِ كُنْهِهِ، وَمَعْرُوْفاً بِغَيْرِ شِبْهِهِ، حادَّ كُلِّ مَحْدُوْدٍ، وَشاهِدَ كُلِّ مَشْهُوْدٍ، وَمُوجِدَ كُلِّ مَوْجُوْدٍ، وَمُحْصِيَ كُلِّ مَعْدُوْدٍ، وَفاقِدَ كُلِّ مَفْقُوْدٍ، لَيْسَ دُوْنَكَ مِنْ مَعْبُوْدٍ أَهَلَ الْكِبْرِياءِ وَالْجُوْدِ. يا مَنْ لايُكَيَّفُ بِكَيْفٍ، وَلايُؤَيَّنُ بِأَيْنٍ، يا مُحْتَجِباً عَنْ كُلِّ عَيْنٍ، يا دَيْمُوْمُ يا قَيُّوْمُ، وَعالِمَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ، صَلِّ عَلى عِبادِكَ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَبَشَرِكَ الْمُحْتَجِبِيْنَ، وَمَلائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَأَلْبِهِمِ الصّافِيْنَ الْحافِيْنَ. وَبارِكْ لَنا فِي شَهْرِنا هذَا الْمُرَجَّبِ الْمُكَرَّمِ، وَما بَعْدَهُ مِنَ الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنا فِيْهِ النِّعَمِ، وَأَجْزِلْ لَنا فِيْهِ الْقِسَمَ، وَأَبْرِرْ لَنا فِيْهِ الْقَسَمَ، بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهارِ فَأَضاءَ، وَعَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ، وَاغْفِرْ لَنا ماتَعْلَمُ مِنّا وَما لانَعْلَمُ، وَاعْصِمْنا مِنَ الذُّنُوْبِ خَيْرَ الْعِصَمِ، وَاكْفِنا كَوافِيَ قَدَرِكَ، وَامْنُنْ عَلَيْنا بِحُسْنِ نَظَرِكَ، وَلاتَكِلْنا إِلى غَيْرِكَ، وَلاتَمْنَعْنا مِنْ خَيْرِكَ، وَبارِكْ لَنا فِيْما كَتَبْتَهُ لَنا مِنْ أَعْمارِنا، وَأَصْلِحْ لَنا خَبِيْئَةَ أَسْرارِنا، وَأَعْطِنا مِنْكَ الْأَمانَ، وَاسْتَعْمِلْنا بِحُسْنِ الْإِيْمانِ، وَبَلِّغْنا شَهْرَ الصِّيامِ، وَما بَعْدَهُ مِنَ الْأَيّامِ وَالْأَعْوامِ، يا ذَاالْجَلالِ وَالْإِكْرامِ.[1]

کتاب ''عمدۃ الزائر'' کے مؤلف اس دعا کی وضاحت میں کہتے ہیں:

صاحبان امر اور حکومت الٰہی محمد و آل محمد علیہم السلام اور امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔ یہی وہ حضرات ہیں جو ان نیک صفات کے مالک ہیں اور یہ ایسے مقام و منزلت کے مالک ہیں کہ جو کہیں پر بھی تمام نہیں ہوتا کیونکہ وہ جب بھی پروردگار عالم کو ان عظیم معنی کے ساتھ پکارتے ہیں کہ جس کا علم ان کے پاس ہے یا اس کے ذریعہ سے دعا کرتے ہیں تو یہ جس جگہ ہوں اور جس امر کے لئے بھی دعا کریں پروردگار عالم بغیر کسی تاخیر کے ان کی دعا مستجاب کرتا ہے اور دعا کو رد نہیں کرتا۔

۱۔ المصباح: ۷۰۱، مصباح المتہجد: ۸۰۳، بحار الانوار ۹۸/ ۳۹۲، اقبال الاعمال: ۱۴۵

کیونکہ خدا فیض رساں ہے اور یہ ہستیاں اس کے لائق ہیں لہٰذا ان کی برکت سے دعا کرنے والے کو فیض پہنچتا ہے۔ یہ ہی اس مطلب کا راز ہے کہ ہر حاجت اور ضرورت میں ان پر صلوات بھیج کر ان کے ذریعہ خدا کی بارگاہ میں توسل کریں کیونکہ جو بھی ان پر صلوات بھیجے اس کی دعا رد نہیں ہوتی ہے۔[1]

﴿۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

سے منقول ماہ رجب کے ایام کی دوسری دعا

ابن عیاش کہتے ہیں:

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے جناب شیخ ابوالقاسم حسین بن روحؒ کو عطا ہونے والی یہ دوسری دعا ہے کہ جسے رجب کے مہینہ میں ہر دن پڑھنا چاہئے:

أَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُکَ بِالْمَوْلُوْدَيْنِ فِي رَجَبٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثّانِي، وَابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ، وَأَتَقَرَّبُ بِهِمٰا اِلَيْکَ خَيْرَ الْقُرَبِ، يا مَنْ اِلَيْهِ الْمَعْرُوْفُ طُلِبَ، وَفِيمٰا لَدَيْهِ رُغِبَ. أَسْأَلُکَ سُؤٰالَ مُعْتَرِفٍ مُذْنِبٍ قَدْ أَوْبَقَتْهُ ذُنُوْبُهُ، وَأَوْثَقَتْهُ عُيُوْبُهُ، فَطٰالَ عَلَى الْخَطٰايٰا دُؤُوْبُهُ، وَمِنَ الرَّزٰايٰا خُطُوْبُهُ، يَسْأَلُکَ التَّوْبَةَ، وَحُسْنَ الْأَوْبَةِ، وَالنُّزُوْعَ عَنِ الْحَوْبَةِ، وَمِنَ النّٰارِ فَکاکَ رَقَبَتِهِ، وَالْعَفْوَ عَمّٰا فِي رِبْقَتِهِ، فَأَنْتَ يا مَوْلاٰيَ أَعْظَمُ أَمَلِهِ وَثِقَتِهِ.

۱۔ عمدۃ الزائر: ۱۷۴

أَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُکَ بِمَسائِلِ الشَّرِيْفِ، وَوَسائِلِ الْمُنِيْفَةِ،أَنْ تَنَغَّمَّدَنِي فِي هٰذَاالشَّهْرِ بِرَحْمَةٍ مِنْکَ واٰسِعَةٍ، وَنِعْمَةٍ واٰزِعَةٍ، وَنَفْسٍ بِمٰا رَزَقْتَهٰا قٰانِعَةٍ اِلٰى نُزُوْلِ الْحٰافِرَةِ، وَمَحَلِّ الْآخِرَةِ، وَمٰا هِيَ اِلَيْهِ صٰائِرَةٌ. [1]

﴿۵﴾

ماہ رجب کے ایام کی تیسری دعا

محمد بن عبدالرحمٰن شوشتری سے روایت ہوئی ہے کہ وہ کہتے ہیں:

میں ایک دن بنی رواس کے علاقہ سے گذر رہا تھا میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا: اگر تم چاہو تو میرے ساتھ ''مسجد صعصعہ'' چلو تا کہ ہم وہاں نماز پڑھیں چونکہ یہ رجب کا مہینہ ہے اور اس مہینہ میں ایسی مقدس جگہ کی زیارت اور وہاں نماز پڑھنا مستحب ہے کہ جہاں ہمارے اولیاء کے مبارک قدم پڑے ہوں اور مسجد صعصعہ بھی ان ہی مقامات میں سے ایک ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ہم اس کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے اور جب مسجد کے دروازہ کے قریب پہنچے تو ہم نے اچانک ایک اونٹ کو دیکھا کہ جو مسجد کے دروازے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ہم مسجد میں داخل ہوئے تو ہم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے حجازیوں کی طرح لباس اور عمامہ پہنا ہوا تھا، وہ بیٹھا ہوا دعا پڑھ رہا تھا، میں نے اور میرے دوست نے اس دعا کو یاد کرلیا۔ اور وہ دعا یوں ہے:

(مرحوم شیخ طوسیؒ فرماتے ہیں: رجب کے مہینہ میں ہر روز اس دعا کو پڑھنا مستحب ہے:)

أَللّٰهُمَّ يٰا ذَا الْمِنَنِ السّٰابِغِ، وَالْآلاٰءِ الْوٰازِعَةِ، وَالرَّحْمَةِ الْوٰاسِعَةِ، وَالْقُدْرَةِ الْجٰامِعَةِ، وَالنِّعَمِ الْجَسِيْمَةِ، وَالْمَوٰاهِبِ الْعَظِيْمِ، وَالْأَيٰادِي الْجَمِيْلَةِ، وَالْعَطٰايَا الْجَزِيْلَةِ

---

[1] المصباح: ۷۰۳، مصباح المتہجد: ۸۰۵، بحار الانوار: ۳۹۳/۹۸، اقبال الاعمال: ۱۴۶

يا مَنْ لايُنْعَتُ بِتَمْثِيلٍ، وَلايُمَثَّلُ بِنَظِيرٍ، وَلايُغْلَبُ بِظَهِيرٍ، يا مَنْ خَلَقَ فَرَزَقَ، وَأَلْهَمَ فَأَنْطَقَ، وَابْتَدَعَ فَشَرَعَ، وَعَلا فَارْتَفَعَ، وَقَدَّرَ فَأَحْسَنَ، وَصَوَّرَ فَأَتْقَنَ، وَاحْتَجَّ فَأَبْلَغَ، وَأَنْعَمَ فَأَسْبَغَ، وَأَعْطى فَأَجْزَلَ، وَمَنَحَ فَأَفْضَلَ. يا مَنْ سَمَا فِي الْعِزِّ فَفاتَ نَواظِرَ الْأَبْصارِ، وَدَنا فِي اللُّطْفِ فَجازَ هَواجِسَ الْأَفْكارِ، يا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْمُلْكِ فَلا نِدَّ لَهُ فِي مَلَكُوْتِ سُلْطانِهِ، وَتَفَرَّدَ بِالْآلاءِ وَالْكِبْرِياءِ، فَلا ضِدَّ لَهُ فِي جَبَرُوْتِ شَأْنِهِ، يا مَنْ حارَتْ فِي كِبْرِياءِ هَيْبَتِهِ دَقائِقُ لَطائِفِ الْأَوْهامِ، وَانْحَسَرَتْ دُوْنَ إِدْراكِ عَظَمَتِهِ خَطائِفُ أَبْصارِ الْأَنامِ.

يا مَنْ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِهَيْبَتِهِ، وَخَضَعَتِ الرِّقابُ لِعَظَمَتِهِ، وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خِيْفَتِهِ، أَسْأَلُكَ بِهٰذِهِ الْمِدْحَةِ الَّتِي لاتَنْبَغِي إِلّا لَكَ، وَبِما وَأَيْتَ بِهِ عَلى نَفْسِكَ لِلدّاعِيْكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَبِما ضَمِنْتَ الْإِجابَةَ فِيْهِ عَلى نَفْسِكَ لِلدّاعِيْنَ.

يا أَسْمَعَ السّامِعِيْنَ، وَأَبْصَرَ النّاظِرِيْنَ، وَأَسْرَعَ الْحاسِبِيْنَ، يا ذَاالْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَعَلى أَهْلِ بَيْتِهِ (الْأَئِمَّةِ الصّادِقِيْنَ)، وَاقْسِمْ لِي فِي شَهْرِنا هٰذا خَيْرَ ما قَسَمْتَ، وَاحْتِمْ لِي فِي قَضائِكَ خَيْرَ ما حَتَمْتَ. وَاخْتِمْ لِي بِالسَّعادَةِ فِيمَنْ خَتَمْتَ، وَأَحْيِنِي ما أَحْيَيْتَنِي مَوْفُوْراً، وَأَمِتْنِي مَسْرُوْراً وَمَغْفُوْراً، وَتَوَلَّ أَنْتَ نَجاتِي مِنْ مُساءَلَةِ الْبَرْزَخِ، وَادْرَأْ عَنِّي مُنْكَراً وَنَكِيْراً، وَأَرِغْنِي مُبَشِّراً وَبَشِيْراً، وَاجْعَلْ لِي إِلى رِضْوانِكَ وَجِنانِكَ مَصِيْراً وَعَيْشاً قَرِيْراً، وَمُلْكاً كَبِيْراً، وَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ كَثِيْراً.

پھر اس شخص نے طولانی سجدہ کیا اور اس کے بعد اونٹ پر سوار ہو کر وہاں سے چلے گئے۔

میرے دوست نے میری طرف دیکھا اور کہا: میرے خیال میں وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، ہم کیوں ان سے بات نہ کر سکے؟ گویا انہوں نے ہماری زبان بند کر دی تھی!

Presented by Ziaraat.Com

ہم مسجد سے باہر آئے تو ہم نے ابی رواد رواسی کے بیٹے کو دیکھا، انہوں نے کہا: کہاں سے آ رہے ہو؟

ہم نے کہا: مسجد صعصعہ سے آ رہے ہیں۔ ہم نے ان سے سارا ماجرا بیان کیا۔

انہوں نے کہا: یہ سوار ہر دوسرے اور تیسرے دن مسجد میں آتا ہے اور کسی سے بات نہیں کرتا۔

ہم نے کہا: وہ کون ہے؟

انہوں نے کہا: تمہاری نظر میں کون ہو سکتا ہے؟

ہم نے کہا: ہمارے خیال میں وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

انہوں نے کہا: خدا کی قسم! میرے خیال میں وہ ایسی ذات ہے کہ جن کے دیدار کے خود حضرت خضر علیہ السلام مشتاق ہیں۔

میرے دوست نے مجھ سے کہا: خدا کی قسم وہ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف تھے۔[1]

مؤلف کہتے ہیں: مرحوم سید بن طاؤوسؒ کی روایت کے مطابق یہ دعا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے، چونکہ یہ دعا ماہ رجب سے متعلق ہے لہٰذا اس باب میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہم نے پہلے باب ''نمازیں'' کے صفحہ ۱۵۱ پر ستائیس رجب کے دن پڑھی جانے والی بارہ رکعت نمازوں کا ذکر کیا ہے۔ وہاں رجوع فرمائیں۔

۱۔ المصباح: ۶۹۹، شہید کی کتاب ''مزار'': ۲۷۷، بحار الانوار: ۱۰۰/۶ ۴۴، اقبال الاعمال: ۱۴۳

Presented by Ziaraat.Com

﴿۶﴾

تیسری شعبان کی دعا

علامہ مجلسیؒ ''بحارالانوار'' میں فرماتے ہیں: امام حسن عسکری علیہ السلام کے وکیل قاسم بن علاء ہمدانی کو یہ خط امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے ملا کہ جس میں آپؑ نے فرمایا: بیشک ہمارے مولا امام حسین علیہ السلام تین شعبان بروز پنجشنبہ متولد ہوئے اس روز روزہ رکھو اور یہ دعا پڑھو:[1]

''زادالمعاد'' میں فرماتے ہیں: حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے یہ حکم صادر فرمایا: تین شعبان کو روز روزہ رکھو اور یہ دعا پڑھو کیونکہ یہ امام حسین علیہ السلام کی ولادت کا دن ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، اَلْمَوْعُوْدِ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اسْتِهْلَالِهِ وَوِلَادَتِهِ، بَكَتْهُ السَّمَاءُ وَمَنْ فِيْهَا، وَالْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا، وَلَمْ يَطَأْ لأَبَتَيْهَا قَتِيْلٍ الْعَبَرَةِ وَسَيِّدِ الْأُسْرَةِ، اَلْمَمْدُوْدِ بِالنَّصْرِ يَوْمَ الْكَرَّةِ، اَلْمُعَوَّضِ مِنْ قَتْلِهِ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ نَسْلِهِ، وَالشِّفَاءَ فِي تُرْبَتِهِ، وَالْفَوْزَ مَعَهُ فِي أَوْبَتِهِ، وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ عِتْرَتِهِ، بَعْدَ قَائِمِهِمْ وَغَيْبَتِهِ، حَتّٰى يُدْرِكُوا الْأَوْتَارَ، وَيَثْأَرُوا الثَّارَ، وَيُرْضُوا الْجَبَّارَ، وَيَكُوْنُوا خَيْرَ أَنْصَارٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، مَعَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

أَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّهِمْ إِلَيْكَ أَتَوَسَّلُ، وَأَسْئَلُ سُؤَالَ مُقْتَرِفٍ (وَ)مُعْتَرِفٍ، مُسِيْءٍ إِلٰى نَفْسِهِ، مِمَّا فَرَّطَ فِي يَوْمِهِ وَأَمْسِهِ، يَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ إِلٰى مَحَلِّ رَمْسِهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ، وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ، وَبَوِّئْنَا مَعَهُ دَارَ الْكَرَامَةِ، وَمَحَلَّ الْإِقَامَةِ.

أَللّٰهُمَّ وَكَمَا أَكْرَمْتَنَا بِمَعْرِفَتِهِ، فَأَكْرِمْنَا بِزُلْفَتِهِ، وَارْزُقْنَا مُرَافَقَتَهُ وَسَابِقَتَهُ، وَاجْعَ

---

[1] بحارالانوار: ۱۰۱/۳۲۷

Presented by Ziaraat.Com

لَنا مِمَّنْ يُسَلِّمُ لِأَمْرِهِ، وَيُكْثِرُ الصَّلاةَ عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهِ، وَعَلى جَمِيعِ أَوْصِيائِهِ وَأَهْلِ اصْطِفائِهِ، اَلْمَمْدُوْدِيْنَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ الْإِثْنَيْ عَشَرَ، اَلنُّجُوْمِ الزُّهَرِ، وَالْحُجَجِ عَلى جَمِيعِ الْبَشَرِ. أَللّٰهُمَّ وَهَبْ لَنا فِي هٰذَا الْيَوْمِ خَيْرَ مَوْهِبَةٍ، وَأَنْجِحْ لَنا فِيْهِ كُلَّ طَلِبَةٍ، كَمٰا وَهَبْتَ الْحُسَيْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَعٰاذَ قُطْرُسُ بِمَهْدِهِ، فَنَحْنُ عائِذُوْنَ بِقَبْرِهِ مِنْ بَعْدِهِ، نَشْهَدُ تُرْبَتَهُ، وَنَنْتَظِرُ أَوْبَتَهُ، آمِيْنَ رَبَّ الْعالَمِيْنَ۔[1]

شب پندرہ شعبان کی فضیلت

جلیل القدر رضی الدین سید علی بن طاؤس ؒ فرماتے ہیں: حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی ولادت کی یہ مبارک شب اس بات کی شائستگی رکھتی ہے کہ مسلمان اور آپؑ کی امامت کے حقوق کے قائل افراد اس کا خاص احترام کریں کہ جنہیں پیغمبر اکرمؐ نے بیان فرمایا ہے اور امت کے سعادت مند افراد کو اس کی خوشخبری دی ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں کی حالت ایسی تھی کہ وہ ظلمت میں زندگی گذار رہے تھے، دشمن کی فوج ان پر مسلط تھی اور ان کی ان کے گناہوں کی منحوست اور تاریکی نے گھیر لیا تھا۔ ایسے مشکل اور سخت حالات میں پروردگار نے انہیں ایک ایسا مولود عطا فرمایا جو انہیں غلامی سے نجات دے اور ہر مجبور کو اس کا واجب حق دلائے اور انسانوں کو جس چیز کی ضرورت ہوگی اور جس کے وہ مستحق ہوں انہیں وہ عطا کرے، مشرق سے مغرب تک خوان رحمت بچھا ہوگا اور اس سے ہر کوئی مساوی استفادہ کرے گا۔

وہ خدا کے لطف کو نیک اوصاف سے مکمل کرے گا، وہ اس دسترخوان پر مہربان باپ کی طرح ہوگا جو اپنے بچوں کو عزیز رکھتا ہے یا وہ مہربان حاکم کی طرح ہوگا جو اپنی رعایا کو اپنے پاس بٹھاتا ہو۔ آنحضرتؑ ان کے سامنے سرور و کیف کی نشانی اور اور آخرت کی خوشخبری پیش کریں گے اور حاضرین

۱۔ زاد المعاد: ۵۷، مصباح المجتہد: ۸۲۶، المصباح: ۷۲۰، اقبال الاعمال: ۲۰۲

Presented by Ziaraat.Com

غائبین کے سامنے گواہی دیں گے، اور وہ دلوں کو خدا کی اطاعت کی طرف مائل کریں۔

سید بن طاؤسؒ مزید فرماتے ہیں:

ہر انسان کو چاہئے کہ اس مبارک شب میں اس سلطان کے عطا کرنے کی وجہ سے خدا شکر ادا کرے اور احترام بجالانے کے لئے اٹھ کھڑا ہو، وہ پروردگار ہے جس نے اسے ان کی رعایا میں قرار دیا ہے اور ان کے لشکر میں اس کا نام درج فرمایا ہے، وہ فوج جسے حضرت کا ناصر کہا گیا ہے اور وہ اسلام و ایمان کی راہ ہموار کرنے والے ہیں اور کفر، سرکشی اور ظلم و ستم کو نیست و نابود کردیں گے۔

وہ سعادت اور خوشبختی کے سائبان کو ہر لحاظ سے کائنات کے مشرق سے مغرب تک اور دور افتادہ ترین نکات تک قائم کریں گے اور اسے پروردگار کی خدمت میں قرار دیں گے کہ اس طرح کہ کوئی بھی بشر اس کی حقیقت کو درک کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ اس طرح رسول خداؐ اور اس لطیف وجود کی خدمت میں شکریہ ادا کرے کہ جو اس سعادت، سربلندی اور خوشبختی کی علت اور باعث ہیں اور مولود مسعود کی صدارت ان کے ہاتھ میں ہے۔

ان کے پاک و طاہر اجداد کی خدمت میں بھی شکریہ ادا کریں جو ولادت با سعادت کی اصل تھے اور ان کی تعظیم و احترام کے بجالانے میں معاون ہیں اور خود کو آنحضرتؑ کی خدمت میں قرار دیں گے جیسا کہ ہر بندہ اپنے امام، مالک اور سرپرست کے سامنے پائیداری، سعادت اور خوشبختی کو درک کرنے کے ساتھ خدمت کرتا ہے۔

واضح سی بات ہے کہ الٰہی توفیق و مدد کے بغیر اتنے سارے عظیم حقوق کو ادا کرنا انسان کی قوت سے خارج ہے لہٰذا ہر سعادت مند شخص کا فریضہ ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے لطف کی بنا پر اس میں جو کوشش کی قوت پیدا کی ہے اس کے ذریعہ اس عمل کو انجام دینے کے لئے اقدام کرے۔

ہم اس حصہ میں وہ دعا پیش کریں گے جس میں خدا پندرہ شعبان کے اس باعظمت مولود اور اس کی قدر و منزلت کی قسم کھا رہا ہے اور وہ دعا یہ ہے:

Presented by Ziaraat.Com

﴿۷﴾

شب پندرہ شعبان کی دعا

أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ وَمَوْلُوْدِهَا، وَحُجَّتِكَ وَمَوْعُوْدِهَا، اَلَّتِي قَرَنْتَ اِلٰى فَضْلِهَا فَضْلاً فَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ صِدْقاً وَعَدْلاً، لاٰ مُبَدِّلَ لِكَلِمٰاتِ، وَلاٰ مُعَقِّبَ لِآيٰاتِكَ، نُوْرُكَ الْمُتَأَلِّقُ، وَضِيٰائُكَ الْمُشْرِقُ، وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِي طَخْيٰاءِ الدَّيْجُوْرِ، اَلْغٰائِبُ الْمَسْتُوْرُ. جَلَّ مَوْلِدُهُ، وَكَرُمَ مَحْتِدُهُ، وَالْمَلاٰئِكَةُ شُهَّدُهُ، وَاللّٰهُ نٰاصِرُهُ وَمُؤَيِّدُهُ، اِذٰا آنَ مِيْعٰادُهُ، وَالْمَلاٰئِكَةُ أَمْدٰادُهُ، سَيْفُ اللّٰهِ الَّذِي لاٰيَنْبُو، وَنُوْرُهُ الَّذِي لا يَخْبُو، وَ ذُو الْحِلْمِ الَّذِي لاٰيَصْبُو، مَدٰارُ الدَّهْرِ، وَنٰامِيْسُ الْعَصْرِ، وَوُلاٰةُ الْأَمْرِ، وَالْمُنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الذِّكْرُ، وَمٰا يَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَأَصْحٰابُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ، تَرٰاجِمَةُ وَحْيِهِ، وَوُلاٰةُ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ. أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى خٰاتِمِهِمْ وَقٰائِمِهِمْ، اَلْمَسْتُوْرِ عَنْ عَوٰالِمِهِمْ (عَوٰامِلِهِمْ)، وَأَدْرِكْ بِنٰا أَيّٰامَهُ وَظُهُوْرَهُ وَقِيٰامَهُ، وَاجْعَلْنٰا مِنْ أَنْصٰارِهِ، وَاقْرِنْ ثٰارَنٰا بِثٰارِهِ، وَاكْتُبْنٰا فِي أَعْوٰانِهِ وَخُلَصٰائِهِ، وَأَحْيِنٰا فِي دَوْلَتِهِ نٰاعِمِيْنَ، وَبِصُحْبَتِهِ غٰانِمِيْنَ، وَبِحَقِّهِ قٰائِمِيْنَ، وَمِنَ السُّوءِ سٰالِمِيْنَ يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خٰاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ الصّٰادِقِيْنَ وَعِتْرَتِهِ النّٰاطِقِيْنَ، وَالْعَنْ جَمِيْعَ الظّٰالِمِيْنَ، وَاحْكُمْ بَيْنَنٰا وَبَيْنَهُمْ يٰا أَحْكَمَ الْحٰاكِمِيْنَ۔ [۱]

مؤلف کہتے ہیں: نیز شب پندرہ شعبان اور اس دن میں صلوات ضراب اصفہانی بھی پڑھی جانی چاہئے کہ جسے ہم نے اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۰ پر نقل کیا ہے۔

۱۔ اقبال الاعمال: ۲۱۸، زاد المعاد: ۶۳، المصباح: ۷۲۴، مصباح الزائر: ۳۱۵

Presented by Ziaraat.Com

پندرہ شعبان کی رات دعائے خضر علیہ السلام پڑھنے کی فضیلت

﴿جو دعائے کمیل کے نام سے مشہور ہے﴾

کمیل بن زیادہ کہتے ہیں:

میں اپنے آقا و مولا حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے ساتھ مسجد بصرہ میں بیٹھا ہوا تھا اور آنحضرتؑ کے ساتھ کچھ دوسرے افراد بھی تھے ان میں سے بعض نے آپ سے اس آیہ ﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾[1] کے بارے میں سوال کیا تو حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

اس سے پندرہ شعبان کی رات مراد ہے۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں علی کی جان ہے! ہر بندے کو پورا سال جس بھی نیکی یا بدی کا سامنا کرنا ہوتا ہے وہ اسی رات تقسیم ہوتی ہیں اور کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو اس رات بیدار رہے اور حضرت خضر علیہ السلام کی دعا پڑھے لیکن وہ مستجاب نہ ہو۔

امامؑ مسجد سے باہر تشریف لے گئے تو میں رات کے وقت آپ کی خدمت میں گیا آنحضرتؑ نے پوچھا: یہاں کس لئے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! میں حضرت خضر علیہ السلام کی دعا لینے کے سلسلہ میں آیا ہوں۔ آنحضرتؑ نے فرمایا:

اے کمیل! بیٹھ جاؤ، جب تم یہ دعا یاد کر لو تو اسے ہر شب جمعہ پڑھو یا اسے مہینے میں ایک بار یا سال میں ایک بار یا پوری زندگی میں ایک بار پڑھو تو تمہارے لئے کافی ہے، یہ تمہاری مدد کرے گی، اس سے تمہاری روزی زیادہ ہوگی اور کبھی بھی خدا کی بخشش سے محروم نہیں رہو گے۔

اے کمیل! تمہاری طول دوستی اور مصاحبت نے ہم پر واجب کیا کہ تم نے جس کا سوال کیا ہے تمہیں وہ عطا کروں۔[2]

۱۔ سورۂ دخان، آیت: ۴ ۲۔ اقبال الاعمال: ۲۲۰

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرت نے انہیں ''دعائے کمیل'' تعلیم فرمائی اور ہم یہ دعا اسی کتاب کے صفحہ ۵۵۲ پر نقل کریں گے۔

مؤلف کہتے ہیں: ہم نے اسی کتاب کے پہلے باب میں اس رات پڑھی جانے والی نمازوں کو صفحہ ۱۵۲ اور ۱۵۳ پر ذکر کیا ہے لہذا وہاں رجوع فرمائیں۔

﴿۸﴾

دعائے افتتاح

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: معتبر سند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف نے اپنے شیعوں کو مخاطب قرار دیتے ہوئے فرمایا:

یہ دعا ماہ رمضان المبارک کی ہر رات میں پڑھو کیونکہ ملائکہ اس کو سنتے ہیں اور اس کے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

وہ دعا یوں ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَفْتَتِحُ الثَّنَاءَ بِحَمْدِكَ، وَأَنْتَ مُسَدِّدٌ لِلصَّوَابِ بِمَنِّكَ، وَأَيْقَنْتُ أَنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ فِي مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ، وَأَشَدُّ الْمُعَاقِبِيْنَ فِي مَوْضِعِ النَّكَالِ وَالنِّقْمَةِ، وَأَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِيْنَ فِي مَوْضِعِ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ.

اَللّٰهُمَّ أَذِنْتَ لِي فِي دُعَائِكَ وَمَسْئَلَتِكَ، فَاسْمَعْ يَا سَمِيْعُ مِدْحَتِي، وَأَجِبْ يَا رَحِيْمُ دَعْوَتِي، وَأَقِلْ يَا غَفُوْرُ عَثْرَتِي، فَكَمْ يَا اِلٰهِي مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ فَرَجْتَهَا، وَهُمُوْمٍ قَدْ كَشَفْتَهَا، وَعَثْرَةٍ قَدْ أَقَلْتَهَا، وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا، وَحَلْقَةِ بَلَاءٍ قَدْ فَكَكْتَهَا.

Presented by Ziaraat.Com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَلاٰ وَلَداً، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيعِ مَحامِدِهِ كُلِّها عَلىٰ جَمِيعِ نِعَمِهِ كُلِّها. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لاٰ مُضادَّ لَهُ فِي مُلْكِهِ، وَلاٰ مُنازِعَ لَهُ فِي أَمْرِهِ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لاٰشَرِيكَ لَهُ فِي خَلْقِهِ، وَلاٰ شَبِيهَ لَهُ فِي عَظَمَتِهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفاشِي فِي الْخَلْقِ أَمْرُهُ وَحَمْدُهُ، اَلظّاهِرِ بِالْكَرَمِ مَجْدُهُ، وَالْباسِطِ بِالْجُوْدِ يَدَهُ، اَلَّذِي لاٰتَنْقُصُ خَزائِنُهُ، وَلاٰتَزِيدُهُ كَثْرَةُ الْعَطاءِ اِلاّٰ جُوْداً وَكَرَماً، اِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْوَهّابُ.

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْئَلُكَ قَلِيلاً مِنْ كَثِيرٍ مَعَ حاجَةٍ بِي اِلَيْهِ عَظِيمَةٍ، وَغِناكَ عَنْهُ قَدِيمٌ، وَهُوَعِنْدِي كَثِيرٌ، وَهُوَ عَلَيْكَ سَهْلٌ يَسِيرٌ.

أَللّٰهُمَّ اِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذَنْبِي، وَتَجاوُزَكَ عَنْ خَطِيْئَتِي، وَصَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِي، وَسَتْرَكَ عَلىٰ قَبِيحِ عَمَلِي، وَحِلْمَكَ عَنْ كَثِيرِ جُرْمِي، عِنْدَ ما كانَ مِنْ خَطَئِي وَعَمْدِي، أَطْمَعَنِي فِي أَنْ أَسْئَلَكَ ما لاٰ أَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ، اَلَّذِي رَزَقْتَنِي مِنْ رَحْمَتِكَ، وَأَرَيْتَنِي مِنْ قُدْرَتِكَ، وَعَرَّفْتَنِي مِنْ اِجابَتِكَ، فَصِرْتُ أَدْعُوْكَ آمِناً.

وَأَسْئَلُكَ مُسْتَأْنِساً لاٰ خائِفاً وَلاٰ وَجِلاً، مُدِلاًّ عَلَيْكَ فِيما قَصَدْتَ فِيهِ اِلَيْكَ، فَاِنْ أَبْطَأَ عَنِّي عَتَبْتُ بِجَهْلِي عَلَيْكَ، وَلَعَلَّ الَّذِي أَبْطَأَ عَنِّي هُوَ خَيْرٌ لِي، لِعِلْمِكَ بِعاقِبَةِ الْأُمُوْرِ.

فَلَمْ أَرَ مَوْلًى كَرِيماً أَصْبَرَ عَلىٰ عَبْدٍ لَئِيمٍ مِنْكَ عَلَيَّ يا رَبِّ، اِنَّكَ تَدْعُوْنِي فَأُوَلِّي عَنْكَ، وَتَتَحَبَّبُ اِلَيَّ فَأَتَبَغَّضُ اِلَيْكَ، وَتَتَوَدَّدُ اِلَيَّ فَلاٰ أَقْبَلُ مِنْكَ، كَأَنَّ لِيَ التَّطَوُّلَ عَلَيْكَ، فَلَمْ يَمْنَعْكَ ذٰلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ لِي، وَالْاِحْسانِ اِلَيَّ، وَالتَّفَضُّلِ عَلَيَّ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ، فَارْحَمْ عَبْدَكَ الْجاهِلَ، وَجُدْ عَلَيْهِ بِفَضْلِ اِحْسانِكَ، اِنَّكَ جَوادٌ كَرِيمٌ.

Presented by Ziaraat.Com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مالِكِ الْمُلْكِ، مُجْرِى الْفُلْكِ، مُسَخِّرِ الرِّياحِ، فالِقِ الْإِصْباحِ، دَيّانِ الدّينِ، رَبِّ الْعالَمِينَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلى حِلْمِهِ بَعْدَ عِلْمِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلى عَفْوِهِ بَعْدَ قُدْرَتِهِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلى طُوْلِ أَناتِهِ فِي غَضَبِهِ، وَهُوَ قادِرٌ عَلى ما يُرِيْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خالِقِ الْخَلْقِ، باسِطِ الرِّزْقِ، فالِقِ الْإِصْباحِ، ذِي الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ، وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعامِ، اَلَّذِي بَعُدَ فَلايُرىٰ، وَقَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوىٰ، تَبارَكَ وَتَعالىٰ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مُنازِعٌ يُعادِلُهُ، وَلا شَبِيْهٌ يُشاكِلُهُ، وَلا ظَهِيْرٌ يُعاضِدُهُ، قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْأَعِزّاءَ، وَتَواضَعَ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَماءَ، فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهِ ما يَشاءُ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُجِيْبُنِي حِيْنَ أُنادِيْهِ، وَيَسْتُرُ عَلَيَّ كُلَّ عَوْرَةٍ وَأَنا أَعْصِيْهِ، وَيُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَيَّ فَلا أُجازِيْهِ، فَكَمْ مِنْ مَوْهِبَةٍ هَنِيْئَةٍ قَدْ أَعْطانِي، وَعَظِيْمَةٍ مَخُوْفَةٍ قَدْ كَفانِي، وَبَهْجَةٍ مُؤْنِقَةٍ قَدْ أَرانِي، فَأُثْنِي عَلَيْهِ حامِداً، وَأَذْكُرُهُ مُسَبِّحاً.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لايُهْتَكُ حِجابُهُ، وَلايُغْلَقُ بابُهُ، وَلا يُرَدُّ سائِلُهُ، وَلا يُخَيَّبُ آمِلُهُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُؤْمِنُ الْخائِفِيْنَ، وَيُنَجِّي الصّالِحِيْنَ، وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ، وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ، وَيُهْلِكُ مُلُوكاً، وَيَسْتَخْلِفُ آخَرِيْنَ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قاصِمِ الْجَبّارِيْنَ، مُبِيْرِ الظّالِمِيْنَ، مُدْرِكِ الْهارِبِيْنَ، نَكّالِ الظّالِمِيْنَ، صَرِيْخِ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ، مَوْضِعِ حاجاتِ الطّالِبِيْنَ، مُعْتَمَدِ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهِ تَرْعَدُ السَّماءُ وَسُكّانُها، وَتَرْجُفُ الْأَرْضُ وَعُمّارُها، وَتَمُوْجُ الْبِحارُ وَمَنْ يَسْبَحُ فِي غَمَراتِها. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدانا لِهٰذا، وَما كُنّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلا أَنْ هَدانَا اللّٰهُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَخْلُقُ وَلَمْ يُخْلَقْ، وَيَرْزُقُ وَلا يُرْزَقُ، وَيُطْعِمُ وَلايُطْعَمُ، وَيُمِيْتُ الْأَحْياءَ وَيُحْيِي الْمَوْتىٰ، وَهُوَ حَيٌّ لايَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَأَمِيْنِكَ وَصَفِيِّكَ، وَحَبِيْبِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَحَافِظِ سِرِّكَ، وَمُبَلِّغِ رِسَالاٰتِكَ، أَفْضَلَ وَأَحْسَنَ وَأَجْمَلَ وَأَكْمَلَ وَأَزْكىٰ وَأَنْمىٰ وَأَطْيَبَ وَأَطْهَرَ وَأَسْنٰى وَأَكْثَرَ ما صَلَّيْتَ وَبارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ، وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ، عَلٰى أَحَدٍ مِنْ عِبادِكَ وَأَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ وَصَفْوَتِكَ، وَأَهْلِ الْكَرامَةِ عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَوَصِيِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ، عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ، وَأَخِي رَسُوْلِكَ، وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ، وَآيَتِكَ الْكُبْرىٰ، وَالنَّبَاءِ الْعَظِيْمِ،وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيْقَةِ الطّاهِرَةِ فاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰى سِبْطَيِ الرَّحْمَةِ، وَإِمامَيِ الْهُدىٰ، اَلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، سَيِّدَيْ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَصَلِّ عَلٰى أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسىٰ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ،وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَالْخَلَفِ الْهادِي الْمَهْدِيِّ، حُجَجِكَ عَلٰى عِبادِكَ، وَأُمَنائِكَ فِي بِلادِكَ، صَلٰوةً كَثِيْرَةً دائِمَةً.

أَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ أَمْرِكَ، اَلْقائِمِ الْمُؤَمَّلِ، وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ، وَحُفَّهُ بِمَلاٰئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَأَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ، يا رَبَّ الْعالَمِيْنَ .أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الدّاعِيَ إِلىٰ كِتابِكَ، وَالْقائِمَ بِدِيْنِكَ، اِسْتَخْلِفْهُ فِي الْأَرْضِ كَمَااسْتَخْلَفْتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِ، مَكِّنْ لَهُ دِيْنَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ، أَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ أَمْناً،يَعْبُدُكَ لا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئاً .أَللّٰهُمَّ أَعِزَّهُ وَأَعْزِزْ بِهِ، وَانْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ، وَانْصُرْهُ نَصْراً عَزِيْزاً، وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيْراً، وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطاناً نَصِيْراً .أَللّٰهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ دِيْنَكَ وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتّٰى لايَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ.

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ إِنّا نَرْغَبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيمَةٍ، تُعِزُّ بِهَا الْإِسْلامَ وَأَهْلَهُ، وَتُذِلُّ بِهَا النِّفاقَ وَأَهْلَهُ، وَتَجْعَلُنا فِيهَا مِنَ الدُّعاةِ إِلى طاعَتِكَ، وَالْقادَةِ إِلى سَبِيلِكَ، وَتَرْزُقُنا بِهَا كَرامَةَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ. أَللّٰهُمَّ ما عَرَّفْتَنا مِنَ الْحَقِّ فَحَمِّلْناهُ، وَما قَصُرْنا عَنْهُ فَبَلِّغْناهُ.

أَللّٰهُمَّ الْمُمْ بِهِ شَعَثَنا، وَاشْعَبْ بِهِ صَدْعَنا، وَارْتُقْ بِهِ فَتْقَنا، وَكَثِّرْ بِهِ قِلَّتَنا، وَأَعْزِزْ بِهِ ذِلَّتَنا، وَأَغْنِ بِهِ عائِلَنا، وَاقْضِ بِهِ عَنْ مَغْرَمِنا، وَاجْبُرْ بِهِ فَقْرَنا، وَسُدَّ بِهِ خَلَّتَنا، وَيَسِّرْ بِهِ عُسْرَنا، وَبَيِّضْ بِهِ وُجُوهَنا، وَفُكَّ بِهِ أَسْرَنا، وَأَنْجِحْ بِهِ طَلِبَتَنا، وَأَنْجِزْ بِهِ مَواعِيدَنا، وَاسْتَجِبْ بِهِ دَعْوَتَنا، وَأَعْطِنا بِهِ سُؤْلَنا، وَبَلِّغْنا بِهِ مِنَ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ آمالَنا، وَأَعْطِنا بِهِ فَوْقَ رَغْبَتِنا.

يا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَأَوْسَعَ الْمُعْطِينَ، اشْفِ بِهِ صُدُورَنا، وَأَذْهِبْ بِهِ غَيْظَ قُلُوبِنا، وَاهْدِنا بِهِ لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشاءُ إِلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ، وَانْصُرْنا بِهِ عَلى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنا، إِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ. أَللّٰهُمَّ إِنّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنا صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَغَيْبَةَ وَلِيِّنا، وَكَثْرَةَ عَدُوِّنا، وَقِلَّةَ عَدَدِنا، وَشِدَّةَ الْفِتَنِ بِنا، وَتَظاهُرَ الزَّمانِ عَلَيْنا، فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَعِنّا عَلى ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ، وَبِضُرٍّ تَكْشِفُهُ، وَنَصْرٍ تُعِزُّهُ، وَسُلْطانِ حَقٍّ تُظْهِرُهُ، وَرَحْمَةٍ مِنْكَ تُجَلِّلُناها، وَعافِيَةٍ مِنْكَ تُلْبِسُناها، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ. [1]

۱۔ زادالمعاد: ۱۱۰، المصباح: ۵۷۰، مصباح المتہجد: ۵۷۷، اقبال الاعمال: ۳۲۲

Presented by Ziaraat.Com

﴿۹﴾

ماہ رمضان میں ہر نماز کے بعد

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

جو کوئی ماہ رمضان میں واجب نمازوں کے بعد یہ دعا پڑھے تو قیامت تک اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے:

أَللّٰهُمَّ أَدْخِلْ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ. أَللّٰهُمَّ أَغْنِ كُلَّ فَقِيْرٍ. أَللّٰهُمَّ أَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ. أَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ. أَللّٰهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِيْنٍ. أَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوْبٍ. أَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيْبٍ. أَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ أَسِيْرٍ.

أَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيْضٍ. أَللّٰهُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاكَ. أَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْٓءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ. أَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. [1]

قارئین کرام پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ اس دعا کا مضمون صرف حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی الٰہی و آفاقی حکومت کے دوران ہی ثابت ہوگا اور اس دعا کے بارے میں ایک واقعہ بھی ہے جو اس بارے میں دعا کی مناسبت پر دلالت کرتا ہے لیکن ہم اسے یہاں ذکر کرنے سے قاصر ہیں۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۸/۱۲۰، منہاج العارفین: ۲۱۴

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۰﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے تیرہویں ماہ رمضان کی دعا

سید علی بن طاؤوسؒ نے اس دن کے لئے یہ دعا نقل فرمائی ہے:

أَللّٰهُمَّ اِنّي أُدِيْنُکَ بِطَاعَتِکَ وَوِلاٰيَتِکَ، وَوِلاٰيَةِ مُحَمَّدٍ نَبِيِّکَ، وَوِلاٰيَةِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَبِيْبِ نَبِيِّکَ، وَوِلاٰيَةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، سِبْطَيْ نَبِيِّکَ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ جَنَّتِکَ. وَاَدِيْنُکَ يا رَبِّ بِوِلاٰيَةِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ،وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ،، وَسَيِّدِي وَمَوْلاٰيَ صاحِبِ الزَّمانِ. أَدِيْنُکَ يا رَبِّ بِطَاعَتِهِمْ وَوِلاٰيَتِهِمْ، وَبِالتَّسْلِيْمِ بِمٰا فَضَّلْتَهُمْ، رٰاضِياً غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلاٰ مُسْتَكْبِرٍ، عَلٰى مٰا أَنْزَلْتَ فِي كِتٰابِکَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَادْفَعْ عَنْ وَلِيِّکَ وَخَلِيْفَتِکَ وَلِسٰانِکَ وَالْقٰائِمِ بِقِسْطِکَ، وَالْمُعَظِّمِ لِحُرُمٰتِکَ، وَالْمُعَبِّرِ عَنْکَ، وَالنّٰاطِقِ بِحُكْمِکَ، وَعَيْنِکَ النّٰاظِرَةِ،وَأُذُنِکَ السّٰامِعَةِ، وَشٰاهِدِ عِبٰادِکَ، وَحُجَّتِکَ عَلٰى خَلْقِکَ، وَالْمُجٰاهِدِ فِي سَبِيْلِکَ،وَالْمُجْتَهِدِ فِي طٰاعَتِکَ. وَاجْعَلْهُ فِي وَدِيْعَتِکَ الَّتِي لاٰتُضَيَّعُ، وَأَيِّدْهُ بِجُنْدِکَ الْغٰالِبِ، وَأَعِنْهُ وَأَعِنْ عَنْهُ،وَاجْعَلْنِي وَوٰالِدَيَّ وَمٰا وَلَدٰا وَوُلْدِي مِنَ الَّذِيْنَ يَنْصُرُوْنَهُ، وَيَنْتَصِرُونَ بِهِ فِي الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ، اِشْعَبْ بِهِ صَدْعَنٰا، وَارْتُقْ بِهِ فَتْقَنٰا. أَللّٰهُمَّ أَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ، وَدَمْدِمْ بِمَنْ نَصَبَ لَهُ، وَاقْصِمْ رُؤُوسَ الضَّلاٰلَةِ حَتّٰى لاٰتَدَعَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْهُمْ دَيّٰاراً. [۱]

۱۔ اقبال الاعمال:۴۲۶، بحار الانوار:۹۸/۳۷، باب السعادۃ:۸۵

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۱﴾

تیرہویں ماہ رمضان کی دوسری دعا

سید علی بن طاؤوسؒ نے اس دن کے لئے ایک دوسری دعا بھی نقل فرمائی ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ الظَّلَمَةَ جَحَدُوا آيَاتِكَ، وَكَفَرُوا بِكِتَابِكَ، وَكَذَّبُوا رُسُلَكَ، وَاسْتَنْكَفُوا عَنْ عِبَادَتِكَ، وَرَغِبُوا عَنْ مِلَّةِ خَلِيلِكَ، وَبَدَّلُوا مَا جَاءَ بِهِ رَسُولُكَ، وَشَرَّعُوا غَيْرَ دِينِكَ، وَاقْتَدَوا بِغَيْرِ هُدَاكَ، وَاسْتَنُّوا بِغَيْرِ سُنَّتِكَ، وَتَعَدُّوا حُدُودَكَ، وَسَعَوا مُعَاجِزِينَ فِي آيَاتِكَ. وَتَعَاوَنُوا عَلَى إِطْفَاءِ نُورِكَ، وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِكَ، وَكَفَرُوا نَعْمَاءَكَ، وَشَاقُّوا وُلَاةَ أَمْرِكَ، وَوَالَوْا أَعْدَاءَكَ، وَعَادَوْا أَوْلِيَاءَكَ، وَعَرَفُوا ثُمَّ أَنْكَرُوا نِعْمَتَكَ، وَلَمْ يَذْكُرُوا الْآءَكَ، وَأَمِنُوا مَكْرَكَ، وَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ عَنْ ذِكْرِكَ، وَاسْتَحَلُّوا حَرَامَكَ وَحَرَمُوا حَلَالَكَ، وَاجْتَرَأُوا عَلَى مَعْصِيَتِكَ، وَلَمْ يَخَافُوا مَقْتَكَ، وَنَسُوا نِقْمَتَكَ وَلَمْ يَحْذَرُوا بَأْسَكَ، وَاغْتَرُّوا بِنِعْمَتِكَ. أَللّٰهُمَّ فَاضْبُبْ مِنْهُمْ، وَاصْبُبْ عَلَيْهِمْ عَذَابَكَ، وَاسْتَأْصِلْ شَافَتَهُمْ، وَاقْطَعْ دَابِرَهُمْ، وَضَعْ عِزَّهُمْ وَجَبَرُوتَهُمْ، وَانْزَعْ أَوْتَارَهُمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَأَرْعِبْ قُلُوبَهُمْ. أَللّٰهُمَّ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا دِينَكَ دَغَلاً، وَمَالَكَ دُوَلاً وَعِبَادَكَ خَوَلاً. أَللّٰهُمَّ اكْفُفْهُمْ بَأْسَهُمْ، وَافْلُلْ حَدَّهُمْ، وَأَوْهِنْ كَيْدَهُمْ، وَأَشْمِتْ عَدُوَّهُمْ وَاشْفِ صُدُورَ الْمُؤْمِنِينَ. أَللّٰهُمَّ فُتَّ أَعْضَادَهُمْ، وَاقْهَرْ جَبَابِرَتَهُمْ، وَاجْعَلِ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ، وَاقْضُضْ بُنْيَانَهُمْ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ، وَشَتِّتْ أَمْرَهُمْ، وَاجْعَلْ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ عَذَاباً مِنْ فَوْقِهِمْ، وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ، وَاسْفِكْ بِأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ دِمَاءَهُمْ، وَأَوْرِثِ الْمُؤْمِنِينَ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ.

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ أَضِلَّ أَعْمالَهُمْ، وَاقْطَعْ رَجائَهُمْ، وَأَدْحِضْ حُجَّتَهُمْ، وَاسْتَدْرِجْهُمْ مِنْ حَيْثُ لايَعْلَمُوْنَ، وَائْتِهِمْ بِالْعَذابِ مِنْ حَيْثُ لايَشْعُرُوْنَ، وَأَنْزِلْ بِساحَتِهِمْ ما يَحْذَرُوْنَ، وَحاسِبْهُمْ حِساباً شَدِيْداً، وَعَذِّبْهُمْ عَذاباً نُكْراً، وَاجْعَلْ عاقِبَةَ أَمْرِهِمْ خُسْراً. أَللّٰهُمَّ إِنَّهُمُ اشْتَرَوْا بِآياتِكَ ثَمَناً قَلِيْلاً، وَعَتَوا عُتُوّاً كَبِيْراً. أَللّٰهُمَّ فَخُذْهُمْ أَخْذاً وَبِيْلاً، وَدَمِّرْهُمْ تَدْمِيْراً، وَتَبِّرْهُمْ تَتْبِيْراً، وَلاتَجْعَلْ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ ناصِراً، وَلا فِي السَّماءِ عاذِراً، وَالْعَنْهُمْ لَعْناً كَبِيْراً. أَللّٰهُمَّ فَخُذْهُمْ أَخْذاً وَبِيْلاً. أَللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ أَضاعُوا الصَّلاةَ، وَاتَّبَعُوا الشَّهَواتِ، وَعَمِلُوا السَّيِّئاتِ. أَللّٰهُمَّ فَخُذْهُمْ بِالْبَلِيَّاتِ، وَاحْلُلْ بِهِمُ الْوَيْلاتِ، وَأَرِهِمُ الْحَسَراتِ، يا اَللّٰهُ إِلٰهَ الْأَرْضِيْنَ وَالسَّماواتِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْنا بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَدِيْنُكَ يا رَبِّ بِطاعَتِكَ، وَلاأُنْكِرُ وِلايَةَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَوِلايَةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ، وَوِلايَةَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلامُ، سِبْطَيْ نَبِيِّكَ وَوَلَدَيْ رَسُوْلِكَ عَلَيْهِمَا السَّلامُ. وَوِلايَةَ الطّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْحُسَيْنِ، عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ سَلامُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ، وَوِلايَةَ الْقائِمِ، اَلسّابِقِ مِنْهُمْ بِالْخَيْراتِ، اَلْمُفْتَرَضِ الطّاعَةِ، صاحِبِ الزَّمانِ سَلامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. أَدِيْنُكَ يا رَبِّ بِطاعَتِهِمْ وَوِلايَتِهِمْ، وَالتَّسْلِيْمِ لِفَرْضِهِمْ، راضِياً غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلا مُسْتَكْبِرٍ وَلا مُسْتَنْكِفٍ عَلى مَعْنى ما أَنْزَلْتَ فِي كِتابِكَ، عَلى مَوْجُوْدِ ما أَتانا فِيْهِ، راضِياً ماَرَضِيْتَ بِهِ، مُسَلِّماً مُقِرّاً بِذٰلِكَ يا رَبِّ، راهِباً لَكَ، راغِباً فِيْما لَدَيْكَ. أَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَابْنِ نَبِيِّكَ، وَخَلِيْفَتِكَ وَحُجَّتِكَ عَلى خَلْقِكَ، وَالشّاهِدِ عَلى عِبادِكَ، اَلْمُجاهِدِ

Presented by Ziaraat.Com

الْمُجْتَهِدِ فِي طَاعَتِكَ، وَوَلِيِّكَ وَأَمِينِكَ فِي أَرْضِكَ، فَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ، وَاجْعَلْهُ فِي وَدَائِعِكَ الَّتِي لَا يَضِيعُ مَنْ كَانَ فِيهَا، وَفِي جِوَارِكَ الَّذِي لَا يُقْهَرُ، وَآمِنْهُ بِأَمَانِكَ، وَاجْعَلْهُ فِي كَنَفِكَ، وَانْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيزِ، يَا إِلٰهَ الْعَالَمِينَ. اَللّٰهُمَّ اعْصِمْهُ بِالسَّكِينَةِ، وَأَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ، وَأَعِنْهُ وَانْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيزِ نَصْراً عَزِيزاً، وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيراً، وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَاناً نَصِيراً. اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. اَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ صَدْعَنَا، وَارْتُقْ بِهِ فَتْقَنَا، وَالْمُمْ بِهِ شَعْثَنَا، وَكَثِّرْ بِهِ قِلَّتَنَا، وَأَعْزِزْ بِهِ ذِلَّتَنَا، وَاقْضِ بِهِ عَنْ مَغْرَمِنَا، وَاجْبُرْ بِهِ فَقْرَنَا، وَسُدَّ بِهِ خَلَّتَنَا، وَأَغْنِ بِهِ فَاقَتَنَا، وَيَسِّرْ بِهِ عُسْرَتَنَا، وَكُفَّ بِهِ وُجُوهَنَا، وَأَنْجِحْ بِهِ طَلِبَتَنَا، وَاسْتَجِبْ بِهِ دُعَائَنَا، وَأَعْطِنَا بِهِ فَوْقَ رَغْبَتِنَا، وَاشْفِ بِهِ صُدُورَنَا، وَاهْدِنَا لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ يَا رَبِّ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. اَللّٰهُمَّ أَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ، وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَقَوِّ نَاصِرَهُ، وَاخْذُلْ خَاذِلَهُ، وَدَمِّرْ مَنْ نَصَبَ لَهُ، وَأَهْلِكْ مَنْ غَشَّهُ، وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ، وَاقْصِمْ رُؤُوسَ الضَّلَالَةِ، وَسَائِرَ أَهْلِ الْبِدَعِ، وَمُقَوِّيَةَ الْبَاطِلِ، وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَابِرَةَ، وَأَبِرْ بِهِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ، فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، بَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا، لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْهُمْ دَيَّاراً، وَلَا تُبْقِ لَهُمْ آثَاراً. اَللّٰهُمَّ أَظْهِرْهُ، وَافْتَحْ عَلَى يَدَيْهِ الْخَيْرَاتِ، وَاجْمَلْ فَرَجَنَا مَعَهُ وَبِهِ. اَللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلَى سُلُوكِ الْمَنَاهِجِ، مِنْهَاجِ الْهُدَى، وَالْمَحَجَّةِ الْعُظْمَى، وَالطَّرِيقِ الْوُسْطَى، الَّتِي يَرْجِعُ إِلَيْهِ الْعَالِي، وَيَلْحَقُ بِهِ التَّالِي، وَوَفِّقْنَا لِمُتَابَعَتِهِ، وَأَدَاءِ حَقِّهِ. وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِمُتَابَعَتِهِ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الطَّالِبِينَ رِضَاكَ بِمُنَاصَحَتِهِ، حَتَّى تَحْشُرَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَعْوَانِهِ وَأَنْصَارِهِ، وَمَعُونَةِ سُلْطَانِهِ، وَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَنَا

Presented by Ziaraat.Com

خٰالِصاً مِنْ کُلِّ شَکٍّ وَشُبْهَةٍ، وَرِیآءٍ وَسُمْعَةٍ لاٰنَطْلُبُ بِهٖ غَیْرَکَ، وَلاٰنُرِیْدُ بِهٖ سِوٰاکَ، وَتُحِلَّنٰا مَحَلَّهُ،وَتَجْعَلَنٰا فِي الْخَیْرِ مَعَهُ، وَاصْرِفْ عَنّٰا فِي أَمْرِهِ السّٰامَةَ وَالْکَسَلَ وَالْفَتْرَةَ، وَلاٰتَسْتَبْدِلْ بِنٰاغَیْرَنٰا، فَاِنَّ اسْتِبْدٰالَکَ بِنٰا غَیْرَنٰا عَلَیْکَ یَسِیْرٌ وَعَلَیْنٰا عَسِیْرٌ، وَقَدْ عَلِمْنٰا بِفَضْلِکَ وَاِحْسٰانِکَ یٰاکَرِیْمُ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنٰا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ. [1]

﴿۱۲﴾

ماہ رمضان میں عجیب آواز کے واقع ہونے کے وقت کی دعا

ابن مسعود سے روایت ہوئی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

جب ماہ رمضان میں لوگوں کے کانوں میں کوئی آواز پہنچے تو وہ ماہ شوال میں فتنوں کی طرح ہے اور ذی القعدہ میں قبیلے ایک دوسرے سے جدا ہوں گے اور ذی الحجہ اور محرم کے مہینوں میں بہت زیادہ خونریزی واقع ہوگی کون سا محرم؛ خدا جانتا ہے کہ اس میں بہت سے لوگ قتل ہوں گے۔

عرض کیا گیا: اے رسول خدا! صیحہ سے کیا مراد ہے؟

رسولؐ خدا نے فرمایا:

یہ ایسی آواز[2] ہے جو پندرہ رمضان المبارک جمعہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت ہوگی اس سال ماہ رمضان کا آغاز بھی شب جمعہ کو ہوگا اور یہ آواز اس قدر عجیب ہوگی کہ جو کوئی بھی سویا ہوگا وہ اس سے بیدار ہو جائے گا اور جو کھڑے ہوں گے وہ بیٹھ جائیں گے اور دلہنیں بے ساختہ اپنے حجروں سے باہر

۱۔ اقبال الاعمال: ۴۲۷

۲۔ اس روایت میں لفظ "الصدۃ" سے تعبیر کیا گیا ہے جس کے معنی عجیب آواز کے ہیں جو آسمان سے کسی چیز کے گرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

آجائیں گی۔ یہ واقعات شب جمعہ رونما ہوں گے اور اس سال زلزلے اور سخت سردی واقع ہوگی۔

اسی لئے جس سال بھی ماہ رمضان کا چاند شب جمعہ کو دیکھا جائے تو پندرہ رمضان کو صبح کی نماز بجالانے کے بعد اپنے گھروں کو چلے جاؤ، دروازے بند کرلو اور انہیں تالا لگالو، کھڑکیاں بھی بند کرلو اور خود کو چھپالو اور اپنے کان بھی بند کرلو اور جب اس آواز کے وقوع پذیر ہونے کا احساس کرو تو خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو اؤ اور کہو: سُبْحانَ الْقُدُّوسِ، سُبْحانَ الْقُدُّوسِ رَبّنا۔

کیونکہ جو کوئی بھی یہ عمل انجام دے گا وہ نجات پائے گا اور جو انجام نہیں دے گا وہ ہلاک ہوگا۔[1]

ہم نے یہ دعا اس باب میں ذکر کی کیونکہ یہ ماہ رمضان میں پڑھی جاتی ہے اگرچہ یہ ہر ماہ رمضان میں نہیں پڑھی جاتی۔

﴿۱۳﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

اٹھارہویں ماہ رمضان کی دعا

سید بن طاؤسؒ نے ماہ رمضان کے اٹھارہویں دن کے لئے یہ دعا نقل فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الظَّلَمَةَ كَفَرُوا بِكِتابِكَ، وَجَحَدُوا آياتِكَ، وَكَذَّبُوا رُسُلَكَ، وَبَدَّلُوا ما جاءَ بِهِ رَسُوْلُكَ، وَشَرَعُوا غَيْرَ دِيْنِكَ، وَسَعَوا بِالْفَسادِ فِي أَرْضِكَ، وَتَعاوَنُوا عَلىٰ اِطْفاءِ نُوْرِكَ، وَشاقُّوا وُلاةَ أَمْرِكَ، وَوالَوْا أَعْداءَكَ، وَعادَوْا أَوْلِيائَكَ،

۱۔ التشریف بالمنن معروف بہ ملاحم وفتن: ۲۸۴، تالیف جلیل القدر عالم دین سید بن طاؤسؒ۔ اور اس روایت کو اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۰ پر کچھ فرق کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

وَظَلَمُوا أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ. أَللّٰهُمَّ فَانْتَقِمْ مِنْهُمْ، وَاصْبُبْ عَلَيْهِمْ عَذابَكَ، وَاسْتَأْصِلْ شَأْفَتَهُمْ. أَللّٰهُمَّ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا دِينَكَ دَغَلاً، وَمالَكَ دُوَلاً، وَعِبادَكَ خَوَلاً، فَاكْفُفْ بَأْسَهُمْ، وَأَوْهِنْ كَيْدَهُمْ، وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ الْمُؤْمِنِينَ، وَخالِفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَشَتِّتْ أَمْرَهُمْ، وَاجْعَلْ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، وَاسْفِكْ بِأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ دِماءَهُمْ، وَخُذْهُمْ مِنْ حَيْثُ لايَشْعُرُونَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. أَللّٰهُمَّ إِنّا نَشْهَدُ يَوْمَ الْقِيامَةِ، وَيَوْمَ حُلُولِ الطّامَةِ، أَنَّهُمْ لَمْ يُذْنِبُوا لَكَ ذَنْباً، وَلَمْ يَرْتَكِبُوا لَكَ مَعْصِيَةً، وَلَمْ يُضَيِّعُوا لَكَ طاعَةً، وَأَنَّ مَوْلانا وَسَيِّدَنا صاحِبَ الزَّمانِ، الْهادِي الْمُهْتَدِي، النَّقِيُّ النَّقِيُّ الزَّكِيُّ الرَّضِيُّ، فَاسْلُكْ بِنا عَلى يَدَيْهِ مِنْهاجَ الْهُدى، وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمى، وَقَوِّنا عَلى مُتابَعَتِهِ، وَأَدْاءِ حَقِّهِ، وَاحْشُرْنا فِي أَعْوانِهِ وَأَنْصارِهِ، إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعاءِ. [1]

﴿۱۴﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

ماہ رمضان کی تیسویں رات کی دعا

بعض نسخوں میں یہ دعا ماہ رمضان کی تیسویں رات کے لئے بیان ہوئی ہے:

أَللّٰهُمَّ يا ذَا الْمَجْدِ الشّامِخِ وَالسُّلْطانِ الْباذِخِ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَكُنْ لِوَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَهْدِيِّ، فِي هٰذِهِ السّاعَةِ وَلِيّاً وَحافِظاً

---

[1] مصباح المتہجد: ۴۴۸، اقبال الاعمال: ۴۴۸

وَقائِداً وَناصِراً، وَدَلِيلاً وَعَوْناً، وَعَيْناً وَمُعِيْناً، حَتّٰى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعاً، وَتُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلاً. يا مُدَبِّرَ الْأُمُوْرِ، يا باعِثَ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، يا مُجْرِيَ الْبُحُوْرِ، يا مُلَيِّنَ الْحَدِيْدِ لِدَاوُوْدَ عَلَيْهِ السَّلامُ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا.

اور کذا وکذا کی جگہ پر اپنی حاجت طلب کریں [1]

﴿۱۵﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

ماہ رمضان کی تیئیسویں رات کی دوسری دعا

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: محمد بن عیسیٰ نے معتبر سند کے ساتھ ائمہ صالحین علیہم السلام میں سے ایک امامؑ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: اس دعا کو ماہ مبارک رمضان کی تیئیسویں رات میں اٹھتے بیٹھتے بلکہ ہر حالت میں پڑھو نیز اس مہینے کے ہر دن اور رات میں اور عمر کے ہر حصہ میں جب بھی تم کو یاد آئے اسے پڑھو اور پروردگار عالم کی حمد اور پیغمبرؐ اور آپ کی پاک آل علیہم السلام پر درود بھیجنے کے بعد کہو:

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْقائِمِ بِأَمْرِكَ، مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَهْدِيِّ، عَلَيْهِ وَعَلٰى آبائِهِ أَفْضَلُ الصَّلاةِ وَالسَّلامِ، فِي هٰذِهِ السّاعَةِ وَفِي كُلِّ ساعَةٍ، وَلِيّاً وَحافِظاً وَقائِداً وَناصِراً وَدَلِيْلاً وَمُؤَيِّداً، حَتّٰى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعاً، وَتُمَتِّعَهُ فِيْهَا طُوْلاً وَعَرْضاً، وَتَجْعَلَهُ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْوارِثِيْنَ.

---

[1] منہاج العارفین: ۲۷۴

أَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ، وَاجْعَلِ النَّصْرَ مِنْکَ عَلٰی یَدِهِ، وَاجْعَلِ النَّصْرَ لَهُ وَالْفَتْحَ عَلٰی وَجْهِهِ، وَلاٰ تُوَجِّهِ الْأَمْرَ اِلٰی غَیْرِهِ. أَللّٰهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ دِیْنَکَ وَسُنَّةَ نَبِیِّکَ، حَتّٰی لاٰیَسْتَخْفِیَ بِشَیْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ.

أَللّٰهُمَّ انِّي أَرْغَبُ اِلَیْکَ فِي دَوْلَةٍ کَرِیْمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلاٰمَ وَأَهْلَهُ، وَتُذِلُّ بِهَا النِّفَاقَ وَأَهْلَهُ، وَتَجْعَلُنَا فِیْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلٰی طَاعَتِکَ، وَالْقَادَةِ اِلٰی سَبِیْلِکَ، وَآتِنَا فِي الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَاجْمَعْ لَنَا خَیْرَ الدَّارَیْنِ، وَاقْضِ عَنَّا جَمِیْعَ مَا تُحِبُّ فِیْهِمَا، وَاجْعَلْ لَنَا فِي ذٰلِکَ الْخِیَرَةَ بِرَحْمَتِکَ وَمَنِّکَ فِي عَافِیَةٍ، آمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، وَزِدْنَا مِنْ فَضْلِکَ وَیَدُکَ الْمَلْأٰی، فَاِنَّ کُلَّ مُعْطٍ یَنْقُصُ مِنْ مُلْکِهِ، وَعَطَاؤُکَ یَزِیْدُ فِي مُلْکِکَ. [1]

﴿۱۶﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے

ماہ رمضان کی تیئیسویں رات کی تیسری دعا

مرحوم شیخ کفعمیؒ لکھتے ہیں: ائمہ معصومین علیہم السلام سے یوں نقل ہوا ہے:

رمضان المبارک کی تیئیسویں شب میں حالت سجدہ میں یا اٹھتے یا بیٹھتے اور ہر حال میں یہ دعا پڑھی جائے اور اس مہینے کے تمام اوقات میں جتنا بھی ہو سکے حتی زندگی کے ہر مرحلہ میں جب بھی یاد آئے

۱۔ بحار الانوار: ۹۷/۳۴۹، اقبال الاعمال: ۳۵۷

Presented by Ziaraat.Com

اس دعا کو تکرار کرو اور پروردگار عالم کی حمد وثنا اور پیغمبرؐ پر درود بھیجنے کے بعد کہو:

أَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ، (صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ)، فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ، وَلِيّاً وَحَافِظاً وَقَائِداً وَنَاصِراً وَدَلِيْلاً وَعَيْناً، حَتّٰى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعاً، وَتُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلاً۔[1]

عید فطر کے دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نسبت

شیعوں کا ادب واحترام

سید رضی الدین علی بن طاؤسؒ اپنی کتاب کے ایک حصہ میں عید فطر کے دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نسبت شیعوں کے ادب واحترام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جان لو کہ جب عید فطر کا دن ہو اور اگر اس دن صاحب امر ہوتے اور مسند حکومت پر بیٹھے ہوتے تو سبھی لوگ آنحضرتؑ کے زیر فرمان ہوتے پس آنحضرتؑ پر خداوند عالم کی خاص توجہ اور احسان کی وجہ سے آپ کو مبارک باد دینی چاہئے ۔اس کے بعد خود کو، اپنے عزیزوں کو، دنیا والوں کو اور ہر اس شخص کو جو آپ کی امامت کی وجہ سے خوشبخت اور سعادتمند ہوا ہے اور جس نے آپ کے وجود اور امامت سے ہدایت پائی ہے، ان سب کو بھی مبارک باد پیش کریں ۔

اور اگر کوئی معتقد ہو کہ آنحضرتؑ کی اطاعت واجب ہے لیکن وہ ریاست کے امور میں تصرف نہیں کر سکتے تو ایسی صورت میں خدا کا غیض وغضب پیش نظر رہے اور ہاتھ سے نکل جانے والے فضل واحسان کی وجہ حسرت اور افسوس کرنا چاہئے ۔

۱۔ مصباح المتہجد: ۶۳۰، المصباح: ۷۷۹

Presented by Ziaraat.Com

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند سے کتاب ''من لایحضرہ الفقیہ'' میں اور دوسروں نے اپنی سند سے حنان بن سدیر سے اور عبداللہ بن دینار سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

اے عبداللہ! مسلمانوں کے لئے کوئی بھی عید فطر و قربان نہیں ہے کہ جس میں محمد و آل محمد علیہم السلام اندوہ تازہ نہ ہوا ہو۔

عبداللہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا ایسا کیوں ہے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: کیونکہ وہ اپنا حق دوسروں کے پاس دیکھتے ہیں۔

سید بن طاؤسؒ کہتے ہیں:

اگر تم آنحضرتؑ کے ظہور کے زمانے کو اپنی آنکھوں میں مجسم کرتے تو دیکھتے کہ اس وقت کس طرح پرچم اسلام عدل و انصاف کے ساتھ لہرا رہا ہے اور لوگوں کے احکام فضل اور برتری کے ساتھ آشکار ہیں اور بندوں میں سارا مال راہ خدا میں تقسیم ہو رہا ہے اور انہیں نیک امیدوں اور خوشیوں کی بشارت دی جا رہی ہے اور وہ انہیں قبول کر رہے ہیں، دور اور نزدیک تمام نقاط پر امن و امان قائم ہے، کمزور، نادار اور ضعیف انسان کی مدد کی جا رہی ہے اور دنیا میں خوشیوں کا سورج طلوع ہے جس سے دنیا روشن ہو گئی ہے اور یہ اپنی پر فیض کرنوں سے زمین کی پستی بلندی کو مساوی طور پر درخشاں کر رہا ہے اور کس طرح زمین پر غالب آنے والے خدا کا حکم اور کامیاب حکومت ہر جگہ نظر آ رہی ہے اور اس طرح دل مسرور اور آپ کی آفاقی حکومت سے تمام آفاق پر نور ہی نور پھیلا ہوا ہے۔ ایسی عید جس پر آپ مسرور اور خوشحال تھے تو پھر آپ کا عیش مکدر ہو جائے گا اور آپ کو محسوس ہو گا کہ ہم پروردگار کے فضل و کرامت سے کس درجہ بے بہرہ تھے اور آپ پر غم و اندوہ اور افسوس کا غلبہ کرے گا جو آپ کے پورے وجود کو سکتہ میں ڈال دے گا اور اس لئے شائستہ ہے کہ اپنے محبوب سے وفا کی جائے۔

یہ مختصر مطالب ذکر کرنے سے ہم نے پردے ہٹا دیئے لیکن ہم نے جتنی وضاحت کی اس سے

Presented by Ziaraat.Com

بڑھ کر کہیں زیادہ وضاحت کرنے کی ضرورت ہے لیکن ہم اس سے عاجز ہیں۔ یہ بھی جان لیں کہ حق شناس دوستوں کے فراق اور جدائی کے وقت محبت اور وفا ان کے قریب اور پاس ہونے کی وفا و محبت سے کہیں زیادہ ہے لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم دل میں اپنے مولا کی وفا اور محبت رکھیں اور آپ کا پروردگار آپ کے اندرونی حزن واندوہ کو دور کرنے پر قادر ہے۔[1]

﴿۱۷﴾

عید غدیر کے دن کی دعا

جوان کو پکارے وہ اس شخص کی طرح ہے جو حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے پرچم کے زیر سایہ اور آپ کے خیمہ میں ہو۔

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: میں متصل سند سے اسے روایت کرتا ہوں جسے محمد بن علی طرازی نے اپنی کتاب میں محمد بن سنان سے، داؤد بن کثیر رقی، عمارہ بن جوین ابو ہارون عبدی روایت فرمایا ہے اور اسی طرح شیخ مفید محمد بن محمد بن نعمانؒ روایت کرتے ہیں:

میں ۱۸ ذی الحجہ کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آنحضرتؑ روزہ کی حالت میں تھے جب کہ آپ نے مجھ سے فرمایا:

آج وہ دن ہے کہ پروردگار عالم نے جس کی حرمت کو مومنین کے لئے باعظمت قرار دیا ہے چونکہ آج ہی ان کے لئے دین کامل کیا اور اپنی نعمتیں تمام فرمائیں۔

ان سے عالم ارواح میں جو عہد لیا تھا جسے وہ بھول چکے تھے لیکن اس روز اس عہد کی تجدید کی جاتی

۱۔ اقبال الاعمال: ۵۸۴، ہم عید فطر کے دن کی دعا کو بارہوں باب میں ذکر کریں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

ہے اور خداوند کریم نے انہیں اس عہد و پیمان کو قبول کرنے کی توفیق عنایت فرمائی اور خدا نے انہیں ان لوگوں میں قرار نہ دیا جو اس کے منکر ہو گئے۔

میں نے آنحضرتؑ سے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! آج کے روزہ کا ثواب کیا ہے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: آج عید اور خوشی و سرور کا دن ہے اور اس دن روزہ بخدا کے شکر کو بجالانے کے لئے ہے کیونکہ آج کے روزے کا ثواب ساٹھ حرام مہینوں میں روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

اس دن جس وقت بھی چاہے دو رکعت نماز پڑھے (اگرچہ اس کا بہترین وقت ظہر کے نزدیک ہے اور یہ وہ وقت ہے جس میں غدیر خم میں امیر المومنین علی علیہ السلام لوگوں کے امیر ہوئے اور لوگ اسی وقت منزل سے نزدیک ہوئے) پھر سجدہ کرے اور سجدے میں سو مرتبہ ''شُکراً لِلّٰہِ'' کہے اور سجدہ سے سر اٹھائے اور پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنّي أَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ، وَحدَکَ لا شَرِیْکَ لَکَ، وَاَنَّکَ واحِدٌ أَحَدٌ صَمَدٌ،لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لَکَ کُفُواً أَحَدٌ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَواتُکَ عَلَیْہِ وَآلِہِ، یا مَنْ ھُوَ کُلَّ یَوْمٍ فِي شَأْنٍ، کَما کَانَ مِنْ شَأْنِکَ أَنْ تَفَضَّلْتَ عَلَيَّ، بِأَنْ جَعَلْتَنِي مِنْ أَھْلِ اِجابَتِکَ، وَأَھْلِ دِیْنِکَ وَأَھْلِ دَعْوَتِکَ، وَوَفَّقْتَنِي لِمَلِکَ فِي مُبْتَدَءِ خَلْقِي، تَفَضُّلاً مِنْکَ وَکَرَماً وَجُوْداً۔

ثُمَّ أَرْدَفْتَ الْفَضْلَ فَضْلاً، وَالْجُوْدَ جُوْداً، وَالْکَرَمَ کَرَماً،رَأْفَةً مِنْکَ وَرَحْمَةً اِلَی أَنْ جَدَّدْتَ ذٰلِکَ الْعَھْدَ لِي تَجْدِیْداً بَعْدَ تَجْدِیْدِکَ خَلْقِي، وَکُنْتُ نَسْیاً مَنْسِیّاً ناسِیاً ساھِیاً غافِلاً، فَأَتْمَمْتَ نِعْمَتَکَ بِأَنْ ذَکَّرْتَنِي ذٰلِکَ، وَمَنَنْتَ بِہِ عَلَيَّ، وَھَدَیْتَنِي لَہُ فَلْیَکُنْ مِنْ شَأْنِکَ یا اِلٰھِي وَسَیِّدِي وَمَوْلایَ، أَنْ تُتِمَّ لِي ذٰلِکَ، وَلاتَسْلُبْنِیْہِ، حَتّٰی تَتَوَفّانِي عَلٰی ذٰلِکَ وَأَنْتَ عَنِّي راضٍ، فَاِنَّکَ أَحَقُّ الْمُنْعِمِیْنَ أَنْ تُتِمَّ نِعْمَتَکَ عَلَيَّ۔

أَللّٰھُمَّ سَمِعْنا وَأَطَعْنا، وَأَجَبْنا داعِیَکَ بِمَنِّکَ، فَلَکَ الْحَمْدُ غُفْرانَکَ رَبَّنا

Presented by Ziaraat.Com

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، آمَنَّا بِاللّٰهِ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَبِرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ،وَصَدَّقْنَا وَأَجَبْنَا دَاعِيَ اللّٰهِ، وَاتَّبَعْنَاالرَّسُوْلَ فِي مُوَالَاةِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَبْدِ اللّٰهِ وَأَخِي رَسُوْلِهِ، وَالصِّدِّيْقِ الْأَكْبَرِ ،وَالْحُجَّةِ عَلٰى بَرِيَّتِهِ، اَلْمُؤَيَّدِ بِهِ نَبِيَّهُ وَدِيْنَهُ الْحَقَّ الْمُبِيْنَ، عَلَماً لِبَنِيْ اللّٰهِ، وَخَازِناً لِعِلْمِهِ، وَغَيْبَةَ غَيْبِ اللّٰهِ، وَمَوْضِعَ سِرِّ اللّٰهِ، وَأَمِيْنَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، وَشَاهِدَهُ فِي بَرِيَّتِهِ .اَللّٰهُمَّ﴿ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِياً يُنَادِي لِلْإِيْمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ، فَآمَنَّا رَبَّنَا،فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا، وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا، وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَاتُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ ا.فَآمَنَّا رَبَّنَا بِمَنِّكَ وَلُطْفِكَ، أَجَبْنَا دَاعِيَكَ، وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ وَصَدَّقْنَاهُ وَصَدَّقْنَامَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، وَكَفَرْنَا بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ، فَوَلَّنَا مَا تَوَلَّيْنَا، وَاحْشُرْنَا مَعَ أَئِمَّتِنَا،فَإِنَّا بِهِمْ مُؤْمِنُوْنَ مُوْقِنُوْنَ، وَلَهُمْ مُسْلِمُوْنَ .آمَنَّا بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ، وَشَاهِدِهِمْ وَغَائِبِهِمْ، وَحَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ، وَرَضِيْنَا بِهِمْ أَئِمَّةً، وَقَادَةً وَسَادَةً، وَحَسْبُنَا بِهِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللّٰهِ دُوْنَ خَلْقِهِ، لَانَبْتَغِي بِهِمْ بَدَلاً،وَلَانَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهِمْ وَلِيْجَةً .وَبَرِئْنَا اِلَى اللّٰهِ مِنْ كُلِّ مَنْ نَصَبَ لَهُمْ حَرْباً، مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، وَكَفَرْنَا بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ، وَالْأَوْثَانِ الْأَرْبَعَةِ، وَأَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ،وَكُلِّ مَنْ وَالَاهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، مِنْ أَوَّلِ الدَّهْرِ اِلٰى آخِرِهِ .اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْهِدُكَ أَنَّا نَدِيْنُ بِمَا دَانَ بِهِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ،وَقَوْلُنَا مَا قَالُوا، وَدِيْنُنَا مَا دَانُوا بِهِ، مَا قَالُوا بِهِ قُلْنَا، وَمَا دَانُوا بِهِ دِنَّا، وَمَا أَنْكَرُوأَنْكَرْنَا، وَمَنْ وَالَوْا وَالَيْنَا، وَمَنْ عَادَوا عَادَيْنَا، وَمَنْ لَعَنُوا لَعَنَّا وَمَنْ تَبَرَّءُوا مِنْهُ تَبَرَّأْنَا مِنْهُ، وَمَنْ تَرَحَّمُوا عَلَيْهِ تَرَحَّمْنَا عَلَيْهِ، آمَنَّا وَسَلَّمْنَا وَرَضِيْنَا، وَاتَّبَعْنَا

ا۔سورۂ آل عمران، آیت:۱۹۳،۱۹۴

Presented by Ziaraat.Com

مَوالِيْنا صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ.

اَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ لَنا ذٰلِکَ وَلاتَسْلُبْناهُ، وَاجْعَلْهُ مُسْتَقِرّاً ثابِتاً عِنْدَنا، وَلاتَجْعَلْهُ مُسْتَعاراً، وَأَحْيِنا ما أَحْيَيْتَنا عَلَيْهِ، وَأَمِتْنا اِذا أَمَتَّنا عَلَيْهِ، آلُ مُحَمَّدٍ أَئِمَّتُنا، فَبِهِمْ نَأْتَمُّ، وَاِيّاهُمْ نُوالِي، وَعَدُوَّهُمْ عَدُوَّ اللّٰهِ نُعادِي، فَاجْعَلْنا مَعَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ، فَاِنّا بِذٰلِکَ راضُوْنَ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ.

اس کے بعد سجدے میں جائے اور سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور سو مرتبہ "شُکْراً لِلّٰهِ" کہے:

حضرت نے فرمایا: جو بھی یہ عمل انجام دے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اس دن (روز غدیر) حاضر ہو اور رسولؐ خدا کے پاس امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کی بیعت کی اور بہشت میں اس کا مقام و منصب پیچوں کا ہے اور جس نے آج اپنے مولا کی ولایت پر خدا اور رسولؐ کی تصدیق کی وہ اس طرح ہے کہ جس نے رسول اکرمؐ، امیر المومنین علی علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام کے ہم رکاب جنگ کی اور شہید ہوا ہو۔

اور وہ اس شخص کی طرح ہے جو حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے پرچم تلے رہے اور حضرت کے برگزیدہ نجیب و نقیب اصحاب میں شمار ہو۔[1]

۱۔ بحار الانوار: ۹۸/۲۹۸، زاد المعاد: ۳۴۱

﴿۱۸﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی تسبیح

﴿۱۸ ذی الحجہ سے مہینہ کے آخر تک﴾

علامہ مجلسیؒ ''بحارالانوار'' میں ''دعوات راوندی'' سے چودہ معصومین علیہم السلام کی تسبیح نقل کرتے ہوئے ہمارے آقا و مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی تسبیح یوں بیان کرتے ہیں:

سُبْحانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحانَ اللّٰهِ رِضىٰ نَفْسِهِ، سُبْحانَ اللّٰهِ مِدادَ كَلِماتِهِ، سُبْحانَ (اللّٰهِ) زِنَةَ عَرْشِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ [1]

یہ دعا ہر مہینہ کے اٹھارویں دن سے مہینہ کے آخر تک پڑھی جاسکتی ہے۔

---

[1] الدعوات راوندی: ۹۴، بحارالانوار: ۹۴/ ۲۰۷

چھٹا باب

وہ دعائیں جو ایّام ہفتہ سے مخصوص نہیں ہیں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

چھٹا باب

وہ دعائیں جو ایام ہفتہ سے مخصوص نہیں ہیں

﴿۱﴾

دعائے عہد

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو چالیس صبح دعائے عہد پڑھ کر خدا سے دعا کرے تو وہ ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار میں ہوگا اور اگر آنحضرتؑ کے ظہور سے پہلے مر جائے تو پروردگار عالم ظہور کے وقت اسے اس کی قبر سے باہر لائے گا اور اس دعا کے ہر کلمہ پر اسے ایک ہزار نیکیاں عنایت فرمائے گا اور اس کے نامۂ اعمال میں سے ہزار گناہوں کو مٹا دے گا اور وہ دعا یہ ہے:[۱]

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ، وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ، وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ، وَمُنْزِلَ التَّوْرٰيةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ، وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ، وَمُنْزِلَ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ، وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

۱۔ بحار الانوار: ۹۴/۶۱

أَللّٰهُمَّ إِنّي أَسْئَلُکَ بِوَجْهِکَ الْکَرِيمِ، وَبِنُورِ وَجْهِکَ الْمُنِيرِ، وَمُلْکِکَ الْقَدِيمِ،يا حَيُّ يا قَيُّومُ، أَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰاتُ وَالْأَرْضُوْنَ، وَبِاسْمِکَ الَّذِي يَصْلُحُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، يا حَيّاً قَبْلَ کُلِّ حَيٍّ، وَيا حَيّاً بَعْدَ کُلِّ حَيٍّ، وَيا حَيّاً حِيْنَ لا حَيَّ، يا مُحْيِيَ الْمَوْتىٰ وَمُمِيْتَ الْأَحْياءِ، يا حَيُّ لا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ.

أَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلانَا الْإِمامَ الْهادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقائِمَ بِأَمْرِکَ، صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آبائِهِ الطّاهِرِيْنَ، عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ، فِي مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها،سَهْلِها وَجَبَلِها، وَبَرِّها وَبَحْرِها، وَعَنّي وَعَنْ والِدَيَّ، مِنَ الصَّلَوٰاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ،وَمِدادَ کَلِماتِهِ، وَما أَحْصاهُ عِلْمُهُ، وَأَحاطَ بِهِ کِتابُهُ.

أَللّٰهُمَّ إِنّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي صَبِيْحَةِ يَوْمِي هٰذا، وَما عِشْتُ مِنْ أَيّامِي، عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي، لا حَوْلَ عَنْها، وَلا أَزُوْلَ أَبَداً.أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَنْصارِهِ وَعَوانِهِ، وَالذّابِّيْنَ عَنْهُ، وَالْمُسارِعِيْنَ إِلَيْهِ فِي قَضاءِ حَوائِجِهِ، وَالْمُمْتَثِلِيْنَ لِأَوامِرِهِ، وَالْمُحامِيْنَ عَنْهُ، وَالسّابِقِيْنَ إِلىٰ إِرادَتِهِ، وَالْمُسْتَشْهِدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ .أَللّٰهُمَّ إِنْ حالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ، الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلىٰ عِبادِکَ حَتْماً مَقْضِيّاً،فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي، مُؤْتَزِراً کَفَنِي، شاهِراً سَيْفِي، مُجَرِّداً قَناتِي، مُلَبِّياً دَعْوَةَالدّاعِي، فِي الْحاضِرَةِ وَالْبادِي .أَللّٰهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ، وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ، وَاکْحُلْ ناظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنّي إِلَيْهِ،وَعَجِّلْ فَرَجَهُ، وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ، وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ، وَاسْلُکْ بِي مَحَجَّتَهُ، وَأَنْفِذْ أَمْرَهُ،وَاشْدُدْ أَزْرَهُ.وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلادَکَ، وَأَحْيِ بِهِ عِبادَکَ، فَإِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ﴿ ظَهَرَ الْفَسادُفِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِما کَسَبَتْ أَيْدِي النّاسِ﴾ [1]، فَأَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنا وَلِيَّکَ، وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّکَ،الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُوْلِکَ، حَتّٰى لايَظْفَرَ بِشَيْءٍ

۱۔ سورۂ روم، آیت:۴۱

Presented by Ziaraat.Com

مِنَ الْباطِلِ اِلّا مَزَّقَهُ، وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ.

وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعاً لِمَظْلُومِ عِبادِكَ، وَناصِراً لِمَنْ لايَجِدُ لَهُ ناصِراً غَيْرَكَ،وَمُجَدِّداً لِما عُطِّلَ مِنْ أَحْكامِ كِتابِكَ، وَمَشَيِّداً لِما وَرَدَ مِنْ أَعْلامِ دِيْنِكَ، وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِيْنَ. أَللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَتِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُ عَلىٰ دَعْوَتِهِ،وَارْحَمِ اسْتِكانَتَنا بَعْدَهُ. أَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُوْرِهِ، وَعَجِّلْ لَنا ظُهُوْرَهُ، اِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيْداً، وَنَراهُ قَرِيْباً، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.

اس کے بعد تین مرتبہ اپنی ران پر ہاتھ مارے اور ہر مرتبہ کہے:

اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ يا مَوْلاىَ يا صاحِبَ الزَّمانِ.[1]

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کا معنی

طرفین کے درمیان عہد و پیمان اور بیعت کا یہ معنی ہے کہ بیعت کرنے والا پابند ہوتا ہے اور اس بات کا مستحکم عہد کرتا ہے کہ اس نے جس کی بیعت کی ہے وہ اس کے لئے اپنی جان مال سب کچھ قربان کردے گا اور جس طرح بھی ممکن ہو اس کی نصرت کرنے میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ ہر روز پڑھی جانے والی دعائے عہد اور چالیس دن تک پڑھی جانے والی دوسری دعائے عہد دونوں میں بیعت کا ایک ہی معنی ہے۔ پیغمبر اکرمؐ نے کتاب ''احتجاج'' میں روایت ہونے والے خطبۂ غدیر میں تمام لوگوں کو (چاہے وہ وہاں موجود تھے یا نہیں) ائمہ اطہار علیہم السلام کی ایسی ہی بیعت کرنے کا حکم دیا ہے۔

بلا شبہ ایسی بیعت ایمان کا لازمہ اور اس کی نشانی ہے بلکہ ایسی بیعت کے بغیر ایمان پیدا نہیں ہو

۱۔ مفاتیح الجنان: ۱۰۶۱، زاد المعاد: ۴۸۸، البلد الامین: ۱۴۴، مصباح الزائر: ۴۵۵، المصباح: ۷۲۹، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۲۰۴، باب السعادۃ: ۲۱۴

Presented by Ziaraat.Com

سکتا۔ بیعت کرنے والا (یعنی خود کو فروخت کرنے والا) مومن ہے اور خریدار خدا ہے کیونکہ قرآن مجید میں خداوند عالم فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ....﴾[1]

پروردگار عالم مومنین کی جانیں اور ان کے اموال بہشت کے عوض خریدتا ہے۔

خدا نے اپنے انبیاء اور رسولوں کو اس بیعت کی تجدید اور اس کی تاکید کے لئے مبعوث فرمایا لہذا جو بھی ان کی بیعت کرے گویا اس نے خدا کی بیعت کی اور جو ان سے روگردانی کرے گویا اس نے خدا سے روگردانی کی۔ اس لئے خداوند عالم فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْراً عَظِيْماً﴾[2]

بے شک جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں، وہ خدا کی ہی بیعت کرتے ہیں اور خدا کی قدرت تو سب کی قدرت پر غالب ہے، تو جو عہد کو توڑے گا وہ اپنے ہی نقصان کے لئے عہد توڑتا ہے اور جس نے اس بات کو جس کا اس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کیا تو اس کو عنقریب ہی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بیعت سے مراد خدا اور اس کے رسولؐ سے وہی مستحکم و استوار عہد و پیمان ہے اور یہ اس عہد کے وفا کرنے والوں کو عظیم اجر و ثواب کی خوشخبری دیتی ہے۔

یہ بیعت دو چیزوں سے مکمل ہو جاتی ہیں:

۱۔ امامؑ کے حکم کی اطاعت کا دل میں مسلّم و محکم ارادہ ہونا اور اپنی جان و مال سے ان کی نصرت کرنا۔

۱۔ سورۂ توبہ، آیت: ۱۱۱

۲۔ سورۂ فتح، آیت: ۱۰

Presented by Ziaraat.Com

جیسا کہ خداوند عالم نے اس آیۂ مبارکہ ﴿إِنَّ اللّٰہَ اشْتَرَی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ أَنْفُسَھُمْ وَأَمْوَالَھُم بِأَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ....﴾ میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔

چونکہ فروخت کرنے والے پر واجب ہے کہ خریدار کے مطالبہ پر وہ بیچا ہوا مال کسی غور وفکر اور تأخیر کے بغیر فوراً اس کے حوالے کرے۔

۲۔اپنے مقصد اور جس کو انجام دینے کا ارادہ کیا ہے اس کا دل سے اظہار کرے اور بیعت کے وقت زبان سے کہے۔اس طرح بیت کامل ہوگی۔

جیسا کہ ''عقد بیع''یعنی دوسری چیزوں کی خرید وفروخت دو چیزوں سے مکمل ہوتی ہے:

الف:خریدار اور بیچنے والے نے آپس میں جو طے کیا ہے اس کے مطابق قصد انشاء کریں۔

ب:عقد کے بارے میں ان کے دل میں جو ہے اس کو زبان پر لائیں۔

کبھی ہاتھ ملانے کو بھی بیعت کہا جاتا ہے جیسا کہ بعض زمانوں میں عربوں میں یہ رائج تھا کہ معاملہ تمام ہوجانے کے بعد وہ ایک دوسرے کا سے ہاتھ ملاتے تھے۔

اس آیۂ مبارکہ ﴿إِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُونَکَ إِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ أَیْدِیْھِمْ ...﴾ کے اطلاق سے بھی یہ استفادہ کیا جاتا ہے کہ لفظ''ید''یعنی ہاتھ اس معنی پر دلالت کرتا ہے۔

اس کے علاوہ روایات میں بھی وارد ہوا ہے کہ لوگ اپنے ہاتھوں سے پیغمبر اکرمؐ کی بیعت کرتے تھے۔[1]

۱۔کمال الکلام:۲/۲۳۰

﴿۲﴾

دوسری دعائے عہد

حضرت جابر بن یزید جعفی کہتے ہیں کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

جو بھی یہ دعا اپنی عمر میں ایک بار پڑھ لے تو یہ عہد و پیمان ایک کھال کے اوپر لکھا جائے گا اور حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیوان میں محفوظ رکھا جائے گا اور جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو اسے اس کے نام اور اس کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا اور اسے یہ تحریر اسے دی جائے گی اور کہا جائے گا: اس تحریر کو لو، یہ وہ عہد و پیمان ہے کہ جو تم نے دنیا میں ہم سے کیا تھا اور یہ وہ پروردگار عالم کا کلام ہے جس میں فرمایا ہے: ﴿اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا﴾[1] یعنی ''مگر جس نے خدائے رحمٰن کی بارگاہ میں عہد و پیمان کیا ہو''۔

اس دعا کو باطہارت پڑھیں اور کہیں:

اَللّٰهُمَّ يا اِلٰهَ الْآلِهَةِ، يا واحِدُ، يا أَحَدُ، يا آخِرُ الْآخِرِيْنَ، يا قاهِرَ الْقاهِرِيْنَ، يا عَلِيُّ يا عَظِيْمُ، أَنْتَ الْعَلِيُّ الْأَعْلٰى، عَلَوْتَ فَوْقَ كُلِّ عُلُوٍّ، هٰذا يا سَيِّدِي عَهْدِي وَأَنْتَ مُنْجِزُ وَعْدِي، فَصَلِّ يا مَوْلايَ عَهْدِي، وَأَنْجِزْ وَعْدِي، آمَنْتُ بِكَ. وَأَسْئَلُكَ بِحِجابِكَ الْعَرَبِيِّ، وَبِحِجابِكَ الْعَجَمِيِّ، وَبِحِجابِكَ الْعِبْرانِي، وَبِحِجابِكَ السُّرْيانِيِّ، وَبِحِجابِكَ الرُّوْمِيِّ، وَبِحِجابِكَ الْهِنْدِيِّ، وَأَثْبِتْ مَعْرِفَتَكَ بِالْعِنايَةِ الْأُولٰى، فَإِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لا تُرٰى، وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلٰى.

۱۔ سورۂ مریم، آیت: ۸۷

وَأَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِرَسُوْلِكَ الْمُنْذِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَبِعَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الْهَادِي، وَبِالْحَسَنِ السَّيِّدِ وَبِالْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ سِبْطَيْ نَبِيِّكَ، و بِفَاطِمَةَ الْبَتُوْلِ، وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ ذِي الثَّفَنَاتِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ عِلْمِكَ، وَبِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ، اَلَّذِي صَدَّقَ بِمِيْثَاقِكَ وَبِمِيْعَادِكَ، وَبِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْحُصُوْرِ الْقَائِمِ بِعَهْدِكَ، وَبِعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا الرَّاضِي بِحُكْمِكَ، وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحِبْرِ الْفَاضِلِ، اَلْمُرْتَضٰى فِي الْمُؤْمِنِيْنَ، وَبِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَمِيْنِ الْمُؤْتَمَنِ، هَادِي الْمُسْتَرْشِدِيْنَ، وَبِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ، خَزَانَةِ الْوَصِيِّيْنَ. وَأَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِالْإِمَامِ الْقَائِمِ الْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ، اِمَامِنَا وَابْنِ اِمَامِنَا صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ. يَا مَنْ جَلَّ فَعَظَمَ وَ(هُوَ) أَهْلُ ذٰلِكَ فَعَفْوِي وَرَحِمَ، يَا مَنْ قَدَرَ فَلَطُفَ، أَشْكُوْ اِلَيْكَ ضَعْفِي، وَمَا قَصُرَ عَنْهُ عَمَلِي مِنْ تَوْحِيْدِكَ، وَكُنْهِ مَعْرِفَتِكَ، وَأَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِالتَّسْمِيَةِ الْبَيْضَاءِ، وَبِالْوَحْدَانِيَّةِ الْكُبْرٰى، اَلَّتِي قَصُرَ عَنْهَا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلّٰى. وَآمَنْتُ بِحِجَابِكَ الْأَعْظَمِ، وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ الْعُلْيَا، اَلَّتِي خَلَقْتَ مِنْهَا دَارَ الْبَلَاءِ، وَأَحْلَلْتَ مَنْ أَحْبَبْتَ جَنَّةَ الْمَأْوٰى، وَآمَنْتُ بِالسَّابِقِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ، أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، (وَ) اَلَّذِيْنَ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً أَلّٰا تُوَلِّيَنِي غَيْرَهُمْ، وَلَا تُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ غَداً اِذَا قَدَّمْتَ الرِّضَا بِفَصْلِ الْقَضَاءِ. آمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَخَوَاتِيْمِ أَعْمَالِهِمْ، فَاِنَّكَ تَخْتِمُ عَلَيْهَا اِذَا شِئْتَ، يَا مَنْ أَتْحَفَنِي بِالْاِقْرَارِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ، وَحَبَانِي بِمَعْرِفَةِ الرُّبُوْبِيَّةِ، وَخَلَّصَنِي مِنَ الشَّكِّ وَالْعَمٰى، رَضِيْتُ بِكَ رَبّاً، وَبِالْأَصْفِيَاءِ حُجَجاً، وَبِالْمَحْجُوْبِيْنَ أَنْبِيَاءَ، وَبِالرُّسُلِ أَدِلّٰاءَ، وَبِالْمُتَّقِيْنَ اُمَرَاءَ، وَسَامِعاً لَكَ مُطِيْعاً. [۱]

۱۔ مُہج الدعوات: ۳۹۸، بحار الانوار: ۹۵/۳۳۷، نجم الثاقب: ۷۸۲

Presented by Ziaraat.Com

﴿۳﴾

غیبت کے زمانے کی دعا

ہمارے مولا حضرت امام رضا علیہ السلام نے غیبت کے زمانے میں یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ سید علی بن طاؤوسؒ اپنی گرانقدر کتاب ''جمال الاسبوع'' میں لکھتے ہیں:

ہم نے شب و روز کے اعمال میں بیان کیا کہ ہمارے ائمہ اطہار علیہم السلام حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کو خاص اہمیت دیتے اور اسے مسلمین و مومنین کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے قرار دیتے۔ ہم نے ان اعمال میں سے نماز ظہر کی تعقیب میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی دعا ذکر کی جس میں آپ نے اپنے لئے دعا سے زیادہ حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے حق میں بہتر اور کامل دعا فرمائی۔ نیز نماز عصر کی تعقیب میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دعا کے بارے میں ایک خوبصورت فصل ذکر کی جس میں آپ نے اپنے حق میں دعا کرنے سے زیادہ حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا فرمائی۔

جو بھی دین میں ان دو بزرگ ائمہ اطہار علیہم السلام کے مقام و منزلت سے آگاہ ہے وہ ان کی اقتدا و پیروی کرتے ہوئے آپ کے لئے دعا کرے اگرچہ امام رضا علیہ السلام اور دیگر ائمہ طاہرین علیہم السلام نے بھی اس کا حکم دیا ہے اور وہ خود بھی پڑھتے تھے۔ ہم آنحضرت کی اس دعا کو نقل کریں گے۔

میرے جد ابو جعفر موسیٰؒ نے متعدد سند کے ساتھ یونس بن عبد الرحمٰن سے روایت کی ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے شیعوں کو حکم فرمایا کہ اس دعا کے ذریعے حضرت صاحب الامر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَخَلِيفَتِكَ، وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ، وَلِسَانِكَ الْمُعَبِّرِ عَنْكَ بِإِذْنِكَ، النَّاطِقِ بِحِكْمَتِكَ، وَعَيْنِكَ النَّاظِرَةِ عَلٰى

Presented by Ziaraat.Com

بَرِيَّتِكَ، وَشاهِدِكَ عَلى خَلْقِكَ، اَلْجَحْجاحِ الْمُجاهِدِ، اَلْعائِذِ بِكَ عِنْدَكَ.

وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ ما خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ، وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ، وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ بِحِفْظِكَ الَّذِي لايَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ، وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَآبائَهُ، أَئِمَّتَكَ وَدَعائِمَ دِينِكَ.

وَاجْعَلْهُ فِي وَدِيعَتِكَ الَّتِي لاتَضِيعُ، وَفِي جِوارِكَ الَّذِي لايُخْفَرُ، وَفِي مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِي لايُقْهَرُ، وَآمِنْهُ بِأَمانِكَ الْوَثِيقِ، اَلَّذِي لايُخْذَلُ مَنْ آمَنْتَهُ بِهِ، وَاجْعَلْهُ فِي كَنَفِكَ الَّذِي لايُرامُ مَنْ كانَ فِيهِ، وَأَيِّدْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيزِ، وَأَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغالِبِ، وَقَوِّهِ بِقُوَّتِكَ، وَأَرْدِفْهُ بِمَلائِكَتِكَ، وَوالِ مَنْ والاهُ، وَعادِ مَنْ عاداهُ، وَأَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ، وَحُفَّهُ بِالْمَلائِكَةِ حَفّاً.

أَللّٰهُمَّ وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ ما بَلَّغْتَ الْقائِمِينَ بِقِسْطِكَ مِنْ أَتْباعِ النَّبِيِّينَ. أَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ، وَارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ، وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ، وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَزَيِّنْ بِطُولِ بَقائِهِ الْأَرْضَ، وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْهُ بِالرُّعْبِ، وَقَوِّ ناصِرِيهِ، وَاخْذُلْ خاذِلِيهِ، وَدَمْدِمْ عَلى مَنْ نَصَبَ لَهُ، وَدَمِّرْ مَنْ غَشَّهُ. وَاقْتُلْ بِهِ جَبابِرَةَ الْكُفْرِ، وَعُمُدَهُ وَدَعائِمَهُ، وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّلالَةِ وَشارِعَةَ الْبِدَعِ، وَمُمِيتَةَ السُّنَّةِ، وَمُقَوِّيَةَ الْباطِلِ، وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبّارِينَ، وَأَبِرْ بِهِ الْكافِرِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ، فِي مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها، وَبَرِّها وَبَحْرِها، وَسَهْلِها وَجَبَلِها، حَتّٰى لاتَدَعَ مِنْهُمْ دَيّاراً، وَلاتُبْقِيَ لَهُمْ آثاراً.

أَللّٰهُمَّ طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلادَكَ، وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبادَكَ، وَأَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِينَ، وَدارِسَ حِكَمَةِ النَّبِيِّينَ، وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتُحِيَ مِنْ دِينِكَ، وَبُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ، حَتّٰى تُعِيدَ دِينَكَ بِهِ، وَعَلى يَدَيْهِ غَضّاً مَحْضاً صَحِيحاً، لا عِوَجَ فِيهِ، وَلابِدْعَةَ مَعَهُ، وَحَتّٰى تُنِيرَ بِعَدْلِهِ ظُلَمَ الْجَوْرِ، وَتُطْفِئَ بِهِ نِيرانَ الْكُفْرِ، وَتُوضِحَ بِهِ

Presented by Ziaraat.Com

مَعاقِدَالحَقّ وَمَجْهُوْلَ الْعَدْلِ. فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ عَلى عِبادِكَ، وَائْتَمَنْتَهُ عَلى غَيْبِكَ، وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوْبِ، وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ، وَسَلَّمْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ.

أَللّٰهُمَّ فَإِنّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ، وَيَوْمَ حُلُوْلِ الطّامَةِ،أَنَّهُ لَمْ يُذْنِبْ ذَنْباً وَلا أَتى حَوْباً، وَلَمْ يَرْتَكِبْ مَعْصِيَةً، وَلَمْ يُضَيِّعْ لَكَ طاعَةً، وَلَمْ يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً، وَلَمْ يُبَدِّلْ لَكَ فَرِيْضَةً، وَلَمْ يُغَيِّرْ لَكَ شَرِيْعَةً، وَأَنَّهُ الْهادِي الْمَهْدِيُّ الطّاهِرُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ. أَللّٰهُمَّ أَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ، وَوُلْدِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، وَأُمَّتِهِ وَجَمِيْعِ رَعِيَّتِهِ، ما تُقِرُّ بِهِ عَيْنُهُ، وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسُهُ، وَتَجْمَعُ لَهُ مُلْكَ الْمُمْلَكاتِ كُلِّها، قَرِيْبِها وَبَعِيْدِها، وَعَزِيْزِها وَذَلِيْلِها، حَتّى يَجْرِيَ حُكْمُهُ عَلى كُلِّ حُكْمٍ، وَيَغْلِبَ بِحَقِّهِ كُلَّ باطِلٍ.

أَللّٰهُمَّ اسْلُكْ بِنا عَلى يَدَيْهِ مِنْهاجَ الْهُدىٰ، وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمى، وَالطَّرِيْقَةَالْوُسْطى، أَلَّتِي يَرْجِعُ إِلَيْهَا الْغالِي، وَيَلْحَقُ بِهَا التّالِي. وَقَوِّنا عَلى طاعَتِهِ، وَثَبِّتْنا عَلى مُشايَعَتِهِ، وَامْنُنْ عَلَيْنا بِمُتابَعَتِهِ، وَاجْعَلْنا فِي حِزْبِهِ الْقَوّامِيْنَ بِأَمْرِهِ، الصّابِرِيْنَ مَعَهُ، الطّالِبِيْنَ رِضاكَ بِمُناصَحَتِهِ، حَتّى تَحْشُرَنا يَوْمَ الْقِيامَةِ فِي أَنْصارِهِ وَأَعْوانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطانِهِ. أَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَنا خالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِياءٍ وَسُمْعَةٍ، حَتّى لانَعْتَمِدَ بِهِ غَيْرَكَ، وَلاَنَطْلُبَ بِهِ إِلاّ وَجْهَكَ، وَحَتّى تُحِلَّنا مَحَلَّهُ، وَتَجْعَلَنا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُ. وَأَعِذْنا مِنَ السّآمَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَتْرَةِ، وَاجْعَلْنا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِيْنِكَ، وَتُعِزُّ بِهِ نَصْرَ وَلِيِّكَ، وَلاتَسْتَبْدِلْ بِنا غَيْرَنا، فَإِنَّ اسْتِبْدالَكَ بِنا غَيْرَنا عَلَيْكَ يَسِيْرٌ، وَهُوَ عَلَيْنا عَسِيْرٌ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى وُلاةِ عَهْدِهِ، وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ، وَبَلِّغْهُمْ آمالَهُمْ، وَزِدْ فِي آجالِهِمْ، وَأَعِزَّ نَصْرَهُمْ، وَتَمِّمْ لَهُمْ ما أَسْنَدْتَ إِلَيْهِمْ فِي أَمْرِكَ لَهُمْ، وَثَبِّتْ

Presented by Ziaraat.Com

دَعائِمَهُمْ،وَاجْعَلْنا لَهُمْ أَعْواناً، وَعَلى دِينِكَ أَنْصاراً. فَإِنَّهُمْ مَعادِنُ كَلِماتِكَ، وَأَرْكانُ تَوْحِيدِكَ، وَدَعائِمُ دِينِكَ، وَوُلاةُ أَمْرِكَ،وَخالِصَتُكَ مِنْ عِبادِكَ، وَصَفْوَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَوْلِيائُكَ وَسَلائِلُ أَوْلِيائِكَ، وَصَفْوَةُ أَوْلادِ رُسُلِكَ، وَالسَّلامُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.[1]

﴿۴﴾

ایک دوسری روایت کے مطابق غیبت کے زمانے کی دعا

سید علی بن طاؤوسؒ یوں فرماتے ہیں:

یونس بن عبدالرحمٰن نے حضرت امام رضاعلیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؑ نے حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا اور آپ کے لئے دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَادْفَعْ عَنْ وَلِيِّكَ وَخَلِيفَتِكَ وَحُجَّتِكَ عَلى خَلْقِكَ،وَلِسانِكَ الْمُعَبِّرِ عَنْكَ بِإِذْنِكَ، اَلنّاطِقِ بِحِكْمَتِكَ، وَعَيْنِكَ النّاظِرِ فِي بَرِيَّتِكَ، اَلشّاهِدِ عَلى عِبادِكَ، اَلْجَحْجاحِ الْمُجاهِدِ الْمُجْتَهِدِ، عَبْدِكَ الْعائِذِ بِكَ.

أَللّٰهُمَّ وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ ما خَلَقْتَ وَذَرَأْتَ، وَبَرَأْتَ وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ، وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ، بِحِفْظِكَ الَّذِي لايَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ،وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَوَصِيَّ رَسُولِكَ وَآبائِهِ، أَئِمَّتِكَ

۱۔ جمال الاسبوع: ۳۰۷، مصباح المتہجد: ۴۰۹، المصباح: ۷۲۶، البلد الامین: ۱۲۲ کچھ فرق کے ساتھ، نیز سید بن طاؤسؒ نے کچھ کمی و بیشی کے ساتھ اسے کتاب "مصباح الزائر: ۴۵۷ میں نقل کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

وَدَعائِمَ دِينِكَ، صَلَواتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ، وَاجْعَلْهُ فِي وَدِيْعَتِكَ الَّتِي لاتَضِيْعُ، وَفِي جِوارِكَ الَّذِي لايُحْتَقَرُ، وَفِي مَنْعِكَ وَعِزِّكَ الَّذِي لايُقْهَرُ.

أَللّٰهُمَّ وَامِنْهُ بِأَمانِكَ الْوَثِيْقِ الَّذِي لايُخْذَلُ مَنْ آمَنْتَهُ بِهِ، وَاجْعَلْهُ فِي كَنَفِكَ الَّذِي لايُضامُ مَنْ كانَ فِيْهِ، وَانْصُرْهُ بِنَصْرِكَ الْعَزِيْزِ، وَأَيِّدْهُ بِجُنْدِكَ الْغالِبِ، وَقَوِّهِ بِقُوَّتِكَ، وَأَرْدِفْهُ بِمَلائِكَتِكَ. أَللّٰهُمَّ والِ مَنْ والاهُ، وَعادِ مَنْ عاداهُ، وَأَلْبِسْهُ دِرْعَكَ الْحَصِيْنَةَ، وَحُفَّهُ بِمَلائِكَتِكَ حَفّاً. أَللّٰهُمَّ وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ ما بَلَغْتَ الْقائِمِيْنَ بِقِسْطِكَ مِنْ أَتْباعِ النَّبِيِّيْنَ. أَللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ، وَارْتُقْ بِهِ الْفَتْقَ، وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ، وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَزَيِّنْ بِطُوْلِ بَقائِهِ الْأَرْضَ، وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْهُ بِالرُّعْبِ، وَافْتَحْ لَهُ فَتْحاً يَسِيْراً، وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ عَلى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِ سُلْطاناً نَصِيْراً. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الْقائِمَ الْمُنْتَظَرَ، وَالْإِمامَ الَّذِي بِهِ تَنْتَصِرُ، وَأَيِّدْهُ بِنَصْرِ عَزِيْزٍ وَفَتْحٍ قَرِيْبٍ، وَوَرِّثْهُ مَشارِقَ الْأَرْضِ وَمَغارِبَهَا اللّاتِي بارَكْتَ فِيْها، وَأَحْيِ بِهِ سُنَّةَ نَبِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، حَتّٰى لايَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ، وَقَوِّ ناصِرَهُ، وَاخْذُلْ خاذِلَهُ، وَدَمْدِمْ عَلى مَنْ نَصَبَ لَهُ، وَدَمِّرْ عَلى مَنْ غَشَّهُ.

أَللّٰهُمَّ وَاقْتُلْ بِهِ جَبابِرَةَ الْكُفْرِ وَعُمُدَهُ، وَدَعائِمَهُ وَالْقُوّامَ بِهِ، وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّلالَةِ، وَشارِعَةَ الْبِدْعَةِ، وَمُمِيْتَةَ السُّنَّةِ، وَمُقَوِّيَةَ الْباطِلِ، وَأَذْلِلْ بِهِ الْجَبّارِيْنَ، وَأَبِرْ بِهِ الْكافِرِيْنَ وَالْمُنافِقِيْنَ، وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ، حَيْثُ كانُوا وَأَيْنَ كانُوا مِنْ مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها، وَبَرِّها وَبَحْرِها، وَسَهْلِها وَجَبَلِها، حَتّٰى لاتَدَعَ مِنْهُمْ دَيّاراً، وَلاتُبْقِيَ لَهُمْ آثاراً. أَللّٰهُمَّ وَطَهِّرْ مِنْهُمْ بِلادَكَ، وَاشْفِ مِنْهُمْ عِبادَكَ، وَأَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَأَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَدارِسَ حِكَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَجَدِّدْ بِهِ ما مُحِيَ مِنْ دِيْنِكَ، وَبُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ، حَتّٰى تُعِيْدَ دِيْنَكَ بِهِ وَعَلى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيْداً

Presented by Ziaraat.Com

صَحِيحاً مَحْضاً، لا عِوَجَ فِيهِ، وَلا بِدْعَةَ مَعَهُ،حَتّٰى تُنِيرَ بِعَدْلِهِ ظُلَمَ الْجَوْرِ، وَتُطْفِئَ بِهِ نِيرَانَ الْكُفْرِ، وَتُظْهِرَ بِهِ مَعاقِدَ الْحَقِّ، وَمَجْهُولَ الْعَدْلِ، وَتُوْضِحَ بِهِ مُشْكِلاتِ الْحُكْمِ .أَللّٰهُمَّ وَانَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ مِنْ خَلْقِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ عَلٰى عِبادِكَ، وَائْتَمَنْتَهُ عَلٰى غَيْبِكَ، وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ، وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوبِ، وَطَهَّرْتَهُ (مِنَ الرِّجْسِ)، وَصَرَّفْتَهُ عَنِ الدَّنَسِ، وَسَلَّمْتَهُ مِنَ الرَّيْبِ.

أَللّٰهُمَّ فَإِنّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ، وَيَوْمَ حُلُولِ الطّامَةِ، أَنَّهُ لَمْ يُذْنِبْ وَلَمْ يَأْتِ حَوْباً،وَلَمْ يَرْتَكِبْ لَكَ مَعْصِيَةً، وَلَمْ يُضَيِّعْ لَكَ طاعَةً، وَلَمْ يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً، وَلَمْ يُبَدِّلْ لَكَ فَرِيضَةً، وَلَمْ يُغَيِّرْ لَكَ شَرِيعَةً، وَأَنَّهُ الإمامُ التَّقِيُّ الْهادِي الْمَهْدِيُّ الطّاهِرُ النَّقِيُّ الْوَفِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ .أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبائِهِ، وَأَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَوُلْدِهِ، وَأَهْلِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأُمَّتِهِ وَجَمِيعِ رَعِيَّتِهِ، ما تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ، وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ، وَتَجْمَعُ لَهُ مُلْكَ الْمُمْلَكاتِ كُلِّها، قَرِيبِها وَبَعِيدِها،وَعَزِيزِها وَذَلِيلِها، حَتّٰى يَجْرِيَ حُكْمُهُ عَلٰى كُلِّ حُكْمٍ، وَيَغْلِبَ بِحَقِّهِ عَلٰى كُلِّ باطِلٍ.

أَللّٰهُمَّ وَاسْلُكْ بِنا عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهاجَ الْهُدىٰ، وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمٰى، وَالطَّرِيقَةَ الْوُسْطٰى،اَلَّتِي يَرْجِعُ إِلَيْهَا الْغالِي، وَيَلْحَقُ بِهَا التّالِي .أَللّٰهُمَّ وَقَوِّنا عَلٰى طاعَتِهِ، وَثَبِّتْنا عَلٰى مُشايَعَتِهِ، وَامْنُنْ عَلَيْنا بِمُتابَعَتِهِ، وَاجْعَلْنا فِي حِزْبِهِ الْقَوّامِينَ بِأَمْرِهِ، اَلصّابِرِينَ مَعَهُ،اَلطّالِبِينَ رِضاكَ بِمُناصَحَتِهِ، حَتّٰى تَحْشُرَنا يَوْمَ الْقِيامَةِ فِي أَنْصارِهِ وَأَعْوانِهِ، وَمُقَوِّيَةِ سُلْطانِهِ .أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ ذٰلِكَ كُلَّهُ مِنّا لَكَ خالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِياءٍ وَسُمْعَةٍ، حَتّٰى لانَعْتَمِدَ بِهِ غَيْرَكَ، وَلانَطْلُبَ بِهِ إِلّا وَجْهَكَ، وَحَتّٰى تُحِلَّنا مَحَلَّهُ، وَتَجْعَلَنا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُ، وَلاتَبْتَلِنا فِي أَمْرِهِ بِالسَّآمَةِ وَالْكَسَلِ وَالْفَتْرَةِ وَالْفَشَلِ،وَاجْعَلْنا مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ، وَتُعِزُّ بِهِ نَصْرَ وَلِيِّكَ،

Presented by Ziaraat.Com

وَلاتَسْتَبْدِلْ بِنا غَيْرَنا، فَإِنَّ اسْتِبْدالَكَ بِنا غَيْرَنا عَلَيْكَ يَسِيرٌ، وَهُوَ عَلَيْنا كَبِيرٌ، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

أَللّٰهُمَّ وَصِلْ عَلىٰ وُلاةِ عُهُودِهِ، وَبَلِّغْهُمْ آمالَهُمْ، وَزِدْ فِي آجالِهِمْ وَانْصُرْهُمْ وَتَمِّمْ لَهُمْ ما أَسْنَدَتْ اِلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِ دِينِكَ، وَاجْعَلْنا لَهُمْ أَعْواناً وَعَلىٰ دِينِكَ أَنْصاراً، وَصَلِّ عَلىٰ اٰبائِهِ الطّاهِرِينَ الْأَئِمَّةِ الرّاشِدِينَ. أَللّٰهُمَّ فَإِنَّهُمْ مَعادِنُ كَلِماتِكَ، وَخُزّانُ عِلْمِكَ، وَ وُلاةُ أَمْرِكَ، وَخالِصَتُكَ مِنْ عِبادِكَ، وَخِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَوْلِيائُكَ وَسَلائِلُ أَوْلِيائِكَ،وَصَفْوَتُكَ وَأَوْلادُ أَصْفِيائِكَ، صَلَواتُكَ وَرَحْمَتُكَ وَبَرَكاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

أَللّٰهُمَّ وَشُرَكاؤُهُ فِي أَمْرِهِ، وَمُعاوِنُوهُ عَلىٰ طاعَتِكَ، الَّذِينَ جَعَلْتَهُمْ حِصْنَهُ وَسِلاحَهُ وَمَفْزَعَهُ وَأُنْسَهُ، اَلَّذِينَ سَلَوُا عَنِ الْأَهْلِ وَالْأَوْلادِ، وَتَجافَوا الْوَطَنَ، وَعَطَّلُوا الْوَثِيرَ مِنَ الْمِهادِ، قَدْ رَفَضُوا تِجاراتِهِمْ، وَأَضَرُّوا بِمَعايِشِهِمْ، وَفُقِدُوا فِي أَنْدِيَتِهِمْ بِغَيْرِ غَيْبَةٍ عَنْ مِصْرِهِمْ، وَحالَفُوا الْبَعِيدَ مِمَّنْ عاضَدَهُمْ عَلىٰ أَمْرِهِمْ، وَخالَفُوا الْقَرِيبَ مِمَّنْ صَدَّ عَنْ وِجْهَتِهِمْ، وَائْتَلَفُوا بَعْدَ التَّدابُرِ وَالتَّقاطُعِ فِي ذَهْرِهِمْ، وَقَطَعُوا الْأَسْبابَ الْمُتَّصِلَةَ بِعاجِلِ حُطامٍ مِنَ الدُّنْيا.

فَاجْعَلْهُمُ اللّٰهُمَّ فِي حِرْزِكَ وَفِي ظِلِّ كَنَفِكَ، وَرُدَّ عَنْهُمْ بَأْسَ مَنْ قَصَدَ اِلَيْهِمْ بِالْعَداوَةِ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَجْزِلْ لَهُمْ مِنْ دَعْوَتِكَ مِنْ كِفايَتِكَ وَمَعُونَتِكَ لَهُمْ، وَتَأْيِيدِكَ وَنَصْرِكَ اِيّاهُمْ،ما تُعِينُهُمْ بِهِ عَلىٰ طاعَتِكَ، وَأَزْهِقْ بِحَقِّهِمْ باطِلَ مَنْ أَرادَ اِطْفَآءَ نُورِكَ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍوَآلِهِ.وَامْلَأْ بِهِمْ كُلَّ اُفُقٍ مِنَ الْآفاقِ، وَقُطْرٍ مِنَ الْأَقْطارِ قِسْطاً وَعَدْلاً وَرَحْمَةً وَفَضْلاً،وَاشْكُرْ لَهُمْ عَلىٰ حَسَبِ كَرَمِكَ وَجُودِكَ، وَما مَنَنْتَ بِهِ عَلَى الْقائِمِينَ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبادِكَ،وَاذْخَرْ لَهُمْ مِنْ ثَوابِكَ ما تَرْفَعُ

Presented by Ziaraat.Com

لَهُمْ بِهِ الدَّرَجاتِ، اِنَّکَ تَفْعَلُ ما تَشاءُ وَتَحْکُمُ ما تُرِیْدُ، آمِیْنَ رَبَّ الْعالَمِیْنَ.[۱]

سید رضی الدین علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں:

اس روایت میں دعا کا کچھ ایسا حصہ بھی شامل ہے جو پہلے والی روایت میں نہیں ہے پس اگر باسعادت بننا چاہتے ہیں تو اس دعا کو خدا کی بارگاہ میں خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھیں۔[۲]

کفعمیؒ کتاب ''المصباح'' میں یوں فرماتے ہیں: یونس بن عبدالرحمٰن نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے حضرت صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کے لئے یہ دعا ''اَللّٰهم ادفع عن ولیّک و خلیفتک.... '' پڑھنے کا حکم دیا اور اسے ''وهو علینا کبیر'' تک بیان فرمایا اور پھر یہ حصہ نقل کیا:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلی وُلاةِ عَهْدِهِ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ، وَبَلِّغْهُمْ اٰمالَهُمْ، وَزِدْ فِي اٰجالِهِم، وَأَعِزَّنَصْرَهُمْ، وَتَمِّمْ لَهُمْ ما أَسْنَدْتَ اِلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِکَ لَهُمْ، وَثَبِّتْ دَعائِمَهُمْ، وَاجْعَلْنا لَهُمْ أَعْواناً، وَعَلی دِيْنِکَ أَنْصاراً، فَاِنَّهُمْ مَعادِنُ کَلِماتِکَ، وَخُزّانُ عِلْمِکَ، وَأَرْکانُ تَوْحِيْدِکَ، وَدَعائِمُ دِيْنِکَ، وَوُلاةُ أَمْرِکَ، وَخالِصَتُکَ مِنْ عِبادِکَ، وَصَفْوَتُکَ مِنْ خَلْقِکَ، وَأَوْلِياؤُکَ وَسَلالَةُ أَوْلِيائِکَ، وَصَفْوَةُ أَوْلادِ نَبِيِّکَ، وَالسَّلامُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ.[۳]

۱و۲۔ جمال الاسبوع: ۳۱۰ و ۳۱۴

۳۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۱۱۵

Presented by Ziaraat.Com

﴿۵﴾

غیبت کے زمانے میں دعائے معرفت

سید علی بن طاؤوسؒ اپنی گرانقدر کتاب ''جمال الاسبوع'' میں فرماتے ہیں:

یہ حضرت امام صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دوسری دعا ہے اور اس دعا کو ترک نہیں کرنا چاہئے اگر چہ ہم نے جمعہ کے دن عصر کی تعقیبات میں جو کچھ بیان کیا، وہ کسی عذر کی وجہ سے ترک ہو جائے۔ لیکن اسے پڑھنے میں کوتاہی نہ کریں۔ اس میں سرور از ہے کہ خدا نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس سے آشنا فرمایا ہے پس اس پر اعتماد کرو اور اسے انجام دو۔

یہ دعا محمد بن ہمام سے دو طریقوں سے روایت ہوئی ہے اور وہ کہتے ہیں: یہ دعا شیخ ابوعمر و عَمری ؒ نے مجھے املاء کی اور اسے پڑھنے کا حکم دیا اور یہ قائم آل محمد علیہم السلام کے زمانۂ غیبت کی دعا ہے:

أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْكَ، وَلَمْ أَعْرِفْ رَسُوْلَكَ. أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُوْلَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُوْلَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ. أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِيْنِي.

أَللّٰهُمَّ لَاتُمِتْنِي مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً، وَلَاتُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي. أَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِي لِوَلَايَةِ مَنْ فَرَضْتَ طَاعَتَهُ عَلَيَّ مِنْ وُلَاةِ أَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، حَتّٰى وَالَيْتُ وُلَاةَ أَمْرِكَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيّاً وَمُحَمَّداً وَجَعْفَراً وَمُوْسٰى وَعَلِيّاً وَمُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

أَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِي عَلٰى دِيْنِكَ، وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ، وَلَيِّنْ قَلْبِي لِوَلِيِّ أَمْرِكَ، وَعَافِنِي مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهِ خَلْقَكَ، وَثَبِّتْنِي عَلٰى طَاعَةِ وَلِيِّ أَمْرِكَ، الَّذِي سَتَرْتَهُ عَنْ

Presented by Ziaraat.Com

خَلْقِكَ، فَبِاذْنِكَ غابَ عَنْ بَرِيَّتِكَ، وَأَمْرَكَ يَنْتَظِرُ، وَأَنْتَ الْعالِمُ غَيْرُ مُعَلَّمٍ بِالْوَقْتِ الَّذِي فِيهِ صَلاحُ أَمْرِ وَلِيِّكَ، فِي الْإِذْنِ لَهُ بِإِظْهارِ أَمْرِهِ وَكَشْفِ سِرِّهِ. وَصَبَّرْنِي عَلى ذٰلِكَ، حَتّٰى لا أُحِبَّ تَعْجِيلَ ما أَخَّرْتَ، وَلا تَأْخِيرَ ما عَجَّلْتَ، وَلا أَكْشِفَ عَمّا سَتَرْتَ، وَلا أَبْحَثَ عَمّا كَتَمْتَ، وَلا أُنازِعَكَ فِي تَدْبِيرِكَ، وَلا أَقُولَ لِمَ وَكَيْفَ وَما بالُ وَلِيِّ الْأَمْرِ لايَظْهَرُ وَقَدِ امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ، وَأُفَوِّضُ أُمُورِي كُلَّها اِلَيْكَ.

اَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيَنِي وَلِيَّ أَمْرِكَ ظاهِراً نافِذَ الْأَمْرِ، مَعَ عِلْمِي بِأَنَّ لَكَ السُّلْطانَ وَالْقُدْرَةَ، وَالْبُرْهانَ وَالْحُجَّةَ، وَالْمَشِيَّةَ وَالْحَوْلَ وَالْقُوَّةَ، فَافْعَلْ ذٰلِكَ بِي وَبِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، حَتّٰى نَنْظُرَ اِلى وَلِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، ظاهِرَ الْمَقالَةِ، واضِحَ الدَّلالَةِ، هادِياً مِنَ الضَّلالَةِ، شافِياً مِنَ الْجَهالَةِ، وَأَبْرِزْ يا رَبِّ مُشاهَدَتَهُ، وَثَبِّتْ قَواعِدَهُ، وَاجْعَلْنا مِمَّنْ تَقَرُّ عَيْنُهُ بِرُؤْيَتِهِ، وَأَقِمْنا بِخِدْمَتِهِ، وَتَوَفَّنا عَلى مِلَّتِهِ، وَاحْشُرْنا فِي زُمْرَتِهِ.

اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ ما خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ، وَذَرَأْتَ وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ، وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ، بِحِفْظِكَ الَّذِي لايَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ، وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَوَصِيَّ رَسُولِكَ عَلَيْهِمَا السَّلامُ. اَللّٰهُمَّ وَمُدَّ فِي عُمُرِهِ، وَزِدْ فِي أَجَلِهِ، وَأَعِنْهُ عَلى ما وَلَّيْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ، وَزِدْ فِي كَرامَتِكَ لَهُ، فَاِنَّهُ الْهادِي الْمَهْدِيُّ، وَالْقائِمُ الْمُهْتَدِيُ، الطّاهِرُ النَّقِيُّ الزَّكِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ الْمَرْضِيُّ الصّابِرُ الشَّكُورُ الْمُجْتَهِدُ.

اَللّٰهُمَّ وَلا تَسْلُبْنَا الْيَقِينَ لِطُولِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ، وَانْقِطاعِ خَبَرِهِ عَنّا، وَلا تُنْسِنا ذِكْرَهُ وَانْتِظارَهُ، وَالْإِيمانَ بِهِ، وَقُوَّةَ الْيَقِينِ فِي ظُهُورِهِ، وَالدُّعاءَ لَهُ وَالصَّلٰوةَ عَلَيْهِ،

Presented by Ziaraat.Com

حَتّٰى لاٰيُقَنِّطُنا طُوْلُ غَيْبَتِهِ مِنْ (ظُهُوْرِهِ وَ)قِيامِهِ، وَيَكُوْنَ يَقِيْنُنا فِي ذٰلِكَ كَيَقِيْنِنا فِي قِيامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَما جاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَتَنْزِيْلِكَ.

وَقَوِّ قُلُوْبَنا عَلَى الْإِيْمانِ بِهِ، حَتّٰى تَسْلُكَ بِنا عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهاجَ الْهُدىٰ وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمىٰ، وَالطَّرِيْقَةَ الْوُسْطىٰ، وَقَوِّنا عَلىٰ طاعَتِهِ، وَثَبِّتْنا عَلىٰ مُتابَعَتِهِ، وَاجْعَلْنا فِي حِزْبِهِ وَأَعْوانِهِ وَأَنْصارِهِ، وَالرّاضِيْنَ بِفِعْلِهِ، وَلاتَسْلُبْنا ذٰلِكَ فِيْ حَياتِنا، وَلا عِنْدَ وَفاتِنا، حَتّٰى تَتَوَفّانا وَنَحْنُ عَلىٰ ذٰلِكَ لا شاكِيْنَ وَلا ناكِثِيْنَ، وَلا مُرْتابِيْنَ وَلامُكَذِّبِيْنَ. أَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ، وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْ ناصِرِيْهِ، وَاخْذُلْ خاذِلِيْهِ، وَدَمْدِمْ عَلىٰ مَنْ نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ، وَأَظْهِرْ بِهِ الْحَقَّ، وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ، وَاسْتَنْقِذْ بِهِ عِبادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الذُّلِّ، وَانْعَشْ بِهِ الْبِلادَ، وَاقْتُلْ بِهِ جَبابِرَةَ الْكَفَرَةِ، وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّلالَةِ، وَذَلِّلْ (بِهِ) الْجَبّارِيْنَ وَالْكافِرِيْنَ.

وَأَبِرْ بِهِ الْمُنافِقِيْنَ وَالنّاكِثِيْنَ، وَجَمِيْعَ الْمُخالِفِيْنَ وَالْمُلْحِدِيْنَ، فِي مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها، وَبَرِّها وَبَحْرِها، وَسَهْلِها وَجَبَلِها، حَتّٰى لاتَدَعَ مِنْهُمْ دَيّاراً، وَلاتُبْقِيَ لَهُمْ آثاراً، وَطَهِّرْ مِنْهُمْ بِلادَكَ، وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُوْرَ عِبادِكَ. وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحى مِنْ دِيْنِكَ، وَأَصْلِحْ بِهِ ما بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ، وَغُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ، حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهِ وَعَلىٰ يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيْداً صَحِيْحاً لا عِوَجَ فِيْهِ، وَلا بِدْعَةَ مَعَهُ، حَتّٰى تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ نِيْرانَ الْكافِرِيْنَ، فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ، وَارْتَضَيْتَهُ لِنُصْرَةِ دِيْنِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ، وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوْبِ، وَأَطْلَعْتَهُ عَلَى الْغُيُوْبِ، وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ، وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ، وَنَقَّيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ.

أَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آبائِهِ الْأَئِمَّةِ الطّاهِرِيْنَ، وَعَلىٰ شِيْعَتِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَبَلِّغْهُمْ مِنْ آمالِهِمْ أَفْضَلَ ما يَأْمُلُوْنَ، وَاجْعَلْ ذٰلِكَ مِنّا خالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ

Presented by Ziaraat.Com

وَشُبْهَةٍ وَرِياءٍ وَسُمْعَةٍ، حَتّى لاٰنُرِيْدَ بِهِ غَيْرَكَ، وَلاٰنَطْلُبَ بِهِ اِلّا وَجْهَكَ. أَللّٰهُمَّ اِنّا نَشْكُوْ اِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنا، وَغَيْبَةَ وَلِيِّنا، وَشِدَّةَ الزَّمانِ عَلَيْنا، وَوُقُوْعَ الْفِتَنِ بِنا، وَتَظاهُرَ الْأَعْداءِ (عَلَيْنا)، وَكَثْرَةَ عَدُوِّنا، وَقِلَّةَ عَدَدِنا. أَللّٰهُمَّ فَفَرِّجْ ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ، وَنَصْرٍ مِنْكَ تُعِزُّهُ، وَاِمامِ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ، اِلٰهَ الْحَقِّ (آمِيْنَ) رَبَّ الْعالَمِيْنَ.

أَللّٰهُمَّ اِنّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذَنَ لِوَلِيِّكَ فِي اِظْهارِ عَدْلِكَ فِي عِبادِكَ، وَقَتْلِ أَعْدائِكَ فِي بِلادِكَ، حَتّى لا تَدَعَ لِلْجَوْرِ يا رَبِّ دِعامَةً اِلّا قَصَمْتَها، وَلا بَقِيَّةً اِلّا أَفْنَيْتَها، وَلا قُوَّةً اِلّا أَوْهَنْتَها، وَلا رُكْناً اِلّا هَدَمْتَهُ، وَلا حَدّاً اِلّا فَلَلْتَهُ، وَلا سِلاحاً اِلّا أَكْلَلْتَهُ، وَلا رايَةً اِلّا نَكَّسْتَها، وَلا شُجاعاً اِلّا قَتَلْتَهُ، وَلا جَيْشاً اِلّا خَذَلْتَهُ. وَارْمِهِمْ يا رَبِّ بِحَجَرِكَ الدّامِغِ، وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقاطِعِ، وَبَأْسِكَ الَّذِي لاتَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، وَعَذِّبْ أَعْدائَكَ، وَأَعْداءَ دِيْنِكَ وَأَعْداءَ رَسُوْلِكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، بِيَدِ وَلِيِّكَ، وَأَيْدِي عِبادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

أَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَحُجَّتَكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ، وَكَيْدَ مَنْ كادَهُ، وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِهِ، وَاجْعَلْ دائِرَةَ السَّوْءِ عَلى مَنْ أَرادَ بِهِ سُوءاً وَاقْطَعْ عَنْهُمْ مادَّتَهُمْ، وَأَرْعِبْ لَهُ قُلُوْبَهُمْ، وَزَلْزِلْ (لَهُ) أَقْدامَهُمْ، وَخُذْهُمْ جَهْرَةً وَبَغْتَةً، وَشَدِّدْ عَلَيْهِمْ عَذابَكَ، وَأَخْزِهِمْ فِي عِبادِكَ، وَالْعَنْهُمْ فِي بِلادِكَ، وَأَسْكِنْهُمْ أَسْفَلَ نارِكَ، وَأَحِطْ بِهِمْ أَشَدَّ عَذابِكَ، وَأَصْلِهِمْ ناراً، وَاحْشُ قُبُوْرَ مَوْتاهُمْ ناراً، وَأَصْلِهِمْ حَرَّ نارِكَ، فَاِنَّهُمْ أَضاعُوا الصَّلوٰةَ، وَاتَّبَعُوا الشَّهَواتِ، وَأَضَلُّوا عِبادَكَ.

أَللّٰهُمَّ وَأَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ، وَأَرِنا نُوْرَهُ سَرْمَداً، لا ظُلْمَةَ فِيْهِ، وَأَحْيِ (بِهِ) الْقُلُوْبَ الْمَيِّتَةَ، وَاشْفِ بِهِ الصُّدُوْرَ الْوَغِرَةَ، وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْواءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِّ، وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُوْدَ الْمُعَطَّلَةَ، وَالْأَحْكامَ الْمُهْمَلَةَ، حَتّى لايَبْقى حَقٌّ اِلّا ظَهَرَ، وَلا

Presented by Ziaraat.Com

عَدْلٌ اِلّا زَهَرَ، وَاجْعَلْنا يا رَبِّ مِنْ أَعْوانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطانِهِ وَالْمُؤْتَمِرِيْنَ لِأَمْرِهِ، وَالرّاضِيْنَ بِفِعْلِهِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ لِأَحْكامِهِ، وَمِمَّنْ لا حاجَةَ بِهِ اِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ خَلْقِكَ، أَنْتَ يا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ الضُّرَّ، وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذا دَعاكَ، وَتُنْجِي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ، فَاكْشِفِ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ، وَاجْعَلْهُ خَلِيْفَتَكَ فِي أَرْضِكَ ما ضَمِنْتَ لَهُ.

أَللّٰهُمَّ وَلاتَجْعَلْنِي مِنْ خُصَماءِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، وَلاتَجْعَلْنِي مِنْ أَعْداءِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، وَلاتَجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْحَنَقِ وَالْغَيْظِ عَلى آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، فَاِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعِذْنِي، وَأَسْتَجِيْرُ بِكَ فَأَجِرْنِي. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْنِي بِهِمْ فائِزاً عِنْدَ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ، آمِيْنَ رَبَّ الْعالَمِيْنَ. [1]

صاحب کتاب ''مکیال المکارم'' لکھتے ہیں: سید علی بن طاؤوسؒ نے ''جمال الاسبوع'' میں مذکورہ دعا ذکر کرتے وقت اسے جمعہ کے دن عصر کی تعقیبات میں پڑھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگر مذکورہ اعمال کو انجام دینے سے معذور ہوں تو آپ کے لئے شائستہ ہے کہ اس دعا کو ہرگز ترک نہ کریں کیونکہ پروردگار نے ہم پر جو فضل کیا ہے اس سے ہم نے اسے پہچانا ہے، پس اس پر اعتماد کرو۔ اور پھر مذکورہ سند کے ساتھ دعا ذکر فرمائی اور یہ عبارت دلالت کرتی ہے کہ اس دعا کے بارے میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے حکم صادر ہوا ہے، البتہ ایسے مطالب نقل کرنا سید بزرگوار کے بلند مرتبہ سے بعید نہیں ہے۔ امید ہے کہ خدا ہمیں اپنی برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ [2]

۱۔ جمال الاسبوع: ۳۱۵، مصباح المتہجد: ۴۱۱، مصباح الزائر: ۴۲۵ تھوڑے سے فرق کے ساتھ

۲۔ مکیال المکارم: ۸۴/۲

Presented by Ziaraat.Com

﴿۶﴾

غیبت کے زمانے میں دوسری دعا

سید علی بن طاؤس ''مہج الدعوات'' میں فرماتے ہیں:

اپنی سند کے ساتھ محمد بن احمد بغدادی سے روایت کرتا ہوں کہ انہوں نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے متعلق ائمہ معصومین علیہم السلام سے حدیث نقل کرنے کے ضمن میں بیان کیا: میں نے عرض کیا: آپ کے شیعہ اس زمانہ میں کیا کریں؟

حضرتؑ نے فرمایا: دعا کرو اور فرج کا انتظار کیونکہ تمہارے لئے جلد ہی کچھ علامتیں ظاہر ہوں گی اور جب وہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو خدا کا شکر بجالاؤ اور جو چیزیں ظاہر ہوئیں ہیں انھیں لے لو۔

ہم نے عرض کیا: کون سی دعا پڑھیں؟

حضرت نے فرمایا: اس طرح کہو:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَرَّفْتَنِي نَفْسَكَ، وَعَرِّفْنِي رَسُوْلَكَ، وَعَرِّفْنِي مَلاٰئِكَتَكَ وَعَرِّفْنِي نَبِيَّكَ، وَعَرِّفْنِي وُلاٰةَ أَمْرِكَ. أَللّٰهُمَّ لاٰ آخِذَ اِلاّٰ ما أَعْطَيْتَ، وَلاٰ واقِيَ اِلاّٰ ما وَقَيْتَ. اَللّٰهُمَّ لاٰتُغَيِّبْنِي عَنْ مَنازِلِ أَوْلِيائِكَ، وَلاٰتَنْزِعْ قَلْبِي بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِي. اَللّٰهُمَّ اِهْدِنِي لِوِلاٰيَةِ مَنِ افْتَرَضْتَ طاعَتَهُ.[1]

۱۔ مہج الدعوات: ۳۹۵

Presented by Ziaraat.Com

﴿۷﴾

غیبت کے زمانے میں ایک اور دعا

شیخ کلینیؒ جناب زرارہ سے اور وہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جس کا مضمون یوں ہے:

اس کے لئے غیبت کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

ہم نے عرض کیا: ایسا کیوں ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: خوف کی بنا پر (پھر اپنے دست مبارک سے شکم کی طرف اشارہ فرمایا یعنی قتل ہونے کے خوف سے) وہ امام منتظر ہیں کہ جن کا انتظار کیا جائے، وہ ہیں جن کی ولادت کے متعلق لوگ شک وشبہ پیدا کریں گے اور بعض کہیں گے کہ ان کی ابھی تک ولادت نہیں ہوئی ہے اور بعض کہیں گے کہ ان کے والد دنیا سے رخصت ہو گئے اور ان کا کوئی جانشین نہیں رہا اور بعض کہیں گے کہ وہ اپنے والد کی وفات سے دو سال پہلے دنیا میں آئے۔

زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اگر اس زمانہ میں رہا تو کون سی دعا پڑھوں؟

حضرت نے فرمایا:

اس دعا کے ذریعہ خدا کو پکارو۔

أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْكَ أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَبِيَّكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَبِيَّكَ لَمْ أَعْرِفْهُ (قَطُّ). أَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي. [1]

۱۔ جمال الاسبوع: ۳۱۴

Presented by Ziaraat.Com

﴿۸﴾

غیبت کے زمانے میں دعائے غریق

سید رضی الدین علی بن طاووسؒ "مہج الدعوات" میں عبد اللہ بن سنان سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جلد ہی ایک شبہ دامن گیر ہوگا، اس وقت نہ تو کوئی پرچم ہوگا جو تمہیں راستے کی نشاندہی کرے اور نہ ہی کوئی امام ہوگا جو تمہاری ہدایت کرے، اس زمانے میں کوئی نجات نہ پائے گا مگر یہ کہ دعائے غریق پڑھے۔

میں نے عرض کیا: دعائے غریق کون سی دعا ہے؟

فرمایا: کہو:

"یا اَللّٰهُ یا رَحْمانُ یا رَحِیْمُ، یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰی دِیْنِکَ"

میں نے عرض کیا:

"یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصارِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰی دِیْنِکَ"

فرمایا: خداوند عالم "مقلّب القلوب والأبصار" ہے لیکن جس طرح ہم کہتے ہیں ویسے کہو:

"یا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰی دِیْنِکَ"

سید بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں: شاید "اَبصار" کے بارے میں آنحضرتؐ کے فرمان سے یہ مراد ہو کہ قیامت کے دن خوف و ہراس اور اس کی شدت کی وجہ سے آنکھیں اور قلوب دگرگوں ہو جائیں گے لیکن غیبت کے زمانے میں صرف دل دگرگوں ہوں گے نہ کہ آنکھیں۔[1]

۱۔ مہج الدعوات: ۳۹۶

Presented by Ziaraat.Com

﴿۹﴾

غیبت کے زمانے سے مناسب دعا

سید علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں: میں نے عالم خواب میں کسی کو دیکھا کہ جس نے ہمیں ایک دعا تعلیم فرمائی جسے غیبت کے زمانے میں پڑھنا مناسب ہے اور اس دعا کے الفاظ یوں تھے:

يا مَنْ فَضَّلَ آلَ إبْراهِيمَ وَآلَ إسْرائِيلَ عَلَى الْعالَمِينَ بِاخْتِيارِهِ، وَأَظْهَرَ فِي مَلَكُوتِ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ عِزَّةَ اقْتِدارِهِ، وَأَوْدَعَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ غَرائِبَ أَسْرارِهِ، (صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ)، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَعْوانِ حُجَّتِكَ عَلَى عِبادِكَ وَأَنْصارِهِ.[1]

﴿۱۰﴾

آخری زمانے کے فتنوں سے نجات کی دعا

کتاب ''سلاح المؤمنین'' میں اس دعا کو آخری زمانے کے فتنوں سے نجات کے لئے نقل کیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ،

(يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ. اسے سات مرتبہ پڑھیں)

۱۔ مہج الدعوات: ۳۹۶، بحار الانوار: ۹۵/۳۳۶، النجم الثاقب: ۴۸۲/۲

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ عُمَّ أَعْداءَ آلِ نَبِيِّكَ وَظالِميهِمْ وَأَعْداءَ شِيعَتِهِمْ، وَأَعْداءَ مَوالِيهِمْ بِالشَّرِّ عَمّاً، وَطُمَّهُمْ بِالشَّرِّ طَمّاً، وَاطْرُقْهُمْ بِلَيْلَةٍ لا أُخْتَ لَها، وَساعَةٍ لا مَنْجى مِنْها، وَانْتَقِمْ مِنْهُمُ انْتِقاماً عاجِلاً، وَأَحْرِقْ قُلُوبَهُمْ بِنارِ غَضَبِكَ. أَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ، وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ، وَقَلِّبْ تَدْبِيرَهُمْ، وَنَكِّسْ أَعْلامَهُمْ، وَخَرِّبْ بُنْيانَهُمْ، وَقَرِّبْ آجالَهُمْ، وَأَلْقِ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، وَاجْعَلْنا مِنْ بَيْنِهِمْ سالِمِينَ، وَخُذْهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ. أَللّٰهُمَّ أَلْقِ الْأَوْجاعَ وَالْأَسْقامَ فِي أَبْدانِهِمْ، وَضَيِّقْ مَسالِكَهُمْ، وَاسْلُبْهُمْ مَمالِكَهُمْ، وَحَيِّرْهُمْ فِي سُبُلِهِمْ، وَاقْطَعْ عَنْهُمُ الْمَدَدَ، وَانْقُصْ مِنْهُمُ الْعَدَدَ.

أَللّٰهُمَّ وَاحْفِظْ مَوالِيَ آلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلامُ مِنْ شُرُورِهِمْ، وَسَلِّمْهُمْ مِنْ مَكْرِهِمْ، وَخُدَعِهِمْ وَضُرِّهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلَيْهِمْ بِنَصْرِكَ، وَاجْمَعْ كَلِمَتَهُمْ، وَأَلِّفْ جَمْعَهُمْ، وَدَبِّرْ أَمْرَهُمْ، وَعَرِّفْهُمْ ما يَجْهَلُونَ، وَعَلِّمْهُمْ ما لا يَعْلَمُونَ، وَبَصِّرْهُمْ ما لا يُبْصِرُونَ، وَأَعْلِ كَلِمَتَهُمْ، وَاجْعَلْها الْعُلْيا، وَاجْعَلْ كَلِمَةَ الْأَعْداءِ السُّفْلى.[1]

﴿۱۱﴾

دنیا سے ظلم وستم کے خاتمہ کے لئے امام محمد تقی علیہ السلام کی دعا

سید علی بن طاووسؒ نے یہ دعا کتاب ''مُہج الدعوات'' میں ہمارے مولا امام محمد تقی علیہ السلام سے نقل فرمائی ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ ظُلْمَ عِبادِكَ قَدْ تَمَكَّنَ فِي بِلادِكَ حَتّٰى أَماتَ الْعَدْلَ، وَقَطَعَ السُّبُلَ، وَمَحَقَ الْحَقَّ، وَأَبْطَلَ الصِّدْقَ، وَأَخْفَى الْبِرَّ، وَأَظْهَرَ الشَّرَّ، وَأَخْمَدَ التَّقْوىٰ، وَأَزالَ

۱۔ سلاح المؤمنین: ۵۹

Presented by Ziaraat.Com

الْهُدىٰ،وَأَزَاحَ الْخَيْرَ، وَأَثْبَتَ الضَّيْرَ، وَأَنْمَى الْفَسَادَ، وَقَوَّى الْعِنَادَ، وَبَسَطَ الْجَوْرَ، وَعَلَى الطَّوْرَ. أَللّٰهُمَّ يا رَبِّ لايَكْشِفُ ذٰلِكَ اِلاّٰ سُلْطانُكَ، وَلاٰ يُجِيرُ مِنْهُ اِلاَّ امْتِنانُكَ.

أَللّٰهُمَّ رَبَّ فَابِرِ الظُّلَمِ، وَبُتَّ حِبالَ الْغَشْمِ، وَأَخْمِدْ سُوقَ الْمُنْكَرِ، وَأَعِزَّ مَنْ عَنْهُ يَنْزَجِرُ، وَاحْصُدْ شاقَةَ أَهْلِ الْجَوْرِ، وَأَلْبِسْهُمُ الْحَوْرَ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ اِلَيْهِمُ الْبَيٰاتَ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمُ الْمَثُلاٰتِ، وَأَمِتْ حَيٰاةَ الْمُنْكَرِ لِيُؤْمَنَ الْمَخُوفُ، وَيَسْكُنَ الْمَلْهُوفُ،وَيَشْبَعَ الْجائِعُ، وَيَحْفَظَ الضّآئِعُ، وَيَأْوِى الطَّرِيدُ، وَيَعُودَ الشَّرِيدُ، وَيُغْنَى الْفَقِيرُ، وَيُجارُ الْمُسْتَجِيرُ، وَيُوَقَّرَ الْكَبِيرُ، وَيُرْحَمَ الصَّغِيرُ، وَيُعَزَّ الْمَظْلُومُ، وَيُذَلَّ الظّالِمُ، وَيُفَرَّجَ الْمَغْمُومُ، وَتَنْفَرِجَ الْغَمّآءُ، وَتَسْكُنَ الدَّهْماءُ، وَيَمُوتَ الْاِخْتِلاٰفُ، وَيَعْلُوَ الْحِلْمُ، وَيَشْمَلَ السِّلْمُ، وَيُجْمَعَ الشَّتاتُ، وَيَقْوَى الْاِيمانُ، وَيُتْلَى الْقُرْآنُ، اِنَّكَ أَنْتَ الدَّيّانُ الْمُنْعِمُ الْمَنّانُ.[1]

﴿۱۲﴾

دجّال کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا

معاذ بن جبل سے روایت ہوئی ہے کہ انہوں نے کہا: ایک دن رسول اکرمؐ نے مجھے عبداللہ بن سلام کی طرف بھیجا جب کہ آپ کے پاس کچھ اصحاب بھی تشریف فرما تھے۔عبداللہ بن سلام پیغمبر اکرمؐ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا:

اے عبداللہ! مجھے ان دس کلمات کے بارے میں بتاؤ کہ جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو خدا نے انہیں وہ دس کلمے تعلیم فرمائے، کیا وہ کلمات توریت میں موجود ہیں؟

۱۔ مجمع الدعوات:۳۱۵

Presented by Ziaraat.Com

عبداللہ نے کہا: اے رسول خدا! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا آپ پر ان دس کلمات کے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟ ہمیں ان کلمات کو پڑھنے کے ثواب کے بارے میں تو ریت میں ذکر ملا ہے لیکن وہ کلمات نہیں ملے اور وہ دس دعائیں تھیں کہ ان سب میں خدا کے اسم اعظم تھے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: کیا خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ کلمات تعلیم فرمائے؟

عنداللہ نے فرمایا: خدا نے یہ کلمات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوا کسی کو تعلیم نہیں فرمائے۔

رسول خداؐ نے فرمایا: تو ریت میں اس کا ثواب کس طرح بیان ہوا ہے؟

عبداللہ نے کہا: اے رسول خداؐ! کون اس کا ثواب بیان کرسکتا ہے لیکن میں نے تو ریت میں لکھا ہوا دیکھا:

کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ پروردگار نے اس پر احسان کیا ہو اور اس کے دل میں ان کلمات کو قرار دیا ہو مگر یہ کہ اس کی آنکھوں کو نور اور قلب کو یقین بخشا ہو، اس کے سینہ کو ایمان قبول کرنے کے لئے کشادہ کیا ہو اور اس کے لئے ایسا نور قرار دیا ہے کہ جہاں وہ بیٹھے وہاں سے عرش تک نور افشانی کرے اور اس کے باعث روزانہ دو مرتبہ فرشتوں پر مباہات کرے۔ اس کی زبان پر حکمت کو جاری کرے، اسے اپنی کتاب کو حفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہو اگر چہ وہ اس امر کا حریص نہ ہو اور اسے دین میں فقیہ اور دانشور قرار دے اور بندوں کے دلوں میں اس کی محبت کو جاری کرے، اسے عذاب قبر اور دجال کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور قیامت کے دن بڑے ہولناک خوف سے امان میں رکھے۔

اسے شہداء کے ساتھ محشور فرمائے، خداوند اسے عزت و احترام دے اور اپنی کرامت و عظمت سے جو کچھ انبیاء کو عطا کیا وہ اسے بھی عطا فرمائے گا، جس دن سب لوگ خوفزدہ ہوں گے، اسے کوئی خوف نہیں ہوگا، جس دن سب لوگ محزون و غمگین ہوں گے، یہ غمگین نہیں ہوگا، خدا کے پاس اس کا نام صدّیق لکھا ہوا ہے اور وہ قیامت کے دن مطمئن قلب کے ساتھ محشور ہوگا اور یہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

اس دعا کی برکت سے انسان خدا سے جو کچھ بھی مانگے گا خدا اسے عطا فرمائے گا اور اگر خدا کو قسم دے تو خدا اس کی قسم کو نیک شمار کرے گا اور پرشکوہ مقام میں مہربان پروردگار کے مجاورت میں عظیم درجہ پر فائز کرے گا اور اسے ابتدائے خلقت سے شہید ہونے والے ہر شہید کا ثواب ملے گا۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: اے ابن سلام! پرشکوہ مقام سے کیا مراد ہے؟

ابن سلام نے کہا: اس سے جاویدانی بہشت مراد ہے اور وہ پروردگار کے عرش کی جگہ ہے جہاں وہ خدا کے جوار میں ہیں۔

ابن سلام نے کہا: اے رسول خداؐ! مجھ پر احسان فرمائیں اور وہ دعا مجھے تعلیم دیں جس طرح خدا نے آپ پر احسان فرمایا۔

رسول خداؐ نے فرمایا: خدا کے لئے سجدہ کرو۔

معاذ بن جبل کہتے ہیں: وہاں موجود سب لوگ سجدہ میں گر گئے اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا وہ دعا یہ ہے:

يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ، أَنْتَ الْمَرْهُوْبُ مِنْكَ جَمِيْعُ (خَلْقِكَ)، يا نُوْرَ النُّوْرِ، أَنْتَ الَّذِيْ احْتَجَبْتَ دُوْنَ خَلْقِكَ فَلَاتُدْرِكُ نُوْرَكَ نُوْرٌ، يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ، أَنْتَ الرَّفِيْعُ الَّذِي ارْتَفَعَتْ فَوْقَ عَرْشِكَ مِنْ فَوْقِ سَمٰائِكَ، فَلَايَصِفُ عَظَمَتَكَ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ، يا نُوْرَ النُّوْرِ قَدِ اسْتَنَارَبِنُوْرِكَ أَهْلُ سَمٰائِكَ، وَاسْتَضٰاءَ بِضَوْئِكَ أَهْلُ أَرْضِكَ.

يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ ،أَنْتَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، تَعالَيْتَ عَنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ شَرِيْكٌ،وَتَعَظَّمْتَ عَنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ وَلَدٌ، وَتَكَرَّمْتَ عَنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ شَبِيْهٌ، وَتَجَبَّرْتَ عَنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ ضِدٌّ، فَأَنْتَ اللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ بِكُلِّ لِسانٍ، وَأَنْتَ الْمَعْبُوْدُ فِي كُلِّ مَكانٍ، وَأَنْتَ الْمَذْكُوْرُ فِي كُلِّ أَوانٍ وَزَمانٍ، يا نُوْرَ النُّوْرِ، كُلُّ نُوْرٍ خامِدٌ

Presented by Ziaraat.Com

لِنُوْرِکَ، یا مَلِیْکَ کُلِّ مَلِیْکٍ،یَفْنٰی غَیْرُکَ یا دائِمُ، کُلُّ حَیٍّ یَمُوْتُ غَیْرُکَ.

یا اَللّٰهُ یا اَللّٰهُ یا اَللّٰهُ الرَّحْمانُ الرَّحِیْمُ، اِرْحَمْنِي رَحْمَةً تُطْفِيُّ بِها غَضَبَکَ، وَتَکُفُّ بِها عَذابَکَ، وَتَرْزُقُنِي بِها سَعادَةً مِنْ عِنْدِکَ، وَتَحُلُّنِي بِها دارَکَ الَّتِي تَسْکُنُها خِیَرَتُکَ مِنْ خَلْقِکَ، یا أَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ.

یا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِیْلَ، وَسَتَرَ الْقَبِیْحَ، یا مَنْ لَمْ یُؤاخِذْ بِالْجَرِیْرَةِ، وَلَمْ یَهْتِکِ السِّتْرَ، یاعَظِیْمَ الْعَفْوِ، یا حَسَنَ التَّجاوُزِ، یا واسِعَ الْمَغْفِرَةِ، یا باسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَةِ یا صاحِبَ کُلِّ نَجْویٰ، وَیا مُنْتَهیٰ کُلِّ شَکْویٰ، یا کَرِیْمَ الصَّفْحِ، یا عَظِیْمَ الْمَنِّ، یا مُبْتَدِئاً بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقاقِها، یا رَبّاهُ یا رَبّاهُ، وَیا سَیِّداهُ وَیا أَمَلاهُ، وَیا غایَةَ رَغْبَتاهُ، أَسْأَلُکَ یا اَللّٰهُ یا اَللّٰهُ یا اَللّٰهُ أَنْ لاتُشَوِّهَ خَلْقِي فِي النّارِ.

ابن سلام نے کہا: اے رسول خداؐ! یہ کلمات پڑھنے والے کو کیا ثواب دیا جائے گا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا:

ھیھات، ھیھات، قلم اس دعا کے ثواب کو لکھنے سے قاصر ہے اور اگر سات آسمان و زمین کے فرشتے جمع ہو جائیں اور قیامت تک اس دعا کی توصیف کریں تو اس کے ہزار جز سے ایک جز کی بھی توصیف نہیں کر سکیں گے۔

پھر پیغمبر اکرمؐ نے ان کلمات کا ثواب اور فضائل بیان فرمائے جنہیں یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا اور مطلب کے طولانی ہونے کے خوف سے ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔[1]

۱۔ بحار الانوار: ۹۵/۳۵۵

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۳﴾

دعائے فرج (الهي عظُم البلاء)

شیخ کفعمیؒ ''بلدالامین'' میں حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے یہ دعا نقل کرتے ہیں کہ جسے آنحضرت نے زندان میں قید شخص کو تعلیم فرمائی اور اسے پڑھنے کے بعد وہ رہا ہوگیا۔

اِلٰهي عَظُمَ الْبَلاءُ، وَبَرِحَ الْخَفاءُ، وَانْكَشَفَ الْغِطاءُ، وَانْقَطَعَ الرَّجاءُ، وَضاقَتِ الْأَرْضُ، وَمُنِعَتِ السَّماءُ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعانُ، وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكى، وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، أُولِي الْأَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنا طاعَتَهُمْ، وَعَرَّفْتَنا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ، فَفَرِّجْ عَنّا بِحَقِّهِمْ فَرَجاً عاجِلاً قَرِيْباً كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ، يا مُحَمَّدُ يا عَلِيُّ، يا عَلِيُّ يا مُحَمَّدُ، اكْفِيانِي فَإِنَّكُما كافِيانِ، وَانْصُرانِي فَإِنَّكُما ناصِرانِ.

يا مَوْلاٰنا يا صاحِبَ الزَّمانِ، اَلْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ، أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي، اَلسّاعَةَ اَلسّاعَةَ اَلسّاعَةَ، اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرِيْنَ. [1]

۱۔ البلدالامین: ۲۰۷، مزار شہید: ۲۳۱، المصباح ۲۳۵، منہاج العارفین: ۴۸۳

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۴﴾

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حرم میں

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

آنحضرتؑ کے پاؤں کی طرف کھڑے ہوں اور پڑھیں۔

اِلٰهِي عَظُمَ الْبَلاءُ، وَبَرِحَ الْخَفاءُ، وَانْكَشَفَ الْغِطاءُ، وَضاقَتِ الْأَرْضُ، وَمُنِعَتِ السَّماءُ، وَأَنْتَ يارَبِّ الْمُسْتَعانُ، وَاِلَيْكَ يارَبِّ الْمُشْتَكىٰ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، اَلَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنا طاعَتَهُمْ، وَعَرَّفْتَنا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ، فَفَرِّجْ عَنّا كَرْبَنا فَرِيْباً كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَأَقْرَبُ، يا ابصر الناظرين، وَيا أَسْمَعَ السّامِعِيْنَ، وَيا أَسْرَعَ الْحاسِبِيْنَ، يا مُحَمَّدُ يا عَلِيُّ، يا عَلِيُّ يا مُحَمَّدُ، يا مُصْطَفىٰ يا مُرْتَضىٰ، يا مُرْتَضىٰ يا مُصْطَفىٰ، اُنْصُرانِيْ فَاِنَّكُما ناصِرايَ، وَاكْفِيانِي فَاِنَّكُما كافِيايَ، يا صاحِبَ الزَّمانِ، اَلْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ، أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي.

کلمہ "أَدْرِكْنِي" کو ایک سانس میں جتنی مرتبہ تکرار کر سکتے ہوں تکرار کریں اور اس کے بعد اپنی حاجت طلب کریں اور خدا نے چاہا تو پوری ہوگی۔[1]

۱۔ مصباح المتہجد: ۲۳۸

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۵﴾

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے سجدۂ شکر میں دعا

شیخ طوسیؒ ''مصباح المتہجد'' میں فرماتے ہیں:

سجدۂ شکر بجالائیں اور اس کے بعد وہ دعا پڑھیں جو حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے عبداللہ بن جندب کو لکھی۔ سجدہ میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ اِنّي اُشْهِدُكَ، وَاُشْهِدُ مَلائِكَتَكَ وَأَنْبِيآئَكَ وَرُسُلَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ رَبّي، وَالْاِسْلامُ دِيْنِي، وَمُحَمَّدٌ نَبِيّي، وَعَلِيٌّ وَلِيّي، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْخَلَفُ الصّالِحُ صَلَواتُكَ عَلَيْهِمْ أَئِمَّتِي، بِهِمْ أَتَوَلّٰى، وَمِنْ عَدُوِّهِمْ أَتَبَرَّءُ. أَللّٰهُمَّ اِنّي اُنْشِدُكَ دَمَ الْمَظْلُوْمِ.

پھر تین مرتبہ کہیں: أَللّٰهُمَّ اِنّي اُنْشِدُكَ بِوَأْيِكَ عَلٰى نَفْسِكَ لِأَوْلِيائِكَ لَيُظْهِرَنَّهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ.

اور پھر تین مرتبہ کہیں: أَللّٰهُمَّ اِنّي اُنْشِدُكَ بِاِيْوائِكَ عَلٰى نَفْسِكَ لِأَعْدائِكَ، لَتُهْلِكَنَّهُمْ وَلَتُخْزِيَنَّهُمْ بِأَيْدِيْهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ.

اور پھر تین مرتبہ کہیں: أَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُكَ الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ۔ [1]

۱۔ مصباح الزائر: ۳۸۶

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۶﴾

چھینک آنے کے وقت کی دعا

کتاب ''جنات الخلود'' میں ذکر ہوا ہے: چھینک آنے کے وقت مستحب ہے کہ اشارہ والی انگلی کو ناک کے سرے پر رکھ کر وہ دعا پڑھیں کہ جسے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے قرائت فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِیْنَ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَبْداً ذاکِراً لِلّٰهِ، غَیْرَ مُسْتَنْکِفٍ وَلا مُسْتَکْبِرٍ۔[۱]

﴿۱۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص وقت میں دعائے سفر

سید بن طاؤس کتاب ''الامان'' میں لکھتے ہیں :

ہم نے اپنی کتاب ''**الاسرار المودعة في ساعات الليل و النهار**'' میں کہا کہ دن کا ہر حصہ ائمہ طاہرین علیہم السلام میں سے کسی نہ کسی سے مخصوص ہے اور ہر ساعت کے لئے دو طرح کی دعائیں ہیں۔ ایک کو اپنے جد ابو جعفر طوسیؒ کی تحریر سے نقل کیا ہے اور دوسری کو ابن مقلہ سے منسوب تحریر سے نقل کیا ہے۔

روایات سے استفادہ کیا جاتا ہے کہ ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے دن کا ایک خاص حصہ مخصوص ہے اور وہ اس وقت اپنے شیعوں پر لطف و کرم اور ان کی حمایت کرتے ہیں۔

۱۔ جنات الخلود: ۴۱

Presented by Ziaraat.Com

پہلا حصہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
دوسرا حصہ حضرت امام حسن علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
تیسرا حصہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
چوتھا حصہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
پانچواں حصہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
چھٹا حصہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
ساتواں حصہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
آٹھواں حصہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
نواں حصہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
دسواں حصہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
گیارہواں حصہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مخصوص ہے۔
بارہواں حصہ ہمارے بارہویں امام حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص ہے۔

مذکورہ بارہ اوقات میں انسان اسی وقت سے مخصوص دعا پڑھے اور اس میں گرمیوں کے دن بڑے اور سردیوں کے دن چھوٹے ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دن جتنا بھی ہو، وہ بارہ حصوں میں تقسیم ہوتا ہے اور اس کی مخصوص دعائیں بھی بارہ ہیں۔

لہذا جب بھی سفر کرنا چاہیں اور وہ سفر کسی امام (کیونکہ خدا نے ائمہ اطہار علیہم السلام کو انسانوں کی حفاظت اور نجات کا وسیلہ قرار دیا ہے) سے مخصوص وقت میں ہو تو یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلانا فُلاناً صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنِّي اُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَاِنِّي أَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ بِاِقْبالِكَ عَلَيْهِ، فِي أَنْ يَكُوْنَ خَفارَتِي وَحِمايَتِي وَسَلامَتِي وَكَمالُ سَعادَتِي ضِمانَها بِكَ عَلَيْهِ، حَيْثُ قَدْ تَوَجَّهْتُ فِي السّاعَةِ الَّتِي جَعَلْتَهُ كَالْخَفِيْرِ فِيْها وَحَدِيْثُها فِي

Presented by Ziaraat.Com

ذٰلِکَ اِلَیْہِ۔

میرے خیال میں دوران سفر جب بھی قیام کریں تو جووقت بھی ہو اسی سے مخصوص دعا پڑھیں اور اسی طرح قیام کرنے کے بعد دوبارہ روانہ ہوں تو جس امامؑ سے مخصوص وقت ہو، اس کو سلام کریں تا کہ آپ کی روح کو ان سے زیادہ انس ہو جائے اور انہیں اپنا ضامن قرار دیں۔ اگر خدا یہ کام نہ چاہتا تو ہمیں ان دعاؤں کی راہنمائی نہ کرتا۔ البتہ اس عمل سے سفر کے دوران آپ کے سب کام عبادت شمار ہوں گے اور یہ آپ کے لئے ذخیرۂ آخرت ہو گا۔[1]

﴿۱۸﴾

دن کے بارہویں حصہ میں

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے دعا

دن کے بارہویں حصہ (یعنی سورج کے زردی مائل ہونے سے غروب تک) میں یہ دعا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے مخصوص ہے:

یا مَنْ تَوَحَّدَ بِنَفْسِہٖ عَنْ خَلْقِہٖ، یا مَنْ غَنِیَ عَنْ خَلْقِہٖ بِصُنْعِہٖ، یا مَنْ عَرَّفَ نَفْسَہٗ خَلْقَہٗ بِلُطْفِہٖ، یا مَنْ سَلَکَ بِأَھْلِ طَاعَتِہٖ مَرْضَاتَہٗ، یا مَنْ أَعَانَ أَھْلَ مَحَبَّتِہٖ عَلٰی شُکْرِہٖ، یا مَنْ مَنَّ عَلَیْھِمْ بِدِیْنِہٖ، وَلَطُفَ لَھُمْ بِتَأْیِیْلِہٖ۔

أَسْأَلُکَ بِحَقِّ وَلِیِّکَ الْخَلَفِ الصَّالِحِ، بَقِیَّتِکَ فِي أَرْضِکَ، اَلْمُنْتَقِمِ لَکَ

۱۔ الامان من اخطار الأسفار والازمان: ۱۰۱

Presented by Ziaraat.Com

مِنْ أَعْدائِکَ،وَأَعْداۤءِ رَسُوْلِکَ، بَقِيَّةِ آبائِهِ الصّالِحِيْنَ، مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، وَأَتَضَرَّعُ اِلَيْکَ بِهِ، وَأُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ حَوآئِجِي وَرَغْبَتِي اِلَيْکَ.

أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَفْعَلَ بِي کَذٰا وَکَذٰا، وَأَنْ تُبٰارِکَنِي بِهِ،وَتُنْجِيَنِي مِمّٰا أَخٰافُهُ وَأَحْذَرُهُ، وَأُلْبِسُنِي بِهِ عٰافِيَتَکَ وَعَفْوَکَ فِي الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ، وَکُنْ لَهُ وَلِيّاً وَحٰافِظاً، وَنٰاصِراً وَقٰائِداً، وَکٰالِئاً وَسٰاتِراً، حَتّٰى تُسْکِنَهُ أَرْضَکَ طَوْعاً، وَتُمَتِّعَهُ فِيْهٰا طَوِيْلاً، يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ، وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، فَسَيَکْفِيْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، اَلَّذِيْنَ أَمَرْتَ بِطٰاعَتِهِمْ، وَأُوْلِي الْأَرْحٰامِ الَّذِيْنَ أَمَرْتَ بِصِلَتِهِمْ، وَذَوِي الْقُرْبَى الَّذِيْنَ أَمَرْتَ بِمَوَدَّتِهِمْ، وَالْمَوالِيَ الَّذِيْنَ أَمَرْتَ بِعِرْفٰانِ حَقِّهِمْ، وَأَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ أَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْراً.

أَسْأَلُکَ بِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَغْفِرَ ذُنُوْبِي کُلَّهٰا يٰا غَفّٰارُ، وَتَتُوْبَ عَلَيَّ يٰا تَوّٰابُ، وَتَرْحَمَنِي يٰا رَحِيْمُ، يٰا مَنْ لاٰيَتَعٰاظَمُهُ ذَنْبٌ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]

۱۔ البلد الامین:۲۱۱، المصباح:۱۹۳، منہاج العارفین:۱۲۷۔ اسی طرح دیوا ور کتابوں (مصباح المتہجد:۵۱۷ اور بحار الانوار:۸۶/۲۵۴) میں کچھ فرق کے ساتھ ذکر ہوئی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۹﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص وقت کی دوسری دعا

''مفتاح الفلاح'' میں ہر دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مخصوص وقت (یعنی سورج کے زردی مائل ہونے سے غروب تک) کے لئے یہ دعا نقل ہوئی ہے:

أَللّٰهُمَّ يا خالِقَ السَّقْفِ الْمَرْفُوعِ، وَالْمِهادِ الْمَوْضُوعِ، وَرازِقَ الْعاصِي وَالْمُطِيعِ، اَلَّذِي لَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلا شَفِيعٌ. أَسْأَلُكَ بِأَسْمائِكَ الَّتِي إِذا سُمِّيَتْ عَلى طَوارِقِ الْعُسْرِ عادَتْ يُسْراً، وَإِذا وُضِعَتْ عَلَى الْجِبالِ كانَتْ هَباءً مَنْثُوراً، وَإِذا رُفِعَتْ إِلَى السَّماءِ تَفَتَّحَتْ لَهَا الْمَغالِقُ، وَإِذا هُبِطَتْ إِلى ظُلُماتِ الْأَرْضِ اتَّسَعَتْ لَهَا الْمَضائِقُ، وَإِذا دُعِيَتْ بِهَا الْمَوْتَى انْتَشَرَتْ مِنَ اللُّحُودِ، وَإِذا نُودِيَتْ بِهَا الْمَعْدُوماتُ خَرَجَتْ إِلَى الْوُجُودِ، وَإِذا ذُكِرَتْ عَلَى الْقُلُوبِ وَجِلَتْ خُشُوعاً، وَإِذا قُرِعَتِ الْأَسْماعُ فاضَتِ الْعُيُونُ دُمُوعاً.

أَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولِكَ الْمُؤَيَّدِ بِالْمُعْجِزاتِ، اَلْمَبْعُوثِ بِمُحْكَمِ الْآياتِ، وَبِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ، اَلَّذِي اخْتَرْتَهُ لِمُؤاخاتِهِ وَوَصِيَّتِهِ، وَاصْطَفَيْتَهُ لِمُصافاتِهِ وَمُصاهَرَتِهِ. وَبِصاحِبِ الزَّمانِ الْمَهْدِيِّ، اَلَّذِي تَجْمَعُ عَلى طاعَتِهِ الْآراءَ الْمُتَفَرِّقَةَ، وَتُؤَلِّفُ بِهِ بَيْنَ الْأَهْواءِ الْمُخْتَلِفَةِ، وَتَسْتَخْلِصُ بِهِ حُقُوقَ أَوْلِيائِكَ، وَتَسْتَقِيمُ بِهِ مِنْ شَرِّ أَعْدائِكَ، وَتَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً وَإِحْساناً، وَتُوَسِّعُ عَلَى الْعِبادِ بِظُهُورِهِ فَضْلاً وَامْتِناناً، وَتُعِيدُ الْحَقَّ إِلى مَكانِهِ عَزِيزاً حَمِيداً، وَتُرْجِعُ الدِّينَ عَلى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيداً، أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. فَقَدِ اسْتَشْفَعْتُ بِهِمْ إِلَيْكَ، وَقَدَّمْتُهُمْ أَمامِي وَبَيْنَ يَدَيْ حَوائِجِي، وَأَنْ تُوزِعَنِي شُكْرَ نِعْمَتِكَ، فِي

Presented by Ziaraat.Com

اَلتَّوْفِيْقِ لِمَعْرِفَتِهِ، وَالْهِدَايَةِ اِلٰى طَاعَتِهِ، وَتَزْيِدَنِي قُوَّةً فِي التَّمَسُّكِ بِعِصْمَتِهِ وَالْاِقْتِدَاءِ بِسُنَّتِهِ، وَالْكَوْنِ فِي زُمْرَتِهِ، اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ. [1]

علامہ خواجوئی اپنے تعلیقہ میں لکھتے ہیں:

یہ جو فرمایا گیا کہ "الذی تجمع طاعیه الآراء المتفرقة "یعنی وہ مختلف آراء ونظریات کو یکجا کریں گے، یہ عبارت اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی کامیاب، مقتدر اور آفاقی حکومت کے دوران نظریات اور خواہشات مختلف نہیں ہوں گے بلکہ یکجا ہوں گے اور جو کوئی بھی جو بات کہے گا وہ امامؑ کی اطاعت کے زیر سایہ ہوگی۔

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سب کے مورد قبول رئیس، امیر ہوں گے اور سب آپ کی اطاعت کریں گے۔ ہر کسی کو اس کا حق ملے گا، خمس اپنی جگہ مصرف ہوگا، اور زکوٰۃ، مال غنیمت، انفال، دیہ، قصاص اور دوسرے احکام بھی صحیح طریقہ سے انجام پائیں گے اور صحیح جگہ مصرف ہوں گے۔

فدک ان کے حقیقی مالک کو مل جائے گی اور خدا اپنے دوستوں کا انتقام ان کے دشمنوں سے لے گا چاہے وہ دوست زندہ ہوں یا وفات پا چکے ہوں، خدا انہیں زندہ کر کے دشمنوں سے انتقام لے گا۔ جیسا کہ اس موضوع کے بارے میں بہت سی روایات بھی وارد ہوئی ہیں۔

منجملہ ایک روایت میں نقل ہوا ہے کہ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت جلد ہی خدا ایک گروہ کو دنیا میں بھیجے گا جو آپ کے شیعوں میں سے ہوگا اور جو خالص ایمان رکھتے ہوں اور دنیا سے کوچ کر چکے ہوں گے۔ انہیں دنیا میں لایا جائے گا تا کہ وہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت کا ثواب حاصل کر سکیں اور آنحضرتؑ کی حکومت سے ظہور سے شاد و مسرور ہوں۔

۱۔ مفتاح الفلاح: ۴۹۸، المصباح: ۱۹۴ تھوڑے سے فرق کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

اسی طرح کفار کے ایک گروہ کو دنیا میں واپس لائے گا جن کا کفر کامل ہوگا تا کہ ان سے انتقام لے اور جس عذاب کے مستحق تھے اس کا کچھ حصہ چکھیں، یعنی شیعوں کے ہاتھوں قتل ہوں اور آنحضرتؑ کے مقام و مرتبہ کا حسرت سے نظارہ کریں۔

اس زمانہ میں عدل و انصاف اور نیکی کائنات کے شرق و مغرب تک پھیل جائے گی جیسا کہ پروردگار عالم نے قرآن مجید میں اس کا حکم فرمایا ہے اور اسی طرح بندگان خدا نعمت، رزق اور روزی کی فروانی میں زندگی بسر کریں گے اور انہیں ہر وہ چیز میسر ہوگی جس کی انہیں دنیاوی اور اخروی حیات کے لئے ضرورت ہوگی۔

اس روز سچائی و حقانیت اپنی صحیح اور باعظمت جگہ پالے گی اور نجات بخش آئین یعنی دین اسلام نابود ہو جانے کے بعد پھر سے رائج ہوگا اور لوگ دوبارہ اسلام قبول کر کے مسلمان ہوں گے۔

اس روز زمین پر صرف الٰہی نمائندوں کی حکمرانی ہوگی پس وہ دن مبارک ہو! ان لوگوں کے لئے مبارک ہو!

پروردگارا! امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل فرما اور آپ کے ظہور اور قیام کو آسان فرما اور تجھے محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ! ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو ان کی باکرامت حکومت کے زیر سایہ زندگی گذاریں گے، جو آنحضرتؑ کے دوستوں میں شمار ہوں گے اور ان کے ہم رکاب جہاد کریں گے، آپ کے حکم، بلند مرتبہ اور دین و ملت کی عظمت کی خاطر آپ کے دشمنوں کو قتل کریں گے اور خود بھی قتل ہوں گے [1]

۱۔ مفتاح الفلاح: ۵۰۲

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲۰﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر صلوات

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيَائِكَ، اَلَّذِيْنَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ، وَأَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ، وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْراً. أَللّٰهُمَّ انْتَصِرْ بِهِ لِدِيْنِكَ، وَانْصُرْ بِهِ أَوْلِيَائَكَ وَأَوْلِيَائَهُ وَشِيْعَتَهُ وَأَنْصَارَهُ، وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ.

أَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ، وَمِنْ شَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ أَنْ يُوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ، وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَآلَ رَسُوْلِكَ.

وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْ نَاصِرِيْهِ، وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ، وَاقْصِمْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكَفَرَةِ، وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوا مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا، وَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً، وَأَظْهِرْ بِهِ دِيْنَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ.

وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ، وَأَتْبَاعِهِ وَشِيْعَتِهِ، وَأَرِنِي فِي اٰلِ مُحَمَّدٍ مَايَأْمُلُوْنَ، وَفِي عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ، اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ.[۱]

۱۔ مصباح المتہجد: ۴۰۵

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲۱﴾

نمازوں کے آغاز میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعا

سید حمیریؒ نے ایک خط کے ضمن میں حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کو لکھا اور ان سے پوچھا: کیا نماز کے شروع میں توجہ کے عنوان سے ''علیٰ ملة ابراهيم و دين محمد'' کہنا جائز ہے؟

اس سوال کی وضاحت میں بھی کچھ بیانات ہیں چونکہ ہمارے بعض علماء کہتے ہیں کہ نماز کے شروع میں ''علی دین محمد'' کہنا بدعت ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق کتابوں میں صرف ایک حدیث آئی ہے جو قاسم بن محمد کی کتاب میں موجود ہے کہ جنہوں نے اپنے جد حسن بن راشد سے نقل کیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے ان سے فرمایا:

نماز کو کس طرح شروع کرتے ہو؟

ہم نے عرض کیا: میں ''لبیک و سعدیک'' کہتا ہوں۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرا سوال یہ نہیں تھا بلکہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ نماز کے شروع میں کس طرح ''وجّهت وجهي للّذي فطر السماوات والأرض حنيفاً مسلماً'' کہتے ہو؟

حسن نے کہا: اسی دعا کو پڑھتا ہوں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ عبارت اس طرح پڑھو:

"علىٰ ملّة ابراهيم ودين محمد ومنهاج عليّ بن أبي طالب والايتمام بآل محمدٍ حنيفاً مسلماً وما أنا من المشركين"

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب، حضرت محمدؐ کے دین اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے آئین اور روش پر ہوں اور آل محمد علیہم السلام کا پیرو ہوں جب کہ خدا پرست اور مسلمان بھی ہوں اور مشرک نہیں ہوں''

Presented by Ziaraat.Com

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے حمیری کے جواب میں تحریر فرمایا:

اس دعا کا نماز کے شروع میں پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب مؤکد ہے اور اس پر اجماع ہے کہ جس میں سب متفق ہیں اور وہ دعا یہ ہے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفاً مُسْلِماً عَلٰى مِلَّةِ اِبْرٰاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ وَهُدىٰ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمٰا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّ صَلاٰتِي وَنُسُكِي وَمَحْيٰايَ وَمَمٰاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ، لاٰ شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اس کے بعد سورۂ حمد پڑھیں۔[1]

﴿۲۲﴾

حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعا

سید علی بن طاؤس نے اس دعا کو بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعاؤں میں نقل کیا ہے:

اِلٰهِي بِحَقِّ مَنْ نٰاجٰاكَ، وَبِحَقِّ مَنْ دَعٰاكَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، تَفَضَّلْ عَلٰى فُقَرٰاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ بِالْغِنٰاءِ وَالثَّرْوَةِ، وَعَلٰى مَرْضَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ بِالشِّفٰاءِ وَالصِّحَّةِ، وَعَلٰى أَحْيٰاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرَمِ، وَعَلٰى أَمْوٰاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلٰى غُرَبٰاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰاتِ بِالرَّدِّ اِلٰى أَوْطٰانِهِمْ سٰالِمِيْنَ غٰانِمِيْنَ، بِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ۔[2]

۱۔ بحار الانوار: ۸۴/۳۵۹، الاحتجاج سے منقول: ۲/۳۰۷

۲۔ مہج الدعوات: ۳۵۲

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲۳﴾

دعائے سہم اللیل

یہ دعا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوئی ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعَزِيزِ تَعْزِيزِ اعْتِزَازِ عِزَّتِكَ، بِطَوْلِ حَوْلِ شَدِيدِ قُوَّتِكَ، بِقُدْرَةِ مِقْدَارِ اقْتِدَارِ قُدْرَتِكَ، بِتَأْكِيدِ تَحْمِيدِ تَمْجِيدِ عَظَمَتِكَ، بِسُمُوِّ نُمُوِّ عُلُوِّ رَفْعَتِكَ، بِدَيْمُومِ قَيُّومِ دَوَامِ مُلْتِكَ، بِرِضْوَانِ غُفْرَانِ أَمَانِ رَحْمَتِكَ، بِرَفِيعِ بَدِيعِ مَنِيعِ سَلْطَنَتِكَ، بِسُعَاةِ صَلَاةِ بِسَاطِ رَحْمَتِكَ، بِحَقَائِقِ الْحَقِّ مِنْ حَقِّ حَقِّكَ، بِمَكْنُونِ السِّرِّ مِنْ سِرِّ سِرِّ، بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عِزِّ عِزِّكَ، بِحَنِينِ أَنِينِ تَسْكِينِ الْمُرِيدِينَ، بِحَرَقَاتِ خَضَعَاتِ زَفَرَاتِ الْخَائِفِينَ، بِآمَالِ أَعْمَالِ أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِينَ، بِتَخَشُّعِ تَخَضُّعِ تَقَطُّعِ مَرَارَاتِ الصَّابِرِينَ، بِتَعَبُّدِ تَهَجُّدِ تَمَجُّدِ تَجَلُّدِ الْعَابِدِينَ.

أَللّٰهُمَّ ذَهَلَتِ الْعُقُولُ، وَانْحَسَرَتِ الْأَبْصَارُ، وَضَاعَتِ الْأَفْهَامُ، وَحَارَتِ الْأَوْهَامُ، وَقَصُرَتِ الْخَوَاطِرُ، وَبَعُدَتِ الظُّنُونُ عَنْ إِدْرَاكِ كُنْهِ كَيْفِيَّةِ مَا ظَهَرَ مِنْ بَوَادِي عَجَائِبِ أَصْنَافِ بَدَائِعِ قُدْرَتِكَ، دُونَ الْبُلُوغِ إِلَى مَعْرِفَةِ تَلَأْلُؤِ لَمَعَانِ بُرُوقِ سَمَائِكَ. أَللّٰهُمَّ مُحَرِّكَ الْحَرَكَاتِ، وَمُبْدِئَ نِهَايَةِ الْغَايَاتِ، وَمُخْرِجَ يَنَابِيعِ تَفْرِيعِ قُضْبَانِ النَّبَاتِ، يَا مَنْ شَقَّ صُمَّ جَلَامِيدِ الصُّخُورِ الرَّاسِيَاتِ، وَأَنْبَعَ مِنْهَا مَاءً مَعِيناً حَيَاةً لِلْمَخْلُوقَاتِ، فَأَحْيَا مِنْهَا الْحَيَوَانَ وَالنَّبَاتَ، وَعَلِمَ مَا اخْتَلَجَ فِي سِرِّ أَفْكَارِهِمْ مِنْ نُطْقِ إِشَارَاتِ خَفِيَّاتِ لُغَاتِ النَّمْلِ السَّارِحَاتِ. يَا مَنْ سَبَّحَتْ وَهَلَّلَتْ وَقَدَّسَتْ وَكَبَّرَتْ وَسَجَدَتْ لِجَلَالِ جَمَالِ أَقْوَالِ عَظِيمِ عِزَّةِ جَبَرُوتِ مَلَكُوتِ سَلْطَنَتِهِ مَلَائِكَةُ السَّبْعِ السَّمَاوَاتِ، يَا مَنْ دَارَتْ فَأَضَاءَتْ وَ أَنَارَتْ لِدَوَامِ دَيْمُومِيَّتِهِ النُّجُومُ الزَّاهِرَاتُ،

Presented by Ziaraat.Com

وَأَحْصٰى عَدَدَ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ، وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا.

''کذا وکذا'' کی جگہ اپنی حاجات طلب کریں۔[1]

﴿۲۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے دوسری دعا

یہ دعا بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوئی ہے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ، وَبُعْدَ الْمَعْصِيَّةِ، وَصِدْقَ النِّيَّةِ، وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ،وَأَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْإِسْتِقَامَةِ، وَسَدِّدْ أَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ، وَامْلَأْ قُلُوْبَنَابِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ، وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ، وَاكْفُفْ أَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ، وَاغْضُضْ أَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ، وَاسْدُدْ أَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ .وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيْحَةِ، وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ،وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ بِالْإِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ، وَعَلٰى مَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ،وَعَلٰى مَوْتَاهُمْ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلٰى مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ، وَعَلَى الشَّبَابِ بِالْإِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ، وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ وَالْعِفَّةِ، وَعَلَى الْأَغْنِيَاءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ، وَعَلَى الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ، وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ، وَعَلَى الْأُسَرَاءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ، وَعَلَى الْأُمَرَاءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِبِالْإِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيْرَةِ، وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ،

---

[1] المصباح:۳۵۴، البلد الامین:۴۷۹

وَاقْضِ مَا أَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔[۱]

﴿۲۵﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مروی

دعا "یَا نُوْرَ النُّور"

یہ دعا کفعمیؒ نے کتاب "البلد الامین" میں ہمارے مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت کی ہے:

يَا نُوْرَ النُّوْرِ، يَا مُدَبِّرَ الْأُمُوْرِ، يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ لِي وَلِشِيْعَتِي مِنَ الضِّيْقِ فَرَجاً، وَمِنَ الْهَمِّ مَخْرَجاً، وَأَوْسِعْ لَنَا الْمَنْهَجِ، وَأَطْلِقْ لَنَا مِنْ عِنْدِكَ مَا يُفَرِّجُ، وَافْعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ يَا كَرِيْمُ۔[۲]

روایت میں ہے کہ جو یہ دعا ہمیشہ پڑھے، وہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ محشور ہوگا۔[۳]

۱۔ البلد الامین: ۴۸۰، المصباح: ۳۷۴

۲۔ المصباح: ۴۰۷، جنات الخلود: ۴۱، ضیاء الصالحین: ۵۳۳

۳۔ منتخب الاثر: ۵۲۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲۶﴾

مشکلات سے نجات کے لئے

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت دوسری دعا

کتاب ''قصص الانبیاء'' میں مشکلات سے نجات کے لئے یہ مبارک دعا ہمارے آقا و مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے نقل ہوئی ہے:

یا مَنْ اِذا تَضایَقَتِ الْاُمُوْرُ فَتَحَ لَنا باباً لَمْ تَذْهَبْ اِلَیْهِ الْاَوْهامُ، فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْتَحْ لِاُمُوْرِي الْمُتَضایِقَةِ باباً لَمْ یَذْهَبْ اِلَیْهِ وَهْمٌ یا اَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ. ۱

التحفۃ الرضویۃ میں ذکر ہوا ہے کہ علامہ سید حسن بن سید علی آقا شیرازی نے ہمارے لئے یہ دعا نقل کی ہے اور کہا ہے: یہ دعا حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوئی ہے۔

یہ کلام بعض مورد وثوق و اطمینان افراد نے نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے: رفع مشکلات اور حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے یہ دعا نماز پنجگانہ کے بعد اور دیگر اہم حاجات کے لئے پڑھی جائے اور وہ دعا یہ ہے:

یا مَنْ اِذا تَضایَقَتِ الْاُمُوْرُ فَتَحَ لَها باباً لَمْ تَذْهَبْ اِلَیْهِ الْاَوْهامُ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْتَحْ لِاُمُوْرِي الْمُتَضایِقَةِ باباً لَمْ یَذْهَبْ اِلَیْهِ وَهْمٌ یا اَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ. ۲

۱۔ قصص الانبیاء: ۳۶۳ ۲۔ التحفۃ الرضویۃ: ۱۱۴

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

حاجت روا ہونے کے لئے ایک دوسری اہم دعا

سید علی خان کتاب ''الکلم الطیب'' میں کہتے ہیں: یہ عظیم الشان دعا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے اس کے لئے روایت ہوئی ہے کہ جس کی کوئی چیز گم ہوئی ہو یا اس کی کوئی اہم حاجت ہو۔ پس جس کی بھی کوئی اہم حاجت ہو وہ یہ دعا زیادہ سے زیادہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، مُبْدِئُ الْخَلْقِ وَمُعِيْدُهُمْ، وَأَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ، وَبَاعِثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، وَأَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ، وَأَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، وَارِثُ الْأَرْضِ وَمَنْ عَلَيْهَا. أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي اِذَا دُعِيْتَ بِهِ أَجَبْتَ، وَاِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ، وَأَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَهُ عَلٰى نَفْسِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَقْضِيَ لِي حَاجَتِي، اَلسّاعَةَ اَلسّاعَةَ. يَا سَيِّدَاهُ، يَا مَوْلاٰهُ، يَا غِيَاثَاهُ، أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَهُ بِهِ نَفْسَكَ، وَاسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعَجِّلَ خَلاٰصَنَا مِنْ هٰذِهِ الشِّدَّةِ، يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْأَبْصَارِ، يَا سَمِيْعَ الدُّعَاءِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ.[1]

---

[1] الکلم الطیب: ۱۴۰

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲۸﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

بیماریوں سے شفا کے لئے دعا

محدث نوری فرماتے ہیں: جلیل القدر شیخ کفعمیؒ نے کتاب ''البلد الامین'' میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے نقل کرتے ہیں:

اگر کوئی بیمار اس دعا کو نئے برتن پر تربت امام حسین علیہ السلام سے لکھے اور پھر دھو کر پی لے تو اسے بیماری سے شفاء حاصل ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ دَوَاءٌ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ شِفَاءٌ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كِفَاءٌ، هُوَ الشَّافِي شِفَاءٌ، وَهُوَ الْكَافِي كِفَاءٌ، اِذْهَبِ الْبَأْسَ بِرَبِّ النَّاسِ، شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سُقْمٌ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ النُّجَبَاءِ.

محدث نوریؒ مزید کہتے ہیں: ہم نے سید زین الدین علی بن حسین حسینی کی تحریر میں دیکھا کہ جس میں لکھا تھا: یہ دعا کربلا کے رہنے والے ایک شخص نے عالم خواب میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے سیکھی۔ وہ شخص مریض تھا اور اس نے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے اپنی بیماری کے متعلق شکایت کی تو آنحضرتؑ نے حکم دیا کہ یہ دعا لکھو اور پانی میں ڈال کر اسے پیئو، اس نے ایسا ہی کیا تو فوراً ہی اس کی بیماری ختم ہوگئی[1]۔

---

[1] جنۃ المأویٰ: ۲۲۶، دار السلام: ۱/۲۸۸

﴿۲۹﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

مشکلات سے نجات اور چوروں سے محفوظ رہنے کی دعا

مرحوم آیت اللہ شیخ علی اکبر نہاوندیؒ لکھتے ہیں: مشہد مقدس کے رہائشی شیخ علی اکبر تہرانی نے ہم سے ایک واقعہ بیان کیا اور کہا:

متقی و پرہیز گار عالم دین شیخ محمد تقی ترشیزی نے (جو کربلا کے بزرگ علماء اخلاق اور علاّمہ مرزا حبیب اللہ رشتی کے شاگرد تھے اور ان کا اجازہ بھی ان کو حاصل تھا) فرمایا: میرا ایک دیندار شاگرد ''جو شہر تربت کے سادات میں سے تھا'' نے مجھ سے بیان کیا: مقامات مقدسہ کی زیارت سے واپسی میں ایک طالب علم کے ساتھ نکلا اور قافلہ کے پیچھے پیچھے قصر شیرین کی طرف چل پڑا، میں پیاس کی شدت اور تھکاوٹ سے نڈھال تھا بڑی مشکل سے میں قافلہ تک پہنچا، قافلہ کو چوروں نے لوٹ لیا تھا اور لوگوں کو زخمی کر دیا تھا اور وہ ٹوٹے ہوئے محملوں میں سے زمین پر گرے ہوئے تھے اور بیابان میں پڑے ہوئے تھے۔

ہم خوف کے مارے ایک ٹیلہ پر چلے گئے کہ اتنے میں ایک بزرگ سید کو اپنے پاس کھڑے دیکھا انہوں نے ہمیں سلام کیا پھر ہمیں سات عدد زاہدی خرمہ عطا کئے اور فرمایا: چار خرمہ خود کھاؤ اور تین اس شیخ کو دے دو۔

چنانچہ خرمہ کھانے کے بعد ہماری پیاس ختم ہوگئی، پھر فرمایا اس دعا کو مشکلات سے نجات اور چوروں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے پڑھو:

" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُخَافُکَ وَاُخَافُ مِمَّنْ یَخَافُکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِمَّنْ لَایَخَافُکَ"

Presented by Ziaraat.Com

اس کے بعد ہم سید کے ساتھ تھوڑی دور تک چلے اتنے میں انہوں نے اشارہ کیا اور فرمایا: یہ تمہارا گھر ہے ہم نے دیکھا ہمارا گھر اس ٹیلے کے نیچے ہے جب ہم گھر میں داخل ہوئے تو ہم پر تھکاوٹ نے ایسا غلبہ کیا کہ سو گئے اور جو کچھ ہم پر گذری تھی اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے، لیکن نیند سے اٹھنے کے بعد متوجہ ہوئے کہ وہ سید حضرت ولی عصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تھے [1]

﴿۳۰﴾

مشکلات اور سختیوں سے نجات کے لئے

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعا

کتاب ''الکلم الطیب'' میں لکھتے ہیں: میں نے اپنے ایک صالح اور مورد اطمینان دوست (کہ جو سادات میں سے تھے) کی تحریر دیکھی جس میں لکھا تھا: میں نے ۱۰۹۳ھ قمری ماہ رجب کو برادر محترم اور دانشور امیر اسماعیل بن حسین بیک بن علی عبن سلیمان جابری انصاری سے سنا کہ وہ کہتے ہیں: میں نے پرہیز گار شیخ حاج علی مکی سے سنا کہ انہوں نے کہا:

میں شدید مشکلات میں گرفتار ہو گیا اور میرے دشمنوں نے میرے حقوق پامال کئے اور مجھے اپنی جان کا خوف ہوا جس کی وجہ سے بہت پریشان تھا۔ اسی دوران ایک دن مجھے میری جیب میں ایک دعا ملی۔ میں بہت حیران ہوا کہ میں نے کسی سے دعا نہیں مانگی تھی لہٰذا حیرت زدہ تھا، لیکن رات کو عالم خواب میں ایک شخص کو شائستہ اور زہاد افراد کے لباس میں دیکھا انہوں نے مجھ سے کہا:

---

[1] الجنۃ العاصمۃ والواقیۃ ص ۱۱۷، المسلک الاذفر.

Presented by Ziaraat.Com

ہم نے تمہیں فلاں دعا دی ہے، اسے پڑھو تا کہ تم شدت و پریشانی سے نجات پاسکو۔

مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کون تھے؟ اس وجہ سے میرا تعجب اور بڑھا دوسری مرتبہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو خواب میں دیکھا وہ فرما رہے تھے:

ہم نے تمہیں جو دعا دی ہے اس کو پڑھو اور جسے چاہو تعلیم دو۔

ہم نے متعدد بار دعا پڑھی اور میرے امور حل ہو گئے اس عمل کا ہم نے تجربہ کیا لیکن ایک مدت کے بعد مجھ سے یہ دعا گم ہوگئی جس کا مجھے بہت افسوس ہوا اور میں اپنے اس عمل پر پشیمان تھا۔

لیکن ایک شخص آیا اور اس نے کہا تمہاری دعا فلاں جگہ گر گئی ہے مجھے نہیں یاد کہ وہاں میں کبھی گیا بھی تھا، میں اس جگہ گیا اور دعا اٹھائی اور اس کے شکر کے لئے سجدۂ شکر بجالایا، اور وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَبِّ أَسْئَلُکَ مَدَداً رُوْحانِياً تَقْوىٰ بِهِ قُوايَ الْكُلِّيَّةُ وَالْجُزْئِيَّةُ، حَتّٰى أَقْهَرَ بِمَبادِي نَفْسِي كُلَّ نَفْسٍ قاهِرٍ، فَتَنْقَبِضَ لِي اِشارَةُ دَقائِقِها، اِنْقِباضاً تَسْقُطُ بِهِ قُويٰها، حَتّٰى لايَبْقٰى فِي الْكَوْنِ ذُو رُوْحٍ اِلّٰا وَنارُ قَهْرِي قَدْ أَحْرَقَتْ ظُهُوْرَهُ.

يا شَدِيْدُ، يا شَدِيْدُ، يا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ، يا قاهِرُ يا قَهّارُ، أَسْئَلُکَ بِما أَوْدَعْتَهُ عِزْرائِيْلَ مِنْ أَسْمائِکَ الْقَهْرِيَّةِ، فَانْفَعَلَتْ لَهُ النُّفُوْسُ بِالْقَهْرِ، أَنْ تُوْدِعَنِي هٰذَا السِّرَّ فِي هٰذِهِ السّاعَةِ، حَتّٰى أُلَيِّنَ بِهِ كُلَّ صَعْبٍ، وَأُذَلِّلَ بِهِ كُلَّ مَنِيْعٍ، بِقُوَّتِکَ يا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ.

اگر امکان ہو تو یہ دعا سحر کے وقت تین مرتبہ، صبح کے وقت تین مرتبہ اور رات میں تین مرتبہ پڑھیں اور اگر بہت سخت مشکل ہو تو اس کے پڑھنے کے بعد تیس مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

يا رَحْمانُ يا رَحِيْمُ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ، أَسْئَلُکَ اللُّطْفَ بِما جَرَتْ بِهِ الْمَقادِيْرُ.[1]

---

[1] الکلم الطیب: ۱۰، بحوالہ المادئی: ۲۲۵، دار السلام: ۱/۲۸۸

Presented by Ziaraat.Com

﴿۳۱﴾

حرز امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

سید علی بن طاؤوسؒ نے کتاب ''مہج الدعوات'' اور مرحوم کفعمی نے کتاب ''البلد الامین'' میں ہمارے مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حرز کو اس طرح نقل کیا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يا مالِكَ الرِّقابِ، وَهازِمَ الْأَحْزابِ، يا مُفَتِّحَ الْأَبْوابِ، يا مُسَبِّبَ الْأَسْبابِ، سَبِّبْ لَنا سَبَباً لانَسْتَطِيعُ لَهُ طَلَباً، بِحَقِّ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ۔[۱]

﴿۳۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعائے حجاب

أَللّٰهُمَّ احْجُبْنِي عَنْ عُيُوْنِ أَعْدائِي، وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَوْلِيائِي، وَأَنْجِزْ لِي ما وَعَدْتَنِي، وَاحْفَظْنِي فِي غَيْبَتِي اِلٰى أَنْ تَأْذَنَ لِي فِي ظُهُوْرِي، وَأَحْيِ بِي ما دَرَسَ مِنْ فُرُوْضِكَ وَسُنَنِكَ، وَعَجِّلْ فَرَجِي، وَسَهِّلْ مَخْرَجِي. وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطاناً نَصِيْراً، وَافْتَحْ لِي فَتْحاً مُبِيْناً، وَاهْدِنِي صِراطاً مُسْتَقِيْماً، وَقِنِي جَمِيْعَ ما أُحاذِرُهُ مِنَ الظّالِمِيْنَ، وَاحْجُبْنِي عَنْ أَعْيُنِ الْباغِضِيْنَ، النّاصِبِيْنَ الْعَداوَةَ لِأَهْلِ بَيْتِ

۱۔ مہج الدعوات: ۲۶۴، المصباح: ۴۰۷

Presented by Ziaraat.Com

نَبِيِّکَ، وَلَايَصِلُ مِنْهُمْ اِلَيَّ أَحَدٌ بِسُوْءٍ. فَاِذَا أَذِنْتَ فِي ظُهُوْرِي فَأَيِّدْنِي بِجُنُوْدِکَ، وَاجْعَلْ مَنْ يَتَّبِعُنِي لِنُصْرَةِ دِيْنِکَ مُؤَيَّدِيْنَ، وَفِي سَبِيْلِکَ مُجَاهِدِيْنَ، وَعَلٰى مَنْ أَرَادَنِي وَأَرَادَهُمْ بِسُوْءٍ مَنْصُوْرِيْنَ، وَوَفِّقْنِي لِاِقَامَةِ حُدُوْدِکَ، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ تَعَدّٰى مَحْدُوْدَکَ. وَانْصُرِ الْحَقَّ، وَأَزْهِقِ الْبَاطِلَ، اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقاً، وَأَوْرِدْ عَلَيَّ مِنْ شِيْعَتِي وَأَنْصَارِي مَنْ تَقَرُّ بِهِمُ الْعَيْنَ، وَيَشُدُّ بِهِمُ الْأَزْرُ، وَاجْعَلْهُمْ فِي حِرْزِکَ وَأَمْنِکَ، بِرَحْمَتِکَ يَا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ. [1]

سید علی بن طاؤس کتاب ''مہج الدعوات'' میں اس دعائے حجاب کے ہمراہ دیگر حجاب کا ذکر کرنے بعد فرماتے ہیں: مجھے یہ حجاب پڑھنے کا الہام اس وقت ہوا جب ایک زمانے میں سیلاب آیا جس کی وجہ سے بہت سے افراد ڈوب گئے، ہر جگہ پانی بھر گیا اس کی زد میں جو مکان تھے منہدم ہونے لگے امن وامان ختم ہوگیا اور زندگی مشکل ہوگئی حقیقت یہ ہے کہ ان مشکلات میں جینے کا امکان صرف انہیں دعاؤں کی اجابت کی صورت میں تھا، یہ حجاب تھے جنہوں نے ان موانع کو دور کیا اور ان ناگوار حوادث میں ہمارے ضامن رہے۔ ہم پروردگار عالم کی اس نعمت پر اس کے شکر گذار ہیں۔

﴿۳۳﴾

ظہور میں تعجیل کے لئے دعا

مرحوم نعمانی نے کتاب ''الغیبۃ'' میں یہ دعا یونس بن ظبیان سے نقل کی ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

۱۔ مہج الدعوات: ۳۶، المصباح: ۲۹۶

۲۔ مہج الدعوات: ۳۶۱

Presented by Ziaraat.Com

جب بھی شب جمعہ ہوتو پروردگار عالم ایک فرشتہ کو دنیا کے آسمان کی طرف بھیجتا ہے اور طلوع فجر ہونے کے بعد وہ فرشتہ بیت المعمور کے اوپر عرش پر بیٹھتا ہے اور حضرت محمدؐ حضرت امام علی علیہ السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے نور کا منبر نصب ہوتا ہے وہ منبر پر جاتے ہیں جب کہ مومنین، اولیاء، انبیاء اور ملائکہ ان کے گرد جمع ہوتے ہیں آسمان کا دروازہ کھل جاتا ہے اور ظہر کے وقت رسول خدا آپ پروردگار عالم سے عرض کرتے ہیں پروردگارا! قرآن میں جس کا تو نے وعدہ کیا ہے، اس کا وقت آ گیا ہے۔

اور وہ وعدہ یہ آیۂ مبارکہ ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً﴾ [1]

اللہ نے تم میں سے صاحبان ایمان وعمل صالح سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں روئے زمین میں اسی طرح اپنا خلیفہ بنائے گا جس طرح پہلے والوں کو بنایا ہے اور ان کے لئے اس دین کو غالب بنائے گا جسے ان کے لئے پسندیدہ قرار دیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کردے گا۔

اس کے بعد فرشتہ اور انبیاء بھی یہ دعا پڑھتے ہیں اور پھر حضرت محمدؐ حضرت امام علی علیہ السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام سجدہ میں جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں:

يا رَبِّ اِغْضَبْ، فَإِنَّهُ قَدْ هُتِكَ حَرِيْمُكَ، وَقُتِلَ أَصْفِيآؤُكَ، وَأُذِلَّ عِبادُكَ الصّٰالِحُوْنَ.

خداوند ان کی دعا قبول کرتا ہے اور ''روز معلوم'' وہی دن ہے [2]

۱۔ سورۂ نور آیت: ۵۵

۲۔ مکیال المکارم: ۱/۳۹۳، الغیبۃ، تالیف مرحوم نعمانی: ۲۷۶

Presented by Ziaraat.Com

﴿۳۴﴾

ظہور کے آغاز میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعا

ایک روایت میں ذکر ہوا کہ مفضل نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا:

اے میرے مولا! حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کس طرح ظاہر ہوں گے؟ اور کہاں ظہور فرمائیں گے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

وہ تنہا ظہور کریں گے اور تنہا خانہ خدا میں جائیں گے اور کعبہ میں داخل ہوں گے، تنہا شب گذاریں گے اور جب لوگوں کی آنکھیں سو جائیں گی، رات کی تاریکی زیادہ ہو جائے گی تو جبرئیل ؑ ومیکائیل اور دوسرے فرشتہ آپ کی خدمت میں شرفیاب ہوں گے اور جبرائیل آنحضرتؑ سے عرض کریں گے: اے میرے مولا! آپ کی بات قبول اور آپ کو اس کام یعنی ظہور کی اجازت عطا ہوگا۔

یہ بزرگ امامؑ اپنے دست مبارک کو اپنے چہرے پر پھیریں گے اور فرمائیں گے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنا وَعْدَهُ، وَأَوْرَثَنا الْأَرْضَ، نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشاءُ، فَنِعْمَ أَجْرُ الْعامِلِيْنَ﴾[۲]

۱۔ سورۂ زمر، آیت: ۷۴

۲۔ بحار الانوار: ۵۳/۷

﴿۳۵﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے قیام کے وقت دعائے شیعہ

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

اگر تم ڈوبنے، جلنے اور چوری سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو صبح کے وقت یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَا يَصْرِفُ السُّوءَ اِلَّا اللّٰهُ، بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ، بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، مَا يَكُوْنُ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ.

جو بھی صبح کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو وہ رات تک ڈوبنے، جلنے، اور چوری سے محفوظ رہے گا اور جو بھی اسے رات میں تین مرتبہ پڑھے وہ صبح تک ان بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام ہر سال حج میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے رخصت ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے ہیں۔

یہ دعا ہمارے شیعوں کا شعار ہے، جس روز ہمارے قائم ظہور کریں گے تو اسی دعا کے ذریعہ ہمارے چاہنے والے اور دشمن پہچانے جائیں گے۔[1]

۱۔ کمال الکارم: ۱/۱۹۳، بحار الانوار: ۳۹/۲۴

﴿۳۶﴾

وادی السلام سے عبور کرتے وقت

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعا

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

گویا میں ان (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایسے گھوڑے پر سوار ہیں کہ جس کی پیشانی سفیدی سے چمک رہی ہے، وہ وادی السلام سے سہلہ کی نہر کی طرف عبور کر رہے ہیں اور یہ دعا کر رہے ہیں:

لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ حَقّاً حَقّاً، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ اِيْماناً وَصِدْقاً، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ تَعَبُّداً وَرِقّاً. أَللّٰهُمَّ مُعِزَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَحِيْدٍ، وَمُذِلَّ كُلِّ جَبّارٍ عَنِيْدٍ، أَنْتَ كَنَفِي حِيْنَ تُعْيِيْنِي الْمَذاهِبُ، وَتَضِيْقُ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِما رَحُبَتْ. أَللّٰهُمَّ خَلْقُكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ خَلْقِي، وَلَوْلاٰ نَصْرُكَ اِيّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوْبِيْنَ، يامُنْشِرَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَواضِعِها، وَمُخْرِجَ الْبَرَكاتِ مِنْ مَعادِنِها، وَيا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِشُمُوْخِ الرِّفْعَةِ، فَأَوْلِياؤُهُ بِعِزِّهِ يَتَعَزَّزُوْنَ، يا مَنْ وَضَعَتْ لَهُ الْمُلُوْكُ نِيْرَ الْمَذَلَّةِ عَلىٰ أَعْناقِهِمْ، فَهُمْ مِنْ سَطَوٰتِهِ خآئِفُوْنَ، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي فَطَرْتَ بِهِ خَلْقَكَ، فَكُلٌّ لَكَ مُذْعِنُوْنَ. أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُنْجِزَ لِي أَمْرِي، وَتُعَجِّلَ لِي فِي الْفَرَجِ، وَتَكْفِيَنِي وَتُعافِيَنِي وَتَقْضِيَ حَوائِجِي، اَلسّاعَةَ السّاعَةَ، اَللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]

---

[1] العدد القویۃ: ۷۵، دلائل الامامۃ: ۴۵۸ (کچھ تھوڑے سے فرق کے ساتھ)

Presented by Ziaraat.Com

﴿۳۷﴾

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر صلوات

﴿أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ وَ أَبِيْهَا....﴾

حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے صلوات میں سب سے مجرب صلوات حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی صلوات ہے اور وہ اس طرح سے کہ پانچ سو تیس مرتبہ کہے:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ وَ أَبِيْهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيْهَا (وَالسِّرِّ الْمُسْتَوْدِعِ فِيْهَا) بِعَدَدِ مَا أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ.

یہ ختم، دعا کی قدیم کتابوں میں ذکر نہیں ہوا ہے بلکہ شیخ انصاریؒ کے زمانہ سے معروف ہے اور ہم نے دو وجوہات کی بنا پر اس صلوات کو ذکر کیا ہے:

۱۔ اگر چہ یہ صلوات قدیم کتابوں میں ذکر نہیں ہوئی ہے اور مرحوم شیخ انصاریؒ سے سنی گئی ہے لیکن بزرگوار کا حضرت صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ کی بنا پر یقیناً یہ دعا آنحضرتؑ سے صادر ہوئی ہے۔

۲۔ ''**السِّرِّ الْمُسْتَوْدِعِ فِيْهَا**'' سے حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف مراد ہیں[۱]

۱۔ ''العصیۃ المبارکۃ المہدیۃ'' کی طرف رجوع کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۳۸﴾

سورۂ کہف پڑھنے کا ثواب

اس حصہ میں ہم بعض سوروں کے خواص وخصوصیات نقل کرتے ہیں کہ جو اس کتاب کے مطالب سے مربوط ہیں۔

۱۔حضرت پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں:

جو بھی سورۂ کہف پڑھے وہ آٹھ شب وروز ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر دجال اس آٹھ روز کے اندر خروج کرے تو خداوند عالم اسے دجال کے فتنوں سے محفوظ رکھے گا۔

۲۔دوسری حدیث میں آنحضرتؐ سے روایت ہوا ہے کہ آپ فرمایا:

جو سورۂ کہف کے آخر کی دس آیتوں کو حفظ کر کے پڑھے، اسے دجال کے فتنہ کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے اور اگر کوئی پورا سورہ پڑھے تو بہشت میں داخل ہوگا۔

۳۔ایک اور حدیث میں میں آنحضرتؐ فرماتے ہیں:

جو سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتوں کو حفظ کرلے اور پھر دجال سے اس کا سابقہ ہو تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور جو سورۂ کہف کی آخری آیت کو حفظ کرلے، اس کے لئے قیامت کے دن روشنی بخش نور ہوگا۔[1]

۱۔کمیل الکلام: ۱/۱۲۶

﴿۳۹﴾

سورۂ یٰس کے خواص

ایک معتبر اہل علم فرد نے ''سورۂ یٰس'' کی فضیلت کے متعلق ہم سے ایک واقعہ بیان کیا:

خدا کا ایک بندہ شہر یزد میں بہت ہی سخت مشکل سے دوچار تھا وہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں شرفیاب ہوا لیکن ان کو نہیں پہچانا۔

آنحضرتؑ نے اس سے فرمایا:

سورۂ یٰس پڑھو اور جب کلمۂ ''مبین'' پر پہنچو (جو کہ چھ مرتبہ آیا ہے) تو اپنی حاجت کی نیت کرو اور سورہ پڑھنے کے بعد اپنی حاجت طلب کرو تا کہ پروردگار عالم تمہاری دعا کو مستجاب کرے۔

وہ شخص کہتا ہے: جب ہم نے ''سورۂ یٰس'' میں غور کیا تو اس میں ۷ مرتبہ ''مبین'' تھا اس پر مجھے تعجب ہوا لیکن جب غور کیا تو معلوم ہوا چھ جگہ کلمہ مبین الف لام کے بغیر آیا ہے اور ایک جگہ الف لام کے ساتھ آیا ہے۔

پھر سورۂ کو اسی طرح پڑھا جس طرح آنحضرت نے فرمایا تھا اور پروردگار عالم نے ہماری دعا مستجاب فرمائی۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۴۰﴾

فضیلت سور مسبحات

جابر نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

جو بھی سونے سے پہلے سور مسبحات پڑھے وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت نہ کرلے اور اگر مر جائے تو رسولؐ خدا کے جوار میں قرار پائے گا۔[1]

طریحیؒ کے مطابق جن سوروں کی ابتداء تسبیح سے ہوتی ہے وہ مسبحات ہیں۔

ملا محمد صالح مازندرانیؒ کہتے ہیں: نقل ہوا ہے کہ جن سوروں کے شروع میں "سَبَّحَ" یا "یُسَبِّحُ" یا "سَبِّحْ" یا "سُبْحَانَ" آئے انہیں مسبحات کہا جاتا ہے، اس بنا پر سور مسبحات سات ہیں: سورۂ اسراء، سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف، سورۂ جمعہ، سورۂ تغابن اور سورۂ اعلیٰ۔

لیکن مرحوم کفعمیؒ کتاب مصباح کے حاشیہ میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: مسبحات قرآن کی پانچ سورتوں کا نام ہے اور پھر سورۂ اسراء اور سورۂ اعلیٰ کے علاوہ باقی سب کے نام ذکر کئے۔ شیخ صدوق سورۂ تغابن کو مسبحات میں سے آخری سورہ کے عنوان سے یہ روایت ذکر کرتے ہیں ہے اور علامہ مجلسیؒ نے "حلیۃ المتقین" میں اور فیض کاشانی نے کتاب "وافی" میں واضح کیا ہے کہ ان سوروں کی تعداد پانچ ہے۔

اہل فضل افراد میں ایک کا بیان ہے: یہ جان لینا بہتر ہے کہ روایت میں مذکورہ شرط کی حامل ان سورتوں کو ایک مرتبہ پڑھنا بھی کافی ہے یعنی اس سے بھی حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت اور رسول اکرمؐ کا جوار نصیب ہونا محقق ہے لیکن چونکہ اس جگہ پر ان سوروں کے پڑھنے اور تلاوت

۱۔ ثواب الاعمال: ۱۱۸

Presented by Ziaraat.Com

کرنے کی ترغیب دلانا ہے تا کہ ایک اچھی عادت اور روش پیدا ہو جائے لہٰذا آنحضرتؑ کی زیارت اور رسول اکرمؐ کا جوار پڑھنے میں تکرار کے ذریعہ حاصل ہوگا۔ البتہ یہ واضح ہے اگر کبھی یہ عمل ترک ہو جائے تو آنحضرتؑ کی زیارت اور رسول اکرمؐ کے جوار کو نقصان نہ پہنچے گا جو کہ اس عمل کا لازمہ ہے۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ امام کی زیارت سے مراد معرفت کے ساتھ امام کی زیارت ہے اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ یا یہ سورتیں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں ہیں اور ان کے احوال وصفات کو بیان کرتی ہے اگر چہ ہم اسے نہیں جانتے یا ان سورتوں کو پڑھنے کی خاصیت یہ ہوگی۔ یہ مطلب دوسرے سوروں کے بارے میں صدق کرتا ہے کہ جن کا ثواب اور اجر معین ہے۔

مؤلف کہتے ہیں: آیت الکرسی اور آیت ''رب ادخلني '' اور کچھ دیگر آیتوں کے متعلق بعض ختومات ذکر ہوئے ہیں جو اس موضوع سے مناسبت رکھتے ہیں لیکن ہم نے انہیں بیان کرنے سے گریز کیا ہے۔

البتہ اس نکتہ پر توجہ ہونی چاہئے کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حضور میں پہنچنے کا سب سے بہترین راستہ آپ کی کامل رضایت حاصل کرنا ہے۔

۱۔ دار السلام: ۳/ ۹۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۴۱﴾

سورۂ ''القارعۃ'' کی تلاوت

دجّال کے فتنوں سے نجات کا سبب

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا::

جو سورۂ القارعۃ پڑھے اسے پروردگار عالم دجال کے فتنے یعنی اس پر ایمان لانے اور دوزخ کی کشائشوں سے محفوظ رکھے گا۔[۱]

۱۔ المصباح: ۶۰۰، ثواب الاعمال: ۱۲۵

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

ساتواں باب

حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

ساتواں باب

حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل

مرحوم آیت اللہ مستنبطؒ یوں فرماتے ہیں:

عقلی ونقلی لحاظ سے ہم پر لازم ہے کہ حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عنایات سے متمسک رہیں اور سختی، مشکلات اور دردورنج میں آپ سے پناہ مانگیں اس لئے کہ آنحضرتؑ سلطان وقت ہیں اگر چہ ہماری آنکھوں سے غائب ہیں مگر وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں، ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے اور اگر دیکھ لیں تو پہچانتے نہیں۔ آنحضرتؑ کی عنایتوں کی کرنیں ہم پر پڑتی ہیں اور ہم میں سے جو بھی آپ سے متوسل ہوتا ہے اس کی حاجت پوری ہوتی ہے۔

مرحوم مستنبط مزید فرماتے ہیں: ہم نے ان توسلات کے حیرت انگیز اثرات دیکھے ہیں اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں دیکھی ہے۔

ہاں! جس نے ان توسلات کی لذت حاصل نہ کی وہ ان حقائق سے بے بہرہ ہے:

"بنفسي (أنت) من مغيّب لم يخل منّا"

میری جان آپ پر قربان! اے غائب ہستی جو ہم سے خارج نہیں ہے۔[1]

---

[1] النجم الرضویہ: ۱۶۰

Presented by Ziaraat.Com

حضرت خواجہ نصیرؒ کی دعائے توسل کا واقعہ

مرحوم خواجہ نصیر الدین طوسی شہر ساوہ قریہ جہرود کے رہنے والے تھے ان کی ولادت با سعادت ۱۱ جمادی الاول ۵۹۷ھ کو شہر طوس میں ہوئی جس کا عدد آیت کریمہ ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ کے مساوی ہے اور ۱۸ ذی الحجہ ۶۷۲ھ کو وفات پائی آپ کی عمر ۷۵ سال تھی۔

علامہ عراقی کتاب ''دار السلام'' میں لکھتے ہیں:

جو کچھ زبان زد خاص وعام ہے اور بعض کتابوں میں بھی تحریر ہے کہ خواجہ نصیر نے اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے فضائل میں بیس سال کے طویل عرصہ میں ایک کتاب تألیف فرمائی اور اسے بغداد لے گئے تا کہ خلیفہ عباسی کو دکھائیں۔

اتفاقاً وہ اس وقت پہنچے جب خلیفہ ابن حاجب کے ساتھ شط بغداد کے کنارے سیر وتفریح میں مشغول تھا، خواجہ نے وہ کتاب خلیفہ کے پاس رکھ دی اور خلیفہ نے ابن حاجب کو دے دی اور جب اس ناصبی کی نظر مناقب اہل بیت علیہم السلام پر پڑی تو اس نے شدت بغض کی بنا پر اسے پانی میں پھینک دیا اور مذاق اڑاتے ہوئے کہا: '' أعجبني تلمّه ''یعنی اس کتاب کے پانی میں گرنے کی آواز نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔

پھر خواجہ کی طرف نظر کر کے کہنے لگا: کہاں کے رہنے والے ہو؟

فرمایا: میں طوس کا رہنے والا ہوں۔

کہنے لگا: وہاں کے بیل ہو یا گدھے؟ خواجہ نے کہا: میں وہاں کا بیل ہوں!

ابن حاجب نے کہا: تمہاری سینگیں کہاں ہیں؟

۱۔ سورۂ اسراء آیت: ۸۱

Presented by Ziaraat.Com

خواجہ نے فرمایا: اسے طوس چھوڑ آیا ہوں، میں وہاں جاؤں گا اور انہیں لے آؤں گا!

خواجہ محزون ومحروم اپنے وطن لوٹ آئے اتفاقاً ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک گھر ہے اور اس کے اندر ایک مقبرہ ہے، جس پر ایک صندوق رکھا ہوا ہے اور صندوق کے اوپر خواجہ کے نام سے معروف دعائے توسل لکھی ہوئی ہے اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف اسی جگہ موجود ہیں۔

آنحضرتؑ نے خواجہ کو وہ دعا اور اس کے ختم کا طریقہ تعلیم فرمایا، لیکن جب نیند سے بیدار ہوئے تو اس کا کچھ حصہ بھول چکے تھے جب دوبارہ سوئے تو پھر وہی خواب دیکھا اس میں بھولے ہوئے حصہ کو امامؑ سے یاد کرلیا۔

اب جب بیدار ہوئے تو انہوں نے پوری دعا کو فوراً تحریر کرلیا اور خلیفہ واہن حاجب کے عمل کی تلافی اور ان سے انتقام کے لئے اس عمل کو انجام دینے میں مشغول ہوگئے یہاں تک کہ ان کی دعا مستجاب ہوئی اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے انہیں بشارت دی کی ان کی حاجت ایک بچہ کے ذریعہ روا ہوگی اور آپ اس بچے کی تربیت کریں تا کہ وہ مستقبل میں تاج وسلطنت پائے گا اور ان کے شہر کی طرف اشارہ کیا۔

خواجہ نے رمل کے ذریعہ اس بچہ کی جگہ کو معین کیا اور اس کے گھر کو تلاش کیا۔ اس گھر میں ایک عورت کو دیکھا جس کے پاس دو بچے تھے ان دونوں بچوں کو اس سے طلب کیا اور ان کی تربیت میں مشغول ہوئے اور اپنی فراست سے معلوم کرلیا کہ ان دونوں بچوں میں کون بادشاہ بن سکتا ہے وہ ہلاکو تھا اس کی تربیت میں غیر معمولی اہتمام اور رعایت کی یہاں تک کہ ہلاکو خان سن شعور کو پہنچ گیا۔

ایک روز خواجہ نے اس سے کہا: اگر تم بادشاہ بن جاؤ تو ہماری زحمتوں کا صلہ کیا دو گے؟

ہلاکو نے کہا: تمہیں اپنا وزیر بنالیں گے۔

خواجہ نے کہا: تم اسے ایک نوشتہ کی صورت میں ہمیں دے دو۔

ہلاکو نے کہا: ٹھیک ہے ایک عہدنامہ لکھا اور خواجہ کے حوالہ کردیا۔

Presented by Ziaraat.Com

کچھ عرصہ بعد ایک دن ہلاکو نے خراسان کے حاکم کو قتل کر دیا اور اس کی جگہ جا بیٹھا، خواجہ کو اپنا وزیر بنالیا اور خراسان پر قدرت حاصل کرنے کے بعد دوسرے شہروں پر چڑھائی کر دی اور ایک ایک شہر اپنے قبضہ کرنے لگا یہاں تک کہ بغداد کا رخ کیا اور خلیفہ عباسی ''معتصم'' کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ ابن حاجب نے جب یہ ماجرا دیکھا تو ایک آدمی کے گھر میں چھپ گیا اور ایک طشت کو خون سے پھر کر کے اس کو کسی چیز سے ڈھک دیا پھر اس کے اوپر ایک فرش بچھایا اور اس پر بیٹھ گیا تا کہ خواجہ کے رمل سے محفوظ رہے خواجہ نے رمل کا استعمال کیا تو ابن حاجب کو خون کے دریا کے اوپر دیکھا اور حیرت زدہ ہوئے۔ بہت کوشش کی لیکن اس کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا، بالآخر خواجہ نے طے کیا کہ کچھ بھیڑیں وزن کر کے اہل بغداد کے درمیان تقسیم کریں اور ان سے شرط کر لیں جو بھی کوسفند لے اسے واپس کرنے کے وقت اس کا وہی وزن ہونا چاہئے جو لیتے وقت تھا چنانچہ ایک بھیڑ ابن حاجب کے میزبان کو بھی دی۔

اس میزبان نے اس امر میں ابن حاجب سے مشورہ کیا، ابن حاجب نے کہا: اس کی تدبیر یہ ہے کہ ایک بھیڑئے کا بچہ لاؤ اور ہر روز صبح سے شام تک بھیڑ کو کافی مقدار میں چارہ دو جب رات ہو تو اسے بھیڑئے کے سامنے باندھ دو، تا کہ اس کا دن میں کھانے کی وجہ سے جتنا وزن بڑھا ہو وہ بھیڑیئے کو دیکھنے کی وجہ سے کم ہو جائے اس تدبیر پر عمل کرنے کی وجہ سے بھیڑ جب تک اس کے پاس تھی اس کے وزن میں کوئی فرق نہیں ہوا۔

اس شخص نے ابن حاجب کے مشورے پر عمل کیا اور جب واپس کی تو ابن حاجب کے میزبان کی بھیڑ کے دوسری بھیڑوں کے وزن میں فرق تھا، خواجہ اپنی اس ہوشیاری سے سمجھ گئے کہ ابن حاجب اسی کے گھر میں ہے۔

انہوں نے سپاہیوں کو اس کے گھر بھیجا تا کہ ابن حاجب کو خواجہ او رہلاکو کے پاس حاضر کیا اور جب اسے آپ کے پاس لائے تو ہلاکو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ ہے میری سینگ، جو

Presented by Ziaraat.Com

طوس میں رہ گئے تھے اور میں نے تم سے انہیں لانے کا وعدہ کیا تھا۔

پھر اسے اپنے ساتھ نہر کے کنارے لے گئے اور حکم دیا کہ اس کی ساری کتابیں حاضر کی جائیں اور شافیہ، وافیہ اور مختصر (جو علم صرف ونحو کے ابتدائی طلاب کے لئے بہت مفید ہے) کے علاوہ اس کی ساری تألیفات پانی میں ڈال دیں اور فرمایا: ''أعجبني تلمّه'' یاس کتاب کے پانی میں گرنے کی آواز نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ اور پھر اسے قتل کرنے کا حکم صادر کیا۔[1]

یہ وہ واقعہ ہے جس میں اس دعا کے صدور کی نسبت حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف دی گئی ہے لیکن جس طرح کہ دار السلام میں تصریح ہوئی ہے کہ اگر تاریخ فتح بغداد اور ابن حاجب کے مرنے کی تاریخ کو سامنے رکھیں تو یہ واقعہ نا قابل قبول ہوگا کیونکہ اس لئے کہ بغداد پر ہلاکو کا حملہ اور خواجہ نصیر الدین طوسی کی تدبیر کے ذریعہ فتح کے اندر کچھ ایسے نکات موجود ہیں جو اس واقعہ کی صحت میں شبہ پیدا کرتے ہیں۔

۱۔ جیسا کہ تاریخ میں مرقوم ہے ابن حاجب کی موت واقعہ میں موجود انہیں خصوصیات کے ساتھ اسکندریہ[2] میں ہوئی نہ کہ بغداد میں۔

۲۔ اس کی موت فتح بغداد سے ۹ سال پہلے واقع ہوئی جب کہ ہلاکو اور خواجہ نصیر الدین طوسیؒ وارد بغداد ہوئے تو وہ زندہ نہ تھا کہ جو اسے خون کے طشت پر بیٹھنے کی ضرورت ہوتی۔

۳۔ جس طرح خواجہ نصیر الدین طوسیؒ نے رمل کے استعمال کے ذریعہ ہلاکو کے شہر اور محلّہ کا پتہ لگایا اسی طرح وہ رمل کے ذریعہ ابن حاجب کا پتہ نہیں لگا سکتے تھے؟ یا وہ خون جس پر وہ بیٹھا تھا اس کی جگہ معلوم نہیں کر سکتے تھے؟ اگر رمل طشت کے خون کو دریائے خون بتاتا ہے تو کیونکر اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے؟

۱۔ دار السلام عراقی: ۳۳۳

۲۔ العلامۃ الخواجہ نصیر الدین الطوسی: ۷۹

Presented by Ziaraat.Com

ان سب کے علاوہ جو بھیڑ ابن حاجب کے میزبان کے گھر میں تھی اس کے ذریعہ خواجہ نصیر الدین طوسیؒ رمل کا استعمال کر کے ابن حاجب کی جگہ تعیین کر سکتے تھے اور وزن میں کسی طرح کا فرق نہ آنے کی شرط کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

ان سب کے باوجود خواجہ سے منسوب دعائے توسل کی اہمیت میں کسی بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے اور اس کتاب کے مؤلف نے اس دعا کے ذریعہ مشکلات کے حل ہونے کا نتیجہ اخذ کیا ہے۔

مرحوم شیخ بہائی سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: مقدس اردبیلیؒ سے سوال کیا گیا کہ آپ کے عالی مقام تک پہنچنے میں کون سی چیزیں سبب بنیں؟

تو انہوں نے جواب میں فرمایا: خواجہ نصیرؒ کی دعائے توسل کی پابندی کرنا۔

﴿۱﴾

دعائے توسل

﴿جو خواجہ نصیرؒ کی دعائے توسل کے نام سے معروف ہے﴾

اس دعا کو جلیل القدر سید علی بن طاؤوسؒ نے ''مہج الدعوات'' میں نقل کیا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِيِّ الْعَرَبِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْقُرَشِيِّ الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ، اَلسَّيِّدِ الْبَهِيِّ، اَلسِّرَاجِ الْمُضِيءِ، اَلْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ، صَاحِبِ الْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ، اَلْمَلْفُوْفِ بِالْمَدِيْنَةِ، اَلْعَبْدِ الْمُؤَيَّدِ، وَالرَّسُوْلِ الْمُسَدَّدِ، اَلْمُصْطَفَى الْاَمْجَدِ، اَلْمَحْمُوْدِ الْاَحْمَدِ، حَبِيْبِ اِلٰهِ الْعَالَمِيْنَ، وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ، وَرَحْمَةٍ لِلْعَالَمِيْنَ، اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ

Presented by Ziaraat.Com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. اَلصَّلاٰةُ وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا أَبَا الْقٰاسِمِ يٰا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يٰا اِمٰامَ الرَّحْمَةِ، يٰا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ، يٰا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يٰا سَيِّدَنٰا وَمَوْلاٰنٰا اِنّٰا نَتَوَجَّهُ بِكَ وَاسْتَشْفَعُنٰا وَتَوَسَّلُنٰا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنٰاكَ بَيْنَ يَدَيْ حٰاجٰاتِنٰا فِي الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ، يٰا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنٰا عِنْدَ اللّٰهِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبٰارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُطَهَّرِ، وَالْاِمٰامِ الْمُظَفَّرِ، وَالشُّجٰاعِ الْغَضَنْفَرِ، أَبِي شُبَيْرٍ وَشَبَرٍ، قٰاسِمِ طُوْبٰى وَسَقَرَ، اَلْأَنْزَعِ الْبَطِيْنِ، اَلْأَشْجَعِ الْمَتِيْنِ، اَلْأَشْرَفِ الْمَكِيْنِ، اَلْعٰالِمِ الْمُبِيْنِ، اَلنّٰاصِرِ الْمُعِيْنِ، وَلِيِّ الدِّيْنِ، اَلْوٰالِي الْوَلِيِّ، اَلسَّيِّدِ الرَّضِيِّ، اَلْاِمٰامِ الْوَصِيِّ، اَلْحٰاكِمِ بِالنَّصِّ الْجَلِيِّ، اَلْمُخْلِصِ الصَّفِيِّ، اَلْمَدْفُوْنِ بِالْغَرِيِّ، لَيْثِ بَنِي غٰالِبٍ، مَظْهَرِ الْعَجٰائِبِ، وَمُظْهِرِ الْغَرٰائِبِ، وَمُفَرِّقِ الْكَتٰائِبِ، وَالشِّهٰابِ الثّٰاقِبِ، وَالْهِزَبْرِ السّٰالِبِ، نُقْطَةِ دٰائِرَةِ الْمَطٰالِبِ، أَسَدِ اللّٰهِ الْغٰالِبِ، غٰالِبِ كُلِّ غٰالِبٍ، وَمَطْلُوْبِ كُلِّ طٰالِبٍ، صٰاحِبِ الْمَفٰاخِرِ وَالْمَنٰاقِبِ، اِمٰامِ الْمَشٰارِقِ وَالْمَغٰارِبِ، مَوْلاٰنٰا وَمَوْلَى الْكَوْنَيْنِ، اَلْاِمٰامِ أَبِي الْحَسَنَيْنِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طٰالِبٍ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. اَلصَّلاٰةُ وَالسَّلاٰمُ عَلَيْكَ يٰا أَبَا الْحَسَنِ، يٰا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، يٰا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طٰالِبٍ، يٰا أَخَ الرَّسُوْلِ، يٰا زَوْجَ الْبَتُوْلِ، يٰا أَبَا السِّبْطَيْنِ، يٰا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ، يٰا سَيِّدَنٰا وَمَوْلاٰنٰا اِنّٰا نَتَوَجَّهُ بِكَ وَاسْتَشْفَعُنٰا وَتَوَسَّلُنٰا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْنٰاكَ بَيْنَ يَدَيْ حٰاجٰاتِنٰا فِي الدُّنْيٰا وَالْآخِرَةِ، يٰا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنٰا عِنْدَ اللّٰهِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبٰارِكْ عَلَى السَّيِّدَةِ الْجَلِيْلَةِ الْجَمِيْلَةِ، اَلْمَعْصُوْمَةِ الْمَظْلُوْمَةِ، اَلْكَرِيْمَةِ النَّبِيْلَةِ، اَلْمَكْرُوْبَةِ الْعَلِيْلَةِ، ذٰاتِ الْأَحْزٰانِ الطَّوِيْلَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيْلَةِ، اَلرَّضِيَّةِ الْحَلِيْمَةِ، اَلْعَفِيْفَةِ السَّلِيْمَةِ، اَلْمَجْهُوْلَةِ قَدْراً، وَالْمَخْفِيَّةِ قَبْراً، اَلْمَدْفُوْنَةِ سِرّاً، وَالْمَغْصُوْبَةِ جَهْراً، سَيِّدَةِ النِّسٰاءِ، اَلْإِنْسِيَّةِ الْحَوْرٰاءِ، اُمِّ الْأَئِمَّةِ

Presented by Ziaraat.Com

النُّقَباءِ النُّجَباءِ، بِنْتِ خَيْرِ الْأَنْبِياءِ، اَلطّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ، اَلْبَتُوْلِ الْعَذْراءِ، فاطِمَةَ التَّقِيَّةِ الزَّهْراءِ عَلَيْهَا السَّلامُ اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكِ وَعَلى ذُرِّيَّتِكِ يا فاطِمَةَ الزَّهْراءِ، يا بِنْتَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ، أَيَّتُهَا الْبَتُوْلُ، يا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ، يا بَضْعَةَ النَّبِيِّ، يا اُمَّ السِّبْطَيْنِ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَتَنا وَمَوْلاتَنا اِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكِ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكِ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيْهَةً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعِي لَنا عِنْدَ اللّٰهِ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمُجْتَبى، وَالْإِمامِ الْمُرْتَجى، سِبْطِ الْمُصْطَفى، وَابْنِ الْمُرْتَضى، عَلَمِ الْهُدى، اَلْعالِمِ الرَّفِيْعِ، ذِي الْحَسَبِ الْمَنِيْعِ، وَالْفَضْلِ الْجَمِيْعِ، وَالشَّرَفِ الرَّفِيْعِ، اَلشَّفِيْعِ ابْنِ الشَّفِيْعِ، اَلْمَقْتُوْلِ بِالسَّمِّ النَّقِيْعِ، اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ الْبَقِيْعِ، اَلْعالِمِ بِالْفَرائِضِ وَالسُّنَنِ، صاحِبِ الْجُوْدِ وَالْمِنَنِ، كاشِفِ الضُّرِّ وَالْبَلْوى وَالْمِحَنِ، ما ظَهَرَ مِنْها وَما بَطَنَ، اَلَّذِيْ عَجَزَ عَنْ عَدِّ مَدائِحِهِ لِسانُ اللُّسَنِ، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ الْمُؤْتَمَنِ،أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ (صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ).

اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا مُحَمَّدٍ، يا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، أَيُّهَا الْمُجْتَبى، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، يَابْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ، يا حُجَّ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ،يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الزّاهِدِ، وَالْإِمامِ الْعابِدِ، اَلرّاكِعِ السّاجِدِ، وَلِيِّ الْمَلِكِ الْماجِدِ، وَقَتِيْلِ الْكافِرِ الْجاحِدِ، زَيْنِ الْمَنابِرِ وَالْمَساجِدِ، صاحِبِ الْمِحْنَةِ وَالْكَرْبِ وَالْبَلاءِ اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ كَرْبَلاءَ، سِبْطِ رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ،وَنُوْرِ الْعَيْنَيْنِ، مَوْلانا وَمَوْلَى الْكَوْنَيْنِ، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ

Presented by Ziaraat.Com

(صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ). اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَباعَبْدِاللّٰهِ، يا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، أَيُّهَا الشَّهِيْدُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ، يَابْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ، يا سَيِّدَ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلى أَبِي الْأَئِمَّةِ، وَسِراجِ الْأُمَّةِ، وَكاشِفِ الْغُمَّةِ، وَمُحْيِي السُّنَّةِ، وَسَنِيِّ الْهِمَّةِ، وَرَفِيْعِ الرُّتْبَةِ، وَأَنِيْسِ الْكُرْبَةِ، وَصاحِبِ النُّدْبَةِ، اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ طِيْبَةَ، اَلْمُبَرَّءِ مِنْ كُلِّ شَيْنٍ، وَأَفْضَلِ الْمُجاهِدِيْنَ، وَأَكْمَلِ الشّاكِرِيْنَ وَالْحامِدِيْنَ، شَمْسِ نَهارِ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ، وَقَمَرِ لَيْلَةِ الْمُتَهَجِّدِيْنَ، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ زَيْنِ الْعابِدِيْنَ، أَبِي مُحَمَّدٍ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ). اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبامُحَمَّدٍ، يا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، يا زَيْنَ الْعابِدِيْنَ، أَيُّهَا السَّجّادُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلى قَمَرِ الْأَقْمارِ، وَنُوْرِ الْأَنْوارِ، وَقائِدِ الْأَخْيارِ، وَسَيِّدِ الْأَبْرارِ، وَالطُّهْرِ الطّاهِرِ، وَالْبَدْرِ الْباهِرِ، وَالنَّجْمِ الزّاهِرِ، وَالْبَحْرِ الزّاخِرِ، وَالدُّرِّ الْفاخِرِ، اَلْمُلَقَّبِ بِالْباقِرِ، اَلسَّيِّدِ الْوَجِيْهِ، اَلْإِمامِ النَّبِيْهِ، اَلْمَدْفُوْنِ عِنْدَ جَدِّهِ وَأَبِيْهِ، اَلْحِبْرِ الْمَلِيِّ عِنْدَ الْعَدُوِّ وَالْوَلِيِّ، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ الْأَزَلِيِّ، أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلامِ. اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَباجَعْفَرٍ يا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، أَيُّهَا الْباقِرُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا

Presented by Ziaraat.Com

اِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجيهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الصّادِقِ الصَّدّيقِ، اَلْعالِمِ الْوَثيقِ، اَلْحَليمِ الشَّفيقِ، اَلْهادي اِلَى الطَّريقِ، اَلسّاقي شيعَتَهُ مِنَ الرَّحيقِ، وَمُبَلِّغِ أَعْمالِهِ اِلَى الْحَريقِ، صاحِبِ الشَّرَفِ الرَّفيعِ، وَالْحَسَبِ الْمَنيعِ، وَالْفَضْلِ الْجَميعِ، اَلشَّفيعِ ابْنِ الشَّفيعِ، اَلْمَدْفُونِ بِالْبَقيعِ، اَلْمُهَذَّبِ الْمُؤَيَّدِ، اَلْإِمامِ الْمُمَجَّدِ أَبي عَبْدِاللّٰهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ). اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللّٰهِ، يا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، أَيُّهَا الصّادِقُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِيْنَ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجيهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْكَريمِ، وَالْإِمامِ الْحَليمِ، وَسَمِيِّ الْكَليمِ، اَلصّابِرِ الْكَظيمِ، قائِدِ الْجَيْشِ، اَلْمَدْفُوْنِ بِمَقابِرِ قُرَيْشٍ، صاحِبِ الشَّرَفِ الْأَنْوَرِ، وَالْمَجْدِ الْأَظْهَرِ، وَالْجَبينِ الْأَطْهَرِ (اَلْأَزْهَرِ خ)، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ أَبي اِبْراهيمَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ). اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا اِبْراهيمَ، يا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ، أَيُّهَا الْكاظِمُ، وَأَيُّهَاالْعَبْدُ الصّالِحُ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيرِالْمُؤْمِنِيْنَ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلى خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجيهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْمَعْصُوْمِ، وَالْإِمامِ الْمَظْلُوْمِ، وَالشَّهيدِالْمَسْمُوْمِ، وَالْغَريبِ الْمَغْمُوْمِ، وَالْقَتيلِ الْمَحْرُوْمِ، عالِمِ عِلْمِ الْمَكْتُوْمِ، بَدْرِ

Presented by Ziaraat.Com

النُّجُومِ،شَمْسِ الشُّمُوسِ، وَأَنِيْسِ النُّفُوسِ، اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ طُوْسٍ، اَلرِّضِيِّ الْمُرْتَضىٰ،اَلْمُرْتَجَ الْمُجْتَبىٰ، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضا(صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ). اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبَا الْحَسَنِ، يا عَلِيَّ بْنَ مُوْسَى الرِّضا، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلىٰ خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا إِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ إِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى السَّيِّدِ الْعادِلِ الْعالِمِ، اَلْعامِلِ الْكامِلِ، اَلْفاضِلِ الْباذِلِ، اَلْأَجْوَدِ الْجَوادِ، اَلْعارِفِ بِأَسْرارِ الْمَبْدَءِ وَالْمَعادِ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ، مَناصِ الْمُحِبِّيْنَ يَوْمَ يُنادِ الْمُنادِ، اَلْمَذْكُوْرِ فِي الْهِدايَةِ وَالْإِرْشادِ، اَلْمَدْفُوْنِ بِأَرْضِ بَغْدادَ ،اَلسَّيِّدِ الْعَرَبِيِّ، وَالْإِمامِ الْأَحْمَدِيِّ، وَالنُّوْرِ الْمُحَمَّدِيِّ، اَلْمُلَقَّبِ بِالتَّقِيِّ، اَلْإِمامِ بِالْحَقِّ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامِ. اَلصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبَا جَعْفَرٍ، يا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، أَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوادُ، يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، يا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلىٰ خَلْقِهِ، يا سَيِّدَنا وَمَوْلانا إِنّا تَوَجَّهْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِكَ إِلَى اللّٰهِ، وَقَدَّمْناكَ بَيْنَ يَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، يا وَجِيْهاً عِنْدَ اللّٰهِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰهِ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِكْ عَلَى الْإِمامَيْنِ الْهُمامَيْنِ، اَلسَّيِّدَيْنِ السَّنَدَيْنِ، اَلْفاضِلَيْنِ الْكامِلَيْنِ، اَلْباذِلَيْنِ الْعادِلَيْنِ، اَلْعالِمَيْنِ الْعامِلَيْنِ، اَلْأَوْرَعَيْنِ الْأَطْهَرَيْنِ، اَلنُّوْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ، وَالشَّمْسَيْنِ الْقَمَرَيْنِ، اَلْكَوْكَبَيْنِ الْأَسْعَدَيْنِ، وارِثَيِ الْمَشْعَرَيْنِ، وَأَهْلَيِ الْحَرَمَيْنِ، كَهْفَيِ التُّقىٰ، غَوْثَيِ الْوَرىٰ، بَدْرَيِ الدُّجىٰ، طَوْدَيِ النُّهىٰ، عَلَمَيِ الْهُدىٰ، اَلْمَدْفُوْنَيْنِ بِسُرَّ مَنْ رَأىٰ، كَاشِفَيِ الْبَلْوىٰ وَالْمِحَنِ، صاحِبَيِ الْجُوْدِ وَالْمِنَنِ، اَلْإِمامَيْنِ بِالْحَقِّ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ التَّقِي وَأَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ (صَلَواتُ

Presented by Ziaraat.Com

اللّٰہِ وَسَلامُہُ عَلَیہِما). اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکُما یا أَبَا الْحَسَنِ وَیا أَبا مُحَمَّدٍ، وَیا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَیاحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ، أَیُّہا النَّقِیُّ الْہادِي وَأَیُّہَا الزَّکِیُّ الْعَسْکَرِيُّ، یَابْنَي رَسُوْلِ اللّٰہِ، یَابْنَي أَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ، یا حُجَّتَي اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ أَجْمَعِیْنَ، یا سَیِّدَیْناوَمَوْلَیَیْنا اِنّا تَوَجَّہْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِکُما اِلَی اللّٰہِ، وَقَدَّمْناکُما بَیْنَ یَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْیا وَالْآخِرَۃِ، یا وَجِیہَیْنِ عِنْدَ اللّٰہِ، اِشْفَعا لَنا عِنْدَ اللّٰہِ.

أَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبارِکْ عَلٰی صاحِبِ الدَّعْوَۃِ النَّبَوِیَّۃِ، وَالصَّوْلَۃِ الْحَیْدَرِیَّۃِ، وَالْعِصْمَۃِ الْفاطِمِیَّۃِ، وَالْحِلْمِ الْحَسَنِیَّۃِ، وَالشَّجاعَۃِ الْحُسَیْنِیَّۃِ، وَالْعِبادَۃِ السَّجّادِیَّۃِ، وَالْمَآثِرِ الْباقِرِیَّۃِ، وَالْآثارِ الْجَعْفَرِیَّۃِ، وَالْعُلُوْمِ الْکاظِمِیَّۃِ، وَالْحُجَجِ الرَّضَوِیَّۃِ، وَالْجُوْدِ التَّقَوِیَّۃِ، وَالنَّقاوَۃِ النَّقَوِیَّۃِ، وَالْہَیْبَۃِ الْعَسْکَرِیَّۃِ، وَالْغَیْبَۃِ الْاِلٰہِیَّۃِ، اَلْقائِمِ بِالْحَقِّ، وَالدّاعِي اِلَی الصِّدْقِ اَلْمُطْلَقِ، کَلِمَۃِ اللّٰہِ وَأَمانِ اللّٰہِ وَحُجَّۃِ اللّٰہِ، اَلْغالِبِ بِأَمْرِ اللّٰہِ، وَالنّائِبِ عَنْ حَرَمِ اللّٰہِ، اِمامِ السِّرِّ وَالْعَلَنِ، دافِعِ الْکَرْبِ وَالْمِحَنِ، صاحِبِ الْجُوْدِ وَالْمِنَنِ، اَلْاِمامِ بِالْحَقِّ أَبِي الْقاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، صاحِبِ الْعَصْرِ وَالزَّمانِ، وَخَلِیْفَۃِ الرَّحْمانِ، وَاِمامِ الْاِنْسِ وَالْجانِّ (صَلَواتُ اللّٰہِ وَسَلامُہُ عَلَیْہِ). اَلصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یا وَصِيَّ الْحَسَنِ، وَالْخَلَفَ الصّالِحَ، یا اِمامَ زَمانِنا، اَلْقائِمِ الْمُنْتَظَرِ الْمَہْدِيِّ، یا سَیِّدَنا وَمَوْلانا اِنّا تَوَجَّہْنا وَاسْتَشْفَعْنا وَتَوَسَّلْنا بِکَ اِلَی اللّٰہِ، وَقَدَّمْناکَ بَیْنَ یَدَيْ حاجاتِنا فِي الدُّنْیا وَالْآخِرَۃِ، یا وَجِیہاً عِنْدَ اللّٰہِ، اِشْفَعْ لَنا عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ.

پھر خدا کی بارگاہ میں اپنی حاجت طلب کریں اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہیں:

یا سادَتِي وَمَوالِيَّ، اِنِّي تَوَجَّہْتُ بِکُمْ، أَنْتُمْ أَئِمَّتِي وَعُدَّتِي لِیَوْمِ فَقْرِي وَفاقَتِي وَحاجَتِي اِلَی اللّٰہِ، وَتَوَسَّلْتُ بِکُمْ اِلَی اللّٰہِ، وَبِحُبِّکُمْ وَبِقُرْبِکُمْ أَرْجُو النَّجاۃَ

Presented by Ziaraat.Com

مِنَ اللّٰهِ، فَكُونُوا عِنْدَ اللّٰهِ تَعالٰى رَجائِي، يا سادَاتِي يا أَوْلِياءَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِيْنَ. أَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰؤُلاءِ أَئِمَّتُنا وَساداتُنا وَقادَتُنا وَكُبَرائُنا وَشُفَعائُنا، بِهِمْ أَتَوَلّٰى وَمِنْ عَدائِهِمْ أَتَبَرَّ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ. أَللّٰهُمَّ والِ مَنْ والاهُمْ، وَعادِ مَنْ عاداهُمْ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَالْعَنْ عَلى مَنْ ظَلَمَهُمْ، وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ، وَأَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ، آمِيْنَ يا رَبَّ الْعالَمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنا فِي الدُّنْيا زِيارَتَهُمْ، وَفِي الْآخِرَةِ شَفاعَتَهُمْ، وَاحْشُرْنا مَعَهُمْ وَفِي زُمْرَتِهِمْ وَتَحْتَ لِوائِهِمْ، وَلا تُفَرِّقْ بَيْنَنا وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ. [1]

﴿۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل کی دعا

کتاب ''قبس المصباح'' میں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل کی مختصر سی دعا نقل ہوئی ہے جو یوں ہے:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ وَحُجَّتِكَ صاحِبِ الزَّمانِ إِلّٰا أَعَنْتَنِي بِهِ عَلى جَمِيْعِ أُمُوْرِي، وَكَفَيْتَنِي بِهِ مَؤُونَةَ كُلِّ مُؤْذٍ وَطاغٍ وَباغٍ، وَأَغْنَيْتَنِي بِهِ، فَقَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدِي، وَكَفَيْتَنِي كُلَّ عَدُوٍّ وَهَمٍّ (وَغَمٍّ) وَدَيْنٍ، وَوُلْدِي وَجَمِيْعَ أَهْلِي وَإِخْوانِي، وَمَنْ يُعْنِيْنِي أَمْرُهُ وَخاصَّتِي، آمِيْنَ رَبَّ الْعالَمِيْنَ. [2]

۱۔ مفاتیح الدعوات: ۴۲۵

۲۔ نجم الثاقب: ۷۳۱

Presented by Ziaraat.Com

کتاب ''جنات الخلود'' میں فرماتے ہیں:

مقابلہ کے دن دشمن پر کامیابی اور غلبہ، قرض ادا ہونے اور دوسری تمام چیزوں کے لئے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے اسی دعا کے ذریعہ متوسل ہوں اور اس کتاب میں یہ نکتہ بیان کرنے کے بعد اسی دعا کو ذکر کیا گیا ہے۔[1]

﴿۳﴾

مشکلات کے وقت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل

ہمارا سب سے بڑا فریضہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف توجہ اور آپ سے توسل ہے مخصوصاً جب انسان شدید مشکلات، پریشانیوں اور بیماریوں میں گھرا ہوا ہو۔

اس وقت ہمارا فریضہ ہے کہ ان مشکلات اور پریشانیوں سے نجات کے لئے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہوں کیونکہ وہ ہمارے امور کے سرپرست ہیں۔

لہٰذا مشکلات اور بالخصوص جب اضطراب نے ہمارے پورے وجود کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہو تو ہمیں منتقم آل محمد امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہونا چاہئے اور یہ جان لیں کہ ہماری تمام تر مشکلات غیبت کا نتیجہ ہیں لہٰذا ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آنحضرتؑ کے ظہور کے لئے دعا کریں۔

بحار الانوار میں فرماتے ہیں:

ابوالوفاء شیرازی یوں کہتے ہیں: میں قید میں تھا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا لہٰذا ائمہ اطہار علیہم السلام کا واسطہ دے کر خدا سے راز و نیاز کیا۔ جب شب جمعہ ہوئی تو میں نماز سے فراغت کے بعد سو گیا اور عالم خواب میں رسول اکرمؐ کو دیکھا۔

۱۔ جنات الخلود: ۴۰

پیغمبر اسلامؐ نے خواب میں ان کی راہنمائی فرمائی کہ کون سی مشکل کے لئے کس امامؑ سے متوسل ہوں۔ اور پھر رسول خداؐ نے ان سے فرمایا:

وأمّا صاحب الزّمان فإذا بلغ منک السیف اللّبح ،فاستعن به، فإنّه یعینک ووضع یده علی حلقه.

لیکن صاحب الزمان؛ جب بھی تلوار گردن تک پہنچ جائے اور ہاتھ تمہارے حلق پر رکھا ہو تو ان سے مدد مانگو وہ تمہاری مدد کریں گے۔

ابوالوفاء کہتے ہیں: میں نے عالم خواب میں آواز دی:

یا مولای؛ یا صاحب الزمان؛ ادرکنی فقد بلغ مجهودی.

اے میرے مولا! اے صاحب الزمان! مجھ تک پہنچئے کہ میری جان لب پر آئی ہوئی ہے۔

ابوالوفاء کا بیان ہے: اچانک میں نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا زندان کے اندر زندان بان ہماری زنجیروں کو کھول رہے ہیں۔[1]

''صلاح المومنین'' میں فرماتے ہیں: میرے والد نے یوں فرمایا:

إن دَنا مِنْ نَحْرِکَ السَّیْفُ اسْتَغِثْ بِوَلِیِّ الْعَصْرِ مَوْلاکَ وَقُلْ

یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ أَغِثْنِی ، یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَدْرِکْنِی

فَهُوَ بَابُ اللّٰهِ وَالرَّحْمَةِ وَآلْ غَوْثٌ وَابْنُ الْمُصْطَفٰی فَخْرِ الرُّسُلِ

جب بھی تلوار تمہاری گردن پر ہو تو اپنے مولا حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ سے متوسل ہو اور کہو:

اے امام زمانہ! ہماری مدد کو آیئے، اے صاحب الزمان! مجھ تک پہنچئے۔

وہ باب اللہ اور رحمت الٰہی ہیں وہ سب کی مدد کرنے والے اور فخر انبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ کے فرزند ہیں۔[2]

۱۔ بحار الانوار: ۹۴/۳۳ ۲۔ سلاح المؤمنین: ۱۲۸

Presented by Ziaraat.Com

محدث نوریؒ فرماتے ہیں: حضرت رسول اکرمؐ کے کلام سے ظاہر اًیہ مراد نہیں ہے کہ جب ایسے دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہوں جو اسے قتل کرنا چاہتا ہو تو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متوسل ہوں بلکہ یہ اس بات کا کنایہ ہے کہ جب بھی سختیاں اپنی آخری حد تک پہنچ جائیں اور مخلوق سے کوئی امید نہ ہو اور انسان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے اور چاہے یہ مشکلات دینی ہوں یا دنیاوی۔ چاہے جنات کے شرّ سے ہوں یا انسان کے شرّ سے۔ جیسا کہ صفحہ ۳۷۶ پر مذکور دعا سے بھی یہی مطلب واضح ہوتا ہے۔

لہٰذا مضطر، مجبور اور بیکس کا فریضہ ہے آنحضرتؐ کے حضور میں استغاثہ کرے اور فریاد رسی کرنا آنحضرتؐ کا الٰہی منصب ہے۔

اگر کوئی مضطرب و مجبور اپنی زبان سے یا اہلبیت اطہار علیہم السلام سے منقول دعاؤں کے ذریعہ آنحضرتؐ کو نہ پکار سکے تو وہ خود زبان حال سے استغاثہ کرے یہی کافی ہے یعنی اس کے دل میں ان کی محبت ہو اور ان کی ولایت اور امامت کا اقرار کرتا ہو نیز صرف اس مقدس وجود کو غیبت کے تاریک بیابان میں الٰہی فیض کا واسطہ سمجھتا ہو۔

پس یہ سمجھ لیں اور پہچان لیں کہ جو حج و زیارات کے سفر میں استغاثہ کریں تو حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سوا کوئی دوسرا ان کی مدد نہیں کرتا۔

اس مطلب کے اوپر گواہ خود آنحضرتؐ کا لقب خاص ''غوث'' ہے جو معتبر زیارتوں میں آیا ہے جس کے معنی ''فریاد رسی'' کے ہیں۔ البتہ یہ واضح ہے کہ یہ خدا دادی لقب صرف اسم نہیں ہے بلکہ اسم واقعی ہے اور یہ حقیقت محقق نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس کا مالک اس طرح کی سننے کی قوت اور طاقت کا مالک ہو کہ جو بھی، جہاں کہیں سے بھی اور جس زبان میں پکارے اسے سن لے۔

بلکہ وہ مجبوروں اور بے کسوں کے حالات سے پوری طرح واقفیت رکھتا ہو اس سے بغیر کے وہ استغاثہ و فریاد کریں جیسا کہ آنحضرتؐ نے شیخ مفیدؒ کو اپنے فرمان میں اپنے اس منصب کی وضاحت فرمائی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

وہ ایسی قدرت کے مالک ہیں کہ اگر کوئی مجبور زبان حال سے نجات طلب کر رہا ہو تو اسے بلا کے گرداب سے باہر نکال سکے اور اس مقام کی لیاقت نہیں رکھتا سوائے اس کے جس نے ولایت سے رشتہ مضبوط کرلیا ہے۔

ہمارے قول پر دوسرا گواہ یہ کہ عربوں (اعراب اور بادیہ نشینوں) کے درمیان معروف ہے وہ حضرت کی ذات مقدس کو "ابا صالح" سے تعبیر کرتے ہیں اور اپنے توسل، استغاثے اور شکایات میں اس اسم کے سوا اور کسی اسم سے نہیں پکارتے۔[1]

﴿۴﴾

مشکلات میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے دوسرا توسل

﴿یافارس الحجاز﴾

روایت ہوئی ہے:

اگر کسی مومن کو کسی دینی یا دنیاوی مشکل کا سامنا ہو تو وہ صحراء میں جائے اور اس دعا کو ستر مرتبہ پڑھے انشاءاللہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی جانب سے اس کی مدد ہوگی۔

یا فارِسَ الْحِجازِ أَدْرِکْنِي، یا أَبا صالِحِ الْمَهْدِيّ أَدْرِکْنِي، یا أَبَا الْقاسِمِ أَدْرِکْنِي أَدْرِکْنِي وَلاتَدَعْنِي، فَإِنّي عاجِزٌ ذَلِیلٌ.[2]

۱۔ نجم الثاقب: ۳۲۷

۲۔ منتخب الصوم: ۱۹۶

Presented by Ziaraat.Com

﴿۵﴾

مشکلات میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے دیگر توسل

﴿یامحمد و یا علیّ.....﴾

بزرگ عالم مرحوم عراقی کتاب ''دارالسلام'' میں لکھتے ہیں: ملاّ قاسم رشتی نے نقل فرمایا:

میں اصفہان گیا ہوا تھا پنجشنبہ کے علاوہ ایک دن مقبرہ تخت فولاد کی زیارت کی غرض سے نکلا، اس شہر میں مسافر تھا اور مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ لوگ شب جمعہ قبور کی زیارت کے لئے جاتے ہیں لیکن بقیہ دنوں میں مقبرہ میں بھیڑ نہیں ہوتی اور وہاں کوئی چیز بھی نہیں ملتی۔ راستے میں چلتے ہوئے حقہ پینے کو دل چاہا تو میرے ساتھ موجود خادم نے کہا: یہاں شب جمعہ کے علاوہ کوئی چیز دستیاب نہیں ہوتی۔

میں نے کہا: صرف حقہ کی وجہ سے ان بزرگوں کی زیارت کا ارادہ ترک نہیں کروں گا کہ جو اس قبرستان میں دفن ہیں۔ میں نے اپنا سفر جاری رکھا اور قبرستان میں پہنچ گیا سورۂ فاتحہ پڑھنے میں مشغول تھا کہ اچانک میں نے ایک شخص کو دیکھا جو صحن کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔

اس شخص نے کہا: ملاّ قاسم! جب تم اس جگہ وارد ہوئے تو کیوں سنت پیغمبرؐ پر عمل کرتے ہوئے سلام نہیں کیا؟ میں بہت شرمندہ ہوا اور معذرت کرنے کے بعد کہا: چونکہ دور تھا اور میں چاہتا تھا کہ نزدیک پہنچ کر سلام کروں گا۔

فرمایا: نہیں تم اہل علم لوگوں کے پاس ادب نہیں ہے!

میرے دل پر ان کی عجیب ہیبت طاری ہوگئی نزدیک گیا اور سلام کیا اور انہوں نے مجھے جواب دیا اور میرے ماں باپ کا نام لے کر فرمایا: چونکہ تمہارے باپ کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی اس لئے انہوں نے نذر کی تھی کہ اگر پروردگار عالم نے انہیں کوئی فرزند عطا کیا تو اسے اہل علم متقیوں میں قرار

Presented by Ziaraat.Com

دے۔خدا نے انہیں تم کو عنایت کیا اور انہوں نے بھی اپنی نذر پوری کی۔

ہم نے عرض کیا: جی ہاں! میں نے یہ ماجرا سنا ہے۔

پھر فرمایا: اگر تم حقہ پینا چاہتے ہو تو وہ میرے سامان میں موود ہے اسے باہر نکالو تیار کرو میں بھی تمہارے ساتھ پیؤں گا۔

میں نے چاہا کہ اپنے خادم کو حقہ تیار کرنے کا حکم دوں لیکن جیسے ہی میرے ذہن میں خیال پیدا ہوا انہوں نے مجھ سے فرمایا: نہیں تم خود تیار کرو۔

ہم نے عرض کیا: جی ضرور، میں نے حقہ تیار کیا اور خود پیا اور پھر انہیں دیا، انہوں نے بھی پیا اور مجھے واپس دے دیا اور فرمایا: کچھ دن ہوئے میں اس شہر میں آیا ہوں لیکن مجھے اس شہر کے لوگوں سے اور شہر میں داخل ہونے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔اور اب ایک دوست کو دیکھنے کی غرض سے مازندران جانا چاہتا ہوں۔پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا: اس مقبرہ میں کچھ پیغمبروں کی قبریں ہیں، اٹھو اور میرے ساتھ ان کی زیارت کرو۔

وہ اٹھے اور اپنا تھیلا بھی اٹھایا اور میں بھی ان کے ساتھ چل دیا، ہم ایک ساتھ چلتے گئے اور ایک جگہ پر پہنچے اور فرمایا: یہاں انبیاء کی قبریں ہیں پھر زیارت پڑھی جسے میں نے کبھی کتابوں میں نہیں دیکھا۔میں نے ان کے ہمراہ زیارت پڑھی۔پھر وہ قبروں سے دور ہوئے اور کہا:

میں مازندران جانا چاہتا ہوں مجھ سے کوئی چیز مانگنا چاہو تو مانگ سکتے ہو۔

میں نے ان سے چاہا کہ مجھے علم کیمیا کی سکھائیں۔فرمایا: نہیں سکھاؤں گا، میں نے اصرار کیا۔

فرمایا: رزق وروزی مقدر ہے اور جو چاہتے ہو آخری عمر میں تمہیں ملے گا۔

ہم نے کہا: اگر مجھے اس فقر ودربدری سے نجات مل جائے تو کیا ہو جائے گا۔

فرمایا: دنیا کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

میں نے عرض کیا: میں نے اسے دنیا طلبی کے لئے نہیں مانگا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا: پھر کیوں اس چیز کو طلب کیا جو دنیا سے متعلق ہے؟

لیکن میں نے پھر اپنی درخواست پر اصرار کیا۔

فرمایا: اگر تم نے ہم کو مسجد سہلہ میں دیکھا تو وہاں تعلیم دوں گا۔

ہم نے عرض کیا: پس پھر کوئی دعا تعلیم فرمایئے۔

فرمایا: میں تمہیں دو دعائیں تعلیم دوں گا ایک خود تم سے مخصوص ہے اور دوسری دعا سب کے لئے ہے۔ اگر کوئی مومن کسی بلا میں گرفتار ہو اور اسے پڑھے تو یہ حتمی طور پر مؤثر ثابت ہوگی پھر انہوں نے دونوں دعائیں پڑھیں۔

میں نے عرض کیا! افسوس میرے پاس قلم اور کاغذ نہیں ہے کہ لکھ سکوں اور میں اسے یاد نہیں کر سکتا۔

فرمایا: میرے پاس قلم اور کاغذ ہے تھیلے سے نکال لو۔ تھیلے میں ہاتھ ڈالا لیکن وہاں نہ حقہ تھا اور نہ ہی دوسرے وسائل جو اس سے پہلے تھے، اس میں صرف ایک قلمدان تھا اور ان دو دعاؤں کے لکھنے کے برابر کاغذ تھا، میں حیرت زدہ ہوا، تیز لہجے میں مجھ سے فرمایا: جلدی کرو دیر نہ کرو مجھے جانا ہے۔

میں بھی اضطراب کے عالم میں لکھنے کے لئے تیار ہو گیا، پہلے مخصوص دعا لکھوائی اور پھر جب دوسری دعا پر پہنچے تو اس طرح فرمایا:

" يا مُحَمَّدُ يا عَلِيُّ يا فَاطِمَةُ يا صاحِبَ الزَّمَانِ أَدْرِكْنِي وَ لا تُهْلِكْنِي.

میں نے دعا کی عبارت میں غور کیا اور انہوں نے مجھے فکر میں ڈوبا ہوا پایا تو کہا: کیا تم عبارت کو غلط سمجھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! چونکہ چار لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے اس لئے اس کے بعد آنے والے فعل کو جمع ہونا چاہئے۔

فرمایا: تم غلطی کر رہے ہو اس لئے کہ اس زمانہ میں پوری دنیا کو نظم دینے والے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ

Presented by Ziaraat.Com

اشریف ہیں اوران کے علاوہ کوئی اور عالَم میں تصرف نہیں کرتا ہم دعا میں حضرت محمدؐ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نام امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں شفاعت کے لئے لیتے ہیں اور مدد صرف ان سے مانگتے ہیں۔[۱]

ہم نے دیکھا جواب متین ہے، لکھنے لگا جب دعا تمام ہوگئی تو سر اوپر اٹھایا چاروطرف دیکھا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آیا، نوکر سے پوچھا اس نے کہا ہم نے ہرگز کسی کو نہیں دیکھا، ایک عجیب سی کیفیت مجھ پر طاری ہوگئی جو کبھی نہ ہوئی تھی اسی حالت میں حاجی کرباسی کے گھر گیا۔

انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ کو بخار ہے؟

ہم نے کہا: نہیں اور سارا ماجرا ان سے بیان کیا۔

انہوں نے کہا: یہ دعا مجھے آقا محمد بید آبادی نے تعلیم دی ہے اور فلاں کتاب کی پشت پر تحریر ہے وہ اٹھے اور وہ کتاب لائے اس پر یوں لکھا تھا: ''أَدْرِكْنِي وَ لاٰ تُهْلِكْنِي''

اسے مٹا کر یوں لکھ دیا: ''أَدْرِكْنِي وَ لاٰ تُهْلِكْنِي''[۲]

﴿۶﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ایک اور توسل

﴿یاصاحب الزّمان﴾

روایت ہوئی ہے: جو کوئی بھی غمگین و پریشان حال ہو تو وہ ستر مرتبہ کہے:

یا اَللّٰهُ یا مُحَمَّدُ یا عَلِیُّ یا فَاطِمَةُ یا صاحِبَ الزَّمانِ أَدْرِكْنِي وَ لاٰتُهْلِكْنِي.[۳]

۱۔ اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نہیں تھے۔

۲۔ دارالسلام عراقی: ۳۱۷ ۳۔ منہاج العارفین: ۴۸۳

Presented by Ziaraat.Com

﴿۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے دیگر توسل

کتاب ''التحفۃ الرضویہ'' میں لکھتے ہیں:

نماز مغرب کے بعد پیغمبرؐ اور آپ کی پاک آل علیہم السلام پر سو مرتبہ صلوات بھیجو، پھر ستر مرتبہ کہو:

یا اَللّٰهُ یا مُحَمَّدُ یا عَلِیُّ یا فاطِمَةُ یا حَسَنُ یا حُسَیْنُ یا صاحِبَ الزَّمانِ أَدْرِکْنِیْ یا صاحِبَ الزَّمانِ. پھر پیغمبر اسلامؐ پر سو مرتبہ صلوات بھیجو اور اپنی حاجت طلب کرو۔

صاحب کتاب ''التحفۃ الرضویہ'' مزید لکھتے ہیں:

سید علامہ میرے والد محترم نے فرمایا: یہ عمل اہم امور کے لئے مجرب ہے۔[1]

﴿۸﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ایک اور توسل

﴿یا حجة القائم﴾

بزرگ عالم دین، فقیہ، زاہد سید محمد ہندی نجفیؒ اور وہ بزرگ عالم سید حسن قزوینی سے اور وہ سید حسین شوشتری سے (جو کہ امام جماعت تھے) اور وہ اپنے اساتید سے نقل کرتے ہیں:

مشکلات اور پریشانیوں کے وقت سر برہنہ رو بہ قبلہ کھڑے ہو اور پانچ سو ستر (۵۷۰) مرتبہ کہو:

''**یا حُجَّةُ الْقائِمُ**'' آزمودہ عمل ہے۔[2]

۱۔ التحفۃ الرضویۃ: ۱۵۰ ۲۔ تکالیف الأنام في غیبة الامام: ۲۵۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۹﴾

بیماری سے نجات کے لئے توسل

اس نام سے توسل کہ جس سے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے تمام ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ داؤد بن زربی کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں سخت بیماری میں مبتلا ہوگیا اور میری بیماری کی خبر حضرت امام صادق علیہ السلام تک پہنچی تو آنحضرتؑ نے میرے لئے یوں تحریر فرمایا:

مجھ تک تمہاری بیماری کی خبر پہنچی، تم ایک صاع[1] گندم خریدو اور پیٹھ کے بل لیٹ جاؤ اور گندم کو اپنے سینہ پر ڈال کر یوں کہو:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي إِذَا سَأَلَکَ بِهِ الْمُضْطَرُّ کَشَفْتَ مَابِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَکَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ، وَجَعَلْتَهُ خَلِيْفَتَکَ عَلٰى خَلْقِکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي.

پھر بیٹھ جاؤ اور اپنے اطراف سے گندم جمع کرلو اور پھر یہی دعا پڑھو اور پھر گندم کو ایک ایک مدّ (ہر مدّ دس سیر کے برابر ہے) میں تقسیم کرو اور ان میں سے ہر حصہ ایک ایک مسکین کو دے دو اور اس وقت بھی یہی دعا پڑھو۔

داؤد کہتے ہیں: میں نے یہ عمل انجام دیا اور گویا سختیوں کی زنجیر سے آزاد ہوگیا، بہت سے افراد نے اس عمل کو انجام دیا اور اس سے مستفید ہوئے۔[2]

۱۔ ایک صاع، ۳۹ سیر اور تقریباً ایک من کے برابر ہوتا ہے۔

۲۔ بحار الانوار: ۹۵/۳۵، المصباح: ۱۹۹

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

آٹھواں باب

عریضے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

آٹھواں باب

عریضے

مؤثر توسل اور استغاثے کی قسموں میں سے کریم مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھنا ہے، اس عمل کی تاثیر حیرت انگیز ہے کیونکہ ہمارے مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اپنے چاہنے والوں کے ساتھ بہت زیادہ محبت وشفقت سے پیش آتے ہیں جیسا کہ روایت میں وارد ہوا ہے۔مؤلف نے بارہا آنحضرتؑ کی خدمت میں عریضہ لکھا اور اس کے حیرت انگیز آثار وفوائد مشاہدہ کئے ہیں۔

ہم اس باب میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں لکھے جانے والے مختلف عریضے اور ان سے متعلق بزرگوں سے منسوب حکایتیں بیان کریں گے۔

کتاب ''التحفۃ الرضویۃ'' میں فرماتے ہیں :علامہ سید محمد تقی اصفہانیؒ اپنی کتاب میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے معجزات کے بارے میں ترتیب دی گئی فصل میں بیان فرماتے ہیں:

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے روشن اور نورانی معجزات اور آشکار کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضرتؑ کی خدمت میں عریضہ بھیجنے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں اس امر کا آنکھوں سے مشاہدہ کیا گیا ہے اور یہ آزمودہ عمل ہے۔

علامہ شیخ عبدالحسین امینی آنحضرتؑ سے متوسل ہوئے اور اس کے بعد جو واقعہ ان کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

پیش آیا انہوں نے اس سے متعلق یہ حیرت انگیز حکایت نقل کی ہے مگر مجھے اسے اس کتاب میں بیان کرنے کی اجازت نہیں ہے۔لیکن صرف اتنا عرض کروں کہ آنحضرتؑ کی خدمت اقدس میں عریضہ لکھنے کے بعد ان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔پھر انہوں نے مزید فرمایا: میں نے اہم امور اور حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل کا تجربہ کیا ہے[1]

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا واقعہ

محدث نوریؒ کتاب ''جنۃ المأوی'' میں لکھتے ہیں:سید محمد ابن جناب سید عباس ایک متقی و پرہیز گار اور عبادت گذار شخص تھے (کہ جو عباس شرف الدین کے خاندان سے تھے) جو لبنان میں جبل عامل کے نزدیک جشیث[2] کے نام سے ایک دیہات میں رہتے تھے۔

ان کا ایک واقعہ ہے کہ کچھ افراد نے ان کے حقوق پر تجاوز کیا اور ان پر ظلم وستم کئے اور خوف و وحشت کی وجہ سے یہ سخت فقر کے باوجود اپنے وطن کو ترک کرنے پر مجبور ہو گئے اور وطن سے جاتے وقت ان کے پاس ایک دن کی ضروریات کے لئے بھی خرچہ نہیں تھا ان سب کے باوجود باغیرت ایسے کہ کسی سے مدد کی درخواست کرنا گوارا نہ کرتے۔

وہ ایک مدت تک یوں ہی گھومتے رہے اور اسی دوران خواب و بیداری میں ان کے ساتھ بہت حیرت انگیز واقعہ پیش آیا اور بالآخر نجف اشرف پہنچے اور وہاں مجاور ہو گئے صحن مقدس میں اوپر کے ایک کمرے میں سکونت اختیار کی۔

وہ ان دنوں میں بھی فقر کی وجہ سے شدید مشکلات میں کا شکار تھے، چند لوگوں کے علاوہ انہیں کوئی نہیں جانتا تھا اور وطن کو ترک کرنے کے پانچ سال کے بعد اس دار فانی کو الوداع کہہ گئے۔

۱۔النجم الرضویۃ:۱۵۹

۲۔یہ کلمہ ''جبّ'' اور ''شیث'' سے مرکب ہوا ہے کہ جو حضرت شیث نبی علیہ السلام سے منسوب ایک کنویں کا نام ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اپنی حیات کے ایام میں وہ کبھی کبھار میرے پاس آتے جاتے تھے اور وہ بہت عفیف، باحیا اور باادب شخص تھے۔ اہلبیت اطہار علیہم السلام کی مراسم عزاداری کے لئے بھی میرے پاس آتے اور کبھی مجھ سے بطور امانت تنگ دستی کے ختم ہونے کی دعاؤں کی کچھ کتابیں بھی لے جاتے۔

ان کی زندگی کا یہ عالم تھا کہ روزانہ کی غذا کے لئے ان کے پاس چند کھجوروں کے سوا کچھ نہ تھا اسی لئے وہ روزی میں وسعت کے لئے منقول دعائیں پابندی سے پڑھتے تھے۔

وہ بعض دنوں میں حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھتے اور چالیس روز تک اس عمل کو انجام دیتے، وہ ہر روز آفتاب طلوع سے پہلے دریا کی طرف کھلنے والے شہر کے چھوٹے دروازے سے شہر سے باہر جاتے اور دائیں جانب ایک فرسخ یا اس سے بھی زیادہ دور جاتے کہ کوئی بھی انہیں نہ دیکھتا۔ اس کے بعد گیلی مٹی میں اپنا عریضہ رکھ کر نواب اربعہ میں سے کسی ایک کے حوالہ کرتے اور پھر پانی میں ڈال دیتے تھے۔ اس عمل کو ۳۸ یا ۳۹ دن تک انجام دیا اور واپس آ گئے۔

انہوں نے مجھ سے بیان کیا: ایک روز عریضہ پانی میں ڈالنے کے بعد واپس آ رہا تھا سر جھکائے ہوئے چل رہا تھا کہ اچانک راستہ میں ایک شخص کو دیکھا جو میرے پیچھے آ رہا تھا اور اس نے عربوں کی طرز کا لباس پہنا ہوا تھا۔

اس نے مجھے سلام کیا اور میں نے بہت آہستہ سے اس کے سلام کا جواب دیا اور میں نے توجہ نہ دی، وہ تھوڑی دور اور میرے ساتھ چلے اور میں ویسے ہی افسردہ رنجیدہ تھا، پھر انہوں نے میرے دیہات کے لوگوں کے لہجہ میں مجھ سے فرمایا:

سید محمد! تمہاری کیا حاجت ہے کہ آج ۳۸ یا ۳۹ روز سے طلوع آفتاب سے پہلے تم نجف اشرف سے باہر جاتے ہو اور فلاں جگہ جاتے ہو اور پانی میں اپنا عریضہ ڈالتے ہو؟ کیا تم یہ سوچتے ہو کہ تمہارا امام تمہاری حاجت سے باخبر نہیں ہے؟!

سید محمد کہتے ہیں: میں ان کی باتوں سے حیرت زدہ ہو گیا کیونکہ میں نے اس بارے میں کسی کو

Presented by Ziaraat.Com

بھی نہیں بتایا تھا اور کسی نے مجھے دیکھا بھی نہیں تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جبل عامل کے لوگوں میں سے نجف اشرف میں کوئی ایسا نہیں تھا کہ جسے میں نہ پہچانتا ہوں اور انہوں نے جو لباس پہنا ہوا تھا، ویسا لباس جبل عامل میں رائج نہ تھا۔

میرے دل میں آیا کہ میری سب سے بڑی تمنا پوری ہوگئی اور میں عظیم الٰہی نعمت سے سرفراز ہوگیا ہوں اور یہ شخص وہی حجت خدا یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔

البتہ اس سے پہلے میں نے سنا تھا کہ آنحضرتؑ کے دست مبارک بہت لطیف اور نرم ہیں اور کوئی ہاتھ اس طرح نہیں ہے لہذا میں نے اپنے آپ سے کہا: ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھائیں اگر ہاتھ اسی طرح ہی ہوئے تو حضرتؑ کی خدمت میں شرفیاب ہونے کے آداب بجالاؤں گا۔

اسی سوچ میں تھا کہ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور انہوں نے بھی اپنا دست مبارک میری بڑھایا، ان سے مصافحہ کیا تو بہت زیادہ نرمی ولطافت کا احساس ہوا یقین ہوگیا کہ میں کامیاب ہوگیا ہوں۔ سر اٹھایا تو آنحضرتؑ کے سامنے تھا میں نے دست مبارک کو بوسہ دینا چاہا لیکن ہمیں کوئی نظر نہ آیا۔[1]

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو عریضہ لکھنے کا دوسرا واقعہ

محدث نوریؒ فرماتے ہیں: فاضل دانشور اور بلند معنوی رتبہ کے مالک مرحوم مرزا ابراہیم شیرازی حائریؒ نے فرمایا ہے:

شیراز میں مجھے ایک اہم حاجت درپیش آگئی جس نے میری فکر کو پراکندہ کر دیا تھا اور میں سخت پریشان تھا انہی میں سے ایک حاجت سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا شرف تھا، مجھے دریائے کرم وعنایت حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں استغاثہ اور توسل کے سوا کوئی دوسرا راستہ دکھائی نہ دیا۔

۱۔ جنت المأوی: ۲۴۸، نجم الثاقب: ۴۲۱

Presented by Ziaraat.Com

میں نے ائمہ اطہار علیہم السلام سے روایت عریضۂ حاجت کے ذریعہ اپنی حاجتیں لکھیں اور غروب کے وقت چھپ کر شہر شیراز سے باہر نکلا اور حوض کی مانند ایک ایسی جگہ آیا جہاں پانی جمع تھا، میں نے وہاں کھڑے ہو کر نواب اربعہ میں سے ابوالقاسم حسین بن روحؒ کو پکارا، ان کو سلام کیا اور کہا اس عریضہ کو اپنے اور تمام انسانوں کے سید و سردار کی خدمت میں پہنچا دیجئے اور پھر عریضہ پانی میں ڈال دیا اور واپس آ گیا اور خدا کے سوا میری اس رفت و آمد اور میرے اس عمل کو کسی اور نے نہ دیکھا۔ غروب کے بعد میں شہر میں پہنچ گیا اور دوسرے دروزے سے داخل ہوا، میں اپنے گھر گیا اور کسی سے اس واقعہ کا ذکر نہ کیا۔

دوسرے روز صبح سویرے میں اپنے حدیث کے استاد کے پاس گیا اور ایک گروہ کے ساتھ ہم ان کے حضور جمع تھے جب مجلس سج گئی تو اتنے میں ایک شریف و نجیب سید آیا جس نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے حرم کے خادموں کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا، انہوں نے سلام کیا اور استاد کے پاس بیٹھ گئے۔ میں اور دوسرے تمام شاگرد انہیں نہیں جانتے تھے اور اس کے بعد بھی ہم نے انہیں نہ تو شیراز میں دیکھا اور نہ ہی کسی اور جگہ۔

انہوں نے میری طرف رخ کیا اور مجھے میرے نام سے آواز دی اور کہا: تمہارا عریضہ اپنے مولا حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچا دیا۔

میں اس کلام سے مبہوت ہو گیا اور دوسرے افراد بھی ان کی بات نہ سمجھ سکے، اسی وجہ سے لوگوں نے بھی پوچھا ماجرا کیا ہے؟

انہوں نے فرمایا: کل رات خواب میں ایک گروہ کو دیکھا جو سلمان محمدی کے اطراف میں کھڑے ہیں ان کے پاس بہت سے عریضے تھے اور وہ انہیں دیکھ رہے تھے جب مجھے دیکھا تو بلا کر کہا: فلاں شخص کے پاس جاؤ اور اس سے کہو! (جب کہ ہاتھوں کو بلند کیا ہوا تھا) یہ تمہارا عریضہ ہے۔

میں نے دیکھا کہ عریضہ پر مہر لگی ہوئی ہے کہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچ

Presented by Ziaraat.Com

گیا ہے اور اس کے بعد اس پر مہر لگی ہے۔لہذا میں نے سمجھا جس کی حاجت پوری ہو جائے اس کے عریضہ پر مہر لگا دی جاتی ہے اور جس کی حاجت پوری نہیں ہوتی اس کا عریضہ ویسے ہی واپس ہو جاتا ہے۔

مجلس درس میں حاضر افراد نے پوچھا: کیا اس شخص کا خواب سچا ہے؟ میں نے ان سے واقعہ بیان کیا اور قسم کھائی کہ کوئی اس واقعہ سے باخبر نہ تھا، میرے دوستوں نے مجھے مبارک باد دی کہ تمہاری حاجت پوری ہوگئی اور وہی کچھ ہوا کہ جس کے بارے میں انہوں نے کہا تھا۔

زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ میں نے کربلائے حسینی علیہ السلام کی طرف ہجرت کی اور اب بھی کربلا میں ساکن ہوں اور میں نے عریضہ میں جو حاجتیں لکھی تھیں سب پوری ہوگئیں پروردگار عالم کا شکر گذار ہوں اور اولیاء الٰہی پر درود بھیجتا ہوں۔[1]

مرحوم علامہ شیخ علی اکبر نہاوندیؒ فرماتے ہیں: اخلاق کے بزرگ استاد مرحوم حاج مرزا علی قاضی طباطبائی تبریزیؒ نے وقت عصر روز جمعہ یکم ربیع الاول ۱۳۵۸ھ کو نجف اشرف میں ہم سے ایک واقعہ نقل فرمایا: ان کے ایک دوست (جس کا نام ذکر نہیں کیا) نے پندرہ شعبان کو حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھا اور اسے پانی میں ڈال دیا جیسا کہ اس شہر میں رائج تھا۔

کچھ دنوں بعد ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: تمہارا عریضہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچ گیا ہے، شب عاشورا تمہارے پاس آؤں گا اور تمہیں امامؑ کی خدمت میں لے چلوں گا۔

ہم نے وہ تمام عبادتیں جو امامؑ کی خدمت میں حضور کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے ضروری تھیں انجام دیں وہ شخص اپنے وعدے کے مطابق آیا اور ہمیں پلک جھپکنے میں اس جزیرے میں لے گیا جہاں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ساکن تھے۔

۱۔دار السلام: ۲/۲۶۴

Presented by Ziaraat.Com

میں نے وہاں ایسی چیزیں دیکھیں جن کی توصیف بیان نہیں کی جاسکتی۔اس جزیرہ میں انبیاء علیہم السلام اوران کے اوصیاء علیہم السلام کی ارواح مطہر موجود تھیں، وہاں عظمت الٰہی کے آثار اس طرح مشاہدہ کئے کہ بے ہوش ہوگیا۔مجھے نہیں معلوم کہ میں نے امامؑ کو دیکھا یا نہیں؟ ہاں البتہ اس شخص نے پلک جھپکنے سے بھی پہلے مجھے میرے گھر پہنچادیا۔[1]

﴿۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا طریقہ

ہم نے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھنے کے مختصر فوائد ذکر کئے اب یہاں عریضہ لکھنے کا طریقہ پیش خدمت ہے۔

ذیل میں مذکورہ عبارت کو کاغذ پر لکھیں اور ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی امامؑ کی ضریح میں ڈال دیں یا پھر اس کاغذ کو تہہ کریں اور پاک مٹی لے کر گیلا کریں اور اس کاغذ کو اس کے اندر رکھ کر چشمہ یا نہر یا کسی گہرے کنویں میں ڈال دیں۔یہ عریضہ انشاء اللہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچ جائے گا اور آنحضرتؑ خود اس کی حاجت پوری کریں گے۔

عریضہ لکھنے کا طریقہ یوں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كَتَبْتُ يا مَوْلايَ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ مُسْتَغِيْثاً، وَشَكَوْتُ ما نَزَلَ بِي مُسْتَجِيْراً بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، ثُمَّ بِكَ مِنْ أَمْرٍ قَدْ دَهَمَنِي، وَأَشْغَلَ قَلْبِي، وَأَطالَ فِكْرِي، وَسَلَبَنِي

۱۔البحر ی الحسان: ص ۱۲۸، المسک الاذفر.

Presented by Ziaraat.Com

بَعْضَ لُبّي، وَغَيَّرَ خَطِيْرَ نِعْمَةِ اللّٰهِ عِنْدِي، أَسْلَمَنِي عِنْدَ تَخَيُّلِ وُرُوْدِهِ الْخَلِيْلُ، وَتَبَرَّأَ مِنِّي عِنْدَ تَرائِي اقْبالِهِ اِلَيَّ الْحَمِيْمُ، وَعَجَزَتْ عَنْ دِفاعِهِ حِيْلَتِي، وَخانَنِي فِي تَحَمُّلِهِ صَبْرِي وَقُوَّتِي.

فَلَجَأْتُ فِيْهِ اِلَيْكَ، وَتَوَكَّلْتُ فِي الْمَسْأَلَةِ لِلّٰهِ جَلَّ ثَناؤُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ فِي دِفاعِهِ عَنِّي، عِلْماً بِمَكانِكَ مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ، وَلِيِّ التَّدْبِيْرِ وَمالِكِ الْأُمُوْرِ، وَاثِقاً بِكَ فِي الْمُسارَعَةِ فِي الشَّفاعَةِ اِلَيْهِ جَلَّ ثَناؤُهُ فِي أَمْرِيْ، مُتَيَقِّناً لِإِجابَتِهِ تَبارَكَ وَتَعالٰى اِيّاكَ بِإِعْطائِي سُؤْلِي.

وَأَنْتَ يا مَوْلايَ جَدِيْرٌ بِتَحْقِيْقِ ظَنِّي وَتَصْدِيْقِ أَمَلِي فِيْكَ فِي أَمْرِ كَذا وَكَذا كَذا وَكَذا کی جگہ اپنی حاجات لکھیں۔

فِيْما لا طاقَةَ لِي بِحَمْلِهِ، وَلا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ، وَاِنْ كُنْتَ مُسْتَحِقّاً لَهُ وَلِأَضْعافِهِ بِقَبِيْحِ أَفْعالِي وَتَفْرِيْطِي فِي الْواجِباتِ الَّتِي لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ،فَأَغِثْنِي يا مَوْلايَ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهَفِ، وَقَدِّمِ الْمَسْأَلَةَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي أَمْرِي، قَبْلَ حُلُوْلِ التَّلَفِ، وَشَماتَةِ الْأَعْداءِ، فَبِكَ بُسِطَتِ النِّعْمَةُ عَلَيَّ.

وَاسْأَلِ اللّٰهَ جَلَّ جَلالُهُ لِي نَصْراً عَزِيْزاً، وَفَتْحاً قَرِيْباً، فِيْهِ بُلُوْغُ الْآمالِ، وَخَيْرُ الْمَبادِي، وَخَواتِيْمُ الْأَعْمالِ، وَالْأَمْنُ مِنَ الْمَخاوِفِ كُلِّها فِي كُلِّ حالٍ، اِنَّهُ جَلَّ ثَناؤُهُ لِما يَشاءُ فَعّالٌ، وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فِي الْمَبْدَءِ وَالْمَآلِ.

عرضہ لکھنے کے بعد چشمہ یا نہر یا کسی گہرے کنویں کے قریب آئیں اور حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نائبین "عثمان بن سعید عمری، محمد بن عثمان، حسین بن روح، علی بن محمد سمری" میں سے کسی ایک کو مخاطب کر کے کہیں:

يا فُلانَ بْنَ فُلانٍ، سَلامٌ عَلَيْكَ، أَشْهَدُ أَنَّ وَفاتَكَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَأَنَّكَ حَيٌّ

Presented by Ziaraat.Com

عِنْدَ اللّٰهِ مَرْزُوْقٌ، وَقَدْ خاطَبْتُکَ فِي حَياتِکَ الَّتِي لَکَ عِنْدَاللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَهٰذِهِ رُقْعَتِي وَ حاجَتِي اِلٰى مَوْلاٰنا عَلَيْهِ السَّلام، فَسَلِّمْها اِلَيْهِ، فَاَنْتَ الثِّقَةُ الْاَمِيْنُ.

پھر نہر، کنویں یا چشمہ میں عریضہ ڈال دیں انشاءاللہ عریضہ میں لکھی حاجت پوری ہوگی۔[1]

اس عبارت کے بعد مرحوم مجلسیؒ فرماتے ہیں: ان روحانی حالات میں عریضہ ڈالتے وقت تصور کریں کہ یہ آنحضرتؑ کے سپرد کر رہے ہیں کیونکہ یہ عریضہ آپ کے دست مبارک میں پہنچے گا اور خدا کے لطف سے حاجات پوری ہوں گی۔[2]

محدث نوریؒ فرماتے ہیں: اس روایت سے استفادہ کیا جاتا ہے کہ جس طرح غیبت صغریٰ کے زمانہ میں چار نائب لوگوں کی حاجتوں، عریضوں اور خطوط کو حضرت تک پہنچانے کے لئے واسطہ تھے اسی طرح یہ غیبت کبریٰ میں بھی یوسف زہرا حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہمرکاب ہیں اور اس عظیم منصب سے سرفراز ہیں۔ نیز اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ احسان، جود و کرم، فضل اور حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی برکتیں روئے زمین کے ہر حصہ پر سب کے لئے مہیا ہیں، بیکس جس کا کوئی نہیں ہے، حیران جس پر سکتہ کی کیفیت طاری ہے ان سب کے لئے باب ہدایت کھلا ہوا ہے سچی نیت، شفاف باطن اور پاکیزہ طینت کے ہمراہ انہیں بلائے تو یقیناً آنحضرتؑ اپنے لطف کی بنا پر جواب دیں گے اور اگر علم و دانش کا پیاسا ہے، اگر راستہ بھٹک گیا ہے تو اسے جام علم و ہدایت سے سیراب فرمائیں گے اور اگر بیمار ہے تو لباس عافیت عطا فرمائیں گے۔

یہاں جو نتیجہ مقصود ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح واقعات اور حکایات پر توجہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف ہمیشہ لوگوں کے درمیان حاضر اور ان کے احوال پر ناظر ہیں، بلاؤں کے دور کرنے پر قادر اور سارے اسرار پنہانی سے واقف ہیں۔

۱۔ المصباح: ۵۳۱، البلد الامین: ۲۲۷، منہاج العارفین: ۴۴۸

۲۔ بحار الانوار: ۹۴/ ۳۶

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؑ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہونے کی بنا پر حضرت لوگوں کی امامت وخلافت کے منصب سے خارج نہیں ہیں اور کبھی بھی اپنی ریاست الٰہیہ کے آداب ورسوم سے غافل نہیں ہوتے اور اپنی قوت ربانی سے معذور ہونے کا اظہار نہیں کیا۔ جب بھی وہ کسی مشکل کو حل کرنا چاہیں حتی وہ مشکلات جو لوگوں کے دلوں میں ہیں اور انہوں نے اس کا کسی سے اظہار نہیں کیا ہے ان کو بھی بغیر سنے اور دیکھے حل فرما سکتے ہیں اگر کوئی کتاب مورد نظر ہو اور کسی عالم کے درد کی دوا ہو تو کبھی اسے دعا تعلیم فرماتے ہیں اور کبھی عالم خواب میں اس کے مرض کی دوا بتا دیتے ہیں۔

جو کچھ دیکھا اور سنا گیا ہے کہ مضطرب اور حاجت مند افراد صداقت، نہایت عجز وناتوانی کے ساتھ آنحضرتؑ سے شکایت کرتے ہیں اور مشکلات سے نجات کے لئے دعا کرتے ہیں لیکن اجابت دعا بلاؤں کے برطرف ہونے کا کہیں پتہ نہیں چلتا، اس کی یہ وجہ ہے کہ کبھی دعا کی اجابت وقبولیت کے لئے کوئی مانع ہوتا ہے اور اکثر اوقات یہ موانع دعا کرنے والے شخص سے مربوط ہوتے ہیں بلکہ یہ امکان بھی ہے کہ وہ شخص خود کو غلطی سے مضطر سمجھتا ہو حالانکہ حقیقت میں ایسا نہ ہو، کبھی کوئی شخص خود کو تباہ شدہ اور سرگردان سمجھتا ہے حالانکہ اس کے سامنے روشن راستہ مشخص ہوتا ہے۔ اس شخص کی مانند جو یہ کہے کہ وہ فلاں مورد میں خدا کے حکم کو نہیں جانتا حالانکہ امامؑ نے فرمایا ہے کہ ان احکام کے سلسلہ میں علماء کی طرف رجوع کرو جیسا کہ اسحاق بن یعقوب کے مسائل کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

جو حوادث تمہیں درپیش ہیں ان میں ہماری احادیث کے روایوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ تم پر ہماری حجت ہیں اور ہم خدا کی حجت ہیں۔

اس بنا پر یہ واضح ہے کہ جو کوئی احکام کو نہ جانتا ہو تو جب تک انسان کی علماء اور دانشوروں تک رسائی ہو تو وہ مضطر شمار نہیں ہوگا چاہے اس کے لئے مسافرت یا اس عالم کی کتاب کی طرف ہی رجوع کیوں نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح جو عالم منابع احکام یعنی قرآن، سنت اور اجماع سے استناد کے ذریعہ اپنی مشکل کو حل کرسکتا ہو اور شبہات کو رفع کرسکتا ہو وہ بھی مضطر وعاجز شمار نہیں ہوگا۔

Presented by Ziaraat.Com

اسی طرح وہ افراد جو اسباب زندگی کو فراہم کرنے، اپنی معیشت کو بہتر بنانے میں حدود الٰہی اور شرعی قوانین کا خیال نہیں کرتے اور قناعت سے کام نہیں لیتے اس طرح کے افراد زندگی کے بعض وسائل نہ رکھنے کی بنا پر مضطر نہیں ہیں۔ بعض اوقات انسان خود کو مضطر و مجبور سمجھتا ہے لیکن جب صداقت کے ساتھ غور کرتا ہے تو احساس ہوتا ہے ایسا نہیں ہے حتی اگر اپنے اضطرار میں بھی صادق ہو، لیکن اس کو احساس ہوگا کہ اس کی مصلحت یا نظام خلقت کی مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ اس کی دعا مستجاب نہ ہو اس لئے کہ ہر مضطر کو اجابت کا وعدہ نہیں دیا گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مضطر کی دعا خدا اور اس کے خلفاء کے سوا کوئی قبول نہیں کرتا لیکن یہ اس چیز کی دلیل نہیں ہے ہر مضطر کی دعا قبول کرتے ہیں۔

ائمہ اطہار علیہم السلام کے زمانہ ظہور کے دوران مدینہ، مکہ، کوفہ اور دیگر مختلف جگہوں پر آپ کے بہت سے شیعہ اور محبّ رہتے تھے جو مضطر و پریشان تھے اور ان میں سے بہت سے رفع مشکلات کے لئے سوال کرتے تھے لیکن ان کی اجابت نہیں ہوتی تھی۔ لہذا ایسا نہیں ہے ہر مضطر جب بھی جو چیز بھی مانگے اس کو فوراً دے دی جائے، ان کی دعا مستجاب ہو جائے اور ان کا اضطرار برطرف ہو جائے۔ کیونکہ یہ سماج کے نظم و ضبط میں ہرج کا باعث اور گرفتار و مجبور کے اس بڑے ثواب کے ضائع ہونے کا سبب ہے جس کو پروردگار عالم نے ان کے لئے معین کیا ہے، لہٰذا روز قیامت جب وہ اتنا عظیم اجر و ثواب دیکھیں گے تو کہیں گے: اے کاش دنیا میں قینچی سے اس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔

ان توضیحات سے اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ پروردگار عالم اپنی اس قدرت کاملہ، مطلق بے نیازی اور اس ذرہ ذرہ پر محیط علم کے باوجود بندوں کے ساتھ ایسا نہیں کرتا کہ وہ جو کچھ مانگیں خدا انہیں عطا فرما دے[1]

---

[1] النجم الثاقب: ۷۹۰

﴿۲﴾

پروردگار عالم کو عریضہ

﴿یہ عریضہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے عریضہ کے ہمراہ ڈالا جاتا ہے﴾

مرحوم علامہ مجلسیؒ کتاب ''بحارالانوار'' میں فرماتے ہیں: یہ عریضہ لکھیں اور اسے لپیٹ دیں اور پھر ایک دوسرا عریضہ حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں تحریر کریں اور پھر دونوں عریضوں کو گیلی مٹی میں رکھ کر دریا یا کنویں میں ڈال دیں۔

خداوند کو لکھنے والے عریضہ کا متن یوں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلَى اللّٰهِ سُبْحانَهُ وَتَقَدَّسَتْ أَسْماؤُهُ، رَبِّ الْأَرْبابِ، وَقاصِمِ الْجَبابِرَةِ الْعِظامِ، عالِمِ الْغَيْبِ وَكاشِفِ الضُّرِّ، اَلَّذِي سَبَقَ فِي عِلْمِهِ ما كانَ وَما يَكُوْنُ، مِنْ عَبْدِهِ الذَّلِيْلِ الْمِسْكِيْنِ، اَلَّذِي انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَسْبابُ، وَطالَ عَلَيْهِ الْعَذابُ، وَهَجَرَهُ الْأَهْلُ، وَبايَنَهُ الصَّدِيْقُ الْحَمِيْمُ فَبَقِيَ مُرْتَهِناً بِذَنْبِهِ، قَدْ أَوْبَقَهُ جُرْمُهُ، وَطَلَبَ النَّجاةَ فَلَمْ يَجِدْ مَلْجَأً وَلا مُلْتَجَأً، غَيْرَ الْقادِرِ عَلى حَلِّ الْعَقْدِ، وَمُؤَبِّدِ الْأَبَدِ، فَفَزِعِي اِلَيْهِ وَاعْتِمادِي عَلَيْهِ، وَلا لَجَأَ وَلا مُلْتَجَأَ اِلّا اِلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ الْماضِي، وَبِنُوْرِكَ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَبِحُجَّتِكَ الْبالِغَةِ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَعَلى آلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَأْخُذَ بِيَدِي وَتَجْعَلَنِي مِمَّنْ تَقْبَلُ دَعْوَتَهُ، وَتُقِيْلُ عَثْرَتَهُ، وَتَكْشِفُ كُرْبَتَهُ، وَتُنْزِلُ تَرْحَتَهُ وَتَجْعَلُ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ فَرَجاً وَمَخْرَجاً، وَتَرُدَّ عَنِّي بَأْسَ هٰذَا الظّالِمِ الْغاشِمِ، وَبَأْسَ النّاسِ يا رَبَّ الْمَلائِكَةِ وَالنّاسِ، حَسْبِيَ أَنْتَ وَكَفى مَنْ

Presented by Ziaraat.Com

أَنْتَ حَسْبُهُ، يا كاشِفَ الْأُمُوْرِ الْعِظام، فَإِنَّهُ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِكَ.

اس عریضہ کے بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو یوں عریضہ لکھیں:

تَوَسَّلْتُ بِحُجَّةِ اللّٰهِ الْخَلَفِ الصّالِحِ، مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ، اَلنَّباءِ الْعَظِيْمِ،وَالصِّراطِ الْمُسْتَقِيْمِ، وَالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ، عِصْمَةِ الْمَلْجَاءِ، وَقَسِيْمِ الْجَنَّةِ وَالنّارِ. أَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِآبائِكَ الطّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَأُمَّهاتِكَ الطّاهِراتِ الْباقِياتِ الصّالِحاتِ، اَلَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِي كِتابِهِ، فَقالَ عَزَّ مَنْ قائِلٌ ﴿اَلْباقِياتُ الصّالِحاتُ﴾ [1]،وَبِجَدِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَخَلِيْلِهِ وَحَبِيْبِهِ وَخِيَرَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ، أَنْ تَكُوْنَ وَسِيْلَتِي اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي كَشْفِ ضُرِّي، وَحَلِّ عَقْدِي، وَفَرَجِ حَسْرَتِي، وَكَشْفِ بَلِيَّتِي،وَتَنْفِيْسِ تَرْحَتِي، وَبِكهيعص و. بِيّس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ، وَبِالْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ. وبِمَجارِي الْقُرْآنِ، وبِمُسْتَقَرِّ الرَّحْمَةِ، وَبِجَبَرُوْتِ الْعَظَمَةِ، وَبِاللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ،وَبِحَقِيْقَةِ الْاِيْمانِ، وَقِوامِ الْبُرْهانِ، وَبِنُوْرِ النُّوْرِ، وَبِمَعْدَنِ النُّوْرِ، وَالْحِجابِ الْمَسْتُوْرِ،وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ، وَبِالسَّبْعِ الْمَثانِي، وَالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ، وَفَرائِضِ الْأَحْكامِ، وَالْمُلَكَّمِ بِالْعِبْرانِيِّ، وَالْمُتَرْجَمِ بِالْيُوْنانِيِّ، وَالْمُناجى بِالسِّرْيانِيِّ، وَما دارَ فِي الْخَطَراتِ، وَما لَمْ يُحِطْ بِهِ لِلظُّنُوْنِ، مِنْ عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ، وَبِسِرِّكَ الْمَصُوْنِ، وَالتَّوْراةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ.

يا ذَا الْجَلالِ وَالْاِكْرامِ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَخُذْ بِيَدِيْ، وَفَرِّجْ عَنّي بِأَنْوارِكَ وَأَقْسامِكَ وَكَلِماتِكَ الْبالِغَةِ، اِنَّكَ جَوادٌ كَرِيْمٌ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

---

[1] سورۂ مریم، آیت: ۷۶

الْوَكِيلُ، وَلاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَصَلَواتُهُ وَسَلاٰمُهُ عَلٰى صَفْوَتِهِ مِنْ بَرِيَّتِهِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ.

دوسرا عریضہ لکھنے کے بعد پروردگار عالم کو لکھے گئے عریضہ کو حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے عریضہ میں رکھ کر پھر ان کو گیلی مٹی کے اندر رکھیں اور دونوں کو جاری پانی یا کنویں میں ڈال دیں البتہ اس سے پہلے عریضوں کو سنگریزوں کے بغیر گیلی مٹی میں رکھیں اور پھر دو رکعت نماز ادا کریں اور محمد وآل محمد علیہم السلام سے توسل کے ذریعہ خدا سے لو لگائیں اور عریضوں کو شب جمعہ پانی میں ڈالیں۔

البتہ یہ یاد رہے کہ آزمانے کے لئے یہ عریضہ نہ لکھیں بلکہ یقین رکھیں کہ آپ کی حاجت پوری ہوگی اور صرف سخت پریشانی اور بہت مشکل کاموں کے لئے یہ انجام دیا جائے۔

نیز جو اس کی لیاقت و شائستگی نہ رکھتے ہوں انہیں یہ عمل نہ بتائیں اور ان کے لئے یہ عریضہ نہ لکھیں کیونکہ اولاً اسے اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا ثانیاً یہ وہ امانت ہے جس کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے اور عنقریب آپ سے اس کا سوال ہوگا۔

عریضہ ڈالنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي لَحَظْتَ بِهَا الْبَحْرَ الْمِجاجَ، فَأَزْبَدَ وَهاجَ وَماجَ، وَكانَ اللَّيْلِ الدِّجِ، طَوْعاً لِأَمْرِكَ، وَخَوْفاً مِنْ سَطْوَتِكَ، فَأَفْتَقَ أُجاجُهُ، وَائْتَلَقَ مِنْهاجُهُ، وَسَبَّحَتْ جَزائِرُهُ، وَقَدَّسَتْ جَواهِرُهُ، تُنادِيكَ حَيْثانُهُ بِاخْتِلافِ لُغاتِها، اِلٰهَنا وَسَيِّدَنا مَاالَّذِي نَزَلَ بِنا، وَمَا الَّذِي حَلَّ بِبَحْرِنا فَقُلْتَ لَها أُسْكُنِي سَاسْكِنُكِ مَلِيّاً، وَأُجاوِرُ بِكَ عَبْداً زَكِيّاً، فَسَكَنَ وَسَبَّحَ وَوَعَدَ بِضَمائِرِ الْمِنَحِ.

فَلَمّا نَزَلَ بِهِ ابْنُ مَتّى بِما أَلَمَّ الظُّنُونَ، فَلَمّا صارَ فِي فِيها سَبَّحَ فِي أَمْعائِها، فَبَكَتِ الْجِبالُ عَلَيْهِ تَلَهُّفاً، وَأَشْفَقَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضَ تَأَسُّفاً، فَيُونُسُ فِي حُوتِهِ كَمُوسٰى فِي تابُوتِهِ لِأَمْرِكَ طائِعٌ، وَلِوَجْهِكَ ساجِدٌ خاضِعٌ.

Presented by Ziaraat.Com

فَلَمّا أَحْبَبْتَ أَنْ تَقِيَهُ أَلْقَيْتَهُ بِشاطِئِ الْبَحرِ شَلْواً لاتَنْظُرُ عَيناهُ، وَلاتَبْطِشُ يَداهُ، وَلاتَرْكُضُ رِجلاهُ، وَأَنْبَتَّ مِنَّهً مِنْکَ عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِيْنٍ، وَأَجْرَيْتَ لَهُ فُراتاً مِنْ مَعِيْنٍ، فَلَمّا اسْتَغْفَرَ وَتابَ خَرَقْتَ لَهُ اِلَى الْجَنَّةِ باباً، اِنَّکَ أَنْتَ الْوَهّابُ.

آخر میں چودہ معصومین علیہم السلام میں سے ہر ایک کا نام لیں اور ہر ایک پر سلام بھیجیں۔[1]

﴿۳﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے استغاثہ کا دوسرا عریضہ

مرحوم محدث نوریؒ فرماتے ہیں:

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں استغاثہ متعدد ناموں سے روایت ہوئے ہیں جو دعاؤں کی مشہور کتابوں میں موجود ہیں لیکن مجھے ایک نسخہ ملا جو ان کتب میں موجود نہیں ہے یہاں تک کہ کتاب مزار ''بحار الانوار'' میں بھی نہیں ہے۔ بحار الانوار کی دعاؤں کی کتاب میں بھی اس کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا کہ جس میں دعاؤں کو جمع کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ روایات کم استنساخ ہوئی ہے اور اس کے نسخوں کی تعداد بھی کم ہے، اس لئے ہم نے اسے یہاں ذکر کرنا لازم سمجھا۔

بزرگ فاضل جناب محمد بن محمد طیب (جو صفوی دور کے علماء میں سے ہیں) کتاب ''انیس العابدین'' میں کتاب ''السعادات'' سے یہ عبارت نقل کرتے ہیں۔

تمام اہم کاموں اور اہم حاجات کے لئے دعائے توسل یہ ہے۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۴/ ۲۷

Presented by Ziaraat.Com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ يا أَبَا الْقَاسِمِ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، اَلنَّبَاءِ الْعَظِيْمِ، اَلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ، وَعِصْمَةِ اللَّاجِيْنَ. بِأُمِّكَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ، وَبِآبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ، وَبِأُمَّهَاتِ الطَّاهِرَاتِ، بِيَاسِيْنَ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ، وَالْجَبَرُوْتِ الْعَظِيْمِ، وَحَقِيْقَةِ الْإِيْمَانِ، وَنُوْرِ النُّوْرِ، وَ كِتَابٍ مَسْطُوْرٍ، أَنْ تَكُوْنَ سَفِيْرِي إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْحَاجَةِ لِفُلَانٍ، أَوْ هَلَاكِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.

اس دعا کو ایک کاغذ پر لکھ کر گیلی مٹی میں رکھیں اور جاری پانی یا کنویں میں ڈال دیں اور کہیں:

يا سَعِيْدَ بْنَ عُثْمَانَ، وَيا مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ، أَوْصِلَا قِصَّتِي إِلَى صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. جو نسخہ روایت ہوا ہے وہ اسی طرح ہے جیسے ہم نے ذکر کیا لیکن اگر دوسری روایات اور عریضہ لکھنے کی دوسری روش دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ صحیح نسخہ یوں ہونا چاہئے کہ عریضہ پانی میں ڈالتے وقت یوں کہیں: ''یا عثمان بن سعید و یا محمد بن عثمان ...'' البتہ خدا حقیقت سے باخبر ہے۔ ۱؎ ۲؎

۱۔ النجم الثاقب: ۴۲۰ ۲۔ مؤلف کہتے ہیں: اس میں شک نہیں کہ مذکورہ روایت میں اشتباہ ہوا ہے اور صحیح وہی ہے جس کی مرحوم محدث نوریؒ نے تصریح فرمائی ہے کیونکہ امامؑ کے پہلے اور دوسرے نائب عثمان بن سعید اور محمد بن عثمان ہیں۔ بندہ حقیر نے کچھ کتابوں میں دیکھا کہ جہاں مورد بحث عریضہ کو کچھ فرق کے ساتھ ذکر کیا اور جس کے آخر میں آیا ہے کہ عریضہ پانی میں ڈالتے وقت کہو: ''یا عثمان بن سعید أوصل قصتي هذه الى صاحب الزمان عليه السلام''

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں حاجات کے لئے عریضہ

تَوَسَّلُ إِلَيْكَ يا أَبَا الْقَاسِمِ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، اَلنَّبَاءِ الْعَظِيْمِ، اَلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ، وَعِصْمَةِ اللَّاجِيْنَ. بِأُمِّكَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ، وَبِآبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ، وَبِأُمَّهَاتِ الطَّاهِرَاتِ، وَحَقِيْقَةِ الْإِيْمَانِ، وَنُوْرِ النُّوْرِ، وَ كِتَابٍ مَسْطُوْرٍ، أَنْ تَكُوْنَ سَفِيْرِي إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْحَاجَةِ۔ اس کے بعد پھر اپنے اور اپنے والد کا نام عریضہ پر لکھ کر پاک گیلی مٹی میں رکھیں اور کسی کنویں یا جاری پانی میں ڈال دیں اور پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہیں: ''یا عثمان بن سعید أوصل قصتي هذه الى صاحب الزمان''

Presented by Ziaraat.Com

نواں باب

استخارے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

نواں باب

استخارے

اس باب میں کچھ ایسے مطالب بیان کریں گے[۱] جو قارئین کے لئے نور العین کا باعث اور ان کے دلوں کو سکون عطا کرے گا اور وہ پوشیدہ دنیا کی غیبی خوشبو[۲] سے فرج[۳] و حل مشکل کی کلید پا کر ایسے نوارانی[۴] مقام پر پہنچ جائیں گے کہ جہاں بند دروازے[۵] کھل جائیں۔

یہ مطالب پروردگار عالم کی طرف سے حقیقت جو[۶] افراد کی راہنمائی کے لئے بطور احسان عطا ہوئے ہیں۔

۱۔اس باب میں بھی محترم مؤلف نے کتاب کے مقدمہ کی طرح فنون بلاغت یعنی براعت استہلال سے استفادہ کیا ہے اور مقدمہ کے ضمن میں استخارہ سے متعلق اسلامی دانشوروں کی کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۔ کتاب ''روائح الغیب فی الترد یدو الریب'' تألیف ''مولا عبدالنبی بن عبدالرزاق''

۳۔کتاب ''مفتاح الفرج فی الاستخارات'' تألیف 'امیر محمد حسین خاتون آبادی''

۴۔کتاب ''الانارۃ عن معانی الاستخارۃ'' تألیف ''شیخ محمد بن فیض کاشانی''

۵۔کتاب ''فتح الابواب بین ذوی الالباب وبین ربّ الارباب فی الاستخارات'' تألیف ''سید علی بن طاؤس''

۶۔کتاب ''ارشاد المستبصرین فی الاستخارات'' تألیف ''سید عبداللہ شبر''

Presented by Ziaraat.Com

استخارے[1] کے متعلق عالم مادی ومعنوی کے سرپرست سے ہدایت وراہنمائی چاہنے[2] والوں کے لئے جو روایات نقل ہونے والی روایات مفاتیح الغیب ہیں[3] جواب آپ کی دسترس میں ہیں انہیں لیں اور انہیں غنیمت سمجھیں۔

البتہ استخارے[4] کی شرطوں کو جاننا ضروری ہے لہٰذا پہلے استخارے کے طریقوں[5] کو سیکھیں تا کہ مفاتیح الغیب اور آسمانی چراغ وحی[6] سے مستفید ہوسکیں۔

استخارہ دعاؤں کی ہی ایک صورت ہے اور ہم نے کتاب کے مقدمہ میں اس آداب ذکر کئے لہٰذا مقدمہ کی طرف رجوع فرمائیں تا کہ زیادہ آگاہی حاصل ہو سکے البتہ مطلب کی اہمیت کے پیش نظر بعض چیزوں کا تذکر ضروری ہے۔

سب سے اہم امر جس کی ہر دعا کرنے والے اور استخارہ کرنے والے کو رعایت کرنی چاہئے وہ

۱۔ الاستخارات ان چند کتابوں کا نام ہے جنہیں اسلامی علماء ودانشوروں نے تألیف کیا ہے، منجملہ:
الف۔ شیخ احمد بن صالح بحرانیؒ
ب۔ احمد بن عبدالسلام بحرانیؒ
ج۔ شیخ ابوالحسن سلیمانی ماحوزی بحرانیؒ
د۔ سید علی بن حسینی میہدی یزدیؒ
ھ۔ شیخ میرزا ابوالمعالی کلباسیؒ
و۔ سید میرزا محمد حسین حسینی مرعشی معروف بہ شہرستانیؒ
۲۔ کتاب ''ہدایۃ المسعر شیدین فی الاستشارۃ والاستخارۃ'' تألیف ''حسن بن محمد صالح نصیری طوسیؒ''
۳۔ کتاب ''مفاتیح الغیب فی الاستخارۃ'' تألیف ''علامہ مجلسیؒ''
۴۔ کتاب ''الاستخارہ'' تألیف صاحب تفسیر عیاشی ''ابونضر محمد بن مسعود بن عیاشیؒ''
۵۔ کتاب ''منہاج المستخیر'' تألیف ''حاج مرزا محمد حسین حسینی تبریزیؒ''
۶۔ کتاب ''مفتاح الغیب ومصباح الوحی'' تألیف ''سید مہدی غریفیؒ''
استخارہ سے متعلق کتابوں کی مزید تفصیل کے لئے کتاب ''فتح الابواب'' کے مقدمہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

یہ ہے کہ اپنے دل کو ہر اس چیز سے پاک کرے جو پروردگار عالم کے غضب وغصہ کا باعث ہو نیز اس سے اطمینان ویقین پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ یہ ہی دعا وتوسل کی بنیاد ہیں۔

اس لئے اگر استخارہ آداب وشرائط کے ساتھ انجام دیا جائے تو (استخارۂ ذات الرقاع میں) تسبیح کے دانوں کو منتخب کرنا یا قرآن کے کسی صفحہ کو منتخب کرنا، یہ سب خدا کے ارادہ واختیار سے منتخب ہوتے ہیں نہ کہ استخارہ کرنے والے کے اختیار سے۔لہذا اگر یہ آداب وشرائط کے ساتھ نہ ہو تو ایسے استخارے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اس بنا پر استخارہ کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے دل کو کثافتوں سے پاک کرے، یقین پیدا کرے اور جس درجہ ہو سکے خدا پر اعتقاد رکھے کیونکہ یقین واعتقاد کے بغیر اس کے استخارہ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سید علی بن طاؤس بعض لوگوں کے حالات بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

بعض عوام اور بندگان خدا کے دل میں یقین اور روز قیامت کے مالک پر اعتماد نہیں ہوتا، کیونکہ وہ صرف ایسے لوگوں کا مشورہ قبول کرتے ہیں کہ وہ جن کو دیکھتے ہیں یا ان سے مأنوس ہوتے ہیں اور اسے جانتے ہیں اور ایسا شخص بھی انہی لوگوں میں سے ہوتا ہے لیکن چونکہ خدا کو آنکھ سے مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا نیز ایسے افراد خدا کو پہچان بھی نہیں سکتے تا کہ اس سے مأنوس ہوسکیں اور یہ خدا پر اعتماد کی لذت کو بھی محسوس نہیں کرسکتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ چھوٹی سوچ اور محدود فکر رکھنے کی وجہ سے انہیں خدا سے مشورہ کرنے کا کوئی فائدہ دکھائی نہیں دیتا۔

وَمَنْ یکُ ذا فم مرّ مریض

یجد مرّاً بها الماء الزلالا

''جس کا منہ (بیماری کی وجہ سے) کڑوا ہو اس کو میٹھا اور ٹھنڈا پانی بھی کڑوا محسوس ہوتا ہے''

یہ افراد ان لوگوں میں سے ہیں کہ جن کے بارے میں ہمارے مولا وآقا امیر المؤمنین حضرت

Presented by Ziaraat.Com

امام علی بن ابی طالب علیہ السلام ایک خوبصورت خطبہ کے ضمن میں فرماتے ہیں:

"همجٌ رعاع، لايعبأ اللّٰه بهم، أتباع كلّ ناعق و ناعقة" [1]

وہ ایسے پست لوگ ہیں جن پر خدا نے توجہ نہیں کی اور وہ ہر آواز کے پیچھے بھاگ پڑتے ہیں اور اس کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔[1]

دعائے استخارہ

﴿امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا آخری خط﴾

سید علی بن طاؤس فرماتے ہیں:

پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام سے استخارہ کے بارے میں صادر ہونے والی دعاؤں سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرتؐ نے استخارہ پر خاص توجہ دی ہے اور اسے محترم قرار دیا ہے اور جو ہم نے سمجھا وہ یہ ہے کہ استخارہ نہایت اہم اور الٰہی اسرار کا جز ہے جو معراج میں پیغمبر اکرمؐ کو عطا فرمایا گیا اور یہ اہم ترین امور میں سے ہے۔

نیز یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے آخری تحریر بھی استخارہ سے متعلق تھی اور یہ اہل معرفت و عرفان کے نزدیک سب سے کامل اور واضح دلیل شمار ہوتی ہے۔[2]

۱۔ فتح الابواب: ۳۰۰

۲۔ فتح الابواب: ۱۹۲

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول دعائے استخارہ

دعائے استخارہ غیبت صغریٰ کے زمانے میں آنحضرتؑ کی طرف سے صادر ہونے والی آخری دعا ہے۔ محمد بن علی بن محمد نے اپنی کتاب میں اس طرح لکھا ہے:

''استخارۃ الاسماء'' پر علماء عمل کرتے ہیں کہ جو نماز حاجت اور دوسری نمازوں میں پڑھا جاتا ہے، ابو دلف محمد بن مظفرؒ اسے غیبت صغریٰ کے زمانے میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے صادر ہونے والی آخری توقیع سمجھتے ہیں۔ جو یوں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي عَزَمْتَ بِهِ عَلَى السَّمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضِ، فَقُلْتَ لَهُمَا﴿ائْتِيَا طَوْعاً وَ كَرْهاً قَالَتَا أَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ﴾ ۱، وَ بِاسْمِکَ الَّذِي عَزَمْتَ بِهِ عَلَى عَصَا مُوْسٰى،﴿فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ﴾ ۲، وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي صَرَفْتَ بِهِ قُلُوبَ السَّحَرَةِ اِلَيْکَ، حَتّٰى﴿قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ،،رَبِّ مُوْسٰى وَهٰارُوْنَ﴾ ۳، أَنْتَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، وَأَسْأَلُکَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي تُبْلِي بِهَا كُلَّ جَدِيْدٍ، وَتُجَدِّدُ بِهَا كُلَّ بَالٍ. وَأَسْأَلُکَ بِحَقِّ كُلِّ حَقٍّ هُوَ لَکَ، وَبِكُلِّ حَقٍّ جَعَلْتَهُ عَلَيْکَ، اِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ خَيْراً لِي فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْماً،وَتُهَيِّئَهُ لِي، وَتُسَهِّلَهُ عَلَيَّ، وَتُلَطِّفَ لِي فِيْهِ بِرَحْمَتِکَ

۱۔ سورۂ فصلت، آیت: ۱۱ ۲۔ سورۂ اعراف، آیت: ۱۱۷

۳۔ سورۂ اعراف، آیت: ۱۲۱ اور ۱۲۲

Presented by Ziaraat.Com

یا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ.

وَاِنْ کَانَ شَرّاً لِي فِي دِیْنِي وَدُنْیَایَ وَآخِرَتِي، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ،وَتُسَلِّمَ عَلَیْهِمْ تَسْلِیْماً، وَأَنْ تَصْرِفَهُ عَنِّي بِمٰا شِئْتَ، وَکَیْفَ شِئْتَ،(وَحَیْثُ شِئْتَ)،وَتُرْضِیَنِي بِقَضٰائِکَ، وَتُبٰارِکَ لِي فِي قَدَرِکَ، حَتّٰی لاٰ أُحِبَّ تَعْجِیْلَ شَيْءٍ أَخَّرْتَهُ، وَلاٰتَأْخِیْرَشَيْءٍ عَجَّلْتَهُ، فَاِنَّهُ لاٰ حَوْلَ وَلاٰ قُوَّةَ اِلاّٰ بِکَ، یٰا عَلِيُّ یٰا عَظِیْمُ، یٰا ذَا الْجَلاٰلِ وَالْاِکْرٰامِ. [1]

اہم نکتہ

سید علی بن طاؤس حسنیؒ فرماتے ہیں: شاید بعض افراد کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو کہ جب غیبت کبریٰ کا طولانی زمانہ آیا تو ہمارے مولا حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے اہل معرفت کو دعائے استخارہ یاد فرمائی تا کہ آگاہ شیعہ اس کے ذریعہ اپنے آقا سے ملاقات اور مشورہ کر کے خدا سے مشورہ لے سکیں۔یوں آنحضرتؑ نے اپنے محبوں کو خدا سے مشورہ لینے اور اس سے خیر طلب کرنے کی طرف متوجہ کیا ہے۔

یہاں ایک اہم نکتہ ہے کہ مجھے کوئی ایسا منبع و مدرک نہیں ملا جس سے یہ ثابت ہو کہ کسی نے بھی آنحضرتؑ سے اس دعا کے لئے درخواست کی ہو بلکہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے اسے کسی کی درخواست کے بغیر خود صادر فرمایا۔آپ کی آخری یادگار جسے آپ نے بطور ہدیہ عنائت فرمایا، وہ یہی دعا ہے اور یہ امر اہل بصیرت اور قابل فہم افراد کے لئے واضح ہے۔[2]

۱۔فتح الابواب:۲۰۵،المصباح:۵۲۱،مفاتیح الغیب:۲۵

۲۔فتح الابواب:۲۰۶

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲﴾

قرآن سے استخارہ کرنے کی دعا میں

ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے دعا

سید علی بن طاؤس ؒ "فتح الابواب" میں لکھتے ہیں:

کاظمین میں بدر بن یعقوب مقرّی العجمیؒ نے تفأل یعنی قرآن سے استخارے کے متعلق (اس کے لئے نماز ادا کئے بغیر) مجھ سے تین روایتیں نقل فرمائی ہیں[1]

پہلی روایت

قرآن ہاتھ میں لیں اور یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مِنْ قَضَآئِکَ وَقَدَرِکَ أَنْ تَمُنَّ عَلٰى أُمَّةِ نَبِيِّکَ بِظُهُوْرِ وَلِيِّکَ وَابْنِ بِنْتِ نَبِيِّکَ، فَعَجِّلْ ذٰلِکَ، وَسَهِّلْهُ وَيَسِّرْهُ وَكَمِّلْهُ، وَأَخْرِجْ لِي اٰيَةً أَسْتَدِلُّ بِهَا عَلٰى أَمْرٍ فَأَئْتَمِرُ، أَوْ نَهْيٍ فَأَنْتَهِي (أَوْ مَا تُرِيْدُ الْفَالَ فِيْهِ) فِي عَافِيَةٍ.

پھر قرآن کے سات ورق شمار کریں اور جب ساتویں ورق پر پہنچیں تو اس کے دوسرے صفحہ کو دیکھیں اور اس کی چھ سطریں شمار کرنے کے بعد ساتویں سطر پر پہنچیں تو وہ آپ کے استخارے کا جواب ہوگا۔

---

[1] بعض روایات میں قید لگائی گئی ہے کہ استخارہ سے پہلے نماز حضرت طیارؑ پڑھی جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

دوسری روایت

مذکورہ دعا پڑھیں اور پھر قرآن مجید کو کھول کر سات ورق شمار کریں اور ساتویں ورق کے دوسرے صفحہ پر اور آٹھویں ورق کے پہلے صفحہ پر لفظ جلالہ ''اللہ'' کو شمار کریں پھر لفظ جلالہ ''اللہ'' کی تعداد کے مطابق ورق شمار کریں اور آخری ورق کے دوسرے صفحہ پر لفظ جلالہ کی تعداد میں سطروں کو گنیں تو جو آخری سطر ہوگی وہ آپ کے استخارہ کا جواب ہوگا۔

تیسری روایت

مذکورہ دعا پڑھنے کے بعد آٹھ ورق گنیں اور آٹھویں ورق کے پہلے صفحہ کی گیارہ سطریں شمار کریں اور گیارہویں سطر میں اپنے استخارہ کا نتیجہ تلاش کریں۔

قرآن مجید سے استخارے کے متعلق یہ تین روایتیں جس طرح سنی اسی طرح نقل کر دیں۔[1]

﴿۳﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول رقعہ سے استخارہ

یہ استخارہ حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوا ہے:

دو کاغذوں پر لکھیں ''خَیرَۃٌ مِنَ اللّٰہ وَرَسُولِہٖ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَۃٍ'' اور پھر ایک پر لکھیں ''افعل'' یعنی انجام دو، اور دوسرے پر لکھیں ''لَاتَفْعَلْ'' یعنی انجام نہ دو، پھر ان رقعوں کو مٹی کے قالب میں رکھ دیں اور ایک ایسے برتن میں ڈالیں جس میں پانی ہو۔ پھر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھیں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

۱۔ فتح الابواب: ۲۷۸

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ خِيارَ مَنْ فَوَّضَ إِلَيْكَ أَمْرَهُ، وَأَسْلَمَ إِلَيْكَ نَفْسَهُ، وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي أَمْرِهِ، وَاسْتَسْلَمَ بِكَ فِيمَا نَزَلَ بِهِ مِنْ أَمْرِهِ. أَللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَلَاتَخِرْ عَلَيَّ، وَأَعِنِّي وَلَاتُعِنْ عَلَيَّ، وَمَكِّنِّي وَلَاتُمَكِّنْ مِنِّي، وَاهْدِنِي لِلْخَيْرِ وَلَاتُضِلَّنِي، وَأَرْضِنِي بِقَضَائِكَ، وَبَارِكْ لِي فِي قَدَرِكَ، إِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتُعْطِي مَا تُرِيدُ.

أَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتِ الْخِيَرَةُ لِي فِي أَمْرِي هٰذَا وَهُوَ كَذَا وَكَذَا، فَمَكِّنِي مِنْهُ، وَأَقْدِرْنِي عَلَيْهِ، وَأْمُرْنِي بِفِعْلِهِ، وَأَوْضِحْ لِي طَرِيقَ الْهِدَايَةِ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ اللّٰهُمَّ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاصْرِفْهُ عَنِّي إِلَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

پھر سجدہ میں جائیں اور سو مرتبہ ''أَسْتَخِيرُ اللّٰهَ خِيَرَةً فِي عَافِيَةٍ'' کہیں، سجدے سے سر اٹھائیں اور کاغذ کے مٹی سے باہر آنے کے منتظر رہیں جو بھی پہلے باہر آئے اس پر عمل کریں۔

امام زمانہ(ع) سے منقول تسبیح سے استخارے کی کچھ انواع

﴿۴﴾

پہلا استخارہ

علامہ حلی صاحب کتاب ''مصباح'' میں فرماتے ہیں: یہ طریقہ حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوا ہے اور اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

۱۔ فتح الابواب: ۲۶۵

Presented by Ziaraat.Com

دس مرتبہ یا تین مرتبہ یا کم سے کم ایک مرتبہ سورۂ حمد اور دس مرتبہ سورہ قدر پڑھیں اس کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ لِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ الْأُمُوْرِ، وَأَسْتَشِيْرُكَ لِحُسْنِ ظَنِّي بِ فِي الْمَأْمُوْلِ وَالْمَحْذُوْرِ. أَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ الْأَمْرُ الْفُلَانِي.

اس جگہ اپنا کام یا حاجت ذکر کریں۔ **بِمَا قَدْ نِيْطَتْ بِالْبَرَكَةِ أَعْجَازُهُ وَبَوَادِيْهِ، وَحُفَّتْ بِالْكَرَامَةِ أَيَّامُهُ وَلَيَالِيْهِ، فَخِرْ لِيَ اللّٰهُمَّ فِيْهِ خِيَرَةً تَرُدُّ شُمُوْسَهُ ذَلُوْلاً، وَتَقْعَصُ أَيَّامَهُ سُرُوْراً. أَللّٰهُمَّ إِمَّا أَمْرٌ فَأْتَمِرُ، وَإِمَّا نَهْيٌ فَأَنْتَهِي. أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِرَحْمَتِكَ خِيَرَةً فِي عَافِيَةٍ.**

یہ دعا پڑھنے کے بعد اپنی حاجت دل میں رکھ کر تسبیح کے کچھ دانے پکڑیں اور انہیں گنیں اگر طاق آئیں تو اس کام کو انجام دیں اور اگر جفت باقی بچیں تو انجام نہ دیں[1]

﴿۵﴾

دوسرا استخارہ

علامہ مجلسیؒ "بحار الانوار" میں فرماتے ہیں: ہم نے اپنے والد محترم سے سنا اور انہوں نے یہ روایت شیخ بہائیؒ سے نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: میری اپنے اساتید سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے کہا: حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے تسبیح کے ذریعہ استخارہ کرنے کے بارے میں نقل ہوا ہے:

۱۔ البلد الامین: ۲۳۱، المصباح: ۵۱۵، اسی طرح الصحیفۃ الصادقیہ: ۴۲۰ میں بھی وارد ہوا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

تسبیح ہاتھ میں لیں تین مرتبہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں اور تسبیح کے دانوں کو ہاتھ سے پکڑیں اور ''دو، دو'' دانے کر کے گنیں اگر ایک دانہ باقی بچے تو مدنظر کام کو انجام دیں اور اگر دو دانے باقی بچیں تو وہ کام انجام نہ دیں[1]

﴿۶﴾

تیسرا استخارہ

صاحب کتاب ''المختار من کلمات الامام المہدیؑ'' میں ذکر ہوا ہے:

ہمارے پاس تسبیح سے استخارے کا ایک اور صحیح طریقہ ہے جو حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوا ہے اور علماء میں سے ایک نے مجھے یہ استخارہ انجام دینے کی اجازت دی ہے تا کہ میں خود بھی اسے انجام دوں اور دوسروں کو بھی اس طریقہ سے انجام دینے کی اجازت دوں، لہذا ان سے ملنے والی اجازت کے ضمن میں ہم اس استخارے کا طریقہ بیان کرتے ہیں اور سب کو اسے انجام دینے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ استخارہ اس طریقہ کے مطابق کریں:

پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کہیں اور اس کے بعد تین مرتبہ کہیں ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ'' پھر مختصر دعا پڑھیں مثلاً کہیں ''يَا مَنْ يَعْلَمُ اِهْدِ مَنْ لَا يَعْلَمُ'' یا کہیں ''يَا رَبِّ خِرْ لِي مَا هُوَ الصَّالِحُ'' یا اس طرح کی کئی دوسری دعا، پھر تسبیح کے دانوں کو پکڑ کر گنیں اگر طاق دانے باقی بچیں تو اس کام کو انجام دیں اور اگر جفت دانے باقی بچیں تو اسے ترک کر دیں۔

۱۔ بحار الانوار: ۹۱/۲۵۰

۲۔ المختار من کلمات الامام المہدیؑ: ۳/۵۳۹

Presented by Ziaraat.Com

﴿۷﴾

چوتھا استخارہ

بعض قدیم کتابوں میں دیکھا گیا ہے کہ اس استخارے کو ہمارے مولا امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف سے نسبت دی گی ہے:

پہلے سورہ حمد کو آیت ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ تک پڑھیں اور اس کے بعد تین مرتبہ درود بھیجیں اور پھر تین مرتبہ کہیں:

"یَامَنْ یَعْلَمُ اِهْدِ مَنْ لَایَعْلَمُ"

پھر تسبیح کے دانوں کو پکڑیں اور دو، دو کر کے شمار کریں اگر ایک دانہ باقی بچے تو بہتر ہے انجام دیں اور اگر دو باقی بچیں تو انجام نہ دیں۔

اگر عمل کی خوبی یا بدی کو جاننا چاہتے ہیں تو دوبارہ استخارہ کریں اور عمل کے ترک کی نیت کریں اب اگر پہلے استخارہ میں عمل کو انجام دینا بہتر تھا اور دوسری مرتبہ ترک پر استخارہ کرنے کی صورت میں منع آیا تو یہ عمل بہت اچھا ہے اسے انجام دیں اور اگر دوسرے استخارے میں بھی امر ہے تو متوسط خوب ہے اسی طرح اگر پہلے استخارہ میں منع آیا اور ترک پر دیکھنے کی صورت میں امر آیا تو اس عمل سے شدت سے پرہیز کریں اور اگر دوسری مرتبہ بھی ترک آیا تو اس صورت میں بھی بہتر ہے پرہیز کریں لیکن پہلی صورت میں کسی طرح پرہیز لازم نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۸﴾

پانچواں استخارہ

فقیہ عالی مقام شیخ محمد حسن نجفیؒ ''جواہر الکلام'' میں فرماتے ہیں:

ایک دوسرا استخارہ بھی ہے جس سے ہمارے ہم عصر افراد علماء استفادہ کرتے ہیں اگر چہ اس کی نسبت حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف دی جاتی ہے اور اس استخارہ کا طریقہ یوں ہے:

دعا پڑھنے کے بعد تسبیح کے دانوں پر ہاتھ رکھیں اور آٹھ آٹھ کر کے گنیں اگر ایک دانہ باقی بچے تو نسبتاً بہتر ہے اگر دو باقی بچیں تو ایک مرتبہ منع ہے اور اگر تین باقی بچیں تو اسے اختیار ہے یعنی اس کام کو انجام دینا اور ترک کرنا مساوی ہے اگر چار باقی بچیں تو دو مرتبہ منع ہے اور اگر پانچ باقی بچیں تو بعض کہتے اس میں سختی اور زحمت ہے اور بعض دوسرے کہتے ہیں اس کام میں ملامت ہے، اگر چھ بچیں تو بہت اچھا ہے اس کام میں جلدی کریں اور اگر سات باقی بچیں تو اس کا حکم پانچ کا حکم ہے (یعنی اس کے بارے میں دو عقیدے یا دو روایتیں موجود ہیں) اور اگر آٹھ باقی بچے تو چار مرتبہ منع ہے۔[1]

۱۔ الباقیات الصالحات حاشیہ کتاب مفاتیح الجنان: ۴۱۱

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

دسواں باب

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی اپنے اجداد کرام سے منقول دعائیں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

دسواں باب

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی اپنے اجداد کرام سے منقول دعائیں

ہم اس باب میں ایسی دعاؤں کو بیان کریں گے جو حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے اپنے اجداد کرام علیہم السلام سے نقل فرمائی ہیں۔

﴿۱﴾

مشکلات کے وقت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے مشکلات، پریشانیوں اور خطرناک حادثہ کے وقت ایک دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے جسے خداوند کریم فوراً مستجاب فرماتا ہے:

سید علی بن طاؤس نے اس دعا کے راوی کا نام ذکر کئے بغیر اسے نقل کیا ہے البتہ علامہ مجلسیؒ

Presented by Ziaraat.Com

فرماتے ہیں:

اس دعا کے لئے ہمارے پاس نہایت عالی اور حیرت انگیز سند ہے اگر چہ وہ غرابت سے خالی نہیں ہے۔ میں یہ دعا اپنے والد سے نقل کر رہا ہوں اور انہوں نے کسی واسطہ کے بغیر بعض صالحین سے اور انہوں نے حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت کی ہے [1]

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوْبَ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ يا غَفُوْرُ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَنْتَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ، عَلٰى ما خَصَصْتَنِي بِهِ مِنْ مَوٰاهِبِ الرَّغٰائِبِ، وَوَصَلَ اِلَيَّ مِنْ فَضٰائِلِ الصَّنٰايِعِ، وَعَلٰى ما أَوْلَيْتَنِي بِهِ، وَتَوَلَّيْتَنِي بِهِ مِنْ رِضْوٰانِكَ، وَأَنْلْتَنِي مِنْ مَنِّكَ الْوٰاصِلِ اِلَيَّ، وَمِنَ الدِّفٰاعِ عَنِّي، وَالتَّوْفِيْقِ لِي، وَالْاِجٰابَةِ لِدُعٰائِي، حَتّٰى أَنٰا جِيْكَ رٰاغِباً، وَأَدْعُوْكَ مُصٰافِياً، وَحَتّٰى أَرْجُوْكَ فَأَجِدُكَ فِي الْمَوٰاطِنِ كُلِّهٰا لِي جٰابِراً، وَفِي أُمُوْرِي نٰاظِراً، وَلِذُنُوْبِي غٰافِراً، وَلِعَوْرٰاتِي سٰاتِراً، لَمْ أَعْدِمْ خَيْرَكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ مُذْ أَنْزَلْتَنِي دٰارَ الْاِخْتِبٰارِ، لِتَنْظُرَ ماذٰا أُقَدِّمُ لِدٰارِ الْقَرٰارِ. فَأَنَا عَبِيْدُكَ اللّٰهُمَّ مِنْ جَمِيْعِ الْمَصٰائِبِ وَالْلَّوٰازِبِ، وَالْغُمُومِ الَّتِي سٰاوَرَتْنِي فِيْهَا الْهُمُوْمُ، بِمَعٰارِيْضِ الْقَضٰاءِ، وَمَصْرُوْفِ جُهْدِ الْبَلاٰءِ، لاٰ أَذْكُرُ مِنْكَ اِلاَّ الْجَمِيْلَ، وَلاٰ أَرىٰ مِنْكَ غَيْرَ التَّفْضِيْلِ. خَيْرُكَ لِي شٰامِلٌ، وَفَضْلُكَ عَلَيَّ مُتَوٰاتِرٌ، وَنِعَمُكَ عِنْدِي مُتَّصِلَةٌ، سَوٰابِغُ لَمْ تُحَقِّقْ حِذٰارِي، بَلْ صَدَّقْتَ رَجٰائِي، وَصٰاحَبْتَ أَسْفٰارِي، وَأَكْرَمْتَ أَحْضٰارِي، وَشَفَيْتَ أَمْرٰاضِي، وَعٰافَيْتَ أَوْصٰابِي، وَأَحْسَنْتَ مُنْقَلَبِي وَمَثْوٰايَ، وَلَمْ تُشْمِتْ بِي أَعْدٰائِي، وَرَمَيْتَ مَنْ رَمٰانِي، وَكَفَيْتَنِي شَرَّ مَنْ عٰادٰانِي.

---

[1] بحار الانوار: ۹۵/۲۶۶

أَللّٰهُمَّ كَمْ مِنْ عَدُوٍّ انْتَضٰى عَلَيَّ سَيْفَ عَداوَتِهِ، وَشَحَذَ لِقَتْلِي ظُبَةَ مُدْيَتِهِ، وَأَرْهَفَ لِي شَبا حَدِّهِ، وَذافَ لِي قَواتِلَ سُمُومِهِ، وَسَدَّدَ لِي صَوائِبَ سِهامِهِ، وَأَضْمَرَ أَنْ يَسُومَنِيَ الْمَكْرُوهَ، وَيُجَرِّعَنِّي ذُعافَ مَرارَتِهِ، فَنَظَرْتَ يا إِلٰهِي إِلٰى ضَعْفِي عَنِ احْتِمالِ الْفَوادِحِ،وَعَجْزِي عَنِ الِانْتِصارِ مِمَّنْ قَصَدَنِي بِمُحارَبَتِهِ، وَوَحْدَتِي فِي كَثِيرِ مَنْ ناواني، وَأَرْصَدَ لِي فِيما لَمْ أَعْمَلْ فِكْرِي فِي الِانْتِصارِ مِنْ مِثْلِهِ. فَأَيَّدْتَنِي يا رَبِّ بِعَوْنِكَ، وَشَدَدْتَ أَزْرِي بِنَصْرِكَ، ثُمَّ فَلَلْتَ لِي حَدَّهُ، وَصَيَّرْتَهُ بَعْدَ جَمْعِ عَدِيدِهِ وَحْدَهُ، وَأَعْلَيْتَ كَعْبِي عَلَيْهِ، وَرَدَدْتَهُ حَسِيراً لَمْ تَشْفِ غَلِيلَهُ، وَلَمْ تُبَرِّدْ حَرارَاتِ غَيْظِهِ، وَقَدْ عَضَّ عَلَيَّ شَواهُ، وَآبَ مُوَلِّياً قَدْ أَخْلَفَتْ سَراياهُ، وَأَخْلَفْتَ آمالَهُ.

أَللّٰهُمَّ وَكَمْ مِنْ باغٍ بَغٰى عَلَيَّ بِمَكائِدِهِ، وَنَصَبَ لِي شَرَكَ مَصائِدِهِ، وَضَبَأَ إِلَيَّ ضُبُوءَ السَّبُعِ لِطَرِيدَتِهِ، وَانْتَهَزَ فُرْصَتَهُ، وَاللِّحاقُ لِفَرِيسَتِهِ، وَهُوَ مُظْهِرٌ بَشاشَةَ الْمَلَقِ، وَيَبْسُطُ إِلَيَّ وَجْهاً طَلِقاً. فَلَمّا رَأَيْتَ يا إِلٰهِي دَغَلَ سَرِيرَتِهِ، وَقُبْحَ طَوِيَّتِهِ، أَنْكَسْتَهُ لِأُمِّ رَأْسِهِ فِي زُبْيَتِهِ،وَأَرْكَسْتَهُ فِي مَهْوىٰ حَفِيرَتِهِ، وَأَنْكَصْتَهُ عَلٰى عَقِبَيْهِ، وَرَمَيْتَهُ بِحَجَرِهِ، وَنَكَأْتَهُ بِمِشْقَصِهِ،وَخَنَقْتَهُ بِوِتْرِهِ، وَرَدَدْتَ كَيْدَهُ فِي نَحْرِهِ، وَرَبَقْتَهُ بِنَدامَتِهِ فَاسْتَخْذَلَ وَتَضاءَلَ بَعْدَ نِخْوَتِهِ،وَبَخَعَ وَانْقَمَعَ بَعْدَ اسْتِطالَتِهِ، ذَلِيلاً مَأْسُوراً فِي حَبائِلِهِ الَّتِي كانَ يُحِبُّ أَنْ يَرانِي فِيهٰا،وَقَدْ كِدْتُ لَوْلا رَحْمَتُكَ أَنْ يُحِلَّ بِي ما حَلَّ بِساحَتِهِ، فَالْحَمْدُ لِرَبٍّ مُقْتَدِرٍ لايُنازَعُ، وَلِوَلِيِّ ذِي أَناةٍ لايَعْجَلُ، وَقَيُّومٍ لايَغْفُلُ، وَحَلِيمٍ لايَجْهَلُ. نادَيْتُكَ يا إِلٰهِي مُسْتَجِيراً بِكَ، واثِقاً بِسُرْعَةِ إِجابَتِكَ، مُتَوَكِّلاً عَلٰى ما لَمْ أَزَلْ أَعْرِفُهُ مِنْ حُسْنِ دِفاعِكَ عَنِّي، عالِماً أَنَّهُ لَنْ يُضْطَهَدَ مَنْ أَوىٰ إِلٰى ظِلِّ كِفايَتِكَ، وَلايَفْزَعُ الْفَوارِعُ مَنْ لَجَأَ إِلٰى مَعْقِلِ الِانْتِصارِ بِكَ، فَخَلَّصْتَنِي يا رَبِّ بِقُدْرَتِكَ وَنَجَّيْتَنِي مِنْ بَأْسِهِ بِتَطَوُّلِكَ وَمَنِّكَ.

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ وَكَمْ مِنْ سَحآئِبَ مَكْرُوهٍ جَلَّيْتَها، وَسَمآءِ نِعْمَةٍ أَمْطَرْتَها، وَجَداوِلَ كَرامَةٍ أَجْرَيْتَها، وَأَعْيُنِ أَحْداثٍ طَمَسْتَها، وَناشِئِ رَحْمَةٍ نَشَرْتَها، وَغَواشِيَ كُرَبٍ فَرَّجْتَها، وَغُمَمِ بَلاءٍ كَشَفْتَها، وَجُنَّةِ عافِيَةٍ أَلْبَسْتَها، وَاُمُورٍ حادِثَةٍ قَدَّرْتَها، لَمْ تُعْجِزْكَ اِذْ طَلَبْتَها، فَلَمْ تَمْتَنِعْ مِنْكَ اِذْ أَرَدْتَها.

أَللّٰهُمَّ وَكَمْ مِنْ حاسِدٍ سُوْءٍ تَوَلَّيْتَ بِحَسَدِهِ، وَسَلَقَنِي بِحَدِّ لِسانِهِ، وَوَخَزَنِي بِقَرْفِ عَيْبِهِ، وَجَعَلَ عِرْضِي غَرَضاً لِمَرامِيْهِ، وَقَلَّدَنِي خِلالاً لَمْ تَزَلْ فِيْهِ كَفَيْتَنِي أَمْرَهُ.

أَللّٰهُمَّ وَكَمْ مِنْ ظَنٍّ حَسَنٍ حَقَّقْتَ، وَعُدْمِ اِمْلاقٍ ضَرَّنِي جَبَرْتَ وَأَوْسَعْتَ، وَمِنْ صَرْعَةٍ أَقَمْتَ، وَمِنْ كُرْبَةٍ نَفَّسْتَ، وَمِنْ مَسْكَنَةٍ حَوَّلْتَ، وَمِنْ نِعْمَةٍ خَوَّلْتَ، لاتُسْأَلُ عَمّا تَفْعَلُ،وَلا بِما أَعْطَيْتَ تَبْخَلُ، وَلَقَدْ سُئِلْتَ فَبَذَلْتَ، وَلَمْ تُسْئَلْ فَابْتَدَأْتَ وَاسْتُمِيْحَ فَضْلُكَ فَما أَكْدَيْتَ، أَبَيْتَ اِلّا اِنْعاماً وَامْتِناناً وَتَطَوُّلاً، وَأَبَيْتَ اِلّا تَفَضُّماً عَلى مَعاصِيْكَ، وَاِنْتِهاكاً لِحُرُماتِكَ، وَتَعَدّياً لِحُدُوْدِكَ، وَغَفْلَةً عَنْ وَعِيْدِكَ، وَطاعَةً لِعَدُوّي وَعَدُوِّكَ، لَمْ تَمْتَنِعْ عَنْ اِتْمامِ اِحْسانِكَ، وَتَتابُعِ امْتِنانِكَ، وَلَمْ يَحْجُزْنِي ذٰلِكَ عَنِ ارْتِكابِ مَساخِطِكَ.

أَللّٰهُمَّ فَهٰذا مَقامُ الْمُعْتَرِفِ لَكَ بِالتَّقْصِيْرِ عَنْ أَداءِ حَقِّكَ، اَلشّاهِدِ عَلى نَفْسِهِ بِسُبُوْغِ نِعَمِكَ، وَحُسْنِ كِفايَتِكَ، فَهَبْ لِيَ اللّٰهُمَّ يا اِلٰهِي ما أَصِلُ بِهِ اِلى رَحْمَتِكَ، وَاتَّخِذْهُ سُلَّماً أَعْرُجُ فِيْهِ اِلى مَرْضاتِكَ، وَامْنُنْ بِهِ مِنْ عِقابِكَ، فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ما تَشاءُ وَتَحْكُمُ ما تُرِيْدُ،وَأَنْتَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

أَللّٰهُمَّ حَمْدِي لَكَ مُتَواصِلٌ، وَثَنآئِي عَلَيْكَ دآئِمٌ، مِنَ الدَّهْرِ اِلَى الدَّهْرِ بِأَلْوانِ التَّسْبِيْحِ،وَفُنُوْنِ التَّقْدِيْسِ، خالِصاً لِذِكْرِكَ، وَمَرْضِيّاً لَكَ بِناصِعِ التَّوْحِيْدِ، وَمَحْضِ التَّحْمِيْدِ، وَطُوْلِ التَّعْدِيْدِ فِي اِكْذابِ أَهْلِ التَّنْدِيْدِ. لَمْ تُعايَنْ فِي شَيْءٍ مِنْ

Presented by Ziaraat.Com

قُدْرَتِكَ، وَلَمْ تُشَارِكْ فِي إِلٰهِيَّتِكَ، وَلَمْ تُعَايِنْ إِذْ خَبَسْتَ الْأَشْيَاءَ عَلَى الْغَرَائِزِ الْمُخْتَلِفَاتِ، وَفَطَرْتَ الْخَلَائِقَ عَلَى صُنُوفِ الْهَيْئَاتِ، وَلَا خَرَقْتِ الْأَوْهَامُ حُجُبَ الْغُيُوبِ إِلَيْكَ، فَاعْتَقَدَتْ مِنْكَ مَحْدُوداً فِي عَظَمَتِكَ، وَلَا كَيْفِيَّةٌ فِي أَزَلِيَّتِكَ، وَلَا مُمْكِناً فِي قِدَمِكَ، وَلَا يَبْلُغُكَ بُعْدُ الْهِمَمِ، وَلَا يَنَالُكَ غَوْصُ الْفِطَنِ، وَلَا يَنْتَهِي إِلَيْكَ نَظَرُ النَّاظِرِينَ فِي مَجْدِ جَبَرُوتِكَ، وَعَظِيمِ قُدْرَتِكَ. ارْتَفَعْتَ عَنْ صِفَةِ الْمَخْلُوقِينَ صِفَةُ قُدْرَتِكَ، وَعَلَا عَنْ ذٰلِكَ كِبْرِيَاءُ عَظَمَتِكَ، وَلَا يَنْتَقِصُ مَا أَرَدْتَ أَنْ يَزْدَادُ، وَلَا يَزْدَادُ مَا أَرَدْتَ أَنْ يَنْتَقِصَ، وَلَا أَحَدٌ شَهِدَكَ حِينَ فَطَرْتَ الْخَلْقَ، وَلَا ضِدٌّ حَضَرَكَ حِينَ بَرَأْتَ النُّفُوسَ. كَلَّتِ الْأَلْسُنُ عَنْ تَبْيِينِ صِفَتِكَ، وَانْحَسَرَتِ الْعُقُولُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِكَ، وَكَيْفَ تُدْرِكَ الصِّفَاتُ، أَوْ تَحْوِيكَ الْجِهَاتُ، وَأَنْتَ الْجَبَّارُ الْقُدُّوسُ الَّذِي لَمْ تَزَلْ أَزَلِيّاً دَائِماً فِي الْغُيُوبِ وَحْدَكَ، لَيْسَ فِيهَا غَيْرُكَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا سِوَاكَ. حَارَتْ فِي مَلَكُوتِكَ عَمِيقَاتُ مَذَاهِبِ التَّفْكِيرِ، وَحَسَرَ عَنْ إِدْرَاكِكَ بَصَرُ الْبَصِيرِ، وَتَوَاضَعَتِ الْمُلُوكُ لِهَيْبَتِكَ، وَعَنَتِ الْوُجُوهُ بِذُلِّ الْاِسْتِكَانَةِ لِعِزَّتِكَ، وَانْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِكَ، وَاسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِكَ، وَخَضَعَتِ الرِّقَابُ بِسُلْطَانِكَ، فَضَلَّ هُنَالِكَ التَّدْبِيرُ فِي تَصَارِيفِ الصِّفَاتِ لَكَ، فَمَنْ تَفَكَّرَ فِي ذٰلِكَ رَجَعَ طَرْفُهُ إِلَيْهِ حَسِيراً، وَعَقْلُهُ مَبْهُوتاً مَبْهُوراً، وَفِكْرُهُ مُتَحَيِّراً.

اَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً مُتَوَاتِراً مُتَوَالِياً مُتَّسِقاً مُسْتَوْثِقاً يَدُومُ وَلَا يَبِيدُ غَيْرَ مَفْقُودٍ فِي الْمَلَكُوتِ، وَلَا مَطْمُوسٍ فِي الْعَالَمِ، وَلَا مُنْتَقَصٍ فِي الْعِرْفَانِ، فَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً لَا تُحْصٰى مَكَارِمُهُ فِي اللَّيْلِ إِذَا أَدْبَرَ، وَفِي الصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ، وَفِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، وَبِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ، وَالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ، وَالظَّهِيرَةِ وَالْأَسْحَارِ.

اَللّٰهُمَّ بِتَوْفِيقِكَ أَحْضَرْتَنِي النَّجَاةَ، وَجَعَلْتَنِي مِنْكَ فِي وَلَايَةِ الْعِصْمَةِ، لَمْ

Presented by Ziaraat.Com

تُكَلِّفُنِي فَوْقَ طَاقَتِي إِذْ لَمْ تَرْضَ مِنِّي إِلَّا بِطَاعَتِي، فَلَيْسَ شُكْرِي وَإِنْ دَأَبْتُ مِنْهُ فِي الْمَقَالِ، وَبَالَغْتُ مِنْهُ فِي الْفِعَالِ بِبَالِغٍ أَدَآءِ حَقِّكَ، وَلَا مُكَافٍ فَضْلَكَ، لِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، لَمْ تَغِبْ عَنْكَ غَائِبَةٌ، وَلَا تُخْفَى عَلَيْكَ خَافِيَةٌ، وَلَا تَضِلُّ لَكَ فِي ظُلَمِ الْخَفِيَّاتِ ضَالَّةٌ، إِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ شَيْئاً أَنْ تَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ.

أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا حَمِدْتَ بِهِ نَفْسَكَ، وَحَمِدَكَ بِهِ الْحَامِدُوْنَ، وَمَجَّدَكَ بِهِ الْمُمَجِّدُوْنَ، وَكَبَّرَكَ بِهِ الْمُكَبِّرُوْنَ، وَعَظَّمَكَ بِهِ الْمُعَظِّمُوْنَ، حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ مِنِّي وَحْدِي فِي كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ، وَأَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ، مِثْلُ حَمْدِ جَمِيْعِ الْحَامِدِيْنَ وَتَوْحِيْدِ أَصْنَافِ الْمُخْلِصِيْنَ، وَتَقْدِيْسِ أَحِبَّائِكَ الْعَارِفِيْنَ، وَثَنَآءِ جَمِيْعِ الْمُهَلِّلِيْنَ وَمِثْلُ مَا أَنْتَ عَارِفٌ بِهِ، وَمَحْمُوْدٌ بِهِ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ مِنَ الْحَيَوَانِ وَالْجَمَادِ. وَأَرْغَبُ إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ فِي شُكْرِ مَا أَنْطَقْتَنِي بِهِ مِنْ حَمْدِكَ، فَمَا أَيْسَرَ مَا كَلَّفْتَنِي مِنْ ذٰلِكَ، وَأَعْظَمَ مَا وَعَدْتَنِي عَلٰى شُكْرِكَ، ابْتَدَأْتَنِي بِالنِّعْمَةِ فَضْلاً وَطَوْلاً، وَأَمَرْتَنِي بِالشُّكْرِ حَقّاً وَعَدْلاً، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهِ أَضْعَافاً وَمَزِيْداً، وَأَعْطَيْتَنِي مِنْ رِزْقِكَ اعْتِبَاراً وَامْتِحَاناً، وَسَأَلْتَنِي مِنْهُ قَرْضاً يَسِيْراً صَغِيْراً، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهِ أَضْعَافاً وَمَزِيْداً وَإِعْطَاءً كَثِيْراً. وَعَافَيْتَنِي مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ، وَلَمْ تُسْلِمْنِي لِلسَّوْءِ مِنْ بَلَاءٍ، وَمَنَحْتَنِي الْعَافِيَةَ، وَأَوْلَيْتَنِي بِالْبَسْطَةِ وَالرَّخَاءِ، وَضَاعَفْتَ لِيَ الْفَضْلَ مَعَ مَا وَعَدْتَنِي بِهِ مِنَ الْمَحَلَّةِ الشَّرِيْفَةِ، وَبَشَّرْتَنِي بِهِ مِنَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ الْمَنِيْعَةِ، وَاصْطَفَيْتَنِي بِأَعْظَمِ النَّبِيِّيْنَ دَعْوَةً، وَأَفْضَلِهِمْ شَفَاعَةً مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ مَا لَا يَسَعُهُ إِلَّا مَغْفِرَتُكَ، وَلَا يَمْحَقُهُ إِلَّا عَفْوُكَ، وَهَبْ لِي فِي يَوْمِي هٰذَا وَسَاعَتِي هٰذِهِ يَقِيْناً يُهَوِّنُ عَلَيَّ مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَأَحْزَانَهَا، وَيُشَوِّقُنِي إِلَيْكَ، وَيُرَغِّبُنِي فِيْمَا عِنْدَكَ، وَاكْتُبْ لِيَ الْمَغْفِرَةَ، وَبَلِّغْنِي الْكَرَامَةَ، وَارْزُقْنِي شُكْرَ

Presented by Ziaraat.Com

مـاأنـعـمـتَ بـهِ عَلَيَّ، فَإِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْواحِدُ الرَّفِيْعُ الْبَدِيءُ الْبَدِيْعُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الَّذِي لَيْسَ لِأَمْرِكَ مَدْفَعٌ، وَلاعَنْ قَضآئِكَ مُمْتَنِعٌ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَبِّي وَرَبُّ كُلّ شَيْءٍ فاطِرُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ، عالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهادَةِ، اَلْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْمُتَعالُ.

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّباتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ فِي الرُّشْدِ، وَالْهامَ الشُّكْرِ عَلى نِعْمَتِكَ،وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَوْرِ كُلّ جآئِرٍ، وَبَغْيِ كُلّ باغٍ، وَحَسَدِ كُلّ حاسِدٍ. أَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُولُ عَلَى الْأَعْداءِ، وَإِيّاكَ أَرْجُو وِلايَةَ الْأَحِبّآءِ، مَعَ ما لا أَسْتَطِيْعُ إِحْصآئَهُ مِنْ فَوآئِدِ فَضْلِكَ، وَأَصْنافِ رِفْدِكَ، وَأَنْواعِ رِزْقِكَ، فَإِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ الْفاشِي فِي الْخَلْقِ حَمْدُكَ، اَلْباسِطُ بِالْجُوْدِ يَدُكَ، لاتُضادُّ فِي حُكْمِكَ، وَلاتُنازَعُ فِي سُلْطانِكَ وَمُلْكِكَ، وَلاتُراجَعُ فِي أَمْرِكَ، تَمْلِكُ مِنَ الْأُمُوْرِ ما شِئْتَ، وَلايَمْلِكُوْنَ إِلّا ما تُرِيْدُ.

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُفْضِلُ الْقادِرُ الْقاهِرُ الْمُقَدَّسُ فِي نُوْرِ الْقُدْسِ، تَرَدَّيْتَ بِالْعِزَّةِ وَالْمَجْدِ، وَتَعَظَّمْتَ بِالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيآءِ، وَغَشَّيْتَ النُّوْرَ بِالْبَهآءِ، وَجَلَّلْتَ الْبَهآءَ بِالْمَهابَةِ. أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ الْعَظِيْمُ، وَالْمَنُّ الْقَدِيْمُ، وَالسُّلْطانُ الشّامِخُ، وَالْحَوْلُ الْواسِعُ،وَالْقُدْرَةُ الْمُقْتَدِرَةُ، وَالْحَمْدُ الْمُتَتابِعُ الَّذِي لايُنْفَدُ بِالشُّكْرِ سَرْمَداً وَلايَنْقَضِي أَبَداً، اِذْجَعَلْتَنِي مِنْ أَفاضِلِ بَنِي آدَمَ، وَجَعَلْتَنِي سَمِيْعاً بَصِيْراً صَحِيْحاً سَوِيّاً مُعافاً لَمْ تَشْغَلْنِي بِنُقْصانٍ فِي بَدَنِي، وَلا بِآفَةٍ فِي جَوارِحِي، وَلا عاهَةٍ فِي نَفْسِي وَلا فِي عَقْلِي. وَلَمْ يَمْنَعْكَ كَرامَتُكَ إِيّايَ، وَحُسْنُ صُنْعِكَ عِنْدِي، وَفَضْلُ نَعْمائِكَ عَلَيَّ إِذْ وَسَّعْتَ عَلَيَّ فِي الدُّنْيا، وَفَضَّلْتَنِي عَلى كَثِيْرٍ مِنْ أَهْلِها تَفْضِيْلاً، وَجَعَلْتَنِي سَمِيْعاً أَعِي ما كَلَّفْتَنِي بَصِيْراً،أَرىٰ قُدْرَتَكَ فِيْما ظَهَرَ لِي، وَاسْتَرْعَيْتَنِي وَاسْتَوْدَعْتَنِي قَلْباً يَشْهَدُ بِعَظَمَتِكَ، وَلِساناً ناطِقاًبِتَوْحِيْدِكَ، فَإِنِّي لِفَضْلِكَ عَلَيَّ

Presented by Ziaraat.Com

حامِداً، وَلِتَوْفِيقِكَ إِيَّايَ بِحَمْدِكَ شاكِراً، وَبِحَقِّكَ شاهِداً، وَإِلَيْكَ فِي مُلِمّي وَمُهِمّي ضارِعاً، لِأَنَّكَ حَيٌّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ، وَحَيٌّ بَعْدَ كُلِّ مَيِّتٍ، وَحَيٌّ تَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْها، وَأَنْتَ خَيْرُ الْوارِثِينَ.

أَللّٰهُمَّ لاتَقْطَعْ عَنّي خَيْرَكَ فِي كُلِّ وَقْتٍ، وَلَمْ تُنْزِلْ بِي عُقُوباتِ النِّقَمِ، وَلَمْ تُغَيِّرْ ما بِي مِنَ النِّعَمِ، وَلا أَخْلَيْتَنِي مِنْ وَثِيقِ الْعِصَمِ، فَلَوْ لَمْ أَذْكُرْ مِنْ إِحْسانِكَ إِلَيَّ وَإِنْعامِكَ عَلَيَّ إِلّاعَفْوَكَ عَنّي، وَالْإِسْتِجابَةَ لِدُعائِي، حِيْنَ رَفَعْتُ رَأْسِي بِتَحْمِيدِكَ وَتَمْجِيدِكَ، لا فِي تَقْدِيرِكَ جَزِيْلَ حَظّي حِيْنَ وَفَّرْتَهُ انْتَقَصَ مُلْكُكَ، وَلا فِي قِسْمَةِ الْأَرْزاقِ حِيْنَ قَتَّرْتَ عَلَيَّ تَوَفَّرَ مُلْكُكَ.

أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ ما أَحاطَ بِهِ عِلْمُكَ، وَعَدَدَ ما أَدْرَكَتْهُ قُدْرَتُكَ، وَعَدَدَ ما وَسِعَتْهُ رَحْمَتُكَ، وَأَضْعافَ ذٰلِكَ كُلِّهِ، حَمْداً واصِلاً مُتَواتِراً مُتَوازِياً لِآلائِكَ وَأَسْمائِكَ. أَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ إِحْسانَكَ إِلَيَّ فِيما بَقِيَ مِنْ عُمْرِي، كَما أَحْسَنْتَ إِلَيَّ (مِنْهُ) فِيما مَضى،فَإِنِّي أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِتَوْحِيدِكَ وَتَهْلِيلِكَ وَتَمْجِيدِكَ وَتَكْبِيرِكَ وَتَعْظِيمِكَ، (وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ ذٰلِكَ فَلايَخْرُجُ مِنْكَ إِلّا إِلَيْكَ). وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الرُّوحِ الْمَكْنُونِ الْحَيِّ الْحَيِّ الْحَيِّ وَبِهِ وَبِهِ وَبِهِ، وَبِكَ وَبِكَ وَبِكَ،أَلّا تَحْرِمَنِي رِفْدَكَ، وَفَوائِدَ كَرامَتِكَ، وَلاتُوَلِّنِي غَيْرَكَ، وَلاتُسْلِمَنِي إِلى عَدُوّي،وَلاتَكِلَنِي إِلى نَفْسِي، وَأَحْسِنْ إِلَيَّ أَتَمَّ الْإِحْسانِ عاجِلاً وَآجِلاً، وَحَسِّنْ فِي الْعاجِلَةِ عَمَلِي، وَبَلِّغْنِي فِيْها أَمَلِي وَفِي الْآجِلَةِ، وَالْخَيْرَ فِي مُنْقَلَبِي. فَإِنَّهُ لاتُفْقِرُكَ كَثْرَةُ ما يَنْدَفِقُ بِهِ فَضْلُكَ، وَسَيْبُ الْعَطايا مِنْ مَنِّكَ، وَلايُنْقِصُ جُودُكَ تَقْصِيرِي فِي شُكْرِ نِعْمَتِكَ، وَلاتُجِمُّ خَزائِنَ نِعْمَتِكَ النِّعَمُ، وَلايُنْقِصُ عَظِيمَ مَواهِبِكَ مِنْ سِعَتِكَ الْإِعْطاءُ، وَلاتُؤَثِّرُ فِي جُودِكَ الْعَظِيمِ

Presented by Ziaraat.Com

الْفاضِلِ الْجَلِيلِ مِنَحُكَ، وَلاتَخافُ ضَيْمَ اِمْلاقٍ فَتُكْدِي، وَلايَلْحَقُكَ خَوْفُ عُدْمٍ فَيَنْقُصَ فَيْضُ مُلْكِكَ وَفَضْلِكَ.

أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْباً خاشِعاً، وَيَقِيناً صادِقاً، وَبِالْحَقِّ صادِعاً، وَلاتُؤَمِّنِي مَكْرَكَ،وَلاتُنْسِنِي ذِكْرَكَ، وَلاتَهْتِكْ عَنِّي سِتْرَكَ، وَلاتُوَلِّنِي غَيْرَكَ، وَلاتُقَنِّطْنِي مِنْ رَحْمَتِكَ بَلْ تَغَمَّدْنِي بِفَوائِدِ، وَلاتَمْنَعْنِي جَمِيلَ عَوائِدِكَ، وَكُنْ لِي فِي كُلِّ وَحْشَةٍ أَنِيساً، وَفِي كُلِّ جَزَعٍ حِصْناً، وَمِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ غِياثاً .وَنَجِّنِي مِنْ كُلِّ بَلاءٍ، وَاعْصِمْنِي مِنْ كُلِّ زَلَلٍ وَخَطآءٍ، وَتَمِّمْ لِي فَوآئِدَكَ، وَقِنِي وَعِيْدَكَ، وَاصْرِفْ عَنِّي أَلِيْمَ عَذابِكَ وَتَدْمِيْرَ تَنْكِيلِكَ، وَشَرِّفْنِي بِحِفْظِ كِتابِكَ، وَأَصْلِحْ لِي دِيْنِي وَدُنْيايَ وَاٰخِرَتِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي، وَوَسِّعْ رِزْقِي، وَأَدِرْهُ عَلَيَّ، وَأَقْبِلْ عَلَيَّ،وَلاتُعْرِضْ عَنِّي.

أَللّٰهُمَّ ارْفَعْنِي وَلاتَضَعْنِي، وَارْحَمْنِي وَلاتُعَذِّبْنِي، وَانْصُرْنِي وَلاتَخْذُلْنِي، وَآثِرْنِي وَلاتُؤْثِرْ عَلَيَّ، وَاجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي يُسْراً وَفَرَجاً، وَعَجِّلْ اِجابَتِي، وَاسْتَنْقِذْنِي مِمّا قَدْنَزَلَ بِي، اِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَذٰلِكَ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ، وَ أَنْتَ الْجَوادُ الْكَرِيْمُ. ۱

۱ـ بحار الانوار:۹۵/۲۵۹، نهج الدعوات :۱۶۱

Presented by Ziaraat.Com

حرز یمانی کا واقعہ

محدث نوریؒ کتاب ''دارالسلام'' میں فرماتے ہیں: ہم نے معروف دعا حرز یمانی کی پشت پر علامہ مجلسی اوّلؒ کی تحریر میں اس طرح دیکھا:

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور تمام تعریفیں خدا سے مخصوص ہیں جو کائنات کا پالنے والا ہے اور درود وسلام وافضل رسل حضرت محمدؐ اور آپ کی آل اطہار علیہم السلام پر۔

امابعد! شریف وادیب سید امیر محمد ہاشم کہ جو بزرگ سادات سے ہیں، انہوں نے ہم سے درخواست کی کہ انہیں حرز یمانی پڑھنے کی اجازت دے دوں۔ یہ حرز جو کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے بعد بہترین خلائق امیر المومنین امام المتقین حضرت علی علیہ السلام (جب تک بہشت نیک افراد کی جگہ ہے خدا ان پر درود وسلام بھیجے) سے منسوب ہے ہم نے انہیں اس کی اجازت دی کہ مجھ سے میری سند کے ساتھ نقل کریں اور میں نے بزرگ سید امیر اسحاق استرآبادی (جو کہ جوانان جنت کے سردار کے جوار کربلائے معلّٰی میں مدفون ہیں) سے اور انہوں نے ہمارے آقا ومولا اور جن وانس کے سردار خلیفۃ اللہ صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت کی ہے۔

یہ سید فرماتے ہیں: میں مکہ کے راستہ میں بھٹک گیا اور قافلہ سے پیچھے رہ گیا یہاں تک کہ میں زندگی سے ناامید ہوگیا اور میں اس شخص کی مانند ہوگیا کہ جو مرنے کے قریب ہو، میں نے شہادتیں پڑھنا شروع کردیا۔

اچانک ہمارے سرہانے تمام خلائق کے سید ومولا حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: اے اسحاق! اٹھو۔

میں اٹھا، مجھ پر پیاس کا غلبہ تھا، مجھے پانی دیا، اپنی سواری پر سوار کیا اور راستہ چلتے ہوئے میں ''حرز یمانی'' پڑھتا جارہا تھا اور آنحضرتؑ میری غلطیوں کی اصلاح فرماتے جاتے تھے یہاں تک کہ حرز

Presented by Ziaraat.Com

تمام ہوگیا، اچانک متوجہ ہوا کہ میں سرزمین ''بطح'' یعنی مکہ میں ہوں۔ میں سواری سے نیچے اترا لیکن آنحضرت غائب ہوگئے۔

میرا قافلہ نو دن کے بعد مکہ میں وارد ہوا اور انہوں نے مجھے مکہ میں دیکھ کر تعجب کیا اور اہل مکہ کے درمیان مشہور ہوگیا کہ میں طی الارض کے ذریعہ آیا ہوں یہی وجہ تھی کہ مراسم حج کے بعد ایک مدت تک میں نے چھپ کر زندگی بسر کی۔

علامہ مجلسی اوّلؒ مزید فرماتے ہیں: وہ (امیر اسحاق استرآبادی) چالیس مرتبہ پیدل حج بیت اللہ کے لئے گئے اور جب وہ کربلا سے دونوں جہاں کے مولا حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے عازم تھے تو میں اصفہان میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ذمہ ان کی اہلیہ کا سات تومان مہر تھا اور انہوں نے اتنی ہی رقم مشہد مقدس میں ساکن ایک شخص سے لینی تھی۔

انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کی موت نزدیک آ گئی ہے چنانچہ سید کہتے ہیں: میں پچاس سال سے کربلا میں ساکن ہوں اور اسی جگہ مرنا چاہتا ہوں اس وقت مجھے خوف لاحق ہے کہ مجھے کربلا کے علاوہ کسی اور شہر میں موت آجائے اور میں کسی دوسرے شہر میں مروں۔

احباب میں سے ایک شخص کو اس کی خبر ہوئی اس نے سات تومان سید کو دیئے اور آپ کے ساتھ ایک دینی برادر کو کربلا بھیجا۔ اس شخص کا بیان ہے جیسے ہی سید امیر اسحاق کربلا پہنچے انہوں نے اپنا قرض ادا کر دیا اور اس کے بعد بیمار ہوگئے اور نویں دن اس دنیا سے رخصت ہوگئے ان کو انہیں کے گھر میں دفن کیا گیا۔ جب وہ اصفہان میں ساکن تھے تو ہم نے ان سے کافی کرامات کا مشاہدہ کیا۔

ہمارے پاس اس دعا کی روایت کے لئے بہت سے اجازت نامہ ہیں لیکن ہم نے صرف اسی سند پر اکتفا کیا ہے میری ان سے (امیر محمد ہاشم) سے درخواست ہے کہ جہاں اجابت دعا کا زیادہ احتمال ہو وہاں ہمیں دعاء خیر میں فراموش نہ کریں اور یہ استدعا ہے کہ اسے صرف خدا کی رضا کے علاوہ کسی اور کام کے لئے نہ پڑھیں اور اگر اس کا دشمن مومن ہے تو کبھی بھی یہ دعا اس کی ہلاکت کی نیت

Presented by Ziaraat.Com

سے نہ پڑھیں اگر چہ وہ فاسق وظالم ہی کیوں نہ ہو۔نیز اس دعا کو بے حیثیت دنیا کے حصول کے لئے نہ پڑھیں بلکہ بہتر ہے اسے صرف خدا سے تقرب اور شیاطین اور جن وانس کے ضرر کو خود سے اور تمام مومنین سے دفع کرنے کے لئے پڑھیں۔اگر یہ نیت کر سکیں تو اس دعا کو پڑھیں اور اگر یہ نیت نہ کر سکتے ہوں تو تقرب خدا کے علاوہ کوئی نیت نہ کریں۔

یہ مطالب خدائے بے نیاز کی رحمت کے محتاج ترین شخص یعنی محمد تقی بن مجلسی اصفہانیؒ نے لکھے اور خدا کی حمد وثنا کرتا ہوں اور سردار انبیاء اور آپ کے برگزیدہ جانشینوں علیہم السلام پر درود وسلام ہو۔

علامہ کے فرزند نے اس حکایت کے پہلے حصہ کو (جو امیر اسحاق کی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ملاقات سے متعلق ہے) بحار الانوار کی تیرہویں جلد میں ذکر کیا ہے لیکن اس حکایت کے ساتھ کافی اختلافات ہے۔[1]

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: مشہور دعاؤں میں سے ایک دعا ''حرز یمانی'' ہے جو نہایت ہی معروف دعا ہے جسے دعائے سیفی بھی کہتے ہیں۔اس دعا کے لئے متعدد سند اور مختلف روایتیں ہیں لیکن ہم ان میں سے یہاں سب سے اہم کو نقل کریں گے۔انشاء اللہ: ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن علی فتی المعروف بابن خیاط کہتے ہیں: ابومحمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری نے مجھ سے کہا:

ابوالقاسم عبدالواحد (عبداللہ) بن یونس موصلی نے حلب میں مجھ سے نقل کیا کہ علی بن محمد بن احمد معروف بہ مستند نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ: ابوالحسن کاتب نے مجھ سے نقل کیا کہ عبدالرحمان بن علی بن زیاد نے کہا: عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر نے کہا: ایک دن ہم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں تھے کہ اچانک امام حسن علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ایک شخص آیا ہے جو داخل ہونے کی اجازت چاہتا ہے اور اس سے مشک کی بو آ رہی ہے۔

فرمایا: اس سے کہو کہ آجائے۔

۱۔دار السلام: ۲/۱۲

اس وقت تندرست، خوبصورت جسم، بڑی آنکھیں، فصیح زبان اور بادشاہوں کے لباس میں ایک شخص داخل ہوا اور کہا:

السلام علیک یا امیر المومنین ورحمة اللّٰہ وبرکاته

میں یمن کے دور ترین شہر کے اشراف اور بزرگ اعرب میں سے ہوں جو کہ آپ سے منسوب ہیں یعنی شیعہ ہیں۔ میں عظیم ملک اور کافی نعمتیں چھوڑ کر آیا ہوں میری زندگی بہت خوشحال اور آسودہ تھی اور میرے اموال میں ترقی و اضافہ ہو رہا تھا اور زندگی کے انجام کو بہتر دیکھتا تھا کہ اچانک ایک ایسا بہت سخت دشمن پیدا ہوا جس کے بہت سے سپاہی تھے اور وہ بہت طاقتور تھا اس نے مجھ پر حملہ کیا اور کامیاب ہو گیا۔ اب اس سے فرار کا چارہ تلاش کرتے تھک چکا ہوں۔

میں ایک رات سو رہا تھا کہ مجھے ایک شخص نے آواز دی: اے شخص! اٹھ اور حضرت محمد مصطفیؐ کے بعد بہترین خلائق امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے پاس جا اور ان سے درخواست کر تا کہ وہ تمہیں وہ دعا تعلیم دیں جو انہیں حبیب خدا حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب علیہم السلام نے تعلیم دی۔ کیونکہ اس دعا میں خدا کے (خاص) اسم ہیں اور اس دعا کو اپنے دشمن کے سامنے اس وقت پڑھ جب وہ جنگ کے لئے آمادہ سامنے کھڑا ہو۔

اے امیر المومنینؑ! میں نیند سے بیدار ہوا اور کسی کام کو ہاتھ نہ لگایا اور چار سو غلاموں کے ساتھ آپ کی طرف چل پڑا میں خدا، پیغمبرؐ اور آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ ان سب کو آزاد کر دیا اور میں نے یہ کام صرف خدا کے لئے انجام دیا۔ اور اب دور اور پر پیچ و خم راستے طے کر کے آپ کے پاس آیا ہوں طولانی مسافت طے کرنے کی وجہ سے میرا بدن کمزور ہو گیا ہے۔

اے امیر المومنین! ہم پر احسان کیجئے، آپ حق پدری اور آپ کو آپ کے عیال کی قسم دیتے ہیں کہ مجھ پر فضل و کرم فرمایئے اور ہم نے خواب میں جس دعا کے متعلق سنا ہے میں اسی کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں مجھے تعلیم فرمایئے۔

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: ہاں انشاءاللہ تعلیم دوں گا۔
پھر آپ نے قلم و کاغذ طلب کیا اور اس شخص کے لئے یہ دعا تحریر فرمائی۔

﴿۲﴾

حرز یمانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، وَلاٰيَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلاّٰ أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي يا غَفُوْرُ يا شَكُوْرُ.

أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَحْمَدُكَ، وَأَنْتَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ، عَلىٰ مَا خَصَصْتَنِي بِهِ مِنْ مَوَاهِبِ الرَّغَائِبِ، وَمَا وَصَلَ اِلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ السَّابِغِ، وَمَا أَوْلَيْتَنِي بِهِ مِنْ اِحْسَانِكَ اِلَيَّ، وَبَوَّأْتَنِي بِهِ مِنْ مَظَنَّةِ الْعَدْلِ، وَأَنْلْتَنِي مِنْ مَنِّكَ الْوَاصِلِ اِلَيَّ، وَمِنَ الدِفَاعِ عَنِّي، وَالتَّوْفِيْقِ لِي، وَالْاِجَابَةِ لِدُعَائِي حَيْنَ أُنَاجِيْكَ دَاعِياً. وَأَدْعُوْكَ مُضَاماً، وَأَسْأَلُكَ فَأَجِدُكَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا لِي جَابِراً، وَفِي الْأُمُوْرِ نَاظِراً، وَلِذُنُوْبِي غَافِراً، وَلِعَوْرَاتِي سَاتِراً، لَمْ أَعْدَمْ خَيْرَكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ مُنْذُ أَنْزَلْتَنِي دَارَ الْاِخْتِيَارِ. [1] لِتَنْظُرَ مَا أُقَدِّمُ لِدَارِ الْقَرَارِ، فَأَنَا عَتِيْقُكَ مِنْ جَمِيْعِ الْآفَاتِ وَالْمَصَائِبِ، فِي اللَّوَازِبِ وَالْغُمُوْمِ الَّتِي سَاوَرَتْنِي فِيْهَا الْهُمُوْمُ، بِمَعَارِيْضِ أَصْنَافِ الْبَلَاءِ، وَمَصْرُوْفِ جُهْدِ الْقَضَاءِ، لاٰ أَذْكُرُ مِنْكَ اِلَّا الْجَمِيْلَ، وَلاٰ أَرىٰ مِنْكَ غَيْرَ التَّفْضِيْلِ.

۱۔ دَارَ الْاِخْتِيَارِ، بحار الانوار: ۹۵/۲۴۲

Presented by Ziaraat.Com

خَيْرَكَ لِي شامِلٌ، وَفَضْلُكَ عَلَيَّ مُتَواتِرٌ، وَنِعْمَتُكَ عِنْدِي مُتَّصِلَةٌ، وَسَوابِقُ لَمْ تُحَقِّقْ حِذارِي، بَلْ صَدَّقْتَ رَجائِي، وَصاحَبْتَ أَسْفارِي، وَأَكْرَمْتَ أَحْضارِي، وَشَفَيْتَ أَمْراضِي وَأَوْهانِي، وَعافَيْتَ مُنْقَلَبِي وَمَثْواياَ، وَلَمْ تُشْمِتْ بِي أَعْدائِي، وَرَمَيْتَ مَنْ رَمانِي، وَكَفَيْتَنِي مَؤُونَةَ مَنْ عاداني.

فَحَمْدِي لَكَ واصِلٌ، وَثَنائِي عَلَيْكَ دائِمٌ، مِنَ الدَّهْرِ اِلَى الدَّهْرِ، بِأَلْوانِ التَّسْبِيحِ، خالِصاً لِذِكْرِكَ، وَمَرْضِيّاً لَكَ بِنا صِعِ التَّوْحِيدِ[1]، وَامْحاضِ التَّمْجِيدِ بِطُوْلِ التَّعْدِيدِ، وَمَزِيَّةِ أَهْلِ التَّمْزِيدِ، لَمْ تُعَنْ فِي قُدْرَتِكَ، وَلَمْ تُشارَكَ فِي اِلٰهِيَّتِكَ، وَلَمْ تُعَلَّمْ لَكَ مائِيَّةٌ فَتَكُوْنَ لِلْأَشْياءِ

الْمُخْتَلِفَةِ مُجانِساً، وَلَمْ تُعايَنْ اِذْ حَبَسْتَ الْأَشْياءَ عَلَى الْغَرائِزِ، وَلا خَرَقَتِ الْأَوْهامِ حُجُبَ الْغُيُوْبِ، فَتَعْتَقِدُ فِيْكَ مَحْدُوْداً فِي عَظَمَتِكَ، فَلا يَبْلُغُكَ بُعْدُ الْهِمَمِ، وَلا يَنالُ غَوْصُ الْفِكَرِ، وَلا يَنْتَهِي اِلَيْكَ نَظَرُ ناظِرٍ فِي مَجْدِ جَبَرُوْتِكَ. اِرْتَفَعَتْ عَنْ صِفَةِ الْمَخْلُوْقِيْنَ صِفاتُ قُدْرَتِكَ، وَعَلا عَنْ ذٰلِكَ كِبْرِياءُ عَظَمَتِكَ، لا يَنْقُصُ ما أَرَدْتَ أَنْ يَزْدادَ، وَلا يَزْدادُ ما أَرَدْتَ أَنْ يَنْقُصَ، لا أَحَدَ حَضَرَكَ حِيْنَ بَرَأْتَ النُّفُوْسَ، كَلَّتِ الْأَوْهامُ عَنْ تَفْسِيْرِ صِفَتِكَ، وَانْحَسَرَتِ الْعُقُوْلُ عَنْ كُنْهِ عَظَمَتِكَ، وَكَيْفَ تُوْصَفُ وَأَنْتَ الْجَبّارُ الْقُدُّوْسُ، اَلَّذِي لَمْ تَزَلْ أَزَلِيّاً دائِماً فِي الْغُيُوْبِ وَحْدَكَ لَيْسَ فِيْها غَيْرُكَ وَلَمْ يَكُنْ لَها سِواكَ. حارَ فِي مَلَكُوْتِكَ عَمِيْقاتُ مَذاهِبِ التَّفْكِيْرِ، فَتَواضَعَتِ الْمُلُوْكُ لِهَيْبَتِكَ، وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ بِذُلِّ الْاِسْتِكانَةِ لَكَ، وَانْقادَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِكَ، وَاسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ

۱۔ یہ کلمہ مختلف تعبیروں کے ساتھ استعمال ہوا ہے: بِصانِعِ التَّوْحِيْدِ، بِبانِعِ التَّوْحِيْدِ، بِنابِعِ التَّوْحِيْدِ، لیکن جو ہم نے عبارت میں ذکر کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

لِقُدْرَتِكَ،وَخَضَعَتْ لَكَ الرِّقَابُ، وَكُلَّ دُوْنَ ذٰلِكَ تَحْبِيْرُ اللُّغاتِ، وَضَلَّ هُنالِكَ التَّدْبِيْرُ فِي تَصارِيْفِ الصِّفاتِ، فَمَنْ تَفَكَّرَ فِي ذٰلِكَ رَجَعَ طَرْفُهُ اِلَيْهِ حَسِيْراً، وَعَقْلُهُ مَبْهُوْراً،وَتَفَكُّرُهُ مُتَحَيِّراً.

أَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ مُتَواتِراً مُتَوالِياً مُتَّسِقاً مُسْتَوْثِقاً، يَدُوْمُ وَلاٰيَبِيْدُ غَيْرَ مَفْقُوْدٍ فِي الْمَمْلَكُوْتِ، وَلاٰ مَطْمُوْسٍ فِي الْمَعالِمِ، وَلاٰ مُنْتَقِصٍ فِي الْعِرْفانِ، وَلَكَ الْحَمْدُ مالاٰتُحْصىٰ مَكارِمُهُ فِي اللَّيْلِ اِذٰا أَدْبَرَ، وَالصُّبْحِ اِذٰا أَسْفَرَ، وَفِي الْبَرارِي وَالْبِحارِ،وَالْغُدُوِّ وَالْآصالِ، وَالْعَشِيِّ وَالْاِبْكارِ، وَفِي الظَّهائِرِ وَالْأَسْحارِ.

أَللّٰهُمَّ بِتَوْفِيْقِكَ قَدْ أَحْضَرْتَنِي الرَّغْبَةَ، وَجَعَلْتَنِي مِنْكَ فِي وِلاٰيَةِ الْعِصْمَةِ لَمْ أَبْرَحْ فِي سُبُوْغِ نَعْمائِكَ، وَتَتابُعِ آلاٰئِكَ مَحْفُوْظاً لَكَ فِي الْمَنْعِ وَالدِّفاعِ مَحُوْطاً بِكَ فِي مَثْواايَ وَمَسْقَلَبِي، وَلَمْ تُكَلِّفْنِي فَوْقَ طاقَتِي،اِذْ لَمْ تَرْضَ مِنِّي اِلاّٰ طاعَتِي، وَلَيْسَ شُكْرِي وَاِنْ أَبْلَغْتُ فِي الْمَقالِ وَبالَغْتُ فِي الْفِعالِ بِبالِغٍ أَداءَ حَقِّكَ، وَلاٰ مُكافِياًلِفَضْلِكَ، لِأَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ، لَمْ تَغِبْ وَلاٰ تَغِيْبُ عَنْكَ غائِبَةٌ، وَلاٰتَخْفىٰ عَلَيْكَ خافِيَةٌ، وَلَمْ تَضِلَّ لَكَ فِي ظُلَمِ الْخَفِيّاتِ ضالَّةٌ، اِنَّما أَمْرُكَ اِذٰا أَرَدْتَ شَيْئاً أَنْ تَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ.

أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ ما حَمِدْتَ بِهِ نَفْسَكَ، وَحَمِدَكَ بِهِ الْحامِدُوْنَ، وَمَجَّدَكَ بِهِ الْمُمَجِّدُوْنَ، وَكَبَّرَ بِهِ الْمُكَبِّرُوْنَ، وَعَظَّمَكَ بِهِ الْمُعَظِّمُوْنَ، حَتّٰى يَكُوْنَ لَكَ مِنِّي وَحْدِي بِكُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ، وَأَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ حَمْدِ الْحامِدِيْنَ، وَتَوْحِيْدِ أَصْنافِ الْمُخْلِصِيْنَ، وَتَقْدِيْسِ أَجْناسِ الْعارِفِيْنَ، وَثَناءِ جَمِيْعِ الْمُهَلِّلِيْنَ، وَمِثْلُ ما أَنْتَ بِهِ عارِفٌ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ مِنَ الْحَيَوانِ، وَأَرْغَبُ اِلَيْكَ فِي رَغْبَةِ ما أَنْطَقْتَنِي بِهِ مِنْ حَمْدِكَ، فَما أَيْسَرَ ما كَلَّفْتَنِي بِهِ مِنْ حَقِّكَ، وَأَعْظَمَ ما وَعَدْتَنِي

Presented by Ziaraat.Com

عَلٰى شُكْرِكَ.

اِبْتَدَأْتَنِي بِالنِّعَمِ فَضْلاً وَطَوْلاً، وَأَمَرْتَنِي بِالشُّكْرِ حَقّاً وَعَدْلاً، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهِ أَضْعافاً وَمَزِيْداً، وَأَعْطَيْتَنِي مِنْ رِزْقِكَ اخْتِباراً وَفَضْلاً، وَسَأَلْتَنِي مِنْهُ يَسِيْراً صَغِيْراً، وَأَعْفَيْتَنِي مِنْ جُهْدِ الْبَلاءِ وَلَمْ تُسْلِمْنِي لِلسُّوءِ مِنْ بَلائِكَ مَعَ ما أَوْلَيْتَنِي مِنَ الْعافِيَةِ، وَسَوَّغْتَ مِنْ كَرائِمِ النِّحَلِ، وَضاعَفْتَ لِيَ الْفَضْلَ مَعَ ما أَوْدَعْتَنِي مِنَ الْمَحَجَّةِ الشَّرِيْفَةِ، وَيَسَّرْتَ لِي مِنَ الدَّرَجَةِ الْعالِيَةِ الرَّفِيْعَةِ، وَاصْطَفَيْتَنِي بِأَعْظَمِ النَّبِيِّيْنَ دَعْوَةً، وَأَفْضَلِهِمْ شَفاعَةً، مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لِي ما لا يَسَعُهُ اِلّا مَغْفِرَتُكَ، وَلا يَمْحَقُهُ اِلّا عَفْوُكَ، وَلا يُكَفِّرُهُ اِلّا فَضْلُكَ، وَهَبْ لِي فِي يَوْمِي يَقِيْناً تُهَوِّنُ عَلَيَّ بِهِ مُصِيْباتِ الدُّنْيا وَأَحْزانَها بِشَوْقٍ اِلَيْكَ، وَرَغْبَةٍ فِيْما عِنْدَكَ، وَاكْتُبْ لِي عِنْدَكَ الْمَغْفِرَةَ، وَبَلِّغْنِي الْكَرامَةَ، وَارْزُقْنِي شُكْرَ ما أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ، فَاِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْواحِدُ الرَّفِيْعُ الْبَدِيءُ الْبَدِيْعُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، الَّذِي لَيْسَ لِأَمْرِكَ مَدْفَعٌ، وَلا عَنْ قَضائِكَ مُمْتَنِعٌ، أَشْهَدُ أَنَّكَ رَبِّي وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، فاطِرُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ، عالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهادَةِ، اَلْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّباتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَالشُّكْرَ عَلٰى نِعْمَتِكَ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَوْرِ كُلِّ جائِرٍ، وَبَغْيِ كُلِّ باغٍ، وَحَسَدِ كُلِّ حاسِدٍ، بِكَ أَصُوْلُ عَلَى الْأَعْداءِ، وَبِكَ أَرْجُو وِلايَةَ الْأَحِبّاءِ مَعَ ما لا أُسْتَطِيْعُ اِحْصائَهُ، وَلا تَعْدِيْدَهُ مِنْ عَوائِدِ فَضْلِكَ، وَطُرَفِ رِزْقِكَ، وَأَلْوانِ ما أَوْلَيْتَ مِنْ اِرْفادِكَ، فَاِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لا اِلٰهَ اِلّا أَنْتَ، اَلْفاشِي فِي الْخَلْقِ رِفْدُكَ، اَلْباسِطُ بِالْجُودِ يَدُكَ، وَلا تُضادُّ فِي حُكْمِكَ، وَلا تُنازَعُ فِي أَمْرِكَ، تَمْلِكُ مِنَ الْأُمُوْرِ ما تَشاءُ،

Presented by Ziaraat.Com

وَلاٰیَمْلِکُوْنَ اِلّٰا مٰا تُرِیْدُ.

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِیْ الْمُلْکَ مَنْ تَشٰاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشٰاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشٰاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشٰاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ إِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ،،تُولِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشٰاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ [1] أَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُفْضِلُ الْخٰالِقُ الْبٰارِئُ الْقٰادِرُ الْقٰاهِرُ الْمُقَدَّسُ فِی نُوْرِ الْقُدْسِ،تَرَدَّیْتَ بِالْمَجْدِ وَالْعِزِّ، وَتَعَظَّمْتَ بِالْکِبْرِیاءِ، وَتَغَشَّیْتَ بِالنُّورِ وَالْبَهاءِ، وَتَجَلَّلْتَ بِالْمَهابَةِ وَالسَّنٰاءِ، لَکَ الْمَنُّ الْقَدِیْمُ، وَالسُّلْطٰانُ الشّٰامِخُ، وَالْجُوْدُ الْوٰاسِعُ، وَالْقُدْرَةُ الْمُقْتَدِرَةُ، جَعَلْتَنِی مِنْ أَفْضَلِ بَنِی آدَمَ، وَجَعَلْتَنِی سَمِیْعاً بَصِیْراً، صَحِیْحاً سَوِیّاً مُعافاً، لَمْ تَشْغَلْنِی بِنُقْصٰانٍ فِی بَدَنِی، وَلَمْ تَمْنَعْکَ کَرٰامَتُکَ اِیّٰایَ، وَحُسْنُ صَنِیْعِکَ عِنْدِی، وَفَضْلُ اِنْعٰامِکَ عَلَیَّ، أَنْ وَسَّعْتَ عَلَیَّ فِی الدُّنْیٰا، وَفَضَّلْتَنِی عَلٰی کَثِیْرٍ مِنْ أَهْلِهٰا، فَجَعَلْتَ لِی سَمْعاً یَسْمَعُ آیاتِکَ، وَفُؤٰاداً یَعْرِفُ عَظَمَتَکَ، وَأَنَا بِفَضْلِکَ حامِدٌ،وَبِجُهْدِ یَقِیْنِی لَکَ شٰاکِرٌ، وَبِحَقِّکَ شٰاهِدٌ.فَإِنَّکَ حَیٌّ قَبْلَ کُلِّ حَیٍّ، وَحَیٌّ بَعْدَ کُلِّ حَیٍّ، وَحَیٌّ لَمْ تَرِثِ الْحَیٰاةَ مِنْ حَیٍّ، وَلَمْ تَقْطَعْ خَیْرَکَ عَنِّی طَرْفَةَ عَیْنٍ فِی کُلِّ وَقْتٍ، وَلَمْ تُنْزِلْ بِی عُقُوْبٰاتِ السَّقَمِ، وَلَمْ تُغَیِّرْ عَلَیَّ دَقٰائِقَ الْعِصَمِ، فَلَوْ لَمْ أَذْکُرْ مِنْ إِحْسٰانِکَ إِلّٰا عَفْوَکَ، وَإِجٰابَةَ دُعٰائِی حِیْنَ رَفَعْتُ رَأْسِی بِتَحْمِیْدِکَ وَتَمْجِیْدِکَ، وَفِی قِسْمَةِ الْأَرْزٰاقِ حِیْنَ قَدَّرْتَ، فَلَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ مٰا حَفَظَهُ عِلْمُکَ، وَعَدَدَ مٰا أَحٰاطَتْ بِهِ قُدْرَتُکَ، وَعَدَدَ مٰا وَسِعَتْهُ رَحْمَتُکَ.

---

[1] سورۂ آل عمران، آیت: ۲۶، ۲۷

أَللّٰهُمَّ فَتَمِّمْ إِحْسَانَکَ فِيمَا بَقِيَ، كَمَا أَحْسَنْتَ فِيمَا مَضىٰ، فَإِنِّي أَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بِتَوْحِيدِکَ وَتَمْجِيدِکَ، وَتَحْمِيدِکَ وَتَهْلِيلِکَ، وَتَكْبِيرِکَ وَتَعْظِيمِکَ، وَبِنُورِکَ وَرَأْفَتِکَ، وَرَحْمَتِکَ وَعُلُوِّکَ، وَجَمَالِکَ وَجَلَالِکَ، وَبِهَائِکَ وَسُلْطَانِکَ، وَقُدْرَتِکَ وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ، أَلَّا تَحْرِمَنِي رِفْدَکَ وَفَوَائِدَکَ، فَإِنَّهُ لَايَعْتَرِيکَ لِكَثْرَةِ مَايَتَدَفَّقُ بِهِ عَوَائِقُ الْبُخْلِ، وَلَايَنْقُصُ جُودَکَ تَقْصِيرٌ فِي شُكْرِ نِعْمَتِکَ، وَلَاتُفْنِي خَزَائِنَ مَوَاهِبِکَ النِّعَمُ، وَلَاتَخَافُ ضَيْمَ إِمْلَاقٍ فَتُكْدِيَ وَلَايَلْحَقُکَ خَوْفُ عُدْمٍ فَيَنْقُصَ فَيْضُ فَضْلِکَ.

أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْباً خَاشِعاً، وَيَقِيناً صَادِقاً، وَلِسَاناً ذَاكِراً، وَلَاتُؤَمِّنِي مَكْرَکَ، وَلَاتَكْشِفْ عَنِّي سِتْرَکَ، وَلَاتُنْسِنِي ذِكْرَکَ، وَلَاتُبَاعِدْنِي مِنْ جِوَارِکَ، وَلَاتَقْطَعْنِي مِنْ رَحْمَتِکَ، وَلَاتُؤْيِسْنِي مِنْ رَوْحِکَ، وَكُنْ لِي أَنِيساً مِنْ كُلِّ وَحْشَةٍ، وَاعْصِمْنِي مِنْ كُلِّ هَلَكَةٍ، وَنَجِّنِي مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ، فَإِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

أَللّٰهُمَّ ارْفَعْنِي وَلَاتَضَعْنِي، وَزِدْنِي وَلَاتَنْقُصْنِي، وَارْحَمْنِي وَلَاتُعَذِّبْنِي، وَانْصُرْنِي وَلَاتَخْذُلْنِي، وَآثِرْنِي وَلَاتُؤْثِرْ عَلَيَّ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً.[1]

ابن عباس کہتے ہیں: حضرت نے یہ دعا اس یمنی شخص کو عطا کی اور فرمایا:

اس دعا کو اچھی طرح محفوظ کرلو اور یہ پوری دعا ایک دن میں پڑھی جائے، مجھے امید ہے قبل اس کے کہ تم اپنے وطن پہنچو خدا نے تمہارے دشمن کو نابود و ہلاک کر دیا ہوگا۔

اور بیشک میں نے رسول خداؐ سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

اگر کوئی شخص یہ دعا درست اور تواضع کے ساتھ پڑھے اور پہاڑوں کو حکم دے کہ اس کے ساتھ حرکت کریں تو وہ حتمی طور پر اس کے ساتھ حرکت کریں گے اور اگر دریاؤں کو حکم دے تو وہ ان پر چل

Presented by Ziaraat.Com

سکتا ہے۔

وہ شخص اپنے شہر واپس ہوگیا چالیس دن بعد حضرت علی علیہ السلام کے پاس اس کا ایک خط آیا کہ پروردگار عالم نے اس کے دشمن کو نابود کر دیا اور اس کے دشمنوں میں حتی ایک آدمی بھی باقی نہیں ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

مجھے معلوم تھا ایسا ہی ہوگا رسول خداؐ نے یہ دعا ہمیں تعلیم فرمائی اور کوئی ایسی مشکل نہیں کہ جس میں ہم نے یہ دعا پڑھی ہو اور وہ مشکل آسان نہ ہوئی ہو۔

﴿۲﴾

دعائے حریق

﴿جو صبح سویرے پڑھی جاتی ہے﴾[۲]

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْداً، وَأُشْهِدُ مَلاٰئِكَتَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ وَسُكَّانَ سَبْعِ سَمٰاوٰاتِكَ وَأَرْضِيْكَ وَأَنْبِيٰائَكَ وَرُسُلَكَ وَوَرَثَةَ أَنْبِيٰائِكَ وَرُسُلِكَ وَالصّٰالِحِيْنَ مِنْ عِبٰادِكَ وَجَمِيْعِ خَلْقِكَ، فَاشْهَدْ لِي وَكَفٰى بِكَ شَهِيْداً أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لاٰ اِلٰهَ اِلاّٰ أَنْتَ الْمَعْبُوْدُ وَحْدَكَ لاٰشَرِيْكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَأَنَّ كُلَّ مَعْبُوْدٍ مِمَّا دُوْنَ عَرْشِكَ اِلٰى قَرٰارِ أَرْضِكَ السّٰابِعَةِ السُّفْلٰى بٰاطِلٌ مُضْمَحِلٌّ مٰا خَلاٰ وَجْهَكَ الْكَرِيْمَ، فَاِنَّهُ أَعَزُّ وَأَكْرَمُ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَصِفَ الْوٰاصِفُوْنَ كُنْهَ جَلاٰلِهِ أَوْ تَهْتَدِيَ

۱۔ بحار الانوار: ۹۵/۲۴۰، اور مہج الدعوات (کچھ فرق کے ساتھ)

۲۔ یہ دعا امام سجاد علیہ السلام، آپ کے جد امجد علیہم السلام اور رسول خداؐ اور خداوند متعال سے نقل ہوئی ہے اور اس میں اضافہ شدہ حصہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اَلْقُلُوْبُ اِلٰی کُنْهِ عَظَمَتِهٖ، یا مَنْ فاقَ مَدْحَ الْمادِحِیْنَ فَخْرُمَدْحِهٖ، وَعَدا وَصْفَ الْواصِفِیْنَ مَاثِرُ حَمْدِهٖ، وَجَلَّ عَنْ مَقالَةِ النّاطِقِیْنَ تَعْظِیْمُ شَأْنِهٖ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْعَلْ بِنا ما أَنْتَ أَهْلُهُ، یا أَهْلَ التَّقْوٰی وَأَهْلَ الْمَغْفِرَةِ. تین مرتبہ۔

پھر گیارہ مرتبہ یہ پڑھیں: لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِیْکَ لَهُ، سُبْحانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ،أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَیْهِ، ما شآءَ اللّٰهُ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ، هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظّاهِرُ وَالْباطِنُ،لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، یُحْیِي وَیُمِیْتُ، وَیُمِیْتُ وَیُحْیِي، وَهُوَ حَیٌّ لایَمُوْتُ، بِیَدِهِ الْخَیْرُ،وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

پھر گیارہ مرتبہ یہ کہیں:سُبْحانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَکْبَرُ، أَسْتَغْفِرُاللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَیْهِ، ما شآءَ اللّٰهُ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلا بِاللّٰهِ الْحَلِیْمِ الْکَرِیْمِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ، عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِلْأَ سَماواتِهٖ وَأَرْضِیْهِ،وَعَدَدَ ما جَرٰی بِهِ قَلَمُهٗ وَأَحْصاهُ کِتابُهٗ وَمِدادُ کَلِماتِهٖ وَرِضا نَفْسِهٖ.

پھر کہیں:أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ الْمُبارَکِیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی جَبْرَئِیْلَ وَمِیْکآئِیْلَ وَاسْرافِیْلَ، وَحَمَلَةِ عَرْشِکَ أَجْمَعِیْنَ، وَالْمَلآئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِمْ حَتّٰی تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا، وَتَزِیْدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا مِمّا أَنْتَ أَهْلُهُ، یا أَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ عَلٰی مَلَکِ الْمَوْتِ وَأَعْوانِهٖ، وَصَلِّ عَلٰی رِضْوانَ وَخَزَنَةِ الْجِنانِ، وَصَلِّ عَلٰی مالِکٍ وَخَزَنَةِ النّیْرانِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِمْ حَتّٰی تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا، وَتَزِیْدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا مِمّا أَنْتَ أَهْلُهُ، یا أَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْکِرامِ الْکاتِبِیْنَ، وَالسَّفَرَةِ الْکِرامِ الْبَرَرَةِ، وَالْحَفِظَةِ لِبَنِي آدَمَ، وَصَلِّ عَلٰی مَلآئِکَةِ الْهَواءِ وَالسَّماواتِ الْعُلٰی، وَمَلآئِکَةِ الْأَرْضِیْنَ السُّفْلٰی، وَمَلآئِکَةِ

Presented by Ziaraat.Com

اللَّيْلِ وَالنَّهارِ، وَالْأَرْضِ وَالْأَقْطارِ، وَالْبِحارِ وَالْأَنْهارِ، وَالْبَرارِي وَالْفَلَواتِ وَالْقِفارِ، وَصَلِّ عَلى مَلائِكَتِكَ الَّذِيْنَ أَغْنَيْتَهُمْ عَنِ الطَّعامِ وَالشَّرابِ بِتَسْبِيْحِكَ وَتَقْدِيْسِكَ وَعِبادَتِكَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا، وَتَزِيْدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَصَلِّ عَلى أَبِينا آدَمَ، وَأُمِّنا حَوّآءَ وَما وَلَدا مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدآءِ وَالصّالِحِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا، وَتَزِيْدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ، وَعَلى أَصْحابِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَعَلى أَزْواجِهِ الْمُطَهَّراتِ، وَعَلى ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ، وَعَلى كُلِّ نَبِيٍّ بَشَّرَ بِمُحَمَّدٍ، وَعَلى كُلِّ نَبِيٍّ وَلَدَ مُحَمَّداً، وَعَلى كُلِّ مَنْ فِي صَلَواتِكَ عَلَيْهِ رِضىً لَكَ وَرِضىً لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا، وَتَزِيْدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبارِكْ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، كَأَفْضَلِ ما صَلَّيْتَ وَبارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلى إِبْراهِيْمَ وَآلِ إِبْراهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. أَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ، وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ، وَأَعْطِهِ حَتّٰى يَرْضىٰ، وَزِدْهُ بَعْدَ الرِّضا مِمَّا أَنْتَ أَهْلُهُ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَما أَمَرْتَنا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَما يَنْبَغِي لَنا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّى عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ فِي صَلٰوةٍ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّى عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ

Presented by Ziaraat.Com

وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَعْرَةٍ وَلَفْظَةٍ وَلَحْظَةٍ وَنَفْسٍ وَصِفَةٍ وَسُكُونٍ وَحَرَكَةٍ مِمَّنْ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَمِمَّنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَبِعَدَدِ سٰاعٰاتِهِمْ وَدَقٰائِقِهِمْ،وَسُكُونِهِمْ وَحَرَكٰاتِهِمْ، وَحَقٰائِقِهِمْ وَمِيثٰاقِهِمْ، وَصِفٰاتِهِمْ وَأَيّٰامِهِمْ، وَشُهُورِهِمْ وَسِنِيهِمْ،وَأَشْعٰارِهِمْ وَأَبْشٰارِهِمْ، وَبِعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ مٰا عَمِلُوا، أَوْ يَعْمَلُوْنَ أَوْ بَلَغَهُمْ أَوْ رَأَوْا أَوْ ظَنُّوا أَوْفَطِنُوا، أَوْ كٰانَ مِنْهُمْ، أَوْ يَكُوْنُ اِلى يَوْمِ الْقِيٰامَةِ، وَكَأَضْعٰافِ ذٰلِكَ أَضْعٰافاً مُضٰاعَفَةً لِيَوْمِ الْقِيٰامَةِ، يٰا أَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مٰا خَلَقْتَ، وَمٰا أَنْتَ خٰالِقُهُ اِلى يَوْمِ الْقِيٰامَةِ،صَلٰوةً تُرْضِيْهِ. أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَالثَّنٰاءُ وَالشُّكْرُ، وَالْمَنُّ وَالْفَضْلُ، وَالطَّوْلُ وَالْخَيْرُ وَالْحُسْنٰى وَالنِّعْمَةُ، وَالْعَظَمَةُ وَالْجَبَرُوْتُ، وَالْمُلْكُ وَالْمَلَكُوْتُ، وَالْقَهْرُ وَالسُّلْطٰانُ، وَالْفَخْرُوَالسُّؤْدَدُ، وَالْإِمْتِنٰانُ وَالْكَرَمُ، وَالْجَلاٰلُ وَالْإِكْرٰامُ، وَالْجَمٰالُ وَالْكَمٰالُ، وَالْخَيْرُ وَالتَّوْحِيْدُوَالتَّمْجِيْدُ، وَالتَّحْمِيْدُ وَالتَّهْلِيْلُ وَالتَّكْبِيْرُ وَالتَّقْدِيْسُ، وَالرَّحْمَةُ وَالْمَغْفِرَةُ وَالْكِبْرِيٰاءُ وَالْعَظَمَةُ. وَلَكَ مٰا زَكىٰ وَطٰابَ وَطَهُرَ مِنَ الثَّنٰاءِ الطَّيِّبِ، وَالْمَدِيْحِ الْفٰاخِرِ، وَالْقَوْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ الَّذِي تَرْضىٰ بِهِ عَنْ قٰائِلِهِ، وَتُرْضِيَ بِهِ قٰائِلَهُ وَهُوَ رِضىً لَكَ يَتَّصِلُ حَمْدِي بِحَمْدِ أَوَّلِ الْحٰامِدِيْنَ، وَثَنٰائِي بِثَنٰاءِ أَوَّلِ الْمُثْنِيْنَ عَلٰى رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ مُتَّصِلاً ذٰلِكَ بِذٰلِكَ، وَتَهْلِيلِي بِتَهْلِيْلِ أَوَّلِ الْمُهَلِّلِيْنَ، وَتَكْبِيْرِي بِتَكْبِيْرِ أَوَّلِ الْمُكَبِّرِيْنَ، وَقَوْلِي الْحَسَنُ الْجَمِيْلُ بِقَوْلِ أَوَّلِ الْقٰائِلِيْنَ الْمُجْمِلِيْنَ الْمُثْنِيْنَ عَلٰى رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ، مُتَّصِلاً ذٰلِكَ بِذٰلِكَ، مِنْ أَوَّلِ الدَّهْرِ اِلى اٰخِرِهِ. وَبِعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ السَّمٰاوٰاتِ وَالْأَرْضِيْنَ، وَالرِّمٰالِ وَالتِّلاٰلِ وَالْجِبٰالِ، وَعَدَدِ جُرَعِ مٰاءِ الْبِحٰارِ، وَعَدَدِ قَطْرِ الْأَمْطٰارِ، وَوَرَقِ الْأَشْجٰارِ، وَعَدَدِ النُّجُوْمِ، وَعَدَدِ الثَّرىٰ وَالْحَصىٰ وَالنَّوىٰ وَالْمَدَرِ، وَعَدَدِ زِنَةِ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ السَّمٰاوٰاتِ

Presented by Ziaraat.Com

وَالْأَرْضِيْنَ، وَما فِيْهِنَّ وَما بَيْنَهُنَّ وَما تَحْتَهُنَّ، وَما بَيْنَ ذٰلِكَ وَما فَوْقَهُنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيامَةِ، مِنْ لَدُنِ الْعَرْشِ اِلٰى قَرارِ أَرْضِكَ السّابِعَةِ السُّفْلٰى. وَ بِعَدَدِ حُرُوْفِ أَلْفاظِ أَهْلِهِنَّ، وَعَدَدِ أَزْمانِهِمْ وَدَقائِقِهِمْ وَشَعآئِرِهِمْ وَساعاتِهِمْ وَأَيّامِهِمْ، وَشُهُوْرِهِمْ وَسِنِيْهِمْ، وَسُكُوْنِهِمْ وَحَرَكاتِهِمْ، وَأَشْعارِهِمْ وَأَبْشارِهِمْ. وَعَدَدِ زِنَةِ ذَرّ ما عَمِلُوا أَوْ يَعْمَلُوْنَ أَوْ بَلَغَهُمْ أَوْ رَأَوْا أَوْ ظَنُّوا أَوْ فَطِنُوا أَوْ كانَ مِنْهُمْ أَوْ يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيامَةِ، وَعَدَدِ زِنَةِ ذَرّ ذٰلِكَ وَأَضْعافِ ذٰلِكَ وَكَأَضْعافِ ذٰلِكَ أَضْعافاً مُضاعَفَةً لايَعْلَمُها وَلايُحْصِيْها غَيْرُكَ يا ذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ، وَأَهْلِ ذٰلِكَ أَنْتَ، وَمُسْتَحِقُّهُ وَمُسْتَوْجِبُهُ مِنّي وَمِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ يا بَدِيْعَ السَّمٰواتِ وَالْأَرْضِ. أَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِرَبٍّ اسْتَحْدَثْناكَ، وَلا مَعَكَ اِلٰهٌ فَيُشْرِكَكَ فِي رُبُوْبِيَّتِكَ، وَلا مَعَكَ اِلٰهٌ أَعانَكَ عَلٰى خَلْقِنا، أَنْتَ رَبُّنا كَما تَقُوْلُ وَفَوْقَ ما يَقُوْلُ الْقائِلُوْنَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعْطِيَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَفْضَلَ ما سَأَلَكَ، وَأَفْضَلَ ماسُئِلْتَ، وَأَفْضَلَ ما أَنْتَ مَسْؤُولٌ لَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيامَةِ. اُعِيْذُ أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَنَفْسِي وَدِيْنِي وَذُرِّيَّتِي وَمالِي وَوَلَدِي وَأَهْلِي وَقَراباتِي وَأَهْلَ بَيْتِي وَكُلَّ ذِي رَحِمٍ لِي دَخَلَ فِي الْإِسْلامِ، أَوْ يَدْخُلُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيامَةِ، وَحُزّانَتِي وَخاصَّتِي، وَمَنْ قَلَّدَنِي دُعاءً أَوْ أَسْدٰى اِلَيَّ يَداً، أَوْ رَدَّ عَنّي غَيْبَةً، أَوْ قالَ فِيَّ خَيْراً، أَوِ اتَّخَذْتُ عِنْدَهُ يَداً أَوْ صَنِيْعَةً، وَجِيْرانِي وَاِخْوانِي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ بِاللّٰهِ وَبِأَسْمآئِهِ التّامَّةِ الْعامَّةِ الشّامِلَةِ الْكامِلَةِ الطّاهِرَةِ الْفاضِلَةِ الْمُبارَكَةِ الْمُتَعالِيَةِ الزّاكِيَةِ الشَّرِيْفَةِ السَّنِيَّةِ الْكَرِيْمَةِ الْعَظِيْمَةِ الْمَخْزُوْنَةِ الْمَكْنُوْنَةِ الَّتِي لايُجاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلافاجِرٌ، وَبِأُمِّ الْكِتابِ وَخاتِمَتِهِ، وَما بَيْنَهُما مِنْ سُوْرَةٍ شَرِيْفَةٍ، وَآيَةٍ مُحْكَمَةٍ، وَشِفآءٍ وَرَحْمَةٍ، وَعَوْذَةٍ وَبَرَكَةٍ، وَبِالتَّوْرِيَةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقانِ

Presented by Ziaraat.Com

وَصُحُفِ اِبْراهِيمَ وَمُوسىٰ، وَبِكُلِّ كِتابٍ أَنْزَلَهُ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ رَسُوْلٍ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ حُجَّةٍ أَقامَهَا اللّٰهُ، وَبِكُلِّ بُرْهانٍ أَظْهَرَهُ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ نُوْرٍ أَنارَهُ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ آلاءِ اللّٰهِ وَعَظَمَتِهِ. أُعِيْذُ وَأَسْتَعِيْذُ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّ ما أَخافُ وَأَحْذَرُ، وَمِنْ شَرِّ ما رَبِّي مِنْهُ أَكْبَرُ، وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّياطِيْنِ وَالسَّلاطِيْنِ، وَاِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهِ وَأَشْياعِهِ وَأَتْباعِهِ، وَمِنْ شَرِّ ما فِي النُّوْرِ وَالظُّلْمَةِ، وَمِنْ شَرِّ ما دَهَمَ أَوْ هَجَمَ أَوْ أَلَمَّ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ غَمٍّ وَهَمٍّ وَافِدٍ وَنَدَمٍ وَنازِلَةٍ وَسَقَمٍ. وَمِنْ شَرِّ ما يَحْدُثُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهارِ وَتَأْتِي بِهِ الْأَقْدارُ، وَمِنْ شَرِّ ما فِي النّارِ، وَمِنْ شَرِّ ما فِي الْأَرْضِيْنَ وَالْأَقْطارِ وَالْفَلَواتِ وَالْقِفارِ وَالْبِحارِ وَالنَّهارِ، وَمِنْ شَرِّ الْفُسّاقِ وَالْفُجّارِ وَالْكُهّانِ وَالسُّحّارِ وَالْحُسّادِ وَالدُّعّارِ وَالْأَشْرارِ، وَمِنْ شَرِّ ما يَلِجُ فِي الْأَرْضِ، وَما يَخْرُجُ مِنْها، وَما يَنْزِلُ مِنَ السَّماءِ، وَما يَعْرُجُ اِلَيْها، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دابَّةٍ رَبِّي اٰخِذٌ بِناصِيَتِها، اِنَّ رَبِّي عَلىٰ صِراطٍ مُسْتَقِيْمٍ، فَاِنْ تَوَلَّوا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ، لا اِلٰهَ اِلّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. وَأَعُوْذُ بِكَ اللّٰهُمَّ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَمِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجالِ، وَمِنْ عَمَلٍ لا يَنْفَعُ، وَمِنْ عَيْنٍ لا تَدْمَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لا يَخْشَعُ، وَمِنْ دُعاءٍ لا يُسْمَعُ، وَمِنْ نَصِيْحَةٍ لا تَنْجَعُ، وَمِنْ صَحابَةٍ لا تَرْدَعُ، وَمِنْ اِجْماعٍ عَلىٰ نُكْرٍ وَتَوَدُّدٍ عَلىٰ خُسْرٍ أَوْ تَواخٍ عَلىٰ خُبْثٍ، وَمِمَّا اسْتَعاذَ مِنْهُ مَلائِكَتُكَ الْمُقَرَّبُوْنَ وَالْأَنْبِياءُ الْمُرْسَلُوْنَ، وَالْأَئِمَّةُ الْمُطَهَّرُوْنَ، وَالشُّهَداءُ وَالصّالِحُوْنَ، وَعِبادُكَ الْمُتَّقُوْنَ. وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعْطِيَنِي مِنَ الْخَيْرِ ما سَأَلُوا، وَأَنْ تُعِيْذَنِي مِنْ شَرِّ ما اسْتَعاذُوا، وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عاجِلِهِ وَاٰجِلِهِ ما عَلِمْتُ مِنْهُ وَما لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ مِنْ هَمَزاتِ الشَّياطِيْنِ، وَأَعُوْذُ

Presented by Ziaraat.Com

بِکَ رَبِّ أَنْ یَحْضُرُوْنِ. بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی أَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِي وَدِیْنِي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی أَهْلِي وَمَالِي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ أَعْطَانِي رَبِّي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی أَحِبَّائِي وَوَلَدِي وَقَرَابَاتِي، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی جِیْرَانِي وَاِخْوَانِي، وَمَنْ قَلَّدَنِي دُعَاءً، أَوِ اتَّخَذَ عِنْدِي یَداً، أَوِ ابْتَدَءَ اِلَيَّ بِرّاً مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی مَا رَزَقَنِي رَبِّي وَیَرْزُقُنِي، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَصِلْنِي بِجَمِیْعِ مَا سَأَلَکَ عِبَادُکَ الْمُؤْمِنُوْنَ، أَنْ تَصِلَهُمْ بِهِ مِنَ الْخَیْرِ، وَاصْرِفْ عَنِّي جَمِیْعَ مَا سَأَلَکَ عِبَادُکَ الْمُؤْمِنُوْنَ، أَنْ تَصْرِفَهُ عَنْهُمْ مِنَ السُّوْءِ وَالرَّدٰی، وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِکَ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَوَلِیُّهُ، یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَیْتِهِ الطَّیِّبِیْنَ، وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ وَفَرَجِي وَفَرِّجْ عَنْ کُلِّ مَهْمُوْمٍ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْزُقْنِي نَصْرَهُمْ، وَأَشْهِدْنِي أَیَّامَهُمْ، وَاجْمَعْ بَیْنِي وَبَیْنَهُمْ فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ، وَاجْعَلْ مِنْکَ عَلَیْهِمْ وَاقِیَةً حَتّٰی لَایُخْلَصَ اِلَیْهِمْ اِلَّا بِسَبِیْلِ خَیْرٍ، وَعَلَيَّ مَعَهُمْ، وَعَلٰی شِیْعَتِهِمْ وَمُحِبِّیْهِمْ، وَعَلٰی أَوْلِیَائِهِمْ، وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، فَاِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ. بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَی اللّٰهِ، وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهُ، مَا شَآءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ، تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ، وَأُفَوِّضُ أَمْرِي اِلَی اللّٰهِ، وَأَلْتَجِئُ اِلَی اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ أُحَاوِلُ وَأُصَاوِلُ وَأُکَاثِرُ وَأُفَاخِرُ وَأَعُزُّ وَأَعْتَصِمُ، عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَیُّوْمُ، عَدَدَ الذَّرٰی وَالنُّجُوْمِ، وَالْمَلَائِکَةِ الصُّفُوْفِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِیْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَکَ اِنِّي کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ.[1]

---

[1] البلد الامین: ۹۱/ مصباح المتہجد: ۲۲۰ (کچھ فرق کے ساتھ)

Presented by Ziaraat.Com

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے دعائے حریق میں اس عبارت کا اضافہ فرمایا ہے کہ جو محمد بن حسن مثنیٰ کے ذریعہ پہنچا ہے:

أَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ، وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ، وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ، وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ، وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ، وَمُنْزِلَ الزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ، وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِيْنَ. أَنْتَ اِلٰهُ مَنْ فِي السَّمَآءِ، وَاِلٰهُ مَنْ فِي الْأَرْضِ، لَا اِلٰهَ فِيْهِمَا غَيْرُكَ، وَأَنْتَ جَبَّارُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، وَجَبَّارُ مَنْ فِي الْأَرْضِ، لَا جَبَّارَ فِيْهِمَا غَيْرُكَ، وَأَنْتَ خَالِقُ مَنْ فِي السَّمَآءِ، وَخَالِقُ مَنْ فِي الْأَرْضِ، لَا خَالِقَ فِيْهِمَا غَيْرُكَ، وَأَنْتَ حَكَمُ مَنْ فِي السَّمَآءِ، وَحَكَمُ مَنْ فِي الْأَرْضِ، لَا حَكَمَ فِيْهِمَا غَيْرُكَ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ الْكَرِيْمِ، وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ، وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ، يَا حَيُّ يَاقَيُّوْمُ، أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُوْنَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي يَصْلُحُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، يَا حَيّاً قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ، وَيَا حَيّاً بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ، وَيَا حَيّاً حِيْنَ لَا حَيَّ، وَيَامُحْيِيَ الْمَوْتٰى، وَيَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ. أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْزُقْنِي مِنْ حَيْثُ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا أَحْتَسِبُ رِزْقاً وَاسِعاً حَلَالاً طَيِّباً، وَأَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي كُلَّ غَمٍّ وَهَمٍّ، وَأَنْ تُعْطِيَنِي مَا أَرْجُوْهُ وَاٰمُلُهُ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. [1]

---

[1] البلد الامین: ۹۷، مصباح المتہجد: ۲۲۷

Presented by Ziaraat.Com

﴿۴﴾

امام صادق علیہ السلام سے منقول دعائے الحاح

﴿جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مروی ہے﴾

ابو نعیم انصاری کہتے ہیں: ہم مکہ میں رکن مستجار کے ساتھ تھے اور طائفۂ مقصرہ میں سے کچھ افراد بھی موجود تھے ان میں محمودی، علاّن کلینی، ابو ہاشم دیناری، ابو جعفر احول ہمدانی بھی تھے وہ تقریباً تیس آدمی تھے اور میں ان کے درمیان محمد بن قاسم عقیقی کے سوا کسی مخلص شیعہ کو نہیں پہچانتا تھا۔

وہ ۲۶ ذی الحجہ ۲۹۳ھ کا دن تھا ہم ویسے ہی کھڑے تھے کہ اتنے میں ایک جوان جو خانہ کعبہ کے طواف میں مشغول تھا ہماری طرف آیا اس نے دو کپڑوں سے احرام باندھا تھا اور اس نے اپنا جوتا ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا جب انہیں دیکھا تو ان کی ہیبت اور متانت سے ہم سبھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے، انہیں سلام کیا وہ بیٹھ گئے اور انہوں نے دائیں اور بائیں طرف دیکھا اور فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ امام جعفر صادق علیہ السلام دعائے الحاح میں کیا فرماتے تھے؟

ہم نے کہا: کیا کہتے تھے؟

فرمایا: وہ کہتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذي بِهِ تَقُوْمُ السَّمآءُ، وَبِهِ تَقُوْمُ الْأَرْضَ، وَبِهِ تُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْباطِلِ، وَبِهِ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ، وَبِهِ تُفَرِّقُ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ، وَبِهِ أَحْصَيْتَ عَدَدَ الرِّمالِ، وَزِنَةَ الْجِبالِ، وَكَيْلَ الْبِحارِ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ أَمْرِيْ فَرَجاً وَمَخْرَجاً. [1]

۱۔ کمال الدین: ۴۷۰، البحار ۹۵/ ۱۵۷، الصحیفۃ الصادقیۃ: ۳۶۳، دلائل الامامۃ: ۵۴۳

Presented by Ziaraat.Com

کتاب ''الجنتہ الواقیۃ'' میں روایت کرتے ہیں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف فرماتے ہیں:
حضرت صادق علیہ السلام ہر صبح اس دعا کو پڑھتے تھے۔[1]

﴿۵﴾

واجب نماز کے بعد حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا

﴿یہ دعا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ہے﴾

ابو نعیم انصاری کہتے ہیں اس وقت حضرت اٹھے خانہ کعبہ کا طواف کرنا شروع کر دیا ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے، لیکن ہم ان کا نام پوچھنا بھول گئے۔ دوسرے دن اسی وقت اسی جگہ طواف سے باہر آئے اور ہم لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے، پھر لوگوں کے درمیان بیٹھ گئے پھر دائیں اور بائیں دیکھ کر کہنے لگے کیا جانتے ہو حضرت امیر المومنین علیہ السلام واجب نماز کے بعد کون سی دعا پڑھتے تھے؟

ہم نے کہا: کیا پڑھتے تھے؟

فرمایا: آپ یہ دعا پڑھتے تھے:

أَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ رُفِعَتِ الْأَصْوَاتُ، (وَدُعِيَتِ الدَّعَوَاتُ)، وَلَکَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ، وَلَکَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ، وَاِلَيْکَ التَّحَاکُمُ فِي الْأَعْمَالِ، يا خَيْرَ مَسْؤُوْلٍ وَخَيْرَ مَنْ أَعْطٰى، يا صَادِقُ يا بَارِئُ، يا مَنْ لَايُخْلِفُ الْمِيْعَادُ، يا مَنْ أَمَرَ بِالدُّعَاءِ وَتَکَفَّلَ بِالْاِجَابَةِ

---

[1] ''الجنتہ الواقیۃ'' میر داماد سے منسوب ہے، قابل ذکر ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ یہ کتاب شیخ کفعمیؒ کی تألیفات میں سے ہے لیکن علامہ مجلسیؒ نے اس کی نسبت شیخ کفعمیؒ کی طرف دینے میں تردید کی ہے اور بحار الانوار: ۱۷/۱ میں کہتے ہیں: کتاب ''الجنتہ الواقیۃ'' بعض متأخرین کی تألیف ہے، ممکن ہے کہ اس کی شیخ کفعمیؒ کی طرف نسبت دی گئی ہو، مولا افندی نے بھی ''الریاض: ۲۳/۱'' پر اس کتاب کی نسبت کفعمیؒ کی طرف دینے میں تردید کی ہے، (النقام الأسنی: ۱۳)

Presented by Ziaraat.Com

یا مَنْ قالَ ﴿اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ۱، یا مَنْ قالَ ﴿وَاِذا سَأَلَكَ عِبادِي عَنِّي فَاِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدّاعِ اِذا دَعانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ ۲، یا مَنْ قالَ ﴿يا عِبادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلى أَنْفُسِهِمْ لاتَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ ۳، ۴

بحارالانوار میں اضافہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، ها أَنا ذا بَيْنَ يَدَيْكَ، اَلْمُسْرِفُ عَلى نَفْسِي، وَأَنْتَ الْقابِلُ ﴿ لاتَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعاً ﴾ ۵

﴿۶﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

سجدۂ شکر میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا

مذکورہ روایت میں مزید یوں ہے کہ: پھر اس دعا کے بعد حضرت نے دائیں اور بائیں طرف دیکھا اور فرمایا: کیا جانتے ہو کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سجدہ میں کیا پڑھتے تھے؟

ہم نے عرض کیا: سجدۂ شکر میں کیا پڑھتے تھے؟

فرمایا: آپ یہ پڑھتے تھے:

۱۔ سورۂ غافر، آیت: ۶۰
۲۔ سورۂ بقرہ، آیت: ۱۸۶
۳۔ سورۂ زمر، آیت: ۵۳
۴۔ کمال الدین: ۴۷۰
۵۔ بحارالانوار: ۲۷/۸۶

Presented by Ziaraat.Com

يا مَنْ لا يَزِيْدُهُ اِلْحاحُ الْمُلِحّيْنَ اِلّا جُوْداً وَكَرَماً، يا مَنْ لَهُ خَزآئِنُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ، يا مَنْ لَهُ خَزآئِنُ ما دَقَّ وَجَلَّ، لاتَمْنَعُكَ اِساآئَتِي مِنْ اِحْسانِكَ اِلَيَّ. اِنّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي ما أَنْتَ أَهْلُهُ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْعَفْوِ يا رَبّاهُ يا اَللّٰهُ، اِفْعَلْ بِي ما أَنْتَ أَهْلُهُ، فَأَنْتَ قادِرٌ عَلَى الْعُقُوْبَةِ وَقَدِ اسْتَحْقَقْتُها، لا حُجَّةَ لِي، وَلا عُذْرَ لِي عِنْدَكَ. أَبُوْءُ اِلَيْكَ بِذُنُوْبِي كُلِّها، وَأَعْتَرِفُ بِها كَيْ تَعْفُوَ عَنّي، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِها مِنّي، بُؤْتُ اِلَيْكَ بِكُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ، وَبِكُلِّ خَطِيْئَةٍ أَخْطَأْتُها، وَبِكُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلْتُها، يا رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْ وَتَجاوَزْ عَمّا تَعْلَمُ اِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ.[1]

﴿۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول

مسجد الحرام میں امام سجاد علیہ السلام کی دعائے سجدہ

مزکورہ حدیث میں مزید بیان فرماتے ہوئے ابونعیم کہتے ہیں: وہ شخص اٹھے اور طواف کرنے میں مشغول ہو گئے اور ہم بھی ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔

دوسرے دن بھی وہ اسی وقت تشریف لائے اور ہم لوگوں نے گذشتہ روز کی طرح استقبال کیا اور کھڑے ہو گئے، وہ درمیان میں بیٹھ گئے اور پھر دائیں اور بائیں دیکھنے کے بعد فرمایا:

حضرت علی بن الحسین سید العابدین علیہ السلام اس جگہ (پھر آپ نے ہاتھ سے ناودان کی طرف

---

[1] کمال الدین: ۴۷۱، دلائل الامامۃ: ۵۴۴

Presented by Ziaraat.Com

اشارہ فرمایا) سجدے میں اس طرح کہتے ہیں:

"عُبَیْدُکَ بِفِنَآئِکَ، (فَقِیْرُکَ بِفِنَائِکَ) مِسْکِیْنُکَ بِبَابِکَ، أَسْأَلُکَ مَالَایَقْدِرُ عَلَیْہِ سِوَاکَ"۔

انہوں نے دوبارہ دائیں اور بائیں طرف دیکھا اور محمد بن قاسم علوی کو دیکھ کر فرمایا:

اے محمد بن قاسم علوی! انشاءاللہ تم صحیح راستہ پر ہو۔

پھر اس کے بعد اٹھے اور طواف میں مشغول ہو گئے جتنی بھی دعا ہم کو تعلیم فرمائی تھی ہم نے یاد کر لی لیکن ہم سب ان کے متعلق پوچھنا بھول گئے۔

آخری دن محمودی نے ہم سے کہا: دوستو! کیا اس شخص کو جانتے ہو؟

ہم لوگوں نے کہا: نہیں۔

کہا: خدا کی قسم، یہ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔

ہم نے کہا: اے ابوعلی! یہ کیسے معلوم ہوا؟

کہا: مدتوں سے میں یہاں پروردگار عالم سے درخواست کر رہا ہوں کہ مجھے حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کرائے اور یہ عمل سات سال سے انجام دیتا آ رہا ہوں۔

انہوں نے کہا: عرفہ میں ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا وہ دعا پڑھ رہے تھے اور میں نے ان سے پوچھا: یہ کس کی دعا ہے؟

فرمایا: میں لوگوں میں سے ہوں۔

ہم نے کہا: کن لوگوں سے؟ عرب یا عجم؟

فرمایا: عرب ہوں۔

ہم نے عرض کیا: کون سے عرب؟

فرمایا: ان میں سب سے شریف و افضل۔

Presented by Ziaraat.Com

ہم نے کہا: آپ کی مراد کون سے لوگ ہیں؟

فرمایا: بنی ہاشم۔

ہم نے کہا: بنی ہاشم میں کون؟

فرمایا: ان میں سب سے بلند و برتر۔

ہم نے کہا: وہ کون لوگ ہیں؟

فرمایا: جس نے کفار کے سر کو شگافتہ کیا، فقرا کو کھانا دیا اور آدھی رات کے وقت نماز پڑھی جبکہ لوگ سو رہے تھے۔

ہم سمجھ گئے کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کے فرزندوں میں سے ہیں اور اسی لئے ہمیں ان سے محبت ہوگئی۔ لیکن وہ ہم سے غائب ہو گئے مجھے نہیں معلوم کہ وہ آسمان کی طرف چلے گئے یا زمین میں؟ میں نے اپنے اطراف میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے پوچھا: کیا اس علوی شخص کو پہچانتے ہو۔

انہوں نے کہا: ہاں وہ ہر سال ہمارے ساتھ پیدل مکہ آتے ہیں۔

ہم نے کہا: سبحان اللہ! خدا کی قسم ہم نے ان میں پیدل چلنے کا اثر نہیں دیکھا۔ اس کے بعد ہم مزدلفہ کی طرف چلے گئے جب کہ ان کی جدائی کے غم واندوہ نے ہمارے وجود کو سمیٹ لیا۔

اس رات کو وہاں سویا تو عالم خواب میں رسول خدا کو دیکھا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے محمد! تم جو دیکھنا چاہتے تھے دیکھ لیا۔

ہم نے عرض کیا: میرے آقا وہ کون شخص تھا؟

فرمایا: تم نے کل جنہیں دیکھا وہ تمہارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تھے۔[1]

---

[1] کمال الدین: ۴۷۱

Presented by Ziaraat.Com

دعائے عبرات کا واقعہ

علامہ حلیؒ کتاب ''منہاج الفلاح'' کے آخر میں دعائے عبرات کے متعلق فرماتے ہیں:

یہ نہایت ہی معروف دعا ہے اور امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔

اس دعا کے متعلق سید رضی الدین محمد بن محمد آوی کی ایک حکایت ہے جو بہت معروف ہے اور اسی کتاب کے حاشیہ پر کسی فاضل کے ہاتھوں مرقوم ہے:

جناب فخر الدین محمد بن شیخ جمال الدین اپنے والد اور فقیہ جد یوسف سے اور وہ سید رضی الدینؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔

سید رضی الدین جر ماغون کے حاکموں میں کسی ایک کے پاس طویل عرصہ تک اسیر تھے اور وہ ان سے نہایت شدت سے پیش آتا تھا کھانے پینے میں بھی سختی سے کام لیتا تھا، ایک رات پیغمبر اکرمؐ کے صالح جانشین حضرت خلف امام منتظر عجل اللہ فرجہ الشریف کو خواب میں دیکھا تو رو کر کہا:

اے میرے مولا! اس ظالم سے رہائی کے لئے میری شفاعت کیجئے۔

حضرت نے فرمایا: دعائے عبرات پڑھو۔

عرض کیا: دعائے عبرات کون سی دعا ہے؟

فرمایا: یہ دعا تمہاری کتاب مصباح میں موجود ہے۔

عرض کیا: اے میرے مولا! میری مصباح میں ایسی کوئی دعا نہیں ہے۔

فرمایا: تلاش کرو ملے گی۔

سید نیند سے اٹھے نماز صبح پڑھی کتاب مصباح کھولی اور اس کے اوراق کے درمیان اس دعا کو ایک ورق پر لکھا ہوا دیکھا اور اسے چالیس مرتبہ پڑھا۔

اس امیر کی دو بیویاں تھیں ان میں ایک عاقل اور با تدبیر تھی اور حاکم کے نزدیک اسے خاص مقام حاصل تھا اور اسے اس پر کافی اعتماد تھا جس روز اس کی نوبت تھی اس کے گھر آیا اس بیوی نے

Presented by Ziaraat.Com

پوچھا؟ کیا تم نے امیر المومنین علیہ السلام کے فرزندوں میں سے کسی کو قید کرلیا ہے؟

کہنے لگا: تم کس لئے پوچھ رہی ہو؟

بیوی نے کہا: میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کی صورت سورج کی طرح چمک رہی تھی اس نے دونوں ہاتھوں سے میرے گلے کو دبایا اور کہا تیرے شوہر نے میرے بیٹے کو قید کرلیا ہے اور کھانے پینے میں بھی اس کے ساتھ سختی کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: آقا آپ کون ہیں؟

فرمایا: میں علی بن ابی طالب علیہ السلام ہوں، اپنے شوہر سے کہہ دو اگر میرے بیٹے کو آزاد نہ کیا تو اس کے گھر کو نابود کردوں گا۔

اس خواب نے سلطان پر گہرا اثر چھوڑا اور اس نے کہا: مجھے اس واقعہ کا علم نہیں ہے لہذا اس نے اپنے نمائندوں کو بلایا اور ان سے پوچھا: کیا تم نے کسی کو قید کیا ہے؟

کہا: ایک علوی بوڑھا ہے جس کو قید کرنے کا حکم خود آپ نے دیا ہے۔

کہا: اسے آزاد کردو، اور ایک گھوڑے پر سوار کرکے اسے اس کے گھر کا راستہ بتاوو تا کہ وہ چلا جائے۔

سید علی بن طاؤس کتاب ''مہج الدعوات'' کے آخر میں فرماتے ہیں: میرے دوست اور بھائی محمد بن محمد قاضی آوی نے اس دعا کے متعلق حیرت انگیز بات اور تعجب آمیز علت بتائی ہے:

وہ واقعہ یوں ہے کہ ان کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا اور اس دعا کو دیکھا جو اوراق پر لکھی ہوئی تھی جب کہ اس سے پہلے اس دعا کو ان اوراق میں نہیں رکھا تھا، اور جب اس کو دوسرے ورق پر اتارلیا تو اصل نسخہ گم ہوگیا۔ انہوں نے اس سے آگے دعا بیان کی اور ایک اور طریقہ سے دوسرا نسخہ ذکر کیا جو اس نسخہ سے مختلف تھا۔[1]

---

[1] جنۃ المأوی: ۲۲۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۸﴾

دعائے عبرات[1]

ہم یہاں مرحوم کفعمیؒ کی کتاب ''البلدالامین'' سے دعائے عبرات نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: یہ اہم اور عظیم دعا ہے جو حضرت امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف سے روایت ہوئی ہے۔ یہ دعا اہم امور اور بڑی مشکلات میں پڑھی جاتی ہے اور اس دعا کو ''دعائے عبرات'' کہتے ہیں اور وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ يا رٰاحِمَ الْعَبَرٰاتِ، وَيا كٰاشِفَ الزَّفَرٰاتِ، أَنْتَ الَّذِي تَقْشَعُ سَحٰابَ الْمِحَنِ، وَقَدْ أَمْسَتْ ثِقٰالاً، وَتَجْلُو ضَبٰابَ الْفِتَنِ، وَقَدْ سَحَبَتْ أَذْيٰالاً، وَتَجْعَلُ زَرْعَهٰا هَشِيْماً، وَبُنْيٰانَهٰا هَدِيْماً، وَعِظٰامَهٰا رَمِيْماً، وَتَرُدُّ الْمَغْلُوْبَ غٰالِباً، وَالْمَطْلُوْبَ طٰالِباً، وَالْمَقْهُوْرَ قاهِراً، وَالْمَقْدُوْرَ عَلَيْهِ قادِراً. فَكَمْ مِنْ عَبْدٍ نٰادٰاکَ رَبِّ اِنِّي مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ، فَفَتَحْتَ لَهُ مِنْ نَصْرِکَ أَبْوٰابَ السَّمٰآءِ بِمٰآءٍ مُنْهَمِرٍ، وَفَجَّرْتَ لَهُ مِنْ عَوْنِکَ عُيُوْناً، فَالْتَقَى الْمٰآءُ عَلٰى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ، وَحَمَلْتَهُ مِنْ كِفٰايَتِکَ عَلٰى ذٰاتِ أَلْوٰاحٍ وَدُسُرٍ، رَبِّ اِنِّي مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ. اسے تین مرتبہ پڑھیں۔

رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْتَحْ لِي مِنْ نَصْرِکَ أَبْوٰابَ السَّمٰآءِ بِمٰآءٍ مُنْهَمِرٍ، وَفَجِّرْ لِي مِنْ عَوْنِکَ عُيُوناً لِيَلْتَقِيَ مٰآءُ فَرَجِي عَلٰى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ، وَاحْمِلْنِي يا رَبِّ مِنْ كِفٰايَتِکَ عَلٰى ذٰاتِ أَلْوٰاحٍ وَدُسُرٍ. يا مَنْ اِذٰا وَلَجَ الْعَبْدُ فِي لَيْلٍ مِنْ حَيْرَتِهِ يَهِيْمُ، وَلَمْ يَجِدْ لَهُ صَرِيْخاً يَصْرُخُهُ مِنْ وَلِيٍّ وَلاٰ حَمِيْمٍ، وَجَدَ يا رَبِّ مِنْ مَعُوْنَتِکَ

۱۔ ہم نے علامہ حلیؒ سے نقل کیا ہے کہ دعائے عبرات حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے سید رضی الدین آوی کو اسے پڑھنے کے لئے تاکید فرمائی ہے لیکن بعض بزرگوں کا خیال کہ یہ دعا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

صَرِيخاً مُغِيثاً، وَوَلِيّاً يَطْلُبُهُ حَثِيثاً، يُنْجِيهِ مِنْ ضِيقِ أَمْرِهِ وَحَرَجِهِ، وَيُظْهِرُ لَهُ أَعْلاَمَ فَرَجِهِ.

أَللّٰهُمَّ فَيا مَنْ قُدْرَتُهُ قاهِرَةٌ، وَايَاتُهُ باهِرَةٌ، وَنَقِماتُهُ قاصِمَةٌ لِكُلِّ جَبّارٍ، دامِغَةٌ لِكُلِّ كَفُورٍ خَتّارٍ، صَلِّ يا رَبِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَانْظُرْ اِلَيَّ يا رَبِّ نَظْرَةً مِنْ نَظَراتِكَ رَحِيمَةً، تَجْلِي بِها عَنِّي ظُلْمَةً عاكِفَةً مُقِيمَةً مِنْ عاهَةِ جَفَّتْ مِنْهَا الضُّرُوعُ، وَتَلِفَتْ مِنْهَاالزُّرُوعُ، وَانْهَمَلَتْ مِنْ أَجْلِهَا اللُّمُوعُ، وَاشْتَمَلَ لَهَا عَلَى الْقُلُوبِ الْيَأْسُ، وَخَرَّتْ بِسَبَبِهَاالْأَنْفاسُ. اِلٰهِي فَاحْفَظْ حِفْظاً لِغَرآئِسَ غَرَسْتَهَا بِيَدِ الرَّحْمانِ، وَشُرْبُهَا مِنْ مآءِ الْحَيَوانِ، وَنَجاتُهابِدُخُولِ الْجِنانِ،أَنْ تَكُونَ بِيَدِ الشَّيْطانِ تُحَزُّ، وَبِفَأْسِهِ تُقْطَعُ وَتُجَزُّ. اِلٰهِي فَمَنْ أَوْلى مِنْكَ بِأَنْ يَكُونَ عَنْ حَرِيمِكَ دافِعاً، وَمَنْ أَجْدَرُ مِنْكَ بِأَنْ يَكُونَ عَنْ حِماكَ حارِساً وَمانِعاً. اِلٰهِي اِنَّ الْأَمْرَ قَدْ هالَ فَهَوِّنْهُ، وَخَشُنَ فَأَلِنْهُ، وَاِنَّ الْقُلُوبَ كاعَتْ فَطَمِّنْهَا، وَالنُّفُوسُ ارْتاعَتْ فَسَكِّنْهَا.

اِلٰهِي اِلٰهِي تَدارَكْ أَقْداماً زَلَّتْ، وَأَفْكاراً فِي مَهامَهِ الْحَيْرَةِ ضَلَّتْ، بِأَنْ رَأَتْ جَبْرَكَ عَلى تَسْيِيرِهَا، وَاِطْلاقَكَ لِأَسِيرِهَا، وَاِجارَتَكَ لِمُسْتَجِيرِهَا أَجْحَفَ الضُّرُّ بِالْمَضْرُورِ، وَلَبّى داعِيهِ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ. فَهَلْ يَحْسُنُ مِنْ عَدْلِكَ يا مَوْلايَ أَنْ تَدَعَهُ فَرِيسَةَ الْبَلاءِ وَهُوَ لَكَ راجٍ، أَمْ هَلْ يَجْمُلُ مِنْ فَضْلِكَ أَنْ يَخُوضَ لُجَّةَ الْغَمّآءِ وَهُوَ اِلَيْكَ لاجٍ. مَوْلايَ لَئِنْ كُنْتُ لا أَشُقُّ عَلى نَفْسِي فِي التُّقى، وَلا أَبْلُغُ فِي حَمْلِ أَعْبآءِ الطّاعَةِ مَبْلَغَ الرِّضى، وَلا أَنْتَظِمُ فِي سِلْكِ قَوْمٍ رَفَضُوا الدُّنْيا فَهُمْ خُمْصُ الْبُطُونِ مِنَ الطَّوى، ذُبُلُ الشِّفاهِ مِنَ الظَّمْآءِ، وَعُمْشُ الْعُيُونِ مِنَ الْبُكآءِ، بَلْ أَتَيْتُكَ بِضَعْفٍ مِنَ الْعَمَلِ، وَظَهْرٍ ثَقِيلٍ بِالْخَطايا وَالزَّلَلِ، وَنَفْسٍ لِلرّاحَةِ مُعْتادَةٍ، وَلِدَواعِي الشَّهْوَةِ مُنْقادَةٍ. أَما يَكْفِينِي يا رَبِّ وَسِيلَةٌ اِلَيْكَ، وَذَرِيعَةٌ لَدَيْكَ، أَنِّي لِأَوْلِيآءِ دِينِكَ مُوالٍ، وَفِي مَحَبَّتِهِمْ مُغالٍ، وَلِجِلْبابِ الْبَلاءِ فِيهِمْ لابِسٌ، وَلِكَأْسِ

Presented by Ziaraat.Com

تَحَمُّلِ الْعَنَآءِ بِهِمْ دارِسٌ .أَمَا يَكْفِينِي أَنْ أَرُوحَ فِيهِمْ مَظْلُوماً، وَأَغْدُوَ مَكْظُوماً، وَأَقْضِيَ بَعْدَ هُمُومٍ هُمُوماً،وَبَعْدَ وُجُومٍ وُجُوماً، أَما عِنْدَكَ يا مَوْلايَ بِهٰذِهِ حُرْمَةٌ لاتُضَيَّعُ، وَذِمَّةٌ بِأَدْنَاها تُقْتَنَعُ، فَلِمَ لاتَمْنَعُنِي يا رَبِّ وَها أَنَا ذا غَرِيقٌ، وَتَدَعُنِي هٰكَذا وَأَنَا بِنارِ عَدُوِّكَ حَرِيقٌ.مَوْلايَ أَتَجْعَلُ أَوْلِيآئَكَ لِأَعْدآئِكَ طَرآئِدَ، وَلِمَكْرِهِمْ مَصآئِدَ، وَتُقَلِّدُهُمْ مِنْ خَسْفِهِمْ قَلآئِدَ، وَأَنْتَ مالِكُ نُفُوسِهِمْ، أَنْ لَوْ قَبَضْتَها جَمَدُوا، وَفِي قَبْضَتِكَ مَوادُّ أَنْفاسِهِمْ، أَنْ لَوْقَطَعْتَها خَمَدُوا.فَما يَمْنَعُكَ يا رَبِّ أَنْ تَكُفَّ بَأْسَهُمْ، وَتَنْزِعَ عَنْهُمْ مِنْ حِفْظِكَ لِباسَهُمْ، وَتُعَرِّيَهُمْ مِنْ سَلامَةٍ بِها فِي أَرْضِكَ يَسْرَحُونَ، وَفِي مَيْدانِ الْبَغْيِ عَلى عِبادِكَ يَمْرَحُونَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَدْرِكْنِي وَلَمّا يُدْرِكْنِي الْغَرَقُ، وَتَدارَكْنِي وَلَمّا غَيَّبَ شَمْسِيَ الشَّفَقُ، اِلٰهِي كَمْ مِنْ خآئِفٍ اِلْتَجَئَ اِلى سُلْطانٍ فابَ عَنْهُ مَحْفُوظاً بِأَمْنٍ وَأَمانٍ.أَفَأَقْصُدُ يا رَبِّ أَعْظَمَ مِنْ سُلْطانِكَ سُلْطاناً، أَمْ أَوْسَعَ مِنْ اِحْسانِكَ اِحْساناً، أَمْ أَكْبَرَ مِنَ اقْتِدارِكَ اقْتِداراً، أَمْ أَكْرَمَ مِنِ انْتِصارِكَ انْتِصاراً، ما عُذْرِي يا اِلٰهِي اِذا حَرَمْتَ مِنْ حُسْنِ الْكَرامَةِ نآئِلَكَ، وَأَنْتَ الَّذِي لاتُخَيِّبُ اٰمِلَكَ وَلاتَرُدُّ سآئِلَكَ.

اِلٰهِي اِلٰهِي أَيْنَ أَيْنَ كِفايَتُكَ الَّتِي هِيَ نُصْرَةُ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْأَنامِ، وَأَيْنَ أَيْنَ عِنايَتُكَ الَّتِي هِيَ جُنَّةُ الْمُسْتَهْدَفِينَ بِجَوْرِ الْأَيّامِ، اِلَيَّ اِلَيَّ بِها يا رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّالِمِينَ،اِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرّاحِمِينَ .مَوْلايَ تَرىٰ تَحَيُّرِي فِي أَمْرِي، وَتَقَلُّبِي فِي ضُرِّي، وَانْطِوايَ عَلى حُرْقَةِ قَلْبِي،وَحَرارَةِ صَدْرِي، فَصَلِّ يا رَبِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَجُدْ لِي يا رَبِّ بِما أَنْتَ أَهْلُهُ فَرَجاً وَمَخْرَجاً، وَيَسِّرْ لِي يا رَبِّ نَحْوَ الْبُشْرىٰ مَنْهَجاً.وَاجْعَلْ يا رَبِّ مَنْ يَنْصِبُ لِيَ الْحِبالَةَ لِيَصْرَعَنِي بِها صَرِيعَ ما

Presented by Ziaraat.Com

مَكَرَ، وَمَنْ يَحْفِرُ لِيَ الْبِئَرَ لِيُوْقِعَنِي فِيْهَا واقِعاً فِيْما حَفَرَ. وَاصْرِفِ اللّٰهُمَّ عَنِّي مِنْ شَرِّهِ وَمَكْرِهِ وَفَسادِهِ وَضُرِّهِ، ما تَصْرِفُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُتَّقِيْنَ، وَعَمَّنْ قادَ نَفْسَهُ لِدِيْنِ الدَّيّانِ، وَمُنادٍ يُنادِي لِلْإيْمانِ. اِلٰهي عَبْدُكَ عَبْدُكَ أَجِبْ دَعْوَتَهُ ضَعِيْفُكَ ضَعِيْفُكَ فَرِّجْ غُمَّتَهُ، فَقَدِ انْقَطَعَ بِهِ كُلُّ حَبْلٍ اِلّا حَبْلَكَ، وَتَقَلَّبَ عَنْهُ كُلُّ ظِلٍّ اِلّا ظِلَّكَ. مَوْلايَ دَعْوَتي هٰذِهِ اِنْ رَدَدْتَها أَيْنَ تُصادِفُ مَوْضِعَ الْإجابَةِ، وَمَخْيَلَتِي هٰذِهِ اِنْ كَذَّبْتَها أَيْنَ تُلاقِي مَوْضِعَ الْإعانَةِ، فَلاتَرُدَّ عَنْ بابِكَ مَنْ لايَعْلَمُ غَيْرَهُ باباً، وَلاتَمْنَعْ دُوْنَ جَنابِكَ مَنْ لايَعْلَمُ سِواهُ جَناباً.

پھر سجدہ کریں اور کہیں:

اِلٰهي اِنَّ وَجْهاً اِلَيْكَ فِي رَغْبَتِهِ تَوَجَّهَ خَلِيْقٌ بِأَنْ تُجِيْبَهُ، وَاِنَّ جَبِيْناً لَكَ بِاِيْتِهالِهِ سَجَدَ حَقِيْقٌ أَنْ يَبْلُغَ ما قَصَدَ، وَاِنَّ خَدّاً لَدَيْكَ بِمَسْئَلَتِهِ تَعَفَّرَ جَدِيْرٌ أَنْ يَفُوْزَ بِمُرادِهِ وَيَظْفَرَ، وَها أَنا ذا يا اِلٰهي قَدْ تَرىٰ تَعْفِيْرَ خَدّي وَاجْتِهادِي فِي مَسْئَلَتِكَ وَجِدّي، فَتَلَقَّ يا رَبِّ رَغْباتِي بِرَحْمَتِكَ قَبُوْلاً، وَسَهِّلْ اِلىٰ طَلِباتِي بِرَأْفَتِكَ وُصُوْلاً، وَذَلِّلْ قُطُوْفَ ثَمَرَةِ اِجابَتِكَ لِي تَذْلِيْلاً. اِلٰهي فَاِذا قامَ ذُو حاجَةٍ بِحاجَتِهِ شَفِيْعاً، فَوَجَدْتَهُ مُنْتَجِعَ النَّجاحِ سَهْلَ الْقِيادِ مُطِيْعاً، فَاِنِّي أَسْتَشْفِعُ اِلَيْكَ بِكَرامَتِكَ، وَالصَّفْوَةِ مِنْ أَنامِكَ الَّذِيْنَ أَنْشَأْتَ لَهُمْ ما تُظِلُّ وَتُقِلُّ، وَبَرَأْتَ ما يَدُقُّ وَيَجِلُّ. أَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِأَوَّلِ مَنْ تَوَّجْتَهُ تاجَ الْجَلالَةِ، وَأَحْلَلْتَهُ مِنَ الْفِطْرَةِ الرُّوْحانِيَّةِ مَحَلَّ السُّلالَةِ، حُجَّتِكَ فِي خَلْقِكَ، وَأَمِيْنِكَ عَلىٰ عِبادِكَ، مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. وَبِمَنْ جَعَلْتَهُ لِنُوْرِهِ مُغْرِباً، وَعَنْ مَكْنُوْنِ سِرِّهِ مُعْرِباً، سَيِّدِ الْأَوْصِياءِ وَاِمامِ الْأَتْقِياءِ، يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ، وَقائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، وَأَبِي الْأَئِمَّةِ الرّاشِدِيْنَ عَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلامُ. وَأَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِخِيَرَةِ الْأَخْيارِ، وَأُمِّ

Presented by Ziaraat.Com

الْأَنْوارِ، اَلْإِنْسِيَّةِ الْحَوْرآءِ، اَلْبَتُوْلِ الْعَذْرآءِ، فاطِمَةَ الزَّهْرآءِ، وَبِقُرَّتَيْ عَيْنِ الرَّسُوْلِ، وَثَمْرَتَيْ فُؤادِ الْبَتُوْلِ، اَلسَّيِّدَيْنِ الْإِمامَيْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنِ، وَبِالسَّجّادِ زَيْنِ الْعِبادِ، ذِي الثَّفَناتِ، راهِبِ الْعَرَبِ، عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ. وَبِالْإِمامِ الْعالِمِ، وَالسَّيِّدِ الْحاكِمِ، اَلنَّجْمِ الزّاهِرِ، وَالْقَمَرِ الْباهِرِ مَوْلايَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ الْباقِرِ، وَبِالْإِمامِ الصّادِقِ، مُبِيْنِ الْمُشْكِلاتِ، مُظْهِرِ الْحَقآئِقِ، اَلْمُفْحِمِ بِحُجَّتِهِ كُلَّ ناطِقٍ، مُخْرِسِ أَلْسِنَةِ أَهْلِ الْجِدالِ، مَساكِنِ الشَّقاشِقِ مَوْلايَ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الصّادِقِ، وَبِالْإِمامِ النَّقِيِّ وَالْمُخْلِصِ الصَّفِيِّ، وَالنُّوْرِ الْأَخْمَدِيِّ، اَلنُّوْرِ الْأَنْوَرِ، وَالضِّيآءِ الْأَزْهَرِ مَوْلايَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ. وَبِالْإِمامِ الْمُرْتَضى، وَالسَّيْفِ الْمُنْتَضى، وَالرّاضِي بِالْقَضا مَوْلايَ عَلِي بْنِ مُوْسَى الرِّضا، وَبِالْإِمامِ الْأَمْجَدِ، وَالْبابِ الْأَقْصَدِ، وَالطَّرِيْقِ الْأَرْشَدِ، وَالْعالِمِ الْمُؤَيَّدِ، يَنْبُوْعِ الْحِكَمِ، وَمِصْباحِ الظُّلَمِ، سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، اَلْهادِي اِلَى الرَّشادِ، وَالْمُوَفَّقِ بِالتَّأْيِيْدِ وَالسَّدادِ مَوْلايَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوادِ. وَبِالْإِمامِ مِنْحَةِ الْجَبّارِ، وَوالِدِ الْأَئِمَّةِ الْأَطْهارِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَوْلُوْدِ بِالْعَسْكَرِ، اَلَّذِي حَذَّرَ بِمَواعِظِهِ وَأَنْذَرَ، وَبِالْإِمامِ الْمُنَزَّهِ عَنِ الْمَآثِمِ، اَلْمُطَهَّرِ مِنَ الْمَظالِمِ، اَلْحِبْرِ الْعالِمِ، رَبِيْعِ الْأَنامِ، وَبَدْرِ الظَّلامِ، اَلنَّقِيِّ النَّقِيِّ الطّاهِرِ الزَّكِيِّ، مَوْلايَ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ. وَأَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِالْحَفِيْظِ الْعَلِيْمِ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلى خَزآئِنِ الْأَرْضِ، وَالْأَبِ الرَّحِيْمِ الَّذِي مَلَّكْتَهُ أَزِمَّةَ الْبَسْطِ وَالْقَبْضِ، صاحِبِ النَّقِيْبَةِ الْمَيْمُوْنَةِ، وَقاصِفِ الشَّجَرَةِ الْمَلْعُوْنَةِ، مُكَلِّمِ النّاسِ فِي الْمَهْدِ، وَالدّالِ عَلى مِنْهاجِ الرُّشْدِ، اَلْغآئِبِ عَنِ الْأَبْصارِ، اَلْحاضِرِ فِي الْأَمْصارِ، اَلْغآئِبِ عَنِ الْعُيُوْنِ، اَلْحاضِرِ فِي الْأَفْكارِ، بَقِيَّةِ الْأَخْيارِ، اَلْوارِثِ لِلِذي الْفِقارِ، اَلَّذِي يَظْهَرُ فِي بَيْتِ اللّٰهِ ذِي الْأَسْتارِ، اَلْعالِمِ الْمُطَهَّرِ، مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِمْ أَفْضَلَ التَّحِيّاتِ

Presented by Ziaraat.Com

وَأَعْظَمُ الْبَرَكَاتِ، وَأَتَمُّ الصَّلَوَاتِ. اَللّٰهُمَّ فَهٰؤُلاٰءِ مَعَاقِلِي اِلَيْكَ فِي طَلِبَاتِي وَوَسَائِلِي، فَصَلِّ عَلَيْهِمْ صَلٰوةً لاٰيَعْرِفُ سِوَاكَ مَقَادِيْرَهَا، وَلاٰيَبْلُغُ كَثِيْرُ هِمَمِ الْخَلاٰئِقِ صَغِيْرَهَا، وَكُنْ لِي بِهِمْ عِنْدَ أَحْسَنِ ظَنِّي، وَحَقِّقْ لِي بِمَقَادِيْرِكَ تَهْيِئَةَ التَّمَنِّي. اِلٰهِي لاٰ رُكْنَ لِي أَشَدُّ مِنْكَ، فَاوِي اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ، وَلاٰ قَوْلَ لِي أَسَدُّ مِنْ دُعَائِكَ، فَأَسْتَظْهِرُكَ بِقَوْلٍ سَدِيْدٍ، وَلاٰ شَفِيْعَ لِي اِلَيْكَ أَوْجَهُ مِنْ هٰؤُلاٰءِ فَاٰتِيْكَ بِشَفِيْعٍ وَدِيْدٍ، وَقَدْ أَوَيْتُ اِلَيْكَ، وَعَوَّلْتُ فِي قَضَآءِ حَوَائِجِي عَلَيْكَ، وَدَعَوْتُكَ كَمٰا أَمَرْتُكَ، فَاسْتَجِبْ لِي كَمٰاوَعَدْتَ، فَهَلْ بَقِيَ يَا رَبِّ غَيْرَ أَنْ تُجِيْبَ وَتَرْحَمَ مِنِّي الْبُكَآءَ وَالنَّحِيْبَ. يَا مَنْ لاٰ اِلٰهَ سِوَاهُ، يَا مَنْ يُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذٰا دَعَاهُ، يَا كَاشِفَ ضُرِّ أَيُّوْبَ، يَا رَاحِمَ عَبْرَةِ يَعْقُوْبَ، اِغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَانْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ، وَافْتَحْ لِي وَأَنْتَ خَيْرُالْفَاتِحِيْنَ. وَالْطُفْ بِي يَا رَبِّ وَبِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، يَا ذَاالْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ، بِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنٰا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ الطّٰاهِرِيْنَ. ۱

۱۔ البلد الامین: ۴۶۱

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

گیارہواں باب

زیارات

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

گیارہواں باب: زیارات

ہر وقت اور ہر جگہ

حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کا استحباب

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت ہمیشہ اور ہر جگہ مستحب ہے۔ سرداب مقدس (سامرّا) اور آپ کے اجداد طاہرین علیہم السلام کی مطہر قبروں کے پاس اس کی فضیلت اور زیادہ ہے۔

آپ کی زیارت نیک اوقات بالخصوص آنحضرتؑ کے باسعادت میلاد کی رات یعنی شب پندرہ شعبان میں (صحیح ترین روایت کے مطابق) اور شب قدر میں زیادہ مناسب ہے کہ جس میں روح و ملائکہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔[1]

ہم یہاں اس مطلب سے متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں:

سلیمان بن عیسیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

جب آپ کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت میں نہ آسکوں تو کیسے آپ کی زیارت کروں؟

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۱۱۹

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرتؑ نے فرمایا:

اے عیسیٰ! اگر تم میرے پاس نہ آسکو تو جمعہ کے دن غسل کرو یا وضو کرو اور اپنے گھر کی چھت پر جاؤ، دو رکعت نماز پڑھو اور ہماری طرف توجہ کرو (اور زیارت پڑھو) کیونکہ جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی گویا اس نے میری رحلت کے بعد بھی میری زیارت کی اور جو وفات کے بعد میری زیارت کرے تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

اس مطلب کی وضاحت:

یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ جو امام بھی قید حیات میں ہوں ان کی زیارت بھی اسی طرح جائز ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان جہاں بھی چاہے حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کرسکتا ہے اور سرداب مقدس کی طرف رخ کرے اور حضرت کی زیارت کرے۔[1]

شیخ کفعمیؒ کہتے ہیں: مستحب ہے جب بھی اور جس جگہ بھی حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کی جائے تو آنحضرتؑ کی زیارت کے وقت تعجیل فرج اور ظہور کے لئے بھی دعا کی جائے۔ البتہ سرداب مقدس (سامرّا) میں آنحضرتؑ کی زیارت پڑھنے کے متعلق بہت زیادہ تاکید ہوئی ہے۔[2]

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۱/۳۲۶

۲۔ البلد الامین: ۴۳۲

Presented by Ziaraat.Com

معصومین علیہم السلام کی زیارت

اور اس کا ثواب حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو ہدیہ کرنا

انسان زیارت کا ثواب پیغمبر اکرمؐ یا ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کو بھی ہدیہ کر سکتا ہے۔

شیخ طوسیؒ نے اپنی سند سے داؤد صرمی سے روایت کی ہے کہ داؤد صرمی کہتے ہیں:

میں نے حضرت امام ہادی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں نے آپ کے والد محترمؑ کی زیارت کی اور اس کا ثواب آپ کو ہدیہ کیا'' کیا یہ عمل جائز ہے''؟

حضرت نے فرمایا: تمہیں خدا کی جانب سے اس کا بہت ہی اجر و ثواب ملے گا اور ہم تمہارے شکر گزار ہیں۔[1]

اب جب کہ شیعہ امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے میں ہیں اور آپ کا فراق برداشت کر رہے ہیں اور آپ کے زمانہ حضور میں زندگی نہیں گزار رہے لہٰذا وہ افراد جو ہمیشہ آنحضرتؑ سے مخصوص مقدس مقامات جیسے سرداب مقدس، مسجد سہلہ، مسجد جمکران وغیرہ پر شرفیاب نہیں ہو سکتے وہ دوسرے مقدس مقامات کی زیارت سے حاصل ہونے والا ثواب آنحضرتؑ کو ہدیہ کر کے اس کی تلافی کر سکتے ہیں اسی طرح آنحضرتؑ کی بعض زیارتوں کو حرم یا دیگر زیارت گاہوں میں پڑھنے کے ذریعہ پروردگار عالم سے قربت پیدا کریں اور آنحضرتؑ کی عنایات حاصل کریں۔

ابھی تک خاندان عصمت و طہارت علیہم السلام کے چاہنے والے بہت سے افراد پر سرداب مقدس اور دوسرے مقدس مقامات پر حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی عنایات ہوئی ہیں اور متعدد کتابوں میں ان کا تذکرہ ہوا ہے اور ہم نے اس کتاب میں اس کی کچھ مثالیں بیان کی ہیں۔

۱۔ مفتاح الجنات: ۵۳۱/۱

Presented by Ziaraat.Com

آداب زیارت

اہلبیت اطہار علیہم السلام کی زیارت کا ثواب حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں ہدیہ کرنا مستحب ہے لہذا ہم یہاں زیارت کے آداب بیان کرتے ہیں:

محدث قمیؒ نقل کرتے ہیں: زیارت کے بہت سے آداب ہیں، ہم یہاں ان میں سے چند چیزوں کو بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۔ زیارت کے سفر کے لئے نکلنے سے پہلے غسل کرنا۔

۲۔ راستہ میں بیہودہ بلغو گفتگو، اور لڑائی جھگڑے سے گریز کرنا۔

۳۔ امامؑ کی زیارت کے لئے غسل کرنا اور غسل کرتے وقت کی منقول دعا پڑھنا۔

۴۔ باطہارت ہونا۔

۵۔ پاک پاکیزہ اور نیا لباس پہننا اور بہتر ہے کہ لباس سفید رنگ کا ہو۔

۶۔ روضۂ مقدس کی طرف جاتے وقت چھوٹے قدم اٹھانا اور سکون واطمینان سے وقار اور خشوع وخضوع کے ساتھ سر جھکائے ہوئے اوپر اور چاروں طرف دیکھے بغیر حرم کی طرف جانا۔

۷۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے علاوہ دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کے لئے خوشبو لگانا۔

۸۔ حرم جاتے وقت زبان کو تکبیر وتہلیل، تسبیح اور تمجید میں مشغول رکھنا اور دہن کو محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے کے ذریعہ معطر کرنا۔

۹۔ حرم کے دروازے پر کھڑے ہو کر داخل ہونے کی اجازت چاہنا اور رقت قلب اور خشوع و خضوع کے حصول کی کوشش کرنا اور صاحب مرقد منور کی عظمت وجلالت کو تصور کرنا اور یہ یقین رکھنا کہ وہ بزرگوار اسے کھڑا ہوا دیکھ رہے ہیں اور وہ اس کے کلام کو سن رہے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دے رہے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

چنانچہ اذن دخول پڑھتے وقت ان سب باتوں کی گواہی دینا۔ پھر ان کی اپنے شیعوں اور زائرین کے ساتھ محبت ولطف وکرم کے بارے میں سوچنا چاہئے اور اپنے حال کی خرابی کے بارے میں سوچنا چاہئے اور ان ہستیوں کی جو نافرمانیاں کی ہیں اور ان کے بہت سے احکام کو نہیں سنا ہے اور ان کو یا ان کے شیعوں یا دوستوں کو (جو درحقیقت انہی کو اذیت دینا ہے) جو اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائی ہیں۔ اگر انسان ان چیزوں کا خیال کرے تو اس کے قدم بڑھنے سے رکیں گے اور دل خوفزدہ ہوگا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے اور یہی کیفیت آداب کی روح وجان ہے۔

۱۰۔ روضۂ مبارکہ کی چوکھٹ کا بوسہ دینا اور آستانۂ مبارکہ کو چومنا[۱]۔

۱۔ مؤلف کہتے ہیں: ائمہ اطہار علیہم السلام کے آستانہ مقدس اور ضریح مبارک کو چومنے کے بارے میں اہلبیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے ارشادات میں بہت اہم کلمات موجود ہیں:

آئمہ اطہار علیہم السلام کو وداع کرتے وقت زیارت کے متعلق علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں نقل کیا ہے:

...**وا شوقاہ ألی تقبیل أعتابکم، والولوج باذنکم لأبوابکم، وتعفیر الخدّ علی اریج ترابکم، واللیاذ بعرصاتکم، ومحال أبدانکم وأشخاصکم، المحفوفة بالملائکة الکرام، والمتحوفة من اللّٰہ بالرحمة والرضوان.** ...(۱۰۲/۲۰۵)

کس قدر آپ کی درگاہ کے آستانہ مقدس کو چومنے کا مشتاق ہوں اور آپ کی اجازت سے آپ کے گھر وارد ہونے اور اپنے چہرے کو معطر خاک ملنے کا متمنی ہوں آپ کی سرائے میں پناہ حاصل کرنے اور آپ کے ابدان واشخاص جن کا ملائکہ کرام احاطہ کئے ہوئے ہیں اور پروردگار کی رحمت وسلامتی شامل حال ہوئی ہیں۔ لہذا درگاہ مقدس کو چومنے اور آستانہ کی معطر خاک اپنے چہرے پر ملنے کی نہ صرف بزرگوں نے تائید کی ہے بلکہ اس کی آرزو تمنا اور اشتیاق بھی تقرب الٰہی کا موجب ہے۔

ائمہ اطہار علیہم السلام کے تہ کو چومتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہ حرم اور اہلبیت علیہم السلام کا تہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی قدم گاہ ہے کہ جہاں آنحضرتؑ غیبت صغری وکبری کے دوران مکرران مقدس مقامات کی عظمت میں اضافہ کیا ہے اور اپنے حضور سے انہیں مورد توجہ اور ان کی عظمت میں اضافہ کیا ہے۔

ہم قرآن کے احترام کے قائل ہونے کی وجہ سے قرآن کی جلد کو چومتے ہیں اسی طرح ائمہ اطہار علیہم السلام کے حرم کو بھی صاحب حرم کی عظمت وشرافت کے قائل ہونے کی وجہ سے چومتے ہیں۔

کیا اس کے علاوہ کچھ اور ہے کہ طویل مدت سے اہلبیت علیہم السلام کے یہ مقدس مقامات حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی آمد ورفت کی جگہ ہیں پس ان مقدس مقامات کو کیوں نہ چاہیں؟.....

Presented by Ziaraat.Com

مرحوم شہیدؒ فرماتے ہیں:

اگر زیارت کرنے والا سجدہ کرے اور نیت کرے کہ خدا کے لئے سجدہ کر رہا ہوں کہ اس نے مجھے اس مقام تک پہنچایا تو یہ بہتر ہوگا۔

۱۱۔حرم میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنے پاؤں کو اندر رکھنا اور باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا جیسا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت یہی عمل انجام دیتے ہیں۔

.....

.....مرحوم آیۃ اللہ احمد مستبطؒ فرماتے ہیں۔

زیارت کے آداب میں سے ایک عتبۂ مقدسہ کو چومنا ہے اور ہم نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے کہ یہ سجدہ کے مصداق سے خارج ہے بلکہ یہ عشق و محبت کا اظہار ہے کہ جس طرح انسان اپنے فرزند کو چومنے کے لئے خم ہوتو کوئی بھی یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ عمل اس کے لئے سجدہ یا رکوع ہے۔

نقل ہوا کہ ہے مرحوم آیۃ اللہ شیخ انصاریؒ سے ائمہ اطہار علیہم السلام کے روضۂ مقدس کو چومنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں عتبۂ حضرت ابو الفضل العباس علیہ السلام کو چومتا ہوں اور وہ بھی اس لئے کہ یہ حضرت ابوالفضل علیہ السلام کی قدمگاہ ہے تو پھر آئمہ معصومین علیہم السلام کے حرم کو چومنا تو کہیں بالا ہے۔

بعض علماء ربانی کو دیکھا گیا ہے کہ وہ حر بن یزید ریاحی رضوان اللہ علیہ کے عتبہ کو چوما کرتے تھے (الزیارۃ والبھارۃ:۱۳/۱)

نیز آپ نے فرمایا ہے: امام علیہ السلام کے مقابل زمین کو چومنا بھی آداب زیارت میں سے ہے اور یہ اس وسائل میں کتاب ''عیون'' باب ۱۲۹ از ابواب ''عشرۂ'' از کتاب حج پر صفوان بن یحیی کی سند سے نقل ہونے والی روایت کی بناء پر ہے۔

ابوقرؒ مصاحب جاثلیق نے مجھ سے کہا کہ میں اسے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں لے جاؤں میں نے آنحضرتؑ سے اس کے متعلق اجازت چاہی تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اسے لے آؤ۔

جب وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آنحضرتؑ کی مسند کو چوما اور عرض کیا کہ ہمارے دین میں لازم ہے کہ ہم اپنے زمانے کے بزرگوں کا اسی طرح سے احترام کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اسے اس کام سے منع نہیں فرمایا، یہ واضح ہے کہ معصوم علیہ السلام کسی بھی غلط امر کے سامنے کبھی سکوت نہیں فرماتے۔ اسی طرح ایسی ہی دوسری روایتیں اس مطلب کو بیان کرتی ہیں کہ جس میں یہ مطلب بیان ہوا ہے کہ اہل قم کا ایک قافلہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچا تو آنحضرتؑ نے انہیں ان لوگوں کے اموال کے متعلق بتایا کہ جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے، انہوں نے شکر الٰہی بجالانے کے لطور احترام پر زمین پر گرا دیا اور آنحضرتؑ کے سامنے کی زمین کو احترام کے طور پر بوسہ دیا۔ (الزیارۃ والبھارۃ:۱۷/۱)

Presented by Ziaraat.Com

۱۲۔ضریح مقدس کے پاس کھڑا ہونا اور جس قدر ممکن ہو سکے اپنا چہرا ضریح کے ساتھ ملنا اور یہ خیال کرنا کہ دور کھڑے ہونا ادب شمار ہوتا ہے، یہ صرف وہم ہے۔کیونکہ ضریح سے مس کرنا اور اسے چومنا روایات میں وارد ہوا ہے۔

۱۳۔زیارت کے وقت قبر مطہر کی طرف رخ کر کے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہونا اور ظاہراً یہ ادب فقط معصوم کی زیارت کے ساتھ مخصوص ہے۔

زیارت سے فارغ ہونے کے بعد چہرے کے داہنے حصہ کو ضریح کے ساتھ لگا کر تضرّع کی حالت میں دعا کرنا اور پھر چہرے کا بائیاں حصہ ضریح سے لگا کر خدا کو صاحب قبر کے حق کا واسطہ دے کر یہ دعا کرنا کہ ان بزرگوار کو اس کے لئے شفاعت کرنے والوں میں قرار دے اور دعا والتجا زیادہ کرنا پھر سر مطہر کی جانب جا کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا کرنا۔

۱۴۔اگر کوئی عذر (ضعف، کمر درد، پاؤں کا درد وغیرہ) نہ ہو تو کھڑے ہو کر زیارت پڑھنا۔

۱۵۔قبر مطہر کو دیکھتے وقت زیارت پڑھنے سے پہلے تکبیر کہنا۔

روایت میں آیا ہے کہ جو بھی امام علیہ السلام کے سامنے تکبیر کہے اور ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ'' کہے

اس کے لئے خدا کی خوشنودی لکھی جائے گی۔

۱۶۔ائمہ اطہار علیہم السلام سے روایت ہونے والی زیارات پڑھنا اور عوام میں بعض کم عقل لوگوں کی طرف سے بنائی گئی زیارات پڑھنے سے اجتناب کرنا۔

شیخ کلینیؒ نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:

میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

میں آپ پر قربان! میں نے اپنی طرف سے ایک دعا تیار کی ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

مجھے اپنی ایجاد سے معاف رکھو، جب بھی تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے تو رسول اکرمؐ کے دامن میں پناہ لو اور دو رکعت نماز پڑھو اور اسے آنحضرتؐ کی خدمت میں ہدیہ کرو۔

۱۷۔نماز زیارت بجالانا جو کم سے کم دو رکعت ہے۔

مرحوم شہیدؒ نے فرمایا: اگر پیغمبر اکرمؐ کی زیارت ہو تو نماز روضۂ مطہر میں بجالاؤ اور اگر آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی ایک کے حرم میں ہو تو ان کے بالائے سر مبارک کے مقام پر پڑھو اور اگر یہ دو رکعت اس جگہ کی مسجد یعنی حرم کی مسجد میں انجام دو تو یہ بھی جائز ہے۔

علامہ مجلسیؒ نے فرمایا: میری نظر میں نماز زیارت اور دوسری نمازیں قبر مطہر کے بالا سر یا پشت سر کیپاس بجالانا بہتر ہے۔(امام علیہ السلام کی قبر سے آگے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ بے احترامی شمار ہوتی ہے)

۱۸۔پہلی رکعت میں سورۂ یٰس اور دوسری رکعت میں سورۂ رحمٰن پڑھنا، اگر اس نماز زیارت کی کوئی خاص کیفیت ذکر نہ ہوئی ہو تو نماز کے بعد مروی دعائیں یا جو اسے یاد ہو، ان دعاؤں کے ذریعہ اپنے دین و دنیا اور تمام مؤمنین کے لئے دعا کرنا کیونکہ یہ قبولیت سے زیادہ نزدیک ہیں۔

۱۹۔مرحوم شہیدؒ نے فرمایا: اگر کوئی حرم مطہر میں داخل ہو اور دیکھے کہ نماز جماعت برپا ہو رہی ہے تو وہ پہلے نماز پڑھے اور اس کے بعد زیارت کرے (جب اس کے لئے نماز جماعت میں شرکت کی شرائط موجود ہوں)

۲۰۔مرحوم شہیدؒ نے ضریح کے نزدیک قرآن کی تلاوت کرنا اور اسے امام معصوم علیہ السلام کی روح مقدس کو ہدیہ کرنا بھی آداب زیارت میں سے شمار کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کا فائدہ زیارت کرنے والے کو ہی پہنچتا ہے۔

۲۱۔نامناسب اور بیہودہ باتوں اور نازیبا کلمات سے اجتناب کرنا اور دنیاوی گفتگو کو ترک کرنا کیونکہ یہ ہر جگہ مذموم اور قبیح ہے اور رزق کو روکنے والی اور دل کی قساوت کا باعث بنتی ہے خاص کر ان

Presented by Ziaraat.Com

مقدس مقامات میں اوران بلند وبالا اور باعظمت گنبد تلے کہ جن کی عظمت وجلالت کوخدا نے سورۂ نور میں ﴿فِيْ بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ .....﴾[1] کہہ کر بیان کیا ہے۔

۲۲۔زیارت کے وقت اپنی آواز کوزیادہ بلند نہ کرنا جیسا کہ میں نے ہدیۃ الزائرین میں ذکر کیا ہے۔

۲۳۔ان کے شہر سے باہر نکلتے وقت امام علیہ السلام سے ماثور زیارات وداع یا غیر ماثور طریقہ سے وداع کرنا۔

۲۴۔خدا کی طرف لوٹنا اور گناہوں سے استغفار کرنا اور اپنے کردار وگفتار کو بہتر بنانا تا کہ زیارت کرنے سے پہلے اور بعد کے حالات میں فرق ہو سکے۔

۲۵۔اپنی توان اور قدرت کے مطابق حرم کے خادموں کی خدمتکرنا اور ضروری ہے کہ ان مقدس مقامات کے خادمین اہل خیر وصلاح، دیندار اور بامروّت ہوں اور اگر انہیں زائرین سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کریں اوران پر غصہ ظاہر نہ کریں اوران سے سخت رویہ سے پیش نہ آئیں اور محتاجین کی حاجت روائی کی کوشش کریں اور غریبوں کی راہنمائی کریں اور مقصد گم نہ کردیں مختصر طور پر یہ کہ خادموں کو حقیقی معنوں میں خادم ہونا چاہئے اور صفائی ونگرانی اور زائرین کی حفاظت جیسے لازمی امور میں مشغول رہنا چاہئے۔

۲۶۔روضۂ مبارک کے مجاورین پر انفاق واحسان کرنا کہ جو فقر میں مبتلا ہیں لیکن آبرومند ہیں۔ خصوصاً سادات اور اہل علم کہ جنہوں نے دیار کو ترک کر دیا اور غربت وتنگدستی میں گرفتار ہو گئے اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے شعار الٰہی کی تعظیم کا پرچم بھی تھاما ہوا ہے۔

۲۷۔مرحوم شہیدؒ نے فرمایا ہے: آداب زیارت میں سے یہ بھی ہے کہ زیارت سے مستفید ہونے کے بعد تعظیم واحترام اور آئندہ مزید شوق کی شدت کے لئے باہر نکلنے میں جلدی کرنا۔

۱۔سورۂ نور آیت:۳۶

Presented by Ziaraat.Com

نیز فرمایا ہے: جب عورتیں زیارت کرنا چاہیں تو انہیں مردوں سے جدا اور تنہا زیارت کرنی چاہئے اور اگر یہ رات میں زیارت کریں تو زیادہ بہتر ہے اور انہیں اپنی حالت کو تبدیل کرنا چاہئے یعنی اچھے اور عالی لباس کو تبدیل کر کے پست لباس پہنیں تا کہ وہ پہچانی نہ جائیں اور پوشیدہ حالت میں باہر آئیں تا کہ لوگ انہیں کم دیکھیں اور پہچانیں لیکن اگر مردوں کے ساتھ زیارت کریں تو یہ بھی جائز ہے اگر چہ مکروہ ہے۔

اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ جو موجودہ دور میں رائج ہو چکا ہے کہ عام طور پر عورتیں زیارت کے نام پر بناؤ سنگھار کر کے عمدہ اور نفیس لباس پہن کر گھر سے نکلتی ہیں اور حرم مطہر میں نامحرموں کی نظروں میں آتی ہیں۔

جو خواتین مردوں کے قبلہ کی طرف بیٹھتی ہیں وہ اپنی رفتار سے لوگوں کے ہوش وحواس کو منتشر اور پراکندہ کرتی ہیں اور زائرین، نمازیوں اور عبادت کرنے والوں اور تضرع کرنے والوں کو ان کے مقصد سے باز رکھتی ہیں پس وہ خدا کی راہ سے روکنے والے گروہ میں سے شمار ہوتی ہیں۔ حقیقت میں اس طرح کی عورتوں کی زیارت منکرات میں شمار ہوتی ہے نہ کہ عبادات میں اور یہ ہلاکت کا ذریعہ ہے نہ کہ تقرب کا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے اہل عراق سے فرمایا:

يا أهل العراق ؛ نبّئت أنّ نساؤكم يوافين الرّجال في الطريق أما تستحيون ؟

اے عراق والو! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تمہاری عورتیں راستے میں مردوں سے ملتی ہیں، کیا تم کو حیا وشرم نہیں آتی؟

اس کے بعد فرمایا:

" لعن اللّٰه من لايغار"

خدا اس پر لعنت کرے کہ جس میں غیرت نہیں ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۸۔ جب زائرین بہت زیادہ ہوں تو مناسب ہے کہ جو ضریح تک پہلے پہنچ جائیں، وہ زیارت سے جلدی فارغ ہو جائیں تا کہ دوسرے بھی ان کی طرح ضریح مقدس سے نزدیک ہو کر فیض حاصل کر سکیں۔[1]

۲۹۔ جب مقدس مقامات اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کے حرم میں مشرف ہوں تو زائر کے لئے زمان و مکان کے لحاظ سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل کی دعا کرنے کا بہترین موقع فراہم ہوتا ہے۔ اس بنا پر محترم زائرین کو تمام مقدس مقامات پر اپنی بنیادی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے۔

۳۰۔ چونکہ انسان جہاں بھی چاہے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کر سکتا ہے، لہٰذا اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام کے حرم میں زیارت پڑھنے کے بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت پڑھ کر اپنی بنیادی ذمہ داری کو انجام دے اور ان کی زیارت سے اپنے دل کو نورانی کرے۔

اب ہم آنحضرتؑ کی بعض زیارات بیان کرتے ہیں:

﴿۱﴾

زیارت آل یٰس

شیخ طبرسیؒ کتاب ''الاحتجاج'' میں لکھتے ہیں: حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے محمد بن حمیری کے سوالات کے جواب دینے کے بعد یوں فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا لِأَمْرِهٖ تَعْقِلُوْنَ، وَلَا مِنْ أَوْلِيَائِهٖ تَقْبَلُوْنَ، حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِي النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُوْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ"

۱۔ مفاتیح الجنان: ۶۱۵

Presented by Ziaraat.Com

جب بھی ہمارے ذریعہ پروردگار عالم اور ہماری طرف توجہ کرنا چاہو تو اسی طرح کہو جیسے پروردگار عالم نے فرمایا ہے:

﴿سَلامٌ عَلى آلِ يٰسٓ﴾ [1] اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا داعِيَ اللّٰهِ وَرَبّانِيَّ آياتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بابَ اللّٰهِ وَدَيّانَ دِينِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خَلِيفَةَ اللّٰهِ وَناصِرَ حَقِّهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِيلَ إرادَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا تالِيَ كِتابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمانِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ في آناءِ لَيْلِكَ وَأَطْرافِ نَهارِكَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مِيثاقَ اللّٰهِ الَّذِي أَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِي ضَمِنَهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوبُ، وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوبُ، وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْواسِعَةُ، وَعْداً غَيْرَ مَكْذُوبٍ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِينَ تَقُومُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِينَ تَقْعُدُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِينَ تَقْرَءُ وَتُبَيِّنُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِينَ تُصَلِّي وَتَقْنُتُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِينَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِينَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِينَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِينَ تُصْبِحُ وَتُمْسِي، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ إذا يَغْشى وَالنَّهارِ إذا تَجَلّى، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الإمامُ الْمَأْمُونُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَأْمُولُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ بِجَوامِعِ السَّلامِ. أُشْهِدُكَ يا مَوْلايَ أَنّي أَشْهَدُ أَنْ لا إلهَ إلّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، لا حَبِيبَ إلّا هُوَ وَأَهْلُهُ، وَأُشْهِدُكَ يا مَوْلايَ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حُجَّتُهُ، وَالْحَسَنَ حُجَّتُهُ، وَالْحُسَيْنَ حُجَّتُهُ، وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حُجَّتُهُ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ، وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ، وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهُ، وَعَلِيَّ بْنَ مُوسى حُجَّتُهُ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ، وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ، وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

---

[1] سورۂ صافات، آیت: ۱۳۰

Presented by Ziaraat.Com

حُجَّتُهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّکَ حُجَّةُ اللّٰهِ.

أَنْتُمُ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ، وَأَنَّ رَجْعَتَکُمْ حَقٌّ لا رَيْبَ فِيهَا يَوْمَ لايَنْفَعُ نَفْساً إِيمانُها لَمْ تَکُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ کَسَبَتْ فِي إِيمانِها خَيْراً، وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَأَنَّ ناکِراً وَنَکِيراً حَقٌّ، وَأَشْهَدُ أَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ، وَالْبَعْثَ حَقٌّ، وَأَنَّ الصِّراطَ حَقٌّ، وَالْمِرْصادَ حَقٌّ،وَالْمِيزانَ حَقٌّ، وَالْحَشْرَ حَقٌّ، وَالْحِسابَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةَ وَالنّارَ حَقٌّ، وَالْوَعْدَ وَالْوَعِيدَ بِهِما حَقٌّ .يا مَوْلايَ شَقِيَ مَنْ خالَفَکُمْ، وَسَعِدَ مَنْ أَطاعَکُمْ، فَاشْهَدْ عَلى ما أَشْهَدْتُکَ عَلَيْهِ،وَأَنا وَلِيٌّ لَکَ، بَرِيءٌ مِنْ عَدُوِّکَ، فَالْحَقُّ ما رَضِيتُمُوهُ، وَالْباطِلُ ما أَسْخَطْتُمُوهُ،وَالْمَعْرُوفُ ما أَمَرْتُمْ بِهِ، وَالْمُنْکَرُ ما نَهَيْتُمْ عَنْهُ، فَنَفْسِي مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لا شَرِيکَ لَهُ، وَبِرَسُولِهِ وَبِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِکُمْ يا مَوْلايَ أَوَّلِکُمْ وَآخِرِکُمْ، وَنُصْرَتِي مُعَدَّةٌ لَکُمْ، وَمَوَدَّتِي خالِصَةٌ لَکُمْ آمِينَ آمِينَ.

زیارت کے بعد پڑھی جانے والی دعا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحْمَتِکَ وَکَلِمَةِ نُورِکَ، وَأَنْ تَمْلَأَ قَلْبِي نُورَ الْيَقِينِ، وَصَدْرِي نُورَ الْإِيمانِ، وَفِکْرِي نُورَ النِّيّاتِ، وَعَزْمِي نُورَ الْعِلْمِ، وَقُوَّتِي نُورَ الْعَمَلِ، وَلِسانِي نُورَ الصِّدْقِ، وَدِينِي نُورَ الْبَصائِرِ مِنْ عِنْدِکَ، وَبَصَرِي نُورَ الضِّياءِ، وَسَمْعِي نُورَ الْحِکْمَةِ، وَمَوَدَّتِي نُورَ الْمُوالاةِ لِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، حَتّٰى أَلْقاکَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِکَ وَمِيثاقِکَ،فَتُغَشِّيَنِي رَحْمَتَکَ، يا وَلِيُّ يا حَمِيدُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ حُجَّتِکَ فِي أَرْضِکَ، وَخَلِيفَتِکَ فِي بِلادِکَ، وَالدّاعِي إِلى سَبِيلِکَ، وَالْقائِمِ بِقِسْطِکَ، وَالثّائِرِ بِأَمْرِکَ، وَلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ، وَبَوارِ الْکافِرِينَ،وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ، وَمُنِيرِ الْحَقِّ، وَالنّاطِقِ بِالْحِکْمَةِ وَالصِّدْقِ، وَکَلِمَتِ التّامَّةِ فِي أَرْضِکَ، اَلْمُرْتَقِبِ الْخائِفِ، وَالْوَلِيِّ النّاصِحِ، سَفِينَةِ

Presented by Ziaraat.Com

النَّجاةِ، وَعَلَمِ الْهُدىٰ، وَنُورِ أَبْصارِ الْوَرىٰ، وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدىٰ، وَمُجَلّى الْعَمىٰ، اَلَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً، كَما مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ وَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيائِكَ، اَلَّذِيْنَ فَرَضْتَ طاعَتَهُمْ، وَأَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ، وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيراً. أَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ، وَانْتَصِرْ بِهِ لِدِيْنِكَ، وَانْصُرْ بِهِ أَوْلِيائَكَ وَأَوْلِيائَهُ، وَشِيْعَتَهُ وَأَنْصارَهُ، وَاجْعَلْنا مِنْهُمْ.

أَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ باغٍ وَطاغٍ، وَمِنْ شَرِّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمالِهِ، وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ مِنْ أَنْ يُوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ، وَاحْفَظْهُ فِيْهِ رَسُوْلَكَ وَآلَ رَسُوْلِكَ، وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ، وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ، وَانْصُرْ ناصِرِيْهِ، وَاخْذُلْ خاذِلِيْهِ، وَاقْصِمْ قاصِمِيْهِ، وَاقْصِمْ بِهِ جَبابِرَةَ الْكُفْرِ، وَاقْتُلْ بِهِ الْكَفَّارَ وَالْمُنافِقِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُلْحِدِيْنَ، حَيْثُ كانُوا مِنْ مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها، بَرِّها وَبَحْرِها، وَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً، وَأَظْهِرْ بِهِ دِيْنَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ أَنْصارِهِ وَأَعْوانِهِ، وَأَتْباعِهِ وَشِيْعَتِهِ، وَأَرِنِي فِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلامُ ما يَأْمُلُوْنَ، وَفِي عَدُوِّهِمْ ما يَحْذَرُوْنَ، اِلٰهَ الْحَقِّ آمِيْنَ، يا ذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. [1]

۱۔ الاحتجاج: ۲/۳۱۶، بحار الانوار: ۹۴/۲، معادن الحکمة: ۲/۲۹۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۲﴾

زیارت ندبہ

علامہ مجلسیؒ کہتے ہیں: ابوعلی حسن بن اشناس نے نقل کرتے ہیں کہ ابومفضل محمد بن عبداللہ شیبانی کہتے ہیں: ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری جس نے اپنی تمام روایات میں اجازت دی ہے، انہوں نے اس طرح نقل کیا ہے: نماز سے متعلق مسائل کا جواب دینے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف (کہ جن کا خدا نگہبان ومحافظ ہے) کی طرف توجہ کرنے کے بعد اس طرح فرمایا:[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِلْأَمْرِهِ تَعْقِلُوْنَ، وَلاٰ مِنْ أَوْلِيَائِهِ تَقْبَلُوْنَ، حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِي النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لاٰيُؤْمِنُونَ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْنَا وَعَلىٰ عِبادِ اللّٰهِ الصّٰالِحِيْنَ"

جب بھی ہمارے ذریعہ پروردگار عالم اور ہماری طرف توجہ کرنا چاہو تو اسی طرح کہو جیسے پروردگار عالم نے فرمایا ہے:

سَلاٰمٌ عَلىٰ آلِ يٰاسِيْنَ،ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ، وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ، لِمَنْ يَهْدِيْهِ صِرٰاطَهُ الْمُسْتَقِيْمَ، قَدْ آتٰاكُمُ اللّٰهُ يٰا آلَ يٰاسِيْنَ خِلاٰفَتَهُ، وَعِلْمَ مَجٰارِيَ أَمْرِهِ،فِيْمَا قَضٰاهُ وَدَبَّرَهُ وَرَتَّبَهُ وَأَرٰادَهُ فِي مَلَكُوْتِهِ، فَكَشَفَ لَكُمُ الْغِطٰاءَ، وَأَنْتُمْ خَزَنَتُهُ وَشُهَدٰاؤُهُ، وَعُلَمٰاؤُهُ وَأُمَنٰاؤُهُ، سٰاسَةُ الْعِبٰادِ، وَأَرْكٰانُ الْبِلاٰدِ، وَقُضٰاةُ الْأَحْكٰامِ، وَأَبْوٰابُ الْإِيْمٰانِ، وَسُلاٰلَةُ النَّبِيِّيْنَ، وَصَفْوَةُ الْمُرْسَلِيْنَ، وَعِتْرَةُ خِيَرَةِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ وَمِنْ تَقْدِيْرِهِ مَنٰائِحَ الْعَطٰاءِ بِكُمْ انْفِاذُهُ مَحْتُوْماً مَقْرُوْناً، فَمٰا شَيْءٌ مِنْهُ اِلاّٰ وَأَنْتُمْ لَهُ السَّبَبُ،

۱۔ مرحوم علامہ مجلسیؒ نے یہاں نماز کا حکم نقل فرمایا ہے لیکن ہم نے اسے نمازوں کے باب میں بیان کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

وَاَلَيْهِ السَّبِيلُ، خِيارُهُ لِوَلِيِّكُمْ نِعْمَةٌ، وَانْتِقامُهُ مِنْ عَدُوِّكُمْ سَخْطَةٌ، فَلا نَجاةَ وَلا مَفْزَعَ اِلاّ أَنْتُمْ، وَلا مَذْهَبَ عَنْكُمْ، يا أَعْيُنَ اللّٰهِ النّاظِرَةِ، وَحَمَلَةَ مَعْرِفَتِهِ، وَمَساكِنَ تَوْحِيْدِهِ فِي أَرْضِهِ وَسَمائِهِ.

وَأَنْتَ يا حُجَّةَ اللّٰهِ وَبَقِيَّتَهُ كَمالُ نِعْمَتِهِ، وَوارِثُ أَنْبِيائِهِ وَخُلَفائِهِ ما بَلَغْناهُ مِنْ دَهْرِنا، وَصاحِبُ الرَّجْعَةِ لِوَعْدِ رَبِّنا الَّتِي فِيْها دَوْلَةُ الْحَقِّ وَفَرَجُنا وَنَصْرُ اللّٰهِ لَنا وَعِزُّنا. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ، وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ، وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْواسِعَةُ، وَعْداً غَيْرَ مَكْذُوْبٍ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا صاحِبَ الْمَرْأىٰ وَالْمَسْمَعِ، اَلَّذِي بِعَيْنِ اللّٰهِ مَواثِيْقُهُ، وَبِيَدِ اللّٰهِ عُهُوْدُهُ، وَبِقُدْرَةِ اللّٰهِ سُلْطانُهُ.

أَنْتَ الْحَلِيْمُ الَّذِي لاتُعَجِّلُهُ الْعَصَبِيَّةُ [1]، وَالْكَرِيْمُ الَّذِي لاتُبْخِلُهُ الْحَفِيْظَةُ، وَالْعالِمُ الَّذِي لاتُجْهِلُهُ الْحَمِيَّةُ، مُجاهَدَتُكَ فِي اللّٰهِ ذاتُ مَشِيَّةِ اللّٰهِ، وَمُقارَعَتُكَ فِي اللّٰهِ ذاتُ انْتِقامِ اللّٰهِ، وَصَبْرُكَ فِي اللّٰهِ ذُوْ أَناةِ اللّٰهِ، وَشُكْرُكَ لِلّٰهِ ذُوْ مَزِيْدِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَحْفُوْظاً بِاللّٰهِ، اَللّٰهُ نُوْرُ أَمامِهِ وَوَرائِهِ، وَيَمِيْنِهِ وَشِمالِهِ، وَفَوْقِهِ وَتَحْتِهِ، يا مَحْرُوْزاً فِي قُدْرَةِ اللّٰهِ، اَللّٰهُ نُوْرُ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ، وَيا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِي ضَمِنَهُ، وَيا مِيْثاقَ اللّٰهِ الَّذِي أَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ.

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا داعِيَ اللّٰهِ وَرَبّانِيَّ آياتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بابَ اللّٰهِ وَدَيّانَ دِيْنِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ وَناصِرَ حَقِّهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِيْلَ اِرادَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا تالِيَ كِتابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمانِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ في آناءِ لَيْلِكَ وَأَطْرافِ نَهارِكَ.

---

[1] الغضبة خ، المعصية خ.

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقُوْمُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْعُدُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَقْرَءُ وَتُبَيِّنُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُصَلِّي وَتَقْنُتُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُعَوِّذُ وَتُسَبِّحُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُمَجِّدُ وَتَمْدَحُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ حِيْنَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ إِذا يَغْشى وَ(فِي) النَّهارِ إِذا تَجَلّى، وَالْآخِرَةِ وَالْأُوْلى.

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا حُجَجَ اللّٰهِ وَرُعاتَنا، وَهُداتَنا وَدُعاتَنا، وَقادَتَنا وَأَئِمَّتَنا، وَساداتَنا وَمَوالِيَنا، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ نُوْرُنا، وَأَنْتُمْ جاهُنا أَوْقاتُ صَلاتِنا (صَلَواتِنا)، وَعِصْمَتُنا بِكُمْ لِدُعائِنا وَصَلاتِنا، وَصِيامِنا وَاسْتِغْفارِنا، وَسائِرِ أَعْمالِنا، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْمَأْمُوْنُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَأْمُوْلُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ بِجَوامِعِ السَّلامِ. أُشْهِدُكَ يا مَوْلايَ أَنّي أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، لا حَبِيْبَ إِلّا هُوَ وَأَهْلُهُ، وَأَنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ الْحَسَنَ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ الْحُسَيْنَ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ مُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوْسى حُجَّتُهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ، وَأَنْتَ حُجَّتُهُ، وَأَنَّ الْأَنْبِياءَ دُعاةُ وَهُداةُ رُشْدِكُمْ. أَنْتُمُ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ، وَأَنَّ رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لا شَكَّ فِيْها يَوْمَ لا يَنْفَعُ نَفْساً إِيْمانُها لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمانِها خَيْراً، وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُنْكَراً وَنَكِيْراً حَقٌّ، وَأَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ، وَالْبَعْثَ حَقٌّ، وَأَنَّ الصِّراطَ حَقٌّ، وَالْمِرْصادَ حَقٌّ، وَأَنَّ الْمِيْزانَ حَقٌّ، وَالْحِسابَ حَقٌّ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ وَالنّارَ حَقٌّ، وَالْجَزاءَ بِهِما لِلْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ حَقٌّ.

Presented by Ziaraat.Com

وَأَنَّكُمْ لِلشَّفاعَةِ حَقٌّ، لاتُرَدُّوْنَ وَلاتَسْبِقُوْنَ بِمَشِيَّةِ اللّٰهِ، وَبِأَمْرِهِ تَعْمَلُوْنَ، وَلِلّٰهِ الرَّحْمَةُ وَالْكَلِمَةُ الْعُلْيا، وَبِيَدِهِ الْحُسْنٰى، وَحُجَّةُ اللّٰهِ النُّعْمٰى (الْعُظْمٰى)، خَلَقَ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ لِعِبادَتِهِ، أَرادَ مِنْ عِبادِهِ عِبادَتَهُ فَشَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ، قَدْ شَقِيَ مَنْ خالَفَكُمْ، وَسَعِدَمَنْ أَطاعَكُمْ. وَأَنْتَ يا مَوْلايَ فَاشْهَدْ بِما أَشْهَدْتُكَ عَلَيْهِ، تَحْرُزُهُ وَتَحْفَظُهُ لِي عِنْدَكَ، أَمُوتُ عَلَيْهِ، وَأَنْشُرُ عَلَيْهِ، وأَقِفُ بِهِ وَلِيّاً لَكَ، بَرِيْئاً مِنْ عَدُوِّكَ، ماقِتاً لِمَنْ أَبْغَضَكُمْ، وادّالِمَنْ أَحَبَّكُمْ، فَالْحَقُّ ما رَضِيْتُمُوْهُ، وَالْباطِلُ ما أَسْخَطْتُمُوْهُ، وَالْمَعْرُوْفُ ما أَمَرْتُمْ بِهِ،وَالْمُنْكَرُ ما نَهَيْتُمْ عَنْهُ، وَالْقَضاءُ الْمُثْبَتُ مَا اسْتَأْثَرَتْ بِهِ مَشِيَّتُكُمْ، وَالْمَمْحُوُّ ما لاَسْتَأْثَرْتْ بِهِ سُنَّتُكُمْ.

فَلااِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ،مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، عَلِيٌّ أَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ حُجَّتُهُ،اَلْحَسَنُ حُجَّتُهُ،اَلْحُسَيْنُ حُجَّتُهُ،عَلِيٌّ حُجَّتُهُ، مُحَمَّدٌ حُجَّتُهُ، جَعْفَرٌ حُجَّتُهُ،مُوْسٰى حُجَّتُهُ،عَلِيٌّ حُجَّتُهُ،مُحَمَّدٌ حُجَّتُهُ، عَلِيٌّ حُجَّتُهُ، اَلْحَسَنُ حُجَّتُهُ،أَنْتَ حُجَّتُهُ،،أَنْتُمْ حُجَّتُهُ،وَبَراهِيْنُهُ. أَنا يا مَوْلايَ مُسْتَبْشِرٌ بِالْبَيْعَةِ الَّتِي أَخَذَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَرْطَهُ قِتالاً فِي سَبِيْلِهِ اشْتَرىٰ بِهِ أَنْفُسَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَنَفْسِي مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، وَبِرَسُوْلِهِ وَبِأَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ،وَبِكُمْ يا مَوْلايَ، أَوَّلِكُمْ وَآخِرِكُمْ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ، وَمَوَدَّتِي خالِصَةٌ لَكُمْ،وَبَرائَتِي مِنْ أَعْدائِكُمْ أَهْلِ الْجِرَدَةِ وَالْجِلالِ ثابِتَةٌ، لِثارِكُمْ أَناوَلِيٌّ وَحِيْدٌ، وَاللّٰهُ اِلٰهُ الْحَقِّ يَجْعَلُنِي كَذٰلِكَ، آمِيْنَ آمِيْنَ.

مَنْ لِي اِلاّ أَنْتَ فِيْما دِنْتُ، وَاعْتَصَمْتُ بِكَ فِيْهِ، تَحْرُسُنِي فِيْما تَقَرَّبْتُ بِهِ اِلَيْكَ، يا وِقايَةَ اللّٰهِ وَسِتْرَهُ وَبَرَكَتَهُ، أَغِثْنِي (أَدْرِكْنِي، أَعِنّي) أَدْرِكْنِي، صِلْنِي بِكَ وَلاتَقْطَعْنِي. أَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ بِهِمْ تَوَسَّلِي وَتَقَرُّبِي. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَصِلْنِي بِهِمْ وَلاتَقْطَعْنِي. أَللّٰهُمَّ بِحُجَّتِكَ وَاعْصِمْنِي، وَسَلامُكَ عَلىٰ آلِ يٰسٓ، مَوْلايَ أَنْتَ

Presented by Ziaraat.Com

الْجاهُ عِنْدَ اللّٰهِ رَبِّکَ وَرَبّي، (انَّهُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ).

زیارت کے بعد کی دعا:

أَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ کُلِّکَ (مِنْ ذٰلِکَ) فَاسْتَقَرَّ فِيْکَ، فَلَايَخْرُجُ مِنْ اِلٰى شَيْءٍ أَبداً،أَيا کَيْنُوْنُ يا مَکُّنُوْنُ، أَيا مُتَعالُ، أَيامُتَقَدِّسُ، أَيا مُتَرَحِّمُ، أَيا مُتَرَئِّفُ، أَيا مُتَحَنِّنُ .أَسْأَلُکَ ما خَلَقْتَهُ غَضّاً أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحْمَتِکَ، وَکَلِمَةِ نُوْرِکَ، وَوالِدِهُدٰاةِ رَحْمَتِکَ، وَامْلَأْ قَلْبِي نُوْرَ الْيَقِيْنِ، وَصَدْرِي نُوْرَ الْإِيْمانِ، وَفِکْرِي نُوْرَ الثَّباتِ،وَعَزْمِي نُوْرَ التَّوْفِيْقِ، وَذُکائِي نُوْرَ الْعِلْمِ، وَقُوَّتِي نُوْرَ الْعَمَلِ، وَلِسانِي نُوْرَالصِّدْقِ، وَدِيْنِي نُوْرَ الْبَصائِرِ مِنْ عِنْدِکَ، وَبَصَرِي نُوْرَ الضِّياءِ، وَسَمْعِي نُوْرَ وَعْيِالْحِکْمَةِ، وَمَوَدَّتِي نُوْرَ الْمُوالاةِ لِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، وَيَقِيْنِي قُوَّةَ الْبَرائَةِ مِنْ أَعْداءِ مُحَمَّدٍ وأَعْداءِ آلِ مُحَمَّدٍ، حَتّٰى أَلْقاکَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِکَ وَمِيْثاقِکَ، فَلْتَسَعْنِي رَحْمَتُکَ، يا وَلِيُّ يا حَمِيْدُ، بِمَرْآکَ وَمَسْمَعِکَ يا حُجَّةَ اللّٰهِ دُعائِي، فَوَفِّنِي مُنَجِّزاتِ اِجابَتِي، أَعْتَصِمُ بِکَ، مَعَکَ مَعَکَ مَعَکَ سَمْعِي وَرِضائَ يا کَرِيْمُ. [1]

---

[1] المزار الکبیر: ۵۶۷، بحار الانوار: ۹۴/ ۳۶، مصباح الزائر، ۴۳۰ (کچھ فرق کے ساتھ)

Presented by Ziaraat.Com

﴿۳﴾

جمعہ کے دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت

سید علی بن طاووسؒ نے جمعہ کے دن ہمارے آقا و مولا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے یہ زیارت نقل کی ہے:

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا حُجَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا عَيْنَ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا نُورَ اللّٰهِ الَّذِي يَهْتَدِي بِهِ الْمُهْتَدُونَ، وَيُفَرَّجُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخائِفُ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ النّاصِحُ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا سَفِينَةَ النَّجاةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا عَيْنَ الْحَياةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَعَلى آلِ بَيْتِکَ الطَّيِّبِينَ الطّاهِرِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ عَجَّلَ اللّٰهُ لَکَ ما وَعَدَکَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُورِ الْأَمْرِ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا مَوْلايَ، أَنا مَوْلاکَ، عارِفٌ بِأَوْلاکَ وَأُخْراکَ، أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ تَعالى بِکَ وَبِآلِ بَيْتِکَ، وَأَنْتَظِرُ ظُهُورَکَ وَظُهُورَ الْحَقِّ عَلى يَدَيْکَ، وَأَسْئَلُ اللّٰهَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ يَجْعَلَنِي مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ لَکَ، وَالتّابِعِينَ وَالنّاصِرِينَ لَکَ عَلى أَعْدائِکَ، وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْکَ فِي جُمْلَةِ أَوْلِيائِکَ. يا مَوْلايَ يا صاحِبَ الزَّمانِ، صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْکَ وَعَلى آلِ بَيْتِ، هٰذا يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ يَوْمُکَ الْمُتَوَقَّعُ فِيهِ ظُهُورُکَ، وَالْفَرَجُ فِيهِ لِلْمُؤْمِنِينَ عَلى يَدَيْکَ، وَقَتْلُ الْکافِرِينَ بِسَيْفِکَ، وَأَنا يا مَوْلايَ فِيهِ ضَيْفُکَ وَجارُکَ، وَأَنْتَ يا مَوْلايَ کَرِيمٌ مِنْ أَوْلادِ الْکِرامِ، وَمَأْمُورٌ بِالضِّيافَةِ وَالْإِجارَةِ، فَأَضِفْنِي وَأَجِرْنِي، صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْکَ وَعَلى أَهْلِ بَيْتِکَ الطّاهِرِينَ.

Presented by Ziaraat.Com

سید رضی الدین علی بن طاووس حسنی فرماتے ہیں: میں یہ زیارت پڑھنے کے بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو اپنے سامنے تصور کرتا ہوں اور آنحضرتؑ کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہوں:

نَزِيلُکَ حَيْثُ مَاتَّجَهَتْ رِکَابِي

وَ ضَيْفُکَ حَيْثُ کُنْتُ مِنَ الْبِلَادِ

جس جگہ بھی میرا قافلہ ٹھہرے میں آپ کے پاس آ کے ٹھہروں گا اور کسی بھی شہر میں رہوں آپ کا مہمان ہوں۔[1]

﴿۴﴾

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت

﴿یہ مشکلات اور خوفناک موارد میں پڑھی جاتی ہے﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ الْحُجَّةَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا صَاحِبَ الْأَمْرِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا صَاحِبَ التَّدْبِيْرِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الْمُنْتَظَرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْقَائِمُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْخَلَفُ الصَّالِحُ لِلْأَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ الْمُطَهَّرِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا إِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا فِلْذَةَ کَبِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

۱۔ جمال ذالاسبوع:۴۱

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا حُجَّةَ اللّٰهِ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا بَضْعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا جادَةَ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا غَوْثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا غَوْثَ الْمَلْهُوْفِیْنَ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا عَوْنَ الْمَظْلُوْمِیْنَ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا قُطْبَ الْعالَمِ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا اِمامَ الْمَسِیْحِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا عَدِیْلَ الْخَیْرِ، أَدْرِکْنِي، أَدْرِکْنِي، أَدْرِکْنِي، أَغِثْنِي وَلاتَخْذُلْنِي وَانْصُرْنِي وَلاتَنْصُرْ عَلَيَّ، کُنْ مَعِي وَلاتُفارِقْنِي، تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ شاکِراً وَمُصَلِّیاً وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ. [1]

﴿۵﴾

ہفتہ کے دن حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی زیارت

''یہ زیارت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ہے''

ایک روایت میں وارد ہوا ہے ایک شخص نے ہفتہ کے دن ''جو کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا دن ہے'' حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو بیداری کے عالم میں دیکھا کہ آنحضرتؑ اپنے جد حضرت علی علیہ السلام کی زیارت اس طرح پڑھ رہے ہیں:

اَلسَّلامُ عَلَی الشَّجَرَةِ النَّبَوِیَّةِ، وَالدَّوْحَةِ الْهاشِمِیَّةِ الْمُضِیْئَةِ، اَلْمُثْمِرَةِ بِالنُّبُوَّةِ، اَلْمُوْنِعَةِ بِالْاِمامَةِ، وَعَلٰی ضَجِیْعَیْکَ آدَمَ وَنُوْحٍ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی أَهْلِ بَیْتِ الطَّیِّبِیْنَ الطّاهِرِیْنَ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْمَلائِکَةِ الْمُحْدِقِیْنَ بِکَ وَالْحآفِّیْنَ بِقَبْرِکَ.

---

[1] المجموع الرائق: ۱/۴۵۱

يا مَوْلايَ يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، هٰذا يَوْمُ الْأَحَدِ، وَهُوَ يَوْمُكَ وَبِاسْمِكَ، وَأَنا ضَيْفُكَ فِيهِ وَجارُكَ، فَأَضِفْنِي يا مَوْلايَ وَأَجِرْنِي، فَإِنَّكَ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الضِّيافَةَ، وَمَأْمُوْرٌ بِالْإِجارَةِ. فَافْعَلْ ما رَغِبْتُ إِلَيْكَ فِيْهِ، وَرَجَوْتُهُ مِنْكَ بِمَنْزِلَتِكَ، وَآلِ بَيْتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْزِلَتِهِ عِنْدَكُمْ، وَبِحَقِّ ابْنِ عَمِّكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ أَجْمَعِيْنَ.

﴿۶﴾

زیارت ناحیہ مقدسہ

علامہ مجلسیؒ ''بحارالانوار'' میں لکھتے ہیں: شیخ مفیدؒ نے روایت کی ہے:

جب کبھی عاشور کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہو تو آنحضرتؑ کی قبر مطہر کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور کہو:

اَلسَّلامُ عَلٰى آدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلِيْقَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى شَيْثٍ وَلِيِّ اللّٰهِ وَخِيَرَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى إِدْرِيْسَ الْقائِمِ لِلّٰهِ بِحُجَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى نُوْحٍ الْمُجابِ فِي دَعْوَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى هُوْدٍ الْمَمْدُوْدِ مِنَ اللّٰهِ بِمَعُوْنَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى صالِحِ الَّذِي تَوَجَّهُ اللّٰهِ بِكَرامَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى إِبْراهِيْمَ الَّذِي حَباهُ اللّٰهُ بِخُلَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى إِسْماعِيْلَ الَّذِي فَداهُ اللّٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ مِنْ جَنَّتِهِ. اَلسَّلامُ عَلٰى إِسْحاقَ الَّذِي جَعَلَ اللّٰهُ النُّبُوَّةَ فِي ذُرِّيَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى يَعْقُوْبَ الَّذِي رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ بِرَحْمَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلٰى يُوْسُفَ الَّذِي نَجّاهُ اللّٰهُ مِنَ الْجُبِّ بِعَظَمَتِهِ. اَلسَّلامُ عَلٰى مُوْسَى الَّذِي فَلَقَ اللّٰهُ الْبَحْرَ لَهُ بِقُدْرَتِهِ،

۱۔ اقبال الاعمال: ۳۷، جنۃ الماوی: ۲۷۱

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلى هارُوْنَ الَّذِي خَصَّهُ اللّٰهُ بِنُبُوَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى شُعَيْبَ الَّذِي نَصَرَهُ اللّٰهُ عَلى أُمَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى داوُدَ الَّذِي تابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَتِهِ. اَلسَّلامُ عَلى سُلَيْمانَ الَّذِي ذَلَّتْ لَهُ الْجِنُّ بِعِزَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى أَيُّوْبَ الَّذِي شَفاهُ اللّٰهُ مِنْ عِلَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى يُوْنُسَ الَّذِي أَنْجَزَ اللّٰهُ لَهُ مَضْمُوْنَ عِدَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى عُزَيْرٍ الَّذِي أَحْياهُ اللّٰهُ بَعْدَ مَيْتَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى زَكَرِيَّا الصّابِرِ في مِحْنَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى يَحْيَى الَّذِي أَزْلَفَهُ اللّٰهُ بِشَهادَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى عِيْسى رُوْحِ اللّٰهِ وَكَلِمَتِهِ. اَلسَّلامُ عَلى مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ اللّٰهِ وَصِفْوَتِهِ،اَلسَّلامُ عَلى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْطالِبِ الْمَخْصُوْصِ بِأُخُوَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى فاطِمَةَ الزَّهْراءِ ابْنَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى أَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَصِيِّ أَبِيْهِ وَخَلِيْفَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الَّذِي سَمَحَتْ نَفْسُهُ بِمُهْجَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى مَنْ أَطاعَ اللّٰهَ فِي سِرِّهِ وَعَلانِيَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى مَنْ جَعَلَ اللّٰهُ الشِّفاءَ فِي تُرْبَتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى مَنِ الْإِجابَةُ تَحْتَ قُبَّتِهِ، اَلسَّلامُ عَلى مَنِ الْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ. اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ خاتَمِ الْأَنْبِياءِ، اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ سَيِّدِ الْأَوْصِياءِ، اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ، اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ خَدِيْجَةَ الْكُبْرى، اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهى،اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ جَنَّةِ الْمَأْوى،اَلسَّلامُ عَلَى ابْنِ زَمْزَمَ وَالصَّفا. اَلسَّلامُ عَلَى الْمُرَمَّلِ بِالدِّماءِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمَهْتُوْكِ الْخِباءِ، اَلسَّلامُ عَلى خامِسِ أَصْحابِ الْكِساءِ،اَلسَّلامُ عَلى غَرِيْبِ الْغُرَباءِ، اَلسَّلامُ عَلى شَهِيْدِ الشُّهَداءِ،اَلسَّلامُ عَلى قَتِيْلِ الْأَدْعِياءِ،اَلسَّلامُ عَلى ساكِنِ كَرْبَلاءَ،اَلسَّلامُ عَلى مَنْ بَكَتْهُ مَلائِكَةُ السَّماءِ،اَلسَّلامُ عَلى مَنْ ذُرِّيَّتُهُ الْأَزْكِياءُ. اَلسَّلامُ عَلى يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ، اَلسَّلامُ عَلى مَنازِلِ الْبَراهِيْنِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ السّاداتِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْجُيُوْبِ الْمُضَرَّجاتِ، اَلسَّلامُ عَلَى الشِّفاهِ الذّابِلاتِ،اَلسَّلامُ عَلَى النُّفُوْسِ الْمُصْطَلَماتِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْأَرْواحِ الْمُخْتَلَساتِ،

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَى الْأَجْسادِ الْعارِياتِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْجُسُومِ الشّاحِباتِ، اَلسَّلامُ عَلَى الدِّماءِ السّائِلاتِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْأَعْضاءِ الْمُقَطَّعاتِ، اَلسَّلامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُشالاتِ،اَلسَّلامُ عَلَى النِّسْوَةِ الْبارِزاتِ. اَلسَّلامُ عَلى حُجَّةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلى آبائِكَ الطّاهِرِيْنَ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلى أَبْنائِكَ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلى ذُرِّيَّتِكَ الصّابِرِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمَلائِكَةِ الْمُحْدِقِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَى الْقَتِيْلِ الْمَظْلُوْمِ، اَلسَّلامُ عَلى أَخِيْهِ الْمَسْمُوْمِ، اَلسَّلامُ عَلى عَلِيٍّ الْكَبِيْرِ، اَلسَّلامُ عَلَى الرَّضِيْعِ الصَّغِيْرِ. اَلسَّلامُ عَلَى الْأَبْدانِ السَّلِيْبِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْعِتْرَةِ الْقَرِيْبَةِ ،اَلسَّلامُ عَلَى الْمُجَدَّلِيْنَ فِي الْفَلَواتِ، اَلسَّلامُ عَلَى النّازِحِيْنَ عَنِ الْأَوْطانِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمَدْفُوْنِيْنَ بِلا أَكْفانٍ، اَلسَّلامُ عَلَى الرُّؤُوسِ الْمُفَرَّقَةِ عَنِ الْأَبْدانِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمُحْتَسِبِ الصّابِرِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمَظْلُوْمِ بِلا ناصِرٍ، اَلسَّلامُ عَلَى ساكِنِ التُّرْبَةِالزّاكِيَةِ، اَلسَّلامُ عَلى صاحِبِ الْقُبَّةِ السّامِيَةِ. اَلسَّلامُ عَلى مَنْ طَهَّرَهُ الْجَلِيْلُ، اَلسَّلامُ عَلى مَنِ افْتَخَرَ بِهِ جَبْرَئِيْلُ، اَلسَّلامُ عَلى مَنْ ناغاهُ فِي الْمَهْدِ مِيْكائِيْلُ، اَلسَّلامُ عَلى مَنْ نُكِثَتْ ذِمَّتُهُ، اَلسَّلامُ عَلى مَنْ هُتِكَتْ حُرْمَتُهُ، اَلسَّلامُ عَلى مَنْ أُرِيْقَ بِالظُّلْمِ دَمُهُ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمُغَسَّلِ بِدَمِ الْجِراحِ،اَلسَّلامُ عَلَى الْمُجَرَّعِ بِكَأْساتِ الرِّماحِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمُضامِ الْمُسْتَباحِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْمَنْحُوْرِ فِي الْوَرى، اَلسَّلامُ عَلى مَنْ دَفَنَهُ أَهْلُ الْقُرى. اَلسَّلامُ عَلَى الْمَقْطُوْعِ الْوَتِيْنِ،اَلسَّلامُ عَلَى الْمُحامِي بِلا مُعِيْنٍ، اَلسَّلامُ عَلَى الشَّيْبِ الْخَضِيْبِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْخَدِّ التَّرِيْبِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْبَدَنِ السَّلِيْبِ، اَلسَّلامُ عَلَى الثَّغْرِ الْمَقْرُوْعِ بِالْقَضِيْبِ، اَلسَّلامُ عَلَى الرَّأْسِ الْمَرْفُوْعِ، اَلسَّلامُ عَلَى الْأَجْسامِ الْعارِيَةِ فِي الْفَلَواتِ، تَنْهَشُهَا الذِّئابُ الْعادِياتُ، وَتَخْتَلِفُ إِلَيْهَا السِّباعُ الضّارِياتُ. اَلسَّلامُ

Presented by Ziaraat.Com

عَلَيْكَ يا مَوْلايَ وَعَلَى الْمَلائِكَةِ الْمَرْفُوفِيْنَ حَوْلَ قُبَّتِكَ، اَلْحافِيْنَ بِتُرْبَتِكَ، اَلطّائِفِيْنَ بِعَرْصَتِكَ، اَلْوارِدِيْنَ لِزِيارَتِكَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ فَإِنّي قَصَدْتُ اِلَيْكَ،وَرَجَوْتُ الْفَوْزَ لَدَيْكَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ سَلامَ الْعارِفِ بِحُرْمَتِكَ، اَلْمُخْلِصِ فِي وِلايَتِكَ، اَلْمُتَقَرِّبِ اِلَى اللّٰهِ بِمَحَبَّتِكَ، اَلْبَرِيءِ مِنْ أَعْدائِكَ، سَلامَ مَنْ قَلْبُهُ بِمُصابِكَ مَقْرُوْحٌ، وَدَمْعُهُ عِنْدَ ذِكْرِكَ مَسْفُوْحٌ، سَلامَ الْمَفْجُوْعِ الْحَزِيْنِ الْوالِهِ الْمُسْتَكِيْنِ، سَلامَ مَنْ لَوْ كانَ مَعَكَ بِالطُّفُوْفِ لَوَقاكَ بِنَفْسِهِ حَدَّ السُّيُوْفِ، وَبَذَلَ حُشاشَةَ دُوْنَكَ لِلْحُتُوفِ، وَجاهَدَ بَيْنَ يَدَيْكَ،وَنَصَرَكَ عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيْكَ، وَفَداكَ بِرُوْحِهِ وَجَسَدِهِ وَمالِهِ وَوَلَدِهِ، وَرُوْحُهُ لِرُوْحِكَ فِداءٌ، وَأَهْلُهُ لِأَهْلِكَ وِقاءٌ. فَلَئِنْ أَخَّرَتْنِي اللُّهُوْرُ، وَعاقَنِي عَنْ نَصْرِكَ الْمَقْدُوْرُ، وَلَمْ أَكُنْ لِمَنْ حارَبَكَ مُحارِباً، وَلِمَنْ نَصَبَ لَكَ الْعَداوَةَ مُناصِباً، فَلَأُنْدُبَنَّكَ صَباحاً وَمَساءً، وَلَأَبْكِيَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوْعِ دَماً، حَسْرَةً عَلَيْكَ، وَتَأَسُّفاً عَلى ما دَهاكَ، وَتَلَهُّفاً حَتّى أَمُوْتَ بِلَوْعَةِالْمُصابِ، وَغُصَّةِ الْإِكْتِيابِ. أَشْهَدُ أَنَّ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعُدْوانِ، وَأَطَعْتَ اللّٰهَ وَما عَصَيْتَهُ، وَتَمَسَّكْتَ بِهِ وَبِحَبْلِهِ فَأَرْضَيْتَهُ وَخَشِيْتَهُ، وَراقَبْتَهُ وَاسْتَجَبْتَهُ، وَسَنَنْتَ السُّنَنَ، وَأَطْفَأْتَ الْفِتَنَ، وَدَعَوْتَ اِلَى الرَّشادِ، وَأَوْضَحْتَ سُبُلَ السَّدادِ، وَجاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ الْجِهادِ. وَأَنْتَ لِلّٰهِ طائِعاً، وَلِجَدِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تابِعاً، وَلِقَوْلِ أَبِيْكَ سامِعاً،وَالِى وَصِيَّةِ أَخِيْكَ مُسارِعاً، وَلِعِمادِ الدِّيْنِ رافِعاً، وَلِلطُّغْيانِ قامِعاً، وَلِلطُّغاةِمُقارِعاً، وَلِلْأُمَّةِ ناصِحاً، وَفِي غَمَراتِ الْمَوْتِ سابِحاً، وَلِلْفُسّاقِ مُكافِحاً، وَبِحُجَجِ اللّٰهِ قائِماً، وَلِلْإِسْلامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ راحِماً، وَلِلْحَقِّ ناصِراً، وَعِنْدَ الْبَلاءِ صابِراً،وَلِلدِّيْنِ كالِئاً، وَعَنْ حَوْزَتِهِ مُرامِياً. تَحُوْطُ الْهُدىٰ وَتَنْصُرُهُ، وَتَبْسُطُ

Presented by Ziaraat.Com

الْعَدْلَ وَتَنْشُرُهُ، وَتَنْصُرُ الدِّيْنَ وَتُظْهِرُهُ،وَتَكُفُّ الْعابِثَ وَتَزْجُرُهُ، وَتَأْخُذُ لِلدَّنِيِّ مِنَ الشَّرِيْفِ، وَتُساوِي فِي الْحُكْمِ بَيْنَ الْقَوِيِّ وَالضَّعِيْفِ. كُنْتَ رَبِيْعُ الْإِيْتامِ، وَعِصْمَةَ الْأَنامِ، وَعِزَّ الْإِسْلامِ، وَمَعْدِنَ الْأَحْكامِ، وَحَلِيْفَ الْإِنْعامِ، سالِكاً طَرائِقَ جَدِّكَ وَأَبِيْكَ، مُشْبِهاً فِي الْوَصِيَّةِ لِأَخِيْكَ، وَفِيَّ الذِّمَمِ، رَضِيَّ الشِّيَمِ، طاهِرَ الْكَرَمِ، مُتَهَجِّداً فِي الظُّلَمِ، قَوِيْمَ الطَّرائِقِ، كَرِيْمَ الْخَلائِقِ، عَظِيْمَ السَّوابِقِ، شَرِيْفَ النَّسَبِ، مُنِيْفَ الْحَسَبِ، رَفِيْعَ الرُّتَبِ، كَثِيْرَ الْمَناقِبِ، مَحْمُوْدَ الضَّرائِبِ، جَزِيْلَ الْمَواهِبِ. حَلِيْمٌ رَشِيْدٌ مُنِيْبٌ، جَوادٌ عَلِيْمٌ شَدِيْدٌ، إِمامٌ شَهِيْدٌ، أَوّاهٌ مُنِيْبٌ، حَبِيْبٌ مَهِيْبٌ. أَنْتَ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَداً، وَلِلْقُرْآنِ سَنَداً، وَلِلْأُمَّةِ عَضُداً، وَفِي الطّاعَةِ مُجْتَهِداً، حافِظاً لِلْعَهْدِ وَالْمِيْثاقِ، ناكِباً عَنْ سُبُلِ الْفُسّاقِ، (وَ)باذِلاً لِلْمَجْهُوْدِ، طَوِيْلَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ. زاهِداً فِي الدُّنْيا زُهْدَ الرّاحِلِ عَنْها، ناظِراً إِلَيْها بِعَيْنِ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ مِنْها، آمالُكَ عَنْها مَكْفُوْفَةٌ، وَهِمَّتُكَ عَنْ زِيْنَتِها مَصْرُوْفَةٌ، وَأَلْحاظُكَ عَنْ بَهْجَتِها مَطْرُوْفَةٌ،وَرَغْبَتُكَ فِي الْآخِرَةِ مَعْرُوْفَةٌ. حَتّٰى إِذَا الْجَوْرُ مَدَّ باعَهُ، وَأَسْفَرَ الظُّلْمُ قِناعَهُ، وَدَعَا الْغَيُّ أَتْباعَهُ، وَأَنْتَ فِي حَرَمِ جَدِّكَ قاطِنٌ، وَلِلظّالِمِيْنَ مُبايِنٌ، جَلِيْسُ الْبَيْتِ وَالْمِحْرابِ، مُعْتَزِلٌ عَنِ اللَّذّاتِ وَالشَّهَواتِ، تُنْكِرُ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِكَ وَلِسانِكَ، عَلى حَسَبِ طاقَتِكَ وَإِمْكانِكَ، ثُمَّ اقْتَضاكَ الْعِلْمُ لِلْإِنْكارِ، وَلَزِمَكَ أَنْ تُجاهِدَ الْفُجّارَ، فَسِرْتَ فِي أَوْلادِكَ وَأَهالِيْكَ،وَشِيْعَتِكَ وَمَوالِيْكَ، وَصَدَعْتَ بِالْحَقِّ وَالْبَيِّنَةِ، وَدَعَوْتَ إِلَى اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَأَمَرْتَ بِإِقامَةِ الْحُدُوْدِ، وَالطّاعَةِ لِلْمَعْبُوْدِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْخَبائِثِ وَالطُّغْيانِ، وَواجَهُوْكَ بِالظُّلْمِ وَالْعُدْوانِ. فَجاهَدْتَهُمْ بَعْدَ الْإِيْعاظِ لَهُمْ، وَتَأْكِيْدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ، فَنَكَثُوا ذِمامَكَ وَبَيْعَتَكَ،وَسَخِطُوا رَبَّكَ وَجَدَّكَ،

Presented by Ziaraat.Com

وَبَلَوْكَ بِالْحَرْبِ، فَثَبَتَ لِلطَّعْنِ وَالضَّرْبِ، وَطَحَنَتْ جُنُوْدَالْفُجّارِ، وَاقْتَحَمْتَ قَسْطَلَ الْغُبارِ، مُجالِداً بِذِي الْفِقارِ، كَأَنَّكَ عَلِيٌّ الْمُخْتارِ. فَلَمّا رَأَوْكَ ثابِتَ الْجَأْشِ، غَيْرَ خائِفٍ وَلا خاشٍ، نَصَبُوا لَكَ غَوائِلَ مَكْرِهِمْ، وَقاتَلُوْكَ بِكَيْدِهِمْ وَشَرِّهِمْ، وَأَمَرَ اللَّعِيْنُ جُنُوْدَهُ، فَمَنَعُوْكَ الْماءَ وَوُرُوْدَهُ، وَناجَزُوْكَ الْقِتالَ، وَعاجَلُوْكَ النِّزالَ، وَرَشَقُوْكَ بِالسِّهامِ وَالنِّبالِ، وَبَسَطُوا اِلَيْكَ أَكُفَّ الْإِصْطِلامِ، وَلَمْ يَرْعَوْا لَكَ ذِماماً، وَلا راقَبُوا فِيْكَ آثاماً، فِي قَتْلِهِمْ أَوْلِيائَكَ، وَنَهْبِهِمْ رِحالَكَ، وَأَنْتَ مُقَدَّمٌ فِي الْهَبَواتِ، وَمُحْتَمِلٌ لِلْأَذِيّاتِ، قَدْ عَجِبَتْ مِنْ صَبْرِكَ مَلائِكَةُ السَّماواتِ. فَأَحْدَقُوْا بِكَ مِنْ كُلِّ الْجِهاتِ، وَأَثْخَنُوْكَ بِالْجِراحِ، وَحالُوا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الرَّواحِ، وَلَمْ يَبْقَ لَكَ ناصِرٌ، وَأَنْتَ مُحْتَسِبٌ صابِرٌ، تَذُبُّ عَنْ نِسْوَتِكَ وَأَوْلادِكَ، حَتّٰى نَكَسُوْكَ عَنْ جَوادِكَ، فَهَوَيْتَ اِلَى الْأَرْضِ جَرِيْحاً، تَطَؤُكَ الْخُيُوْلُ بِحَوافِرِها، وَتَعْلُوْكَ الطُّغاةُ بِبَواتِرِها. قَدْ رَشَحَ لِلْمَوْتِ جَبِيْنُكَ، وَاخْتَلَفَتْ بِالْإِنْقِباضِ وَالْإِنْبِساطِ شِمالُكَ وَيَمِيْنُكَ، تُدِيْرُ طَرْفاً خَفِيّاً اِلَى رَحْلِكَ وَبَيْتِكَ، وَقَدْ شَغَلَتْ بِنَفْسِكَ عَنْ وُلْدِكَ وَأَهالِيْكَ، وَأَسْرَعَ فَرَسُكَ شارِداً، اِلَى خِيامِكَ قاصِداً، مُحَمْحِماً باكِياً، فَلَمّا رَأَيْنَ النِّساءُ جَوادَكَ مَخْزِيّاً، وَنَظَرْنَ سَرْجَكَ عَلَيْهِ مَلْوِيّاً، بَرَزْنَ مِنَ الْخُدُوْرِ، ناشِراتِ الشُّعُوْرِ عَلَى الْخُدُوْدِ، لاطِماتِ الْوُجُوْهِ سافِراتٍ، وَبِالْعَوِيْلِ داعِياتٍ، وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلاتٍ، وَاِلَى مَصْرَعِكَ مُبادِراتٍ. وَالشِّمْرُ جالِسٌ عَلَى صَدْرِكَ، وَمُوْلِغٌ سَيْفَهُ عَلَى نَحْرِكَ، قابِضٌ عَلَى شَيْبَتِكَ بِيَدِهِ، ذابِحٌ لَكَ بِمُهَنَّدِهِ، قَدْ سَكَنَتْ حَواسُّكَ، وَخَفِيَتْ أَنْفاسُكَ، وَرُفِعَ عَلَى الْقَناةِ رَأْسُكَ، وَسُبِيَ أَهْلُكَ كَالْعَبِيْدِ، وَصُفِّدُوا فِي الْحَدِيْدِ، فَوْقَ أَقْتابِ الْمَطِيّاتِ، تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهاجِراتِ، يُساقُوْنَ فِي الْبَراري وَالْفَلَواتِ،

Presented by Ziaraat.Com

أَيْدِيْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَى الْأَعْنَاقِ، يُطَافُ بِهِمْ فِي الْأَسْوَاقِ. فَالْوَيْلُ لِلْعُصَاةِ الْفُسَّاقِ، لَقَدْ قَتَلُوا بِقَتْلِكَ الْإِسْلَامَ، وَعَطَّلُوا الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ، وَنَقَضُوا السُّنَنَ وَالْأَحْكَامَ، وَهَدَمُوا قَوَاعِدَ الْإِيْمَانِ، وَحَرَّفُوا آيَاتِ الْقُرْآنِ، وَهَمْلَجُوا فِي الْبَغْيِ وَالْعُدْوَانِ. لَقَدْ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَوْتُوْراً، وَعِادَ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَهْجُوْراً، وَغُوْدِرَ الْحَقُّ اِذْ قُهِرْتَ مَقْهُوْراً، وَفُقِدَ بِفَقْدِ التَّكْبِيْرُ وَالتَّهْلِيْلُ، وَالتَّحْرِيْمُ وَالتَّحْلِيْلُ، وَالتَّنْزِيْلُ وَالتَّأْوِيْلُ، وَظَهَرَ بَعْدَكَ التَّغْيِيْرُ وَالتَّبْدِيْلُ، وَالْإِلْحَادُ وَالتَّعْطِيْلُ، وَالْأَهْوَاءُ وَالْأَضَالِيْلُ، وَالْفِتَنُ وَالْأَبَاطِيْلُ. فَقَامَ نَاعِيْكَ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّكَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَنَعَاكَ اِلَيْهِ بِالدَّمْعِ الْهَطُوْلِ، قَائِلاً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُتِلَ سِبْطُكَ وَفَنَاكَ، وَاسْتُبِيْحَ أَهْلُكَ وَحِمَاكَ، وَسُبِيَتْ بَعْدَكَ ذَرَارِيْكَ، وَوَقَعَ الْمَحْذُوْرُ بِعِتْرَتِكَ وَذَوِيْكَ. فَانْزَعَجَ الرَّسُوْلُ، وَبَكَى قَلْبُهُ الْمَهُوْلُ، وَعَزَّاهُ بِكَ الْمَلَائِكَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ، وَفُجِعَتْ بِكَ أُمُّكَ الزَّهْرَاءُ، وَاخْتَلَفَتْ جُنُوْدُ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، تُعَزِّي أَبَاكَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَأُقِيْمَتْ لَكَ الْمَاتِمُ فِي أَعْلَا عِلِّيِّيْنَ، وَلَطَمَتْ عَلَيْكَ الْحُوْرُ الْعِيْنُ، وَبَكَتِ السَّمَاءُ وَسُكَّانُهَا، وَالْجِنَانُ وَخُزَّانُهَا، وَالْهِضَابُ وَأَقْطَارُهَا، وَالْبِحَارُ وَحِيْتَانُهَا، وَالْجِنَانُ وَوِلْدَانُهَا، وَالْبَيْتُ وَالْمَقَامُ، وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ، وَالْحِلُّ وَالْأَحْرَامُ[1].

اَللّٰهُمَّ فَبِحُرْمَةِ هٰذَا الْمَكَانِ الْمُنِيْفِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ، وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِمْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ، وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ، وَيَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ، بِمُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، رَسُوْلِكَ اِلَى الْعَالَمِيْنَ أَجْمَعِيْنَ، وَبِأَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهِ الْأَنْزَعِ الْبَطِيْنِ، الْعَالِمِ الْمَكِيْنِ، عَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَبِفَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ، وَبِالْحَسَنِ الزَّكِيِّ عِصْمَةِ الْمُتَّقِيْنَ.

---

[1] الحرام، جمع "حرم" خانہ کعبہ کے اطراف کو حرم کہا جاتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

وَبِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنِ أَكْرَمِ الْمُسْتَشْهَدِيْنَ، وَبِأَوْلَادِهِ الْمَقْتُوْلِيْنَ، وَبِعِتْرَتِهِ الْمَظْلُوْمِيْنَ، وَبِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ، وَبِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قِبْلَةِ الْأَوَّابِيْنَ، وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَصْدَقِ الصَّادِقِيْنَ، وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ مُظْهِرِ الْبَرَاهِيْنَ، وَعَلِيِّ بْنِ مُوْسىٰ نَاصِرِ الدِّيْنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قُدْوَةِ الْمُهْتَدِيْنَ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَزْهَدِ الزَّاهِدِيْنَ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَارِثِ الْمُسْتَخْلَفِيْنَ، وَالْحُجَّةِ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، اَلصَّادِقِيْنَ الْأَبَرِّيْنَ، آلِ طٰهٰ وَيٰسٓ، وَأَنْ تَجْعَلَنِي فِي الْقِيَامَةِ مِنَ الْآمِنِيْنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ الْفَائِزِيْنَ الْفَرِحِيْنَ الْمُسْتَبْشِرِيْنَ.

أَللّٰهُمَّ اكْتُبْنِي فِي الْمُسْلِمِيْنَ، وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِيْنَ، وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِيْنَ، وَانْصُرْنِي عَلَى الْبَاغِيْنَ، وَاكْفِنِي كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ، وَاصْرِفْ عَنِّي مَكْرَ الْمَاكِرِيْنَ، وَاقْبِضْ عَنِّي أَيْدِي الظَّالِمِيْنَ، وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ السَّادَةِ الْمَيَامِيْنِ، فِي أَعْلَا عِلِّيِّيْنَ، مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ، وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ، بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أُقْسِمُ عَلَيْكَ بِنَبِيِّكَ الْمَعْصُوْمِ، وَبِحُكْمِكَ الْمَحْتُوْمِ، وَنَهْيِكَ الْمَكْتُوْمِ، وَبِهٰذَا الْقَبْرِ الْمَلْمُوْمِ، الْمُوَسَّدِ فِي كَنَفِهِ، اَلْإِمَامُ الْمَعْصُوْمُ الْمَقْتُوْلُ الْمَظْلُوْمُ، أَنْ تَكْشِفَ مَا بِي مِنَ الْغُمُوْمِ، وَتَصْرِفَ عَنِّي شَرَّ الْقَدَرِ الْمَحْتُوْمِ، وَتُجِيْرَنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّمُوْمِ. أَللّٰهُمَّ جَلِّلْنِي بِنِعْمَتِكَ، وَرَضِّنِي بِقِسْمِكَ، وَتَغَمَّدْنِي بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ، وَبَاعِدْنِي مِنْ مَكْرِكَ وَنِقْمَتِكَ. أَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الزَّلَلِ، وَسَدِّدْنِي فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ، وَافْسَحْ لِي فِي مُدَّةِ الْأَجَلِ، وَأَعْفِنِي مِنَ الْأَوْجَاعِ وَالْعِلَلِ، وَبَلِّغْنِي بِسَوَالِيَّ وَبِفَضْلِكَ أَفْضَلَ الْأَمَلِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاقْبَلْ تَوْبَتِي، وَارْحَمْ عَبْرَتِي، وَأَقِلْنِي عَثْرَتِي، وَنَفِّسْ كُرْبَتِي، وَاغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي، وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي.

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ لاتَدَعْ لِي فِي هٰذَا الْمَشْهَدِ الْمُعَظَّمِ، وَالْمَحَلِّ الْمُكَرَّمِ ذَنْباً اِلّٰا غَفَرْتَهُ، وَلاعَيْباً اِلّٰا سَتَرْتَهُ، وَلا غَمّاً اِلّٰا كَشَفْتَهُ، وَلا رِزْقاً اِلّٰا بَسَطْتَهُ، وَلا جاهاً اِلّٰا عَمَّرْتَهُ، وَلافَساداً اِلّٰا أَصْلَحْتَهُ، وَلا أَمَلاً اِلّٰا بَلَّغْتَهُ، وَلا دُعاءً اِلّٰا أَجَبْتَهُ، وَلا مَضِيقاً اِلّٰا فَرَّجْتَهُ، وَلاشَمْلاً اِلّٰا جَمَعْتَهُ، وَلا أَمْراً اِلّٰا أَتْمَمْتَهُ، وَلا مالاً اِلّٰا كَثَّرْتَهُ، وَلا خُلُقاً اِلّٰا حَسَّنْتَهُ، وَلااِنْفاقاً اِلّٰا أَخْلَفْتَهُ، وَلا حالاً اِلّٰا عَمَّرْتَهُ، وَلا حَسُوداً اِلّٰا قَمَعْتَهُ، وَلا عَدُوّاً اِلّٰا أَرْدَيْتَهُ،وَلا شَرّاً اِلّٰا كَفَيْتَهُ، وَلا مَرَضاً اِلّٰا شَفَيْتَهُ، وَلا بَعِيداً اِلّٰا أَدْنَيْتَهُ، وَلا شَعْثاً اِلّٰا لَمَمْتَهُ، وَلاسُؤالاً اِلّٰا أَعْطَيْتَهُ. أَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْعاجِلَةِ، وَثَوابَ الْآجِلَةِ. أَللّٰهُمَّ أَغْنِنِي بِحَلالِكَ عَنِ الْحَرامِ،وَبِفَضْلِكَ عَنْ جَمِيعِ الْأَنامِ. أَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُكَ عِلْماً نافِعاً، وَقَلْباً خاشِعاً وَيَقِيناً شافِياً،وَعَمَلاً زاكِياً، وَصَبْراً جَمِيلاً، وَأَجْراً جَزِيلاً. أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شُكْرَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَزِدْ فِي اِحْسانِكَ وَكَرَمِكَ اِلَيَّ، وَاجْعَلْ قَوْلِي فِي النّاسِ مَسْمُوعاً، وَعَمَلِي عِنْدَكَ مَرْفُوعاً، وَأَثْرِي فِي الْخَيْراتِ مَتْبُوعاً، وَعَدُوّي مَقْمُوعاً. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْأَخْيارِ، فِي آناءِ اللَّيْلِ وَأَطْرافِ النَّهارِ،وَاكْفِنِي شَرَّ الْأَشْرارِ، وَطَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْأَوْزارِ، وَأَجِرْنِي مِنَ النّارِ، وَأَحِلَّنِي دارَ الْقَرارِ، وَاغْفِرْ لِي وَلِجَمِيعِ اِخْوانِي فِيْكَ وَأَخَواتِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ،بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ.

پھر قبلہ رخ ہوکر دو رکعت نماز پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ''سورۂ انبیاء'' اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ''سورۂ حشر'' پڑھیں اور قنوت میں یہ دعا پڑھیں:

لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ، لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّماواتِ السَّبْعِ، وَالْأَرْضِيْنَ السَّبْعِ، وَما فِيْهِنَّ وَما بَيْنَهُنَّ، خِلافاً لِأَعْدائِهِ،وَتَكْذِيباً لِمَنْ عَدَلَ بِهِ، وَاقْراراً لِرَبُوْبِيَّتِهِ، وَخَضُوْعاً لِعِزَّتِهِ، اَلْأَوَّلُ بِغَيْرِ أَوَّلٍ، وَالْآخِرُ اِلٰى غَيْرِ

Presented by Ziaraat.Com

آخِرٍ، اَلظّاهِرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِهٖ، اَلْباطِنُ دُوْنَ كُلِّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ وَلُطْفِهٖ،لاتَقِفُ الْعُقُوْلُ عَلٰى كُنْهِ عَظَمَتِهٖ، وَلاتُدْرِكُ الْأَوْهامُ حَقِيْقَةَ ماهِيَّتِهٖ، وَلاتَتَصَوَّرُ الْأَنْفُسُ مَعانِيَ كَيْفِيَّتِهٖ، مَطَّلِعٌ عَلَى الضَّمائِرِ، عارِفٌ بِالسَّرائِرِ، يَعْلَمُ خائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَما تُخْفِي الصُّدُوْرُ. أَللّٰهُمَّ اِنّي أُشْهِدُكَ عَلٰى تَصْدِيْقِي رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ، وَاِيْمانِي بِهٖ،وَعِلْمِي بِمَنْزِلَتِهٖ، وَاَنّي أَشْهَدُ أَنَّهُ النَّبِيُّ الَّذِي نَطَقَتِ الْحِكْمَةُ بِفَضْلِهٖ، وَبَشَّرَتِ الْأَنْبِياءُ بِهٖ، وَدَعَتْ اِلَى الْاِقْرارِ بِما جاءَ بِهٖ، وَحَثَّتْ عَلٰى تَصْدِيْقِهٖ بِقَوْلِهٖ تَعالٰى ﴿الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّباتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْأَغْلالَ الَّتِيْ كانَتْ عَلَيْهِمْ﴾[1]

فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ اِلَى الثَّقَلَيْنِ، وَسَيِّدِ الْأَنْبِياءِ الْمُصْطَفَيْنَ، وَعَلٰى أَخِيْهِ وَابْنِ عَمِّهِ اللَّذَيْنِ لَمْ يُشْرِكا بِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً، وَعَلٰى فاطِمَةَ الزَّهْراءِ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِيْنَ، وَعَلٰى سَيِّدَيْ شَبابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، صَلاةً خالِدَةً الدَّوامِ،عَدَدَ قَطْرِ الرِّهامِ، وَزِنَةِ الْجِبالِ وَالْآكامِ ما أَوْرَقَ السَّلامِ، وَاخْتَلَفَ الضِّياءُ وَالظَّلامُ،وَعَلٰى آلِهِ الطّاهِرِيْنَ، الْأَئِمَّةِ الْمُهْتَدِيْنَ، اَلذّائِدِيْنَ عَنِ الدِّيْنِ، عَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰى وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ الْقُوّامِ بِالْقِسْطِ وَسُلالَةِ السِّبْطِ. أَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْاِمامِ، فَرَجاً قَرِيْباً، وَصَبْراً جَمِيْلاً، وَنَصْراً عَزِيْزاً،وَغِنىً عَنِ الْخَلْقِ، وَثَباتاً فِي الْهُدٰى، وَالتَّوْفِيْقَ لِما تُحِبُّ وَتَرْضٰى، وَرِزْقاً واسِعاً حَلالاً، طَيِّباً مَرِيْئاً، دارّاً سائِغاً، فاضِلاً مُفَضَّلاً، صَبّاً صَبّاً، مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلا نَكَدٍ وَلامِنَّةِ مِنْ أَحَدٍ، وَعافِيَةً مِنْ كُلِّ بَلاءٍ وَسُقْمٍ وَمَرَضٍ، وَالشُّكْرَ عَلَى الْعافِيَةِ وَالنَّعْماءِ،

---

[1] سورۂ اعراف، آیت: ۱۵۷

Presented by Ziaraat.Com

وَاِذا جاءَ الْمَوْتُ فَاقْبِضْنا عَلى أَحْسَنِ ما يَكُوْنُ لَكَ طاعَةً، عَلى ما أَمَرْتَنا مُحافِظِيْنَ، حَتّى تُؤْدِيْنا اِلى جَنّاتِ النَّعِيْمِ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ.

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَوْحِشْنِي مِنَ الدُّنْيا، وَآنِسْنِي بِالْآخِرَةِ، فَاِنَّهُ لايُوْحِشُ مِنَ الدُّنْيا اِلّا خَوْفُكَ، وَلا يُؤْنِسُ بِالْآخِرَةِ اِلّا رَجاؤُكَ. أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحُجَّةُ لا عَلَيْكَ، وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكى لا مِنْكَ، فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَعِنّي عَلى نَفْسِيَ الظّالِمَةِ الْعاصِيَةِ، وَشَهْوَتِيَ الْغالِبَةِ، وَاخْتِمْ لِي بِالْعافِيَةِ. أَللّٰهُمَّ اِنَّ اسْتِغْفارِي اِيّاكَ وَأَنا مُصِرٌّ عَلى ما نَهَيْتَ قِلَّةُ حَياءٍ، وَتَرْكِيَ الْاِسْتِغْفارَ مَعَ عِلْمِي بِسَعَةِ حِلْمِكَ تَضْيِيْعٌ لِحَقِّ الرَّجاءِ. أَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِي تُؤْيِسُنِي أَنْ أَرْجُوَكَ، وَاِنَّ عِلْمِي بِسَعَةِ رَحْمَتِكَ يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْشاكَ، فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَصَدِّقْ رَجائِي لَكَ، وَكَذِّبْ خَوْفِي مِنْكَ، وَكُنْ لِي عِنْدَ أَحْسَنِ ظَنّي بِكَ، يا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَيِّدْنِي بِالْعِصْمَةِ، وَأَنْطِقْ لِسانِي بِالْحِكْمَةِ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَنْدَمُ عَلى ما ضَيَّعَهُ فِي أَمْسِهِ، وَلايَغْبَنُ حَظَّهُ فِي يَوْمِهِ، وَلايَهِمُّ لِرِزْقِ غَدِهِ. أَللّٰهُمَّ اِنَّ الْغَنِيَّ مَنِ اسْتَغْنى بِكَ وَافْتَقَرَ اِلَيْكَ، وَالْفَقِيْرَ مَنِ اسْتَغْنى بِخَلْقِكَ عَنْكَ، فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَغْنِنِي عَنْ خَلْقِكَ بِكَ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ لايَبْسُطُ كَفّاً اِلّا اِلَيْكَ. أَللّٰهُمَّ اِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ قَنَطَ وَأَمامَهُ التَّوْبَةُ، وَوَراءَهُ الرَّحْمَةُ، وَاِنْ كُنْتُ ضَعِيْفَ الْعَمَلِ فَاِنِّي فِي رَحْمَتِكَ قَوِيُّ الْأَمَلِ، فَهَبْ لِي ضَعْفَ عَمَلِي لِقُوَّةِ أَمَلِي. أَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ما فِي عِبادِكَ مَنْ هُوَ أَقْسى قَلْباً مِنّي، وَأَعْظَمُ مِنّي ذَنْباً، فَاِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُ لا مَوْلى أَعْظَمُ مِنْكَ طَوْلاً، وَأَوْسَعُ رَحْمَةً وَعَفْواً، فَيامَنْ هُوَ أَوْحَدٌ فِي رَحْمَتِهِ، اِغْفِرْ لِمَنْ لَيْسَ بِأَوْحَدَ فِي خَطِيْئَتِهِ. أَللّٰهُمَّ اِنَّكَ أَمَرْتَنا فَعَصَيْنا، وَنَهَيْتَ فَما انْتَهَيْنا، وَذَكَّرْتَ فَتَناسَيْنا، وَبَصَّرْتَ

Presented by Ziaraat.Com

فَنَعِمْنَا، وَحَذِّرْتَ فَنَعَذَّرْنَا، وَمَا كَانَ ذٰلِكَ جَزَاءَ اِحْسَانِكَ اِلَيْنَا، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا أَعْلَنَّا وَأَخْفَيْنَا، وَأَخْبَرُ بِمَا نَأْتِي وَمَا أَتَيْنَا، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلَا تُؤَاخِذْنَا بِمَا أَخْطَأْنَا وَنَسِيْنَا، وَهَبْ لَنَا حُقُوْقَكَ لَدَيْنَا، وَأَتِمَّ اِحْسَانَكَ اِلَيْنَا، وَأَسْبِلْ رَحْمَتَكَ عَلَيْنَا. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِهٰذَا الصِّدِّيْقِ الْاِمَامِ، وَنَسْئَلُكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لَهُ، وَلِجَدِّهِ رَسُوْلِكَ، وَلِأَبَوَيْهِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ أَهْلِ بَيْتِ الرَّحْمَةِ، اِدْرَارَ الرِّزْقِ الَّذِي بِهِ قِوَامُ حَيَاتِنَا، وَصَلَاحُ أَحْوَالِ عِيَالِنَا، فَأَنْتَ الْكَرِيْمُ الَّذِي تُعْطِي مِنْ سَعَةٍ، وَتَمْنَعُ مِنْ قُدْرَةٍ، وَنَحْنُ نَسْئَلُكَ مِنَ الرِّزْقِ مَا يَكُوْنُ صَلَاحاً لِلدُّنْيَا، وَبَلَاغاً لِلْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا، وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، اَلْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

قنوت پڑھنے کے بعد رکوع وسجود بجالائیں اور پھر تشہد وسلام پڑھیں اور نماز تمام کرنے کے بعد جب تسبیح جناب سیدہ زہراء علیہا السلام پڑھ لیں تو اپنے رخسار مٹی پر رکھیں اور چالیس مرتبہ کہیں:

" سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ "

پھر پروردگار عالم سے دعا کریں کہ وہ آپ کو گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اپنے عذاب سے نجات دے، آپ کے گناہ بخش دے اور نیک اعمال کی توفیق عطا کرے کہ جسے خدا کا تقرب حاصل ہو جائے اور اس کے نزدیک میسر آنے والی آبرو کو قبول کرلے اور پھر حضرت کے سرہانے پہلے بیان کئے گئے طریقہ کے مطابق دو رکعت نماز ادا کریں اور پھر اپنے کو قبر پر گرادیں، اسے بوسہ دیں اور کہیں: " زَادَ اللّٰهُ فِي شَرَفِكُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ "

پھر اپنے لئے اپنے والدین اور جس کے لئے بھی چاہیں دعا کریں [1]۔

---

[1] بحار الانوار: ۱۰۱/۳۱۷

Presented by Ziaraat.Com

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں:

کتاب ''المزار الکبیر'' میں کہتے ہیں: عاشورا کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک اور زیارت بھی ہے کہ جو حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے نواب اربعہ میں سے کسی ایک کے لئے صادر فرمائی:

قبر مطہر کے کنارہ کھڑے ہوں اور کہیں:

" اَلسَّلامُ عَلٰی آدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلِيْقَتِهِ"

پھر جیسے ہم نے بیان کیا ویسے ہی پوری زیارت نقل فرمائی۔

اس بناء پر یہ واضح ہے کہ یہ زیارت بھی حضرت امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف روایت ہوئی ہے۔ البتہ یہ احتمال بھی ہے کہ یہ زیارت صرف عاشورا کے دن سے مخصوص نہ ہو جیسا کہ سید مرتضیٰؒ بھی اسی چیز کے معتقد ہیں [1]

مرحوم آیت اللہ سید احمد مستنبطؒ لکھتے ہیں:

زیارت ناحیہ کی روایت یہ دلالت نہیں کرتی کہ یہ صرف عاشورا کے دن سے مخصوص ہے [2]

۱۔ بحار الانوار: ۳۲۸/۱۰۱

۲۔ المزار و البحار: ۴۸۸/۲

﴿۷﴾

زیارت رجبیہ

﴿جو اہلبیت اطہار علیہم السلام کے حرم میں پڑھی جاتی ہے﴾

جناب ابوالقاسم حسین بن روح نوبختیؒ (جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تیسرے نائب ہیں) فرماتے ہیں: اگر کوئی آل محمد علیہم السلام میں سے کسی کے بھی حرم میں یہ زیارت پڑھے تو یقیناً وہاں سے واپسی پر اس کی حاجتیں پوری ہو جائیں گی اور دین و دنیا کے متعلق اس کی دعائیں مستجاب ہوں گی۔ پس اگر یہ زیارت پڑھنا چاہئیں تو ائمہ معصومین علیہم السلام میں کھڑے ہوں اور کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَشْهَدَنا مَشْهَدَ أَوْلِيائِهِ في رَجَبٍ، وَأَوْجَبَ عَلَيْنا مِنْ حَقِّهِمْ ما قَدْ وَجَبَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلى مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ، وَعَلى أَوْصِيائِهِ الْحُجُبِ. أَللّٰهُمَّ فَكَما أَشْهَدْتَنا مَشْهَدَهُمْ، فَأَنْجِزْ لَنا مَوْعِدَهُمْ، وَأَوْرِدْنا مَوْرِدَهُمْ غَيْرَ مُحَلَّئِيْنَ عَنْ وِرْدٍ فِي دارِ الْمُقامِ وَالْخُلْدِ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ اِنّي قَصَدْتُكُمْ، وَاعْتَمَدْتُكُمْ بِمَسْأَلَتِي وَحاجَتِي، وَهِيَ فَكاكُ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ، وَالْمَقَرُّ مَعَكُمْ فِي دارِ الْقَرارِ، مَعَ شِيْعَتِكُمُ الْأَبْرارِ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ بِما صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّارِ. أَنّا سائِلُكُمْ وَآمِلُكُمْ فِيْما اِلَيْكُمُ التَّفْوِيْضُ، وَعَلَيْكُمُ التَّعْوِيْضُ، فَبِكُمْ يُجْبَرُ الْمَهِيْضُ، وَيُشْفَى الْمَرِيْضُ، وَما تَزْدادُ الْأَرْحامُ وَما تَغِيْضُ، اِنّي بِسِرِّكُمْ مُؤْمِنٌ، وَلِقَوْلِكُمْ مُسَلِّمٌ، وَعَلَى اللّٰهِ بِكُمْ مُقْسِمٌ فِي رَجْعِي بِحَوائِجي، وَقَضائِها وَامْضائِها، وَاِنْجاحِها وَاِبْراحِها، وَبِشُؤُوْنِي لَدَيْكُمْ وَصَلاحِها. وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ سَلامَ مُوَدِّعٍ، وَلَكُمْ حَوائِجَهُ مُوَدِّعٌ، يَسْأَلُ اللّٰهَ اِلَيْكُمُ الْمَرْجِعَ، وَسَعْيُهُ اِلَيْكُمْ غَيْرُ مُنْقَطِعٍ، وَأَنْ يَرْجِعَنِي مِنْ حَضْرَتِكُمْ خَيْرَ مَرْجِعٍ، اِلى

Presented by Ziaraat.Com

جَنابِ مُمْرِعٍ،وَخَفْضِ (عَيْشٍ) مُوَسَّعٍ، وَدَعَةٍ وَمَهَلٍ اِلى حِيْنِ الْأَجَلِ، وَخَيْرِ مَصِيْرٍ وَمَحَلٍّ فِي النَّعِيْمِ الْأَزَلِ، وَالْعَيْشِ الْمُقْتَبَلِ، وَدَوامِ الْأُكُلِ، وَشُرْبِ الرَّحِيْقِ وَالسَّلْسَلِ، وَعَلٍّ وَنَهَلٍ، لا سَأَمَ مِنْهُ وَلا مَلَلَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ وَتَحِيّاتُهُ عَلَيْكُمْ، حَتّى الْعَوْدِ اِلى حَضْرَتِكُمْ، وَالْفَوْزِ فِي كَرَّتِكُمْ، وَالْحَشْرِ فِي زُمْرَتِكُمْ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ عَلَيْكُمْ، وَصَلَواتُهُ وَتَحِيّاتُهُ، وَهُوَ حَسْبُنا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.[1]

﴿۸﴾

حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا صاحِبَ الزَّمانِ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خَلِيْفَةَ الرَّحْمانِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا شَرِيْكَ الْقُرْآنِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا قاطِعَ الْبُرْهانِ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا اِمامَ الْإِنْسِ وَالْجانِّ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلى آبائِكَ الطَّيِّبِيْنَ، وَأَجْدادِكَ الطّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.[2]

۱۔مصباح المتہجد:۸۲۱،مصباح الزائر:۴۹۳،المزار الکبیر:۲۰۳،اقبال الاعمال:۱۲۴

۲۔ضیاء الصالحین:۲۴۳،ملحقات التحفة الطوسیة:۱۴۰

Presented by Ziaraat.Com

﴿۹﴾

ائمہ اطہار علیہم السلام کے حرم اور سرداب مقدس میں داخل ہونے کے لئے اجازت

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں:

شیعہ علماء سے منسوب ایک قدیم نسخہ میں مجھے یہ تحریر ملی:

سرداب مقدس اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے حرم میں داخل ہونے کی اجازت:

أَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذِهِ بُقْعَةٌ طَهَّرْتَهَا، وَعُقْوَةٌ شَرَّفْتَهَا، وَمَعَالِمُ زَكَّيْتَهَا، حَيْثُ أَظْهَرْتَ فِيهَا أَدِلَّةَ التَّوْحِيدِ، وَأَشْبَاحَ الْعَرْشِ الْمَجِيدِ، اَلَّذِيْنَ اصْطَفَيْتَهُمْ مُلُوكًا لِحِفْظِ النِّظَامِ، وَاخْتَرْتَهُمْ رُؤَسَآءَ لِجَمِيعِ الْأَنَامِ، وَبَعَثْتَهُمْ لِقِيَامِ الْقِسْطِ فِي ابْتِدَآءِ الْوُجُوْدِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ مَنَنْتَ عَلَيْهِمْ بِاسْتِنَابَةِ أَنْبِيَآئِكَ لِحِفْظِ شَرَايِعِكَ وَأَحْكَامِكَ، فَأَكْمَلْتَ بِاسْتِخْلَافِهِمْ رِسَالَةَ الْمُنْذِرِيْنَ، كَمَا أَوْجَبْتَ رِيَاسَتَهُمْ فِي فِطَرِ الْمُكَلَّفِيْنَ. فَسُبْحَانَكَ مِنْ اِلٰهٍ مَا أَرْأَفَكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ مِنْ مَلِكٍ مَا أَعْدَلَكَ، حَيْثُ طَابَقَ صُنْعُكَ مَا فَطَرْتَ عَلَيْهِ الْعُقُوْلَ، وَوَافَقَ حُكْمُكَ مَا قَرَّرْتَهُ فِي الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَقْدِيْرِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيْلِ، وَلَكَ الشُّكْرُ عَلٰى قَضَائِكَ الْمُعَلَّلِ بِأَكْمَلِ التَّعْلِيْلِ، فَسُبْحَانَ مَنْ لَا يُسْئَلُ عَنْ فِعْلِهِ، وَلَا يُنَازَعُ فِي أَمْرِهِ، وَسُبْحَانَ مَنْ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ قَبْلَ ابْتِدَاءِ خَلْقِهِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا بِحُكَّامٍ يَقُوْمُوْنَ مَقَامَهُ لَوْ كَانَ حَاضِراً فِي الْمَكَانِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الَّذِي شَرَّفَنَا بِأَوْصِيَآءَ يَحْفَظُوْنَ الشَّرَايِعَ فِي كُلِّ الزَّمَانِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ الَّذِي أَظْهَرَهُمْ لَنَا بِمُعْجِزَاتٍ

Presented by Ziaraat.Com

يَعْجُزُ عَنْهَا الثَّقَلانِ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، اَلَّذِي أَجْرَانا عَلى عَوائِدِهِ الْجَمِيلِ فِي الْأُمَمِ السّالِفِينَ. اَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالثَّناءُ الْعَلِيُّ كَما وَجَبَ لِوَجْهِكَ الْبَقاءُ السَّرْمَدِيُّ، وَكَما جَعَلْتَ نَبِيَّنا خَيْرَ النَّبِيِّينَ، وَمَلُوكَنا أَفْضَلَ الْمَخْلُوقِينَ، وَاخْتَرْتَهُمْ عَلى عِلْمٍ عَلَى الْعالَمِينَ، وَفَّقْنا لِلسَّعْيِ اِلى أَبْوابِهِمُ الْعامِرَةِ اِلى يَوْمِ الدِّينِ. وَاجْعَلْ أَرْواحَنا تَحِنُّ اِلى مَوْطِئِ أَقْدامِهِمْ، وَنُفُوسَنا تَهْوِي النَّظَرَ اِلى مَجالِسِهِمْ وَعَرَصاتِهِمْ، حَتّى كَأَنَّنا نُخاطِبُهُمْ فِي حُضُورِ أَشْخاصِهِمْ، فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سادَةٍ غائِبِينَ، وَمِنْ سُلالَةٍ طاهِرِينَ، وَمِنْ أَئِمَّةٍ مَعْصُومِينَ. اَللّٰهُمَّ فَأْذَنْ لَنا بِدُخُولِ هٰذِهِ الْعَرَصاتِ الَّتِي اسْتَعْبَدْتَ بِزِيارَتِها أَهْلَ الْأَرْضِينَ وَالسَّماواتِ، وَأَرْسِلْ دُمُوعَنا بِخُشُوعِ الْمَهابَةِ، وَذَلِّلْ جَوارِحَنا بِذُلِّ الْعُبُودِيَّةِ وَفَرْضِ الطّاعَةِ، حَتّى نُقِرَّ بِما يَجِبُ لَهُمْ مِنَ الْأَوْصافِ، وَنَعْتَرِفُ بِأَنَّهُمْ شُفَعاءُ الْخَلائِقِ اِذا نُصِبَتِ الْمَوازِينُ فِي يَوْمِ الْأَعْرافِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلامٌ عَلى عِبادِهِ الَّذِينَ اصْطَفى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرِينَ.

اس دعا کے بعد آستانہ کو بوسہ دیں اور خشوع خضوع اور گریہ کرتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ داخل ہوں کیونکہ یہ گریہ اور آنسو اس چیز کی علامت ہیں کہ ان بزرگ ہستیوں نے آپ کو داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔

۱۔ بحار الانوار: ۱۰۲/۱۱۵

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۰﴾

سرداب مقدس امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت

سرداب مقدس میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کرنے سے پہلے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام ہادی علیہ السلام کی زیارت کریں اور جب ان دونوں بزرگوں کی زیارت سے فارغ ہو جائیں تو سرداب مقدس کی طرف جائیں اور اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیں:

اِلٰهِي اِنِّي قَدْ وَقَفْتُ عَلٰى بَابٍ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ مِنَ الدُّخُوْلِ اِلٰى بُيُوْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ، فَقُلْتَ﴿ يا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لاتَدْخُلُوا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [1] اَللّٰهُمَّ وَاِنِّي أَعْتَقِدُ حُرْمَةَ نَبِيِّكَ فِيْ غَيْبَتِهِ، كَمَا أَعْتَقِدُ فِي حَضْرَتِهِ، وَأَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَكَ وَخُلَفَآئَكَ أَحْيَآءٌ عِنْدَكَ يُرْزَقُوْنَ، يَرَوْنَ مَكَانِي، وَيَسْمَعُوْنَ كَلَامِي، وَيَرُدُّوْنَ سَلَامِي عَلَيَّ،وَأَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِي كَلَامَهُمْ، وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِي بِلَذِيْذِ مُنَاجَاتِهِمْ. فَاِنِّي أَسْتَأْذِنُكَ يا رَبِّ أَوَّلاً، وَأَسْتَأْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ ثانِياً، وَأَسْتَأْذِنُ خَلِيْفَتَكَ الْاِمَامَ الْمَفْرُوْضَ عَلَيَّ طَاعَتُهُ، فِي الدُّخُوْلِ فِي سَاعَتِي هٰذِهِ اِلٰى بَيْتِهِ، وَأَسْتَأْذِنُ مَلَائِكَتَكَ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٰذِهِ الْقِطْعَةِ الْمُبَارَكَةِ الْمُطِيْعَةِ السَّامِعَةِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْمَلَائِكَةُ الْمُوَكَّلُوْنَ بِهٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِيْفِ الْمُبَارَكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. بِاِذْنِ اللّٰهِ،وَاِذْنِ رَسُوْلِهِ، وَاِذْنِ خُلَفَآئِهِ، وَاِذْنِ هٰذَا الْاِمَامِ، وَاِذْنِكُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِيْنَ.

---

[1] سورۂ احزاب، آیت: ۵۳

Presented by Ziaraat.Com

أَدْخُلُ اِلٰی هٰذَا الْبَیْتِ مُتَقَرِّباً اِلَی اللّٰهِ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّٰاهِرِیْنَ،فَکُوْنُوا مَلاٰئِکَةَ اللّٰهِ أَعْوٰانِي، وَکُوْنُوا أَنْصٰارِي، حَتّٰی أَدْخُلَ هٰذَا الْبَیْتِ، وَأَدْعُوَ اللّٰهَ بِفُنُوْنِ الدَّعْوٰاتِ، وَأَعْتَرِفُ لِلّٰهِ بِالْعُبُوْدِیَّةِ، وَلِهٰذَا الْاِمٰامِ وَآبٰائِهٖ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ بِالطّٰاعَةِ.

پھر پہلے داہنا قدم بڑھائیں اور سرداب مقدس کی طرف جائیں اور کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، وَفِي سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ، أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاٰ شَرِیْکَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اس کے بعد سرداب مقدس میں اصل مقام تک پہنچنے تک تکبیر (اَللّٰهُ أَکْبَرُ)، تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)، تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ) اور تہلیل (لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کہیں اور پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہیں:

سَلاٰمُ اللّٰهِ وَبَرَکٰاتُهٗ وَتَحِیّٰاتُهٗ وَصَلَوٰاتُهٗ عَلٰی مَوْلاٰيَ صاحِبِ الزَّمٰانِ، صاحِبِ الضِّیآءِ وَالنُّوْرِ، وَالدّٰیْنِ الْمَأْثُوْرِ، وَاللِّوآءِ الْمَشْهُوْرِ، وَالْکِتٰابِ الْمَنْشُوْرِ، وَصاحِبِ الدُّهُوْرِوَالْعُصُوْرِ، وَخَلَفِ الْحَسَنِ. اَلْاِمٰامِ الْمُؤْتَمَنِ، وَالْقآئِمِ الْمُعْتَمَدِ، وَالْمَنْصُوْرِ الْمُؤَیَّدِ، وَالْکَهْفِ وَالْعَضُدِ، عِمٰادِالْاِسْلاٰمِ، وَرُکْنِ الْأَنٰامِ، وَمِفْتٰاحِ الْکَلاٰمِ، وَوَلِيِّ الْأَحْکٰامِ، وَشَمْسِ الظَّلاٰمِ، وَبَدْرِالتَّمٰامِ، وَنَضْرَةِ الْأَیّٰامِ وَصاحِبِ الصَّمْصٰامِ، وَفَلاٰقِ الْهٰامِ، وَالْبَحْرِ الْقَمْقٰامِ، وَالسَّیِّدِالْهُمٰامِ، وَحُجَّةِ الْخِصٰامِ، وَبابِ الْمَقٰامِ لِیَوْمِ الْقِیٰامِ.

وَالسَّلاٰمُ عَلٰی مُفَرِّجِ الْکُرُبٰاتِ، وَخَوّٰاضِ الْغَمَرٰاتِ، وَمُنَفِّسِ الْحَسَرٰاتِ، وَبَقِیَّةِ اللّٰهِ فِي أَرْضِهٖ، وَصاحِبِ فَرْضِهٖ، وَحُجَّتِهٖ عَلٰی خَلْقِهٖ، وَعَیْبَةِ عِلْمِهٖ، وَمَوْضِعِ صِدْقِهٖ، وَالْمُنْتَهٰی اِلَیْهِ مَوٰارِیْثُ الْأَنْبِیآءِ، وَلَدَیْهِ مَوْجُوْدُ آثٰارُ الْأَوْصِیآءِ، وَحُجَّةِ اللّٰهِ، وَابْنِ رَسُوْلِهٖ، وَالْقَیِّمِ مَقٰامَهٗ، وَوَلِيِّ أَمْرِ اللّٰهِ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکٰاتُهٗ. اَللّٰهُمَّ کَمٰا انْتَجَبْتَهٗ لِعِلْمِکَ، وَاصْطَفَیْتَهٗ لِحُکْمِکَ، وَخَصَصْتَهٗ بِمَعْرِفَتِکَ، وَجَلَّلْتَهٗ بِکَرٰامَتِکَ،

Presented by Ziaraat.Com

وَغَشَّيْتَهُ بِرَحْمَتِكَ، وَرَبَّيْتَهُ بِنِعْمَتِكَ، وَغَذَّيْتَهُ بِحِكَمِتِكَ، وَاخْتَرْتَهُ لِنَفْسِكَ،وَاجْتَبَيْتَهُ لِبَأْسِكَ، وَارْتَضَيْتَهُ لِقُدْسِكَ، وَجَعَلْتَهُ هادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَدَيّانَ الدّيْنِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلَ الْقَضايا بَيْنَ عِبادِكَ. وَوَعَدْتَهُ أَنْ تَجْمَعَ بِهِ الْكَلِمَ، وَتُفَرِّجَ بِهِ عَنِ الْاُمَمِ، وَتُبَيِّرَ بِعَدْلِهِ الظُّلَمَ، وَتُطْفِئَ بِهِ نِيرانَ الظُّلْمِ، وَتَقْمَعَ بِهِ حَرَّ الْكُفْرِ وَآثارَهُ، وَتُطَهِّرَ بِهِ بِلادَكَ، وَتَشْفِيَ بِهِ صُدُوْرَ عِبادِكَ،وَتَجْمَعَ بِهِ الْمَمالِكَ كُلَّها، قَرِيبَها وَبَعِيْدَها، عَزِيزَها وَذَلِيلَها، شَرْقَها وَغَرْبَها، سَهْلَها وَجَبَلَها، صَباسِها وَدَبُوْرَها، شِمالَها وَجُنُوْبَها، بَرَّها وَبَحْرَها، حُزُوْنَها وَوُعُوْرَها، يَمْلَأُهاقِسْطاً وَعَدْلاً، كَما مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً، وَتُمَكِّنَ لَهُ فِيْها،وَتُنْجِزَ بِهِ وَعْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ، حَتّٰى لايُشْرَكَ بِكَ شَيْئاً، وَحَتّٰى لايُسْقٰى حَقٌّ اِلّا ظَهَرَ، وَلا عَدْلٌ اِلّا زَهَرَ، وَحَتّٰى لايُسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ صَلاةً تُظْهِرُ بِها حُجَّتَهُ، وَتُوْضِحُ بِها بَهْجَتَهُ، وَتَرْفَعُ بِها دَرَجَتَهُ،وَتُؤَيِّدُ بِها سُلْطانَهُ، وَتُعَظِّمُ بِها بُرْهانَهُ، وَتُشَرِّفُ بِها مَكانَهُ، وَتُعْلِي بِها بُنْيانَهُ، وَتُعِزُّ بِهانَصْرَهُ، وَتَرْفَعُ بِها قَدْرَهُ، وَتُسَمِّي بِها ذِكْرَهُ، وَتُظْهِرُ بِها كَلِمَتَهُ، وَتُكَثِّرُ بِها نُصْرَتَهُ، وَتُعِزُّ بِها دَعْوَتَهُ، وَتُزَيِّدُهُ بِها اِكْراماً، وَتَجْعَلُهُ لِلْمُتَّقِيْنَ اِماماً، وَتُبَلِّغُهُ فِي هٰذَا الْمَكانِ مِثْلَ هٰذَا الْأَوانِ، وَفِي كُلِّ مَكانٍ مِنّا تَحِيَّةً وَسَلاماً، لايَبْلى جَدِيْدُهُ، (وَلايَفْنى عَدِيْدُهُ)

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَبِلادِهِ، وَحُجَّتِهِ عَلى عِبادِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خَلَفَ السَّلَفِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا صاحِبَ الشَّرَفِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ الْمَعْبُوْدِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا كَلِمَةَ الْمَحْمُوْدِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا شَمْسَ الشُّمُوْسِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَهْدِيَّ الْأَرْضِ وَعَيْنَ الْفَرْضِ،اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَوْلايَ يا صاحِبَ الزَّمانِ وَالْعالِيَ الشَّأْنِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا خاتَمَ الْأَوْصِياءِ وَابْنَ

Presented by Ziaraat.Com

الْأَنْبِيآءِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يامُعِزَّ الْأَوْلِيآءِ وَمُذِلَّ الْأَعْدآءِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْفَرِيدُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْمُنْتَظَرُ وَالْحَقُّ الْمُشْتَهَرُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْوَلِيُّ الْمُجْتَبىٰ وَالْحَقُّ الْمُشْتَهىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْمُرْتَجىٰ لِإِزالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوانِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْمُبِيْدُ لِأَهْلِ الْفُسُوْقِ وَالطُّغْيانِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمامُ الْهادِمُ لِبُنْيانِ الشِّرْكِ وَالنِّفاقِ، وَالْحاصِدُ فُرُوْعَ الْغَيِّ وَالشِّقاقِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالْمُدَّخَرُ لِتَجْدِيْدِ الْفَرآئِضِ وَالسُّنَنِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا طامِسَ آثارِ الزَّيْغِ وَالْأَهْوآءِ، وَقاطِعَ حَبائِلِ الْكِذْبِ وَالْفِتَنِ وَالْإِفْتِرآءِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالْمُؤَمَّلُ لِإِحْيآءِ الدَّوْلَةِ الشَّرِيْفَةِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا جامِعَ الْكَلِمَةِ عَلَى التَّقْوىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بابَ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا ثارَ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مُحْيِيَ مَعالِمِ الدِّيْنِ وَأَهْلِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا قاصِمَ شَوْكَةِالْمُعْتَدِيْنَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَجْهَ اللّٰهِ الَّذِي لايَهْلَكُ وَلايَبْلىٰ إِلىٰ يَوْمِ الدِّيْنِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالسَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمآءِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا صاحِبَ الْفَتْحِ وَناشِرَ رايَةِ الْهُدىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا مُؤَلِّفَ شَمْلِ الصَّلاحِ وَالرِّضا، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا طالِبَ ثارِ الْأَنْبِيآءِ وَأَبْنآءِ الْأَنْبِيآءِ، وَالثّائِرَ بِدَمِ الْمَقْتُوْلِ بِكَرْبَلاءَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالْمَنْصُوْرُ عَلَى مَنِ اعْتَدىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُنْتَظَرُ الْمُجابُ إِذادَعا، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بَقِيَّةَ الْخَلآئِفِ، اَلْبَرُّ التَّقِيُّ، اَلْباقِي لِإِزالَةِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوانِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ فاطِمَةَ الزَّهْرآءِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرىٰ، وَابْنَ السّادَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْقادَةِ الْمُتَّقِيْنَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يابْنَ النُّجَبآءِ الْأَكْرَمِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ الْأَصْفِيآءِ الْمُهَذَّبِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ الْهُداةِ الْمَهْدِيِّيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا

Presented by Ziaraat.Com

بْنَ خِيَرَةِ الْخِيَرِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سادَةِالْبَشَرِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا بْنَ الْغَطارِفَةِ الْأَكْرَمِيْنَ، وَالْأَطآئِبِ الْمُطَهَّرِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْبَرَرَةِ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَالْخَضارِمَةِ الْأَنْجَبِيْنَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُجَجِ الْمُنِيْرَةِ، وَالسُّرُجِ الْمُضِيْئَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الشُّهُبِ الثّاقِبَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ قَواعِدِ الْعِلْمِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مَعادِنِ الْحِلْمِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْكَواكِبِ الزّاهِرَةِ، وَالنُّجُوْمِ الْبازِغَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الشُّمُوْسِ الطّالِعَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْأَقْمارِ السّاطِعَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ السُّبُلِ الْواضِحَةِ، وَالْأَعْلامِ اللّائِحَةِ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْمَعالِمِ الْمَأْثُوْرَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الشَّواهِدِ الْمَشْهُوْدَةِ، وَالْمُعْجِزاتِ الْمَوْجُوْدَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الصِّراطِ الْمُسْتَقِيْمِ، وَالنَّبَإِ الْعَظِيْمِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْآياتِ الْبَيِّناتِ، وَالدَّلآئِلِ الظّاهِراتِ.

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْبَراهِيْنِ الْواضِحاتِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُجَجِ الْبالِغاتِ، وَالنِّعَمِ السّابِغاتِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ طٰهٰ وَالْمُحْكَماتِ، وَيٰسٓ وَالذّارِياتِ، وَالطُّوْرِ وَالْعادِياتِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ مَنْ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكانَ قابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى، وَاقْتَرَبَ مِنَ الْعَلِيِّ الْأَعْلٰى. لَيْتَ شِعْرِيْ أَيْنَ اسْتَقَرَّتْ بِكَ النَّوىٰ، أَوْ أَنْتَ بِوادِي طُوىٰ، عَزِيْزٌ عَلَيَّ أَنْ أَرَى الْخَلْقَ وَلاتُرىٰ، وَلا يَسْمَعُ لَكَ حَسِيْسٌ وَلا نَجْوىٰ، عَزِيْزٌ عَلَيَّ أَنْ يُرَى الْخَلْقُ وَلاتُرىٰ، عَزِيْزٌ عَلَيَّ أَنْ تُحِيْطَ بِكَ الْأَعْداءُ. بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ مُغَيَّبٍ ما غابَ عَنّا، بِنَفْسِي أَنْتَ مِنْ نازِحٍ ما نَزَحَ عَنّا وَنَحْنُ نَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ.

پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کریں اور کہیں:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ كاشِفُ الْكُرَبِ وَالْبَلْوىٰ، وَإِلَيْكَ نَشْكُو غَيْبَةَ إِمامِنا، وَابْنِ بِنْتِ

Presented by Ziaraat.Com

نَبِيِّنا. أَللّٰهُمَّ فَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً، كَما مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَأَرِنا سَيِّدَنا وَصاحِبَنا وَإِمامِنا وَمَوْلانا صاحِبَ الزَّمانِ، وَمَلْجَأَ أَهْلِ عَصْرِنا، وَمَنْجا أَهْلِ دَهْرِنا، ظاهِرَ الْمَقالَةِ، واضِحَ الدَّلالَةِ، هادِياً مِنَ الضَّلالَةِ، مُنْقِذاً مِنَ الْجَهالَةِ، وَأَظْهِرْ مَعالِمَهُ، وَثَبِّتْ قَواعِدَهُ، وَأَعِزَّ نَصْرَهُ، وَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَبْسِطْ جاهَهُ، وَأَحْيِ أَمْرَهُ، وَأَظْهِرْ نُورَهُ، وَقَرِّبْ بُعْدَهُ، وَأَنْجِزْ وَعْدَهُ، وَأَوْفِ عَهْدَهُ. وَزَيِّنِ الْأَرْضَ بِطُولِ بَقائِهِ، وَدَوامِ مُلْكِهِ، وَعُلُوِّ ارْتِقائِهِ وَارْتِفاعِهِ، وَأَنِرْ مَشاهِدَهُ، وَثَبِّتْ قَواعِدَهُ، وَعَظِّمْ بُرْهانَهُ، وَأَمِدْ سُلْطانَهُ، وَأَعْلِ مَكانَهُ، وَقَوِّ أَرْكانَهُ، وَأَرِنا وَجْهَهُ، وَأَوْضِحْ بَهْجَتَهُ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ، وَأَظْهِرْ كَلِمَتَهُ، وَأَعِزَّ دَعْوَتَهُ، وَأَعْطِهِ سُؤْلَهُ، وَبَلِّغْهُ يا رَبِّ مَأْمُولَهُ، وَشَرِّفْ مَقامَهُ، وَعَظِّمْ إِكْرامَهُ. وَأَعِزَّ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَحْيِ بِهِ سُنَنَ الْمُرْسَلِينَ، وَأَذِلَّ بِهِ الْمُنافِقِينَ، وَأَهْلِكْ بِهِ الْجَبّارِينَ، وَاكْفِهِ بَغْيَ الْحاسِدِينَ، وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكائِدِينَ، وَازْجُرْ عَنْهُ إِرادَةَ الظّالِمِينَ، وَأَيِّدْهُ بِجُنُودٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ مُسَوَّمِينَ، وَسَلِّطْهُ عَلى أَعْدائِ دِينِكَ أَجْمَعِينَ. وَأَقْصِمْ بِهِ كُلَّ جَبّارٍ عَنِيدٍ، وَأَخْمِدْ بِسَيْفِهِ كُلَّ نارٍ وَقِيدٍ، وَأَنْفِذْ حُكْمَهُ فِي كُلِّ مَكانٍ، وَأَقِمْ بِسُلْطانِهِ كُلَّ سُلْطانٍ، وَأَقْمِعْ بِهِ عَبَدَةَ الْأَوْثانِ، وَشَرِّفْ بِهِ أَهْلَ الْقُرْآنِ وَالْإِيمانِ، وَأَظْهِرْهُ عَلى كُلِّ الْأَدْيانِ، وَأَكْبِتْ مَنْ عاداهُ، وَأَذِلَّ مَنْ ناواهُ، وَاسْتَأْصِلْ مَنْ جَحَدَ حَقَّهُ، وَأَنْكَرَ صِدْقَهُ، وَاسْتَهانَ بِأَمْرِهِ، وَأَرادَ إِخْمادَ ذِكْرِهِ، وَسَعى فِي إِطْفاءِ نُورِهِ. أَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بِنُورِهِ كُلَّ ظُلْمَةٍ، وَاكْشِفْ بِهِ كُلَّ غُمَّةٍ، وَقَدِّمْ أَمامَهُ الرُّعْبَ، وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ، وَأَقِمْ بِهِ نُصْرَةَ الْحَرْبِ، وَاجْعَلْهُ الْقائِمَ الْمُؤَمَّلَ، وَالْوَصِيَّ الْمُفَضَّلَ، وَالْإِمامَ الْمُنْتَظَرَ، وَالْعَدْلَ الْمُخْتَبَرَ، وَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً، كَما مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً، وَأَعِنْهُ عَلى ما وَلَّيْتَهُ وَاسْتَخْلَفْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ، حَتّى يَجْرِيَ حُكْمُهُ عَلى كُلِّ حُكْمٍ، وَيَهْدِيَ بِحَقِّهِ كُلَّ

Presented by Ziaraat.Com

ضَلالَةٍ. وَاحْرُسْهُ اللّٰهُمَّ بِعَيْنِكَ الَّتِي لاتَنامُ، وَاكْنُفْهُ بِرُكْنِكَ الَّذِي لايُرامُ، وَأَعِزَّهُ بِعِزِّكَ الَّذِي لايُضامُ، وَاجْعَلْنِي يا اِلٰهِي مِنْ عَضُدِهِ وَمَدَدِهِ، وَأَنْصارِهِ وَأَعْوانِهِ وَأَرْكانِهِ وَأَشْياعِهِ وَأَتْباعِهِ، وَأَذِقْنِي طَعْمَ فَرَحِهِ، وَأَلْبِسْنِي ثَوْبَ بَهْجَتِهِ، وَأَحْضِرْنِي مَعَهُ لِبَيْعَتِهِ، وَتَأْكِيدِ عَقْدِهِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقامِ عِنْدَ بَيْتِكَ الْحَرامِ. وَوَفِّقْنِي يا رَبِّ لِلْقِيامِ بِطاعَتِهِ، وَالْمَثْوىٰ فِي خِدْمَتِهِ، وَالْمَكْثِ فِي دَوْلَتِهِ، وَاجْتِنابِ مَعْصِيَتِهِ، فَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي اللّٰهُمَّ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَاجْعَلْنِي يا رَبِّ فِي مَنْ يَكِرُّ فِي رَجْعَتِهِ، وَيَمْلِكُ فِي دَوْلَتِهِ، وَيَتَمَكَّنُ فِي أَيّامِهِ، وَيَسْتَظِلُّ تَحْتَ أَعْلامِهِ، وَيُحْشَرُ فِي زُمْرَتِهِ، وَتَقَرُّ عَيْنُهُ بِرُؤْيَتِهِ، بِفَضْلِكَ وَاحْسانِكَ، وَكَرَمِكَ وَامْتِنانِكَ، اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، وَالْمَنِّ الْقَدِيمِ، وَ الْاِحْسانِ الْكَرِيمِ.

پھر جس جگہ بھی ہوں وہیں (دو دو رکعت کر کے) بارہ رکعت نماز پڑھیں کہ جس میں جو سورہ چاہئیں پڑھیں اور اس کا ثواب حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں ہدیہ کریں اور ہر دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کی تسبیح انجام دیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ، وَاِلَيْكَ يَعُودُ السَّلامُ، حَيِّنا رَبَّنا مِنْكَ بِالسَّلامِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الرَّكْعاتِ هَدِيَّةٌ مِنّي اِلىٰ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيائِكَ، اَلْاِمامِ بْنِ الْأَئِمَّةِ، اَلْخَلَفِ الصّالِحِ، اَلْحُجَّةِ صاحِبِ الزَّمانِ، فَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَلِّغْهُ اِيّاها، وَأَعْطِنِي أَفْضَلَ أَمَلِي وَرَجائِي فِيكَ وَفِي رَسُولِكَ، صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهِ أَجْمَعِينَ وَفِيهِ.[1]

سید علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں:

نماز کے بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے کی معروف دعا پڑھیں۔[2]

۱۔ مصباح الزائر: ۴۱۸ ۲۔ ہم نے یہ دعا اس کتاب میں صفحہ ۳۱۲ میں ذکر کی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۱﴾

سرداب مقدس میں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی پہلی زیارت

یہ زیارت، زیارت ندبہ کے نام سے معروف ہے کہ جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے صادر ہوئی اور جناب ابوجعفر محمد بن عبداللہ حمیریؒ کو ملی۔[۱] اور انہوں نے امر فرمایا ہے کہ اسے سرداب مقدس میں پڑھا جائے۔[۲]

﴿۱۲﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی دوسری زیارت

ایک دوسری زیارت کہ جس کے ذریعہ اس مقدس مقام پر ہمارے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کی جاتی ہے، وہ اس طرح ہے:

دو رکعت نماز پڑھیں اور اس کے بعد کہیں:

" سَلامُ اللّٰهِ الْكامِلُ التّامُ... "[۳]،[۴]

۱۔ یہ زیارت اس کتاب میں صفحہ ۵۶۶ پر نقل ہوئی ہے۔

۲۔ مصباح الزائر: ۴۳۰

۳۔ یہ زیارت بھی اس کتاب میں صفحہ ۴۳۱ پر نقل ہوئی ہے۔

۴۔ مصباح الزائر: ۴۳۵

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۳﴾

سرداب مقدس میں چوتھی زیارت

سید علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں: اس سے پہلے ہم نے حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کے لئے اذن دخول کا تذکرہ کیا ہے، لہٰذا دیگر زیارتوں کے شروع میں اسے تکرار کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

پس اذن دخول کے بعد اس مقدس مقام پر وارد ہوں تو کہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ، وَخَلِيْفَةَ رَسُوْلِهِ وَآبائِهِ الْأَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا حافِظَ أَسْرارِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا وارِثَ عِلْمِ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بَقِيَّةَ اللّٰهِ مِنَ الصَّفْوَةِ الْمُنْتَجَبِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بْنَ الْأَنْوارِ الزّاهِرَةِ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بْنَ الْأَشْباحِ الْباهِرَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بْنَ الصُّوَرِ النَّيِّرَةِ الطّاهِرَةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا وارِثَ كَنْزِ الْعُلُوْمِ الْإِلٰهِيَّةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا حافِظَ مَكْنُوْنِ الْأَسْرارِ الرَّبّانِيَّةِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا مَنْ خَضَعَتْ لَهُ الْأَنْوارُ الْمَجْدِيَّةُ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بابَ اللّٰهِ الَّذِي لايُؤْتىٰ إِلّا مِنْهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا سَبِيْلَ اللّٰهِ الَّذِي مَنْ سَلَکَ غَيْرَهُ هَلَکَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا حِجابَ اللّٰهِ الْأَزَلِيِّ الْقَدِيْمِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا بْنَ شَجَرَةِ طُوْبىٰ وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا نُوْرَ اللّٰهِ الَّذِي لايُطْفَأُ. اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا حُجَّةَ اللّٰهِ الَّتِي لاتُخْفىٰ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا لِسانَ اللّٰهِ الْمُعَبِّرَ عَنْهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا وَجْهَ اللّٰهِ الْمُتَقَلِّبَ بَيْنَ أَظْهُرِ عِبادِهِ، سَلامَ مَنْ عَرَفَکَ بِما تَعَرَّفْتَ بِهِ إِلَيْهِ، وَنَعَتَکَ بِبَعْضِ نُعُوْتِکَ الَّتِي أَنْتَ أَهْلُهٰا وَفَوْقُهٰا. أَشْهَدُ أَنَّکَ الْحُجَّةُ عَلىٰ مَنْ مَضىٰ وَمَنْ بَقِيَ، وَأَنَّ جِزْبَکَ هُمُ

Presented by Ziaraat.Com

الْغالِبُونَ، وَأَوْلِيآؤُكَ هُمُ الْفآئِزُونَ، وَأَعْدآئُكَ هُمُ الْخاسِرُونَ، وَأَنَّكَ حآئِزٌ كُلَّ عِلْمٍ، وَفآئِقٌ كُلَّ رَتْقٍ، وَسابِقٌ لايُلْحَقُ، رَضِيتُ بِكَ يا مَوْلايَ اِماماً وَهادِياً، لا أَبْتَغِي بَدَلاً، وَلا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِكَ وَلِيّاً،وَأَنَّكَ الْحَقُّ الثّابِتُ، اَلَّذِي لا أَغْتابُ وَلا أَرْتابُ لِأَمْدِ الْغَيْبِ، وَلا أَتَحَيَّرُ لِطُولِ الْمُدَّةِ. وَعْدُ اللّٰهِ بِكَ حَقٌّ، وَنُصْرَتُهُ لِدِينِهِ بِكَ صِدْقٌ، طُوبىٰ لِمَنْ سَعِدَ بِوِلايَتِكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ شَقِيَ بِجُحُودِكَ، وَأَنْتَ الشّافِعُ الْمُطاعُ الَّذِي لايُدافَعُ، ذَخَرَكَ اللّٰهُ سُبْحانَهُ لِنُصْرَةِ الدّينِ،وَاِعْزازِ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْاِنْتِقامِ مِنَ الْجاحِدِينَ. اَلْأَعْمالُ مَوْقُوفَةٌ عَلىٰ وِلايَتِكَ، وَالْأَقْوالُ مُعْتَبَرَةٌ بِاِمامَتِكَ، مَنْ جآءَ بِوِلايَتِكَ وَاعْتَرَفَ بِاِمامَتِكَ قُبِلَتْ أَعْمالُهُ، وَصُدِّقَتْ أَقْوالُهُ، تُضاعَفُ لَهُ الْحَسَناتُ، وَتُمْحىٰ عَنْهُ السَّيِّئاتُ،وَمَنْ زَلَّ عَنْ مَعْرِفَتِكَ، وَاسْتَبْدَلَ بِكَ غَيْرَكَ، أَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلىٰ مِنْخَرَيْهِ فِي النّارِ، وَلَمْ يَقْبَلْ لَهُ عَمَلاً، وَلَمْ يُقِمْ لَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَزْناً. أَشْهَدُ يا مَوْلايَ أَنَّ مَقالِي ظاهِرُهُ كَباطِنِهِ، وَسِرُّهُ عَلانِيَتُهِ، وَأَنْتَ الشّاهِدُ عَلَيَّ بِذٰلِكَ،وَهُوَ عَهْدِي اِلَيْكَ، وَمِيثاقِي الْمَعْهُودُ لَدَيْكَ، اِذْ أَنْتَ نِظامُ الدّينِ، وَعِزُّ الْمُوَحِّدِينَ،وَيَعْسُوبُ الْمُتَّقِينَ، وَبِذٰلِكَ أَمَرَنِي فِي رَبُّ الْعالَمِينَ. فَلَوْ تَطاوَلَتِ الدُّهُورُ، وَتَمادَتِ الْأَعْصارُ، لَمْ أَزْدَدْ بِكَ اِلّا يَقِيناً، وَلَكَ اِلّا حُبّاً، وَعَلَيْكَ اِلّا اعْتِماداً، وَلِظُهُورِكَ اِلّا مُرابَطَ، بِنَفْسِي وَمالِي وَجَمِيعِ ما أَنْعَمَ بِهِ عَلَيَّ رَبّي. فَاِنْ أَدْرَكَتْ أَيّامَكَ الزّاهِرَةَ، وَأَعْلامَكَ الْقاهِرَةَ، فَعَبْدٌ مِنْ عَبِيدِكَ، مُعْتَرِفٌ بِأَمْرِكَ وَنَهْيِكَ، أَرْجُوْ بِطاعَتِكَ الشَّهادَةَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَبِوِلايَتِكَ السَّعادَةَ فِي ما لَدَيْكَ. وَاِنْ أَدْرَكَنِيَ الْمَوْتُ قَبْلَ ظُهُورِكَ، فَأَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ سُبْحانَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ يَجْعَلَ لِي كَرَّةً فِي ظُهُورِكَ، وَرَجْعَةً فِي أَيّامِكَ، لِأَبْلُغَ مِنْ طاعَتِكَ مُرادِي،وَأَشْفِيَ مِنْ أَعْدآئِكَ فُؤادِي. يا مَوْلايَ وَقَفْتُ

Presented by Ziaraat.Com

فِي زِيارَتِي اِيّاكَ مَوْقِفَ الْخاطِئِيْنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ النّادِمِيْنَ، أَقُوْلُ عَمِلْتُ سُوْءً ، وَظَلَمْتُ نَفْسِي، وَعَلى شَفاعَتِكَ يا مَوْلايَ مُتَكَلِّي وَمُعَوَّلِي، وَأَنْتَ رُكْنِي وَثِقَتِي، وَوَسِيْلَتِي اِلى رَبِّي، وَحَسْبِي بِكَ وَلِيّاً وَمَوْلى وَشَفِيْعاً. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدانِي لِوِلايَتِكَ وَما كُنْتُ لِأَهْتَدِيَ لَوْلا أَنْ هَدانِيَ اللّٰهُ، حَمْداً يَقْتَضِي ثَباتَ النِّعْمَةِ، وَشُكْراً يُوْجِبُ الْمَزِيْدَ مِنْ فَضْلِهِ، وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يا مَوْلايَ وَعَلى آبائِكَ مَوالِيَّ الْأَئِمَّةِ الْمُهْتَدِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ، وَعَلَيَّ مِنْكُمُ السَّلامُ.

پھر اسی طریقہ کے مطابق زیارت کی نماز ادا کریں جس طرح ہم نے پہلی زیارت میں بیان کیا تھا اور اس کے بعد کہیں:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْهادِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، اَلْعُلَمآءِ الصّادِقِيْنَ، اَلْأَوْصِيآءِ الْمَرْضِيِّيْنَ، دَعآئِمِ دِيْنِكَ، وَأَرْكانِ تَوْحِيْدِكَ، وَتَراجِمَةِ وَحْيِكَ، وَحُجَجِكَ عَلى خَلْقِكَ، وَخُلَفآئِكَ فِي أَرْضِكَ. فَهُمُ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ، وَاصْطَفَيْتَهُمْ عَلى عِبادِكَ، وَارْتَضَيْتَهُمْ لِدِيْنِكَ، وَخَصَصْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِكَ، وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرامَتِكَ، وَغَذَّيْتَهُمْ بِحِكْمَتِكَ، وَغَشَّيْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ، وَزَيَّنْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ، وَأَلْبَسْتَهُمْ مِنْ نُوْرِكَ، وَرَفَعْتَهُمْ فِي مَلَكُوْتِكَ، وَحَفَفْتَهُمْ بِمَلائِكَتِكَ، وَشَرَّفْتَهُمْ بِنَبِيِّكَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ صَلاةً زاكِيَةً نامِيَةً كَثِيْرَةً، طَيِّبَةً دائِمَةً لايُحِيْطُ بِها اِلّا أَنْتَ، وَلايَسَعُها اِلّا عِلْمُكَ، وَلايُحْصِيْها أَحَدٌ غَيْرُكَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى وَلِيِّكَ الْمُحْيِ السَّبِيْلِ، اَلْقآئِمِ بِأَمْرِكَ، اَلدّاعِي اِلَيْكَ، اَلدَّلِيْلِ عَلَيْكَ، وَحُجَّتِكَ عَلى خَلْقِكَ، وَخَلِيْفَتِكَ فِي أَرْضِكَ، وَشاهِدِكَ عَلى عِبادِكَ. أَللّٰهُمَّ أَعِزَّ نَصْرَهُ، وَامْدُدْ فِي عُمُرِهِ، وَزَيِّنِ الْأَرْضَ بِطُوْلِ بَقآئِهِ. أَللّٰهُمَّ اكْفِهِ بَغْيَ الْحاسِدِيْنَ، وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَآئِدِيْنَ، وَازْجُرْ عَنْهُ اِرادَةَ الظّالِمِيْنَ، وَخَلِّصْهُ

Presented by Ziaraat.Com

مِنْ أَيْدِي الْجَبَّارِيْنَ. أَللّٰهُمَّ أَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، وَشِيْعَتِهِ وَرَعِيَّتِهِ، وَخَاصَّتِهِ وَعَامَّتِهِ وَجَمِيْعِ أَهْلِ الدُّنْيَا، مَا تَقَرُّ بِهِ عَيْنَهُ، وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ، وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ أَمَلِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

اور پھر جو چاہیں دعا کریں۔[1]

﴿۱۴﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی پانچویں زیارت

کتاب ''مصباح الزائر'' میں ایک دوسری زیارت یوں بھی نقل ہوئی ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحَقِّ الْجَدِيْدِ، وَالْعَامِلِ الَّذِي لَا يَبِيْدُ،[2] اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحْيِي الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمُبِيْرِ الْكَافِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَهْدِيِّ الْاُمَمِ، وَجَامِعِ الْكَلِمِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلَفِ السَّلَفِ، وَصَاحِبِ الشَّرَفِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ الْمَعْبُوْدِ، وَكَلِمَةِ الْمَحْمُوْدِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مُعِزِّ الْاَوْلِيَاءِ، وَمُذِلِّ الْاَعْدَاءِ. اَلسَّلَامُ عَلٰى وَارِثِ الْاَنْبِيَاءِ، وَخَاتَمِ الْاَوْصِيَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْقَائِمِ الْمُنْتَظَرِ، وَالْعَدْلِ الْمُشْتَهَرِ، اَلسَّلَامُ عَلَى السَّيْفِ الشَّاهِرِ، وَالْقَمَرِ الزَّاهِرِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى شَمْسِ الظَّلَامِ، وَبَدْرِ التَّمَامِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى رَبِيْعِ الْاَنَامِ، وَفُسْطَةِ الْاَيَّامِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى صَاحِبِ الصَّمْصَامِ، (وَ) فَلَّاقِ الْهَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الدِّيْنِ الْمَأْثُوْرِ، وَالْكِتَابِ الْمَسْطُوْرِ.

۱۔ مصباح الزائر: ۴۳۷، المزار الشہید: ۲۲۶ مگر یہ کافی فرق کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

۲۔ شہید کی کتاب ''مزار'' میں یوں آیا ہے: وَالْعَالِمُ الَّذِي عِلْمُهُ لَا يَبِيْدُ.

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلٰی بَقِیَّةِ اللّٰهِ فِي بِلادِهِ، وَحُجَّتِهِ عَلٰی عِبادِهِ، اَلْمُنْتَهٰی اِلَیْهِ مَوارِیثُ الْأَنْبِیاءِ، وَلَدَیْهِ مَوْجُوْدٌ آثارُ الْأَصْفِیاءِ، اَلْمُؤْتَمِنِ عَلَی السِّرِّ، وَالْوَلِیِّ لِلْأُمَمِ، اَلْمَهْدِیِّ الَّذِي وَعَدَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ الْأُمَمَ أَنْ یَجْمَعَ بِهِ الْکَلِمَ، وَیَلُمَّ بِهِ الشَّعَثَ، وَیَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً، وَیُمَکِّنَ لَهُ، وَیُنْجِزَ بِهِ وَعْدَ الْمُؤْمِنِیْنَ. أَشْهَدُ یا مَوْلایَ أَنَّکَ وَالْأَئِمَّةَ مِنْ آبائِکَ أَئِمَّتِي وَمَوالِيَّ فِي الْحَیاةِ الدُّنْیا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْأَشْهادُ، أُسْأَلُکَ یا مَوْلایَ أَنْ تَسْأَلَ اللّٰهَ تَبارَکَ وَتَعالٰی فِي صَلاحِ شَأْنِي، وَقَضاءِ حَوائِجِي، وَغُفْرانِ ذُنُوْبِي، وَالْأَخْذِ بِیَدِي فِي دِیْنِي وَدُنْیایَ وَآخِرَتِي، لِي وَلِإِخْوانِي وَاَخَوَتِيَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِناتِ کَافَّةً، اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ.[1]

پھر بارہ رکعت نماز زیارت پڑھیں اور ہر دو رکعت کے بعد حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کی تسبیح پڑھیں اور کہیں:

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی حُجَّتِکَ فِي أَرْضِکَ، وَخَلِیْفَتِکَ فِي بِلادِکَ، اَلدّاعِي اِلٰی سَبِیْلِکَ، وَالْقائِمِ الصّادِعِ بِالْحِکْمَةِ، وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالصِّدْقِ، وَکَلِمَتِکَ وَعَیْبَتِکَ وَعَیْبَةِ عِلْمِکَ فِي أَرْضِکَ، اَلْمُتَرَقِّبِ الْخائِفِ، اَلْوَلِيِّ النّاصِحِ، سَفِیْنَةِ النَّجاةِ، وَعَلَمِ الْهُدٰی، وَنُوْرِ أَبْصارِ الْوَرٰی، وَخَیْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدٰی، وَالْوِتْرِ الْمَوْتُوْرِ، وَمُفَرِّجِ الْکَرْبِ، وَمُزِیْلِ الْهَمِّ، وَکاشِفِ الْبَلْوٰی. صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَعَلٰی آبائِهِ الْأَئِمَّةِ الْهادِیْنَ، وَالْقادَةِ الْمَیامِیْنَ، ما طَلَعَتْ کَواکِبُ الْأَسْحارِ، وَأَوْرَقَتِ الْأَشْجارِ، وَأَیْنَعَتِ الْأَثْمارِ، وَاخْتَلَفَ اللَّیْلُ وَالنَّهارُ، وَغَرَّدَتِ الْأَطْیارُ. أَللّٰهُمَّ انْفَعْنا بِحُبِّهِ، وَاحْشُرْنا فِي زُمْرَتِهِ وَتَحْتَ لِوائِهِ، اِلٰهَ الْحَقِّ آمِیْنَ رَبَّ الْعالَمِیْنَ.[2]

۱۔ مصباح الزائر: ۴۴۱، مزار شہید: ۲۳۰

۲۔ مصباح الزائر: ۴۴۲

Presented by Ziaraat.Com

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے ذکر صلوات

زیارت کے بعد کہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَصَلِّ عَلٰى وَلِيِّ الْحَسَنِ وَوَصِيِّهِ وَوارِثِهِ، اَلْقائِمِ بِأَمْرِكَ، وَالْغائِبِ فِي خَلْقِكَ، وَالْمُنْتَظِرِ لِإِذْنِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، وَقَرِّبْ بُعْدَهُ، وَأَنْجِزْ وَعْدَهُ، وَأَوْفِ عَهْدَهُ، وَاكْشِفْ عَنْ بَأْسِهِ حِجابَ الْغَيْبَةِ، وَأَظْهِرْ بِظُهُورِهِ صَحائِفَ الْمِحْنَةِ، وَقَدِّمْ أَمامَهُ الرُّعْبَ، وَثَبِّتْ بِهِ الْقَلْبَ، وَأَقِمْ بِهِ الْحَرْبَ، وَأَيِّدْهُ بِجُنْدٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ مُسَوَّمِيْنَ، وَسَلِّطْهُ عَلٰى أَعْداءِ دِيْنِكَ أَجْمَعِيْنَ.

وَأَلْهِمْهُ أَنْ لا يَدَعَ مِنْهُمْ رُكْناً إِلّا هَدَّهُ، وَلا هاماً إِلّا قَدَّهُ، وَلا كَيْداً إِلّا رَدَّهُ، وَلا فاسِقاً إِلّا حَدَّهُ، وَلا فِرْعَوْناً إِلّا أَهْلَكَهُ، وَلا سِتْراً إِلّا هَتَكَهُ، وَلا عَلَماً إِلّا نَكَّسَهُ، وَلا سُلْطاناً إِلّا كَبَسَهُ، وَلا رُمْحاً إِلّا قَصَفَهُ، وَلا مُطْرِداً إِلّا خَرَقَهُ، وَلا جُنْداً إِلّا فَرَّقَهُ، وَلا مِنْبَراً إِلّا أَخْرَقَهُ، وَلا سَيْفاً إِلّا كَسَرَهُ، وَلا صَنَماً إِلّا رَضَّهُ، وَلا دَماً إِلّا أَراقَهُ، وَلا جَوْراً إِلّا أَبادَهُ، وَلا حِصْناً إِلّا هَدَمَهُ، وَلا باباً إِلّا رَدَمَهُ، وَلا قَصْراً إِلّا أَخْرَبَهُ، وَلا مَسْكَناً إِلّا فَتَّشَهُ، وَلا سَهْلاً إِلّا وَطِئَهُ، وَلا جَبَلاً إِلّا صَعَدَهُ، وَلا كَنْزاً إِلّا أَخْرَجَهُ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ.[1]

۱۔ مصباح الزائر: ۴۴۲

ظاہر اپانچویں، دوسری اور تیسری زیارت سرداب مقدس سے مخصوص نہیں ہے لیکن جیسا کہ شہیدؒ کے نسخہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹی، پہلی اور چوتھی زیارت سرداب سے مخصوص ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۵﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی چھٹی زیارت

حضرت امام ہادی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت کرنے کے بعد سرداب مقدس کی طرف جائیں اور اس پر ہاتھ رکھ کر اس طرح کھڑے ہوں کہ جیسے کوئی داخل ہونے کی اجازت چاہتا ہو اور خدا کا نام لے کر نہایت وقار اور ادب کے ساتھ سرداب کی سیڑھیاں اتریں اور اس کے آستانہ پر دو رکعت نماز پڑھیں اور کہیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لاٰ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدانا لِهٰذا، وَعَرَّفَنا أَوْلِيآئَهُ وَأَعْدآئَهُ، وَوَفَّقَنا لِزِيارَةِ أَئِمَّتِنا وَلَمْ يَجْعَلْنا مِنَ الْمُعانِدِيْنَ النّاصِبِيْنَ، وَلاٰ مِنَ الْغُلاٰةِ الْمُفَوِّضِيْنَ، وَلاٰ مِنَ الْمُرْتابِيْنَ الْمُقَصِّرِيْنَ. اَلسَّلاٰمُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَابْنِ أَوْلِيآئِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى الْمُدَّخَرِ لِكَرامَةِ اللّٰهِ وَبَوارِ أَعْدآئِهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَى النُّوْرِ الَّذِي أَرادَ أَهْلُ الْكُفْرِ اِطْفآئَهُ فَأَبَى اللّٰهُ اِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُوْرَهُ بِكُرْهِهِمْ، وَأَمَدَّهُ بِالْحَيٰاةِ حَتّٰى يُظْهِرَ عَلٰى يَدِهِ الْحَقَّ بِرَغْمِهِمْ، أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ اصْطَفاكَ صَغِيْراً، وَأَكْمَلَ لَكَ عُلُوْمَهُ كَبِيْراً، وَأَنَّكَ حَيٌّ لاٰتَمُوْتُ حَتّٰى تُبْطِلَ الْجِبْتَ وَالطّاغُوْتَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى خُدّامِهِ وَأَعْوانِهِ عَلٰى غَيْبَتِهِ وَنَأْيِهِ، وَاسْتُرْهُ سَتْراً عَزِيْزاً، وَاجْعَلْ لَهُ مَعْقَلاً حَرِيْزاً، وَاشْدُدِ اللّٰهُمَّ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُعانِدِيْهِ، وَاحْرُسْ مَوالِيَهُ وَزآئِرِيْهِ. أَللّٰهُمَّ كَما جَعَلْتَ قَلْبِي بِذِكْرِهِ مَعْمُوْراً، فَاجْعَلْ سِلاٰحِي بِنُصْرَتِهِ مَشْهُوْراً، وَاِنْ حالَ بَيْنِي وَبَيْنَ لِقآئِهِ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبادِكَ حَتْماً، وَأَقْدَرْتَ بِهِ عَلٰى خَلِيْقَتِكَ رَغْماً، فَابْعَثْنِي عِنْدَ خُرُوْجِهِ ظاهِراً مِنْ حُفْرَتِي، مُؤْتَزِراً كَفَنِي، حَتّٰى أُجاهِدَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الصَّفِّ الَّذِي أَثْنَيْتَ عَلٰى أَهْلِهِ فِي كِتابِكَ

Presented by Ziaraat.Com

فَقُلْتَ ﴿كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ﴾ [۱]. أَللّٰهُمَّ طَالَ الْانْتِظَارُ، وَشَمِتَ بِنَا الْفُجَّارُ، وَصَعُبَ عَلَيْنَا الْانْتِظَارُ. أَللّٰهُمَّ أَرِنَا وَجْهَ وَلِيِّكَ الْمَيْمُونِ فِي حَيَاتِنَا وَبَعْدَ الْمَنُونِ. أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَدِينُ لَكَ بِالرَّجْعَةِ بَيْنَ يَدَيْ صَاحِبِ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ، اَلْفَوْتَ الْفَوْتَ الْفَوْتَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، قَطَعْتُ فِي وَصْلَتِكَ الْخُلَّانَ، وَهَجَرْتُ لِزِيَارَتِكَ الْأَوْطَانَ، وَأَخْفَيْتُ أَمْرِيْ عَنْ أَهْلِ الْبُلْدَانِ، لِتَكُوْنَ شَفِيْعاً عِنْدَ رَبِّكَ وَرَبِّي، وَإِلٰى آبَائِكَ مَوَالِيَّ فِي حُسْنِ التَّوْفِيْقِ، وَإِسْبَاغِ النِّعْمَةِ عَلَيَّ، وَسَوْقِ الْإِحْسَانِ إِلَيَّ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، أَصْحَابِ الْحَقِّ، وَقَادَةِ الْخَلْقِ، وَاسْتَجِبْ مِنِّيْ مَا دَعَوْتُكَ، وَأَعْطِنِي مَا لَمْ أَنْطِقْ بِهِ فِي دُعَائِي، مِنْ صَلَاحِ دِيْنِي وَدُنْيَايَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

پھر سرداب مقدس میں اصل مقام پر جائیں اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد کہیں:

أَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ الزَّائِرُ فِي فِنَاءِ وَلِيِّكَ الْمَزُوْرِ، الَّذِي فَرَضْتَ طَاعَتَهُ عَلَى الْعَبِيْدِ وَالْأَحْرَارِ، وَأَنْقَذْتَ بِهِ أَوْلِيَآئَكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا زِيَارَةً مَقْبُوْلَةً ذَاتَ دُعَآءٍ مُسْتَجَابٍ، مِنْ مُصَدِّقٍ بِوَلِيِّكَ غَيْرِ مُرْتَابٍ. أَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ بِهِ وَلَا بِزِيَارَتِهِ، وَلَاتَقْطَعْ أَثَرِي مِنْ مَشْهَدِهِ وَزِيَارَةِ أَبِيْهِ وَجَدِّهِ. أَللّٰهُمَّ اخْلُفْ عَلَيَّ نَفَقَتِي، وَانْفَعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي فِي دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي، لِي وَلِإِخْوَانِي وَأَبَوَيَّ وَجَمِيْعِ عِتْرَتِي. أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الَّذِي يَفُوْزُ بِهِ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَيَهْلِكُ عَلٰى يَدَيْهِ الْكَافِرُوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ، يَا مَوْلَايَ يَابْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، جِئْتُكَ زَائِراً لَكَ وَلِأَبِيْكَ وَجَدِّكَ، مُتَيَقِّناً الْفَوْزَ بِكُمْ، مُعْتَقِداً إِمَامَتَكُمْ. أَللّٰهُمَّ اكْتُبْ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ وَالزِّيَارَةَ لِي عِنْدَكَ فِي عِلِّيِّيْنَ، وَبَلِّغْنِي بَلَاغَ الصَّالِحِيْنَ، وَانْفَعْنِي بِحُبِّهِمْ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ. [۲]

۱۔ سورۂ صف، آیت ۴ ۲۔ مصباح الزائر: ۴۴۴

Presented by Ziaraat.Com

سید علی بن طاؤس فرماتے ہیں:

امام ہادی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے حرم سے واپسی پر دوبارہ سرداب کی طرف آئیں اور جس قدر نماز پڑھ سکتے ہیں نماز پڑھیں اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہیں:

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ عَنْ وَلِيِّکَ وَ خَلِيْفَتِکَ..... تا آخر[1]

﴿۱۶﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو سلام کرنے کا طریقہ

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

تم شیعوں میں سے جو باقی ہو اور وہ ہمارے مہدی علیہ السلام سے ملاقات کرے تو جب ان پر نظر پڑے تو اس طرح عرض کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنَ الْعِلْمِ وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ. [2]

﴿۱۷﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو سلام کرنے کا دوسرا طریقہ

روایت ہوئی ہے کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا بَقِيَّةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ. [3]

۱۔ یہ دعا صفحہ ۳۴۱ پر نقل کی گئی ہے۔

۲،۳۔ بحار الانوار: ۵۱/۳۶، منتخب الاثر: ۵۱۷

﴿۱۸﴾

امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت

اس حصہ میں حضرت امام ہادی علیہ السلام، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کی والدۂ ماجدہ اور پھوپھی کی زیارت ذکر کرتے ہیں:

۱۔ جب حضرت امام ہادی علیہ السلام، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے حرم میں جانے کا ارادہ کرو تو غسل زیارت بجالاؤ اور جب ان دو اماموں کے مرقد مطہر کے پاس کھڑے ہو جاؤ تو کہو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا وَلِيَّيِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا نَجِيَّيِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا نُورَيِ اللّٰهِ فِي ظُلُماتِ الْأَرْضِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُما يا أَمِينَيِ اللّٰهِ. أَتَيْتُكُما زآئِراً لَكُما، عارِفاً بِحَقِّكُما، مُؤْمِناً بِما آمَنْتُما بِهِ، كافِراً بِما كَفَرْتُما بِهِ، مُحَقِّقاً لِما حَقَّقْتُما، مُبْطِلاً لِما أَبْطَلْتُما. أَسْأَلُ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُما أَنْ يَجْعَلَ حَظِّي مِنْ زِيارَتِكُما، اَلصَّلاةَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَنْ يَرْزُقَنِي شَفاعَتَكُما، وَلا يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَكُما، وَلا يَسْلُبَنِي حُبَّكُما وَحُبَّ آبائِكُمَا الصّالِحِينَ، وَأَنْ لا يَجْعَلَهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِكُما، وَيَحْشُرَنِي مَعَكُما، وَيَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكُما فِي الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِهِ.

پھر خود کو دونوں قبروں سے مس کریں، انہیں بوسا کریں اور ان پر اپنے رخسار رکھیں اور پھر سر اٹھانے کے بعد کہیں:

أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّهُمْ، وَتَوَفَّنِي عَلى مِلَّتِهِمْ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ ظالِمِي آلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ، وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ. أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْأَوَّلِينَ مِنْهُمْ وَالْآخِرِينَ، وَضاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذابَ الْأَلِيمَ، إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

أَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ، وَاجْعَلْ فَرَجَنا مَعَ فَرَجِهِمْ، يا أَرْحَمَ

Presented by Ziaraat.Com

الرّٰاحِمِیْنَ.

پھر چار رکعت نماز بجالائیں اور اس کے بعد ان دو بزرگ اماموں علیہما السلام کے بالاسر کے مقام پر جو کچھ پڑھنا چاہئیں پڑھیں اور اپنے لئے ،اپنے ماں باپ اور تمام مؤمنین کے لئے دعا کریں اور جب واپس آنا چاہیں تو ان سے وداع کریں اور کہیں:

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمٰا یٰا وَلِیَّیِ اللّٰهِ،أَسْتَوْدِعُکُمَا اللّٰهَ وَأَقْرَأُ عَلَیْکُمَا السَّلاٰمَ،اٰمَنّٰا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمٰا جِئْتُمٰا بِهٖ وَدَلَلْتُمٰا عَلَیْهِ. أَللّٰهُمَّ اکْتُبْنٰا مَعَ الشّٰاهِدِیْنَ.

۲۔حضرت امام ہادی علیہ السلام ،حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی دوسری زیارت:

جب سامرّا میں داخل ہو تو حرم میں جانے سے پہلے غسل کرو اور جب حرم مطہر میں شرفیاب ہو تو ان دو اماموں کے مرقد مطہر کے پاس قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہو:

اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمٰا یٰا وَلِیَّیِ اللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمٰا یٰا أَمِیْنَیِ اللّٰهِ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمٰا یٰا نُوْرَیِ اللّٰهِ فِي ظُلُمٰاتِ الْأَرْضِ،اَلسَّلاٰمُ عَلَیْکُمٰا مِنْ مُعْتَمِدٍ بَعْدَ اللّٰهِ سُبْحٰانَهٗ عَلَیْکُمٰا مِنْ عَبْدِکُمٰا وَزَآئِرِکُمٰا وَوَلِیِّکُمٰا. أَتَیْتُکُمٰا زَآئِراً لَکُمٰا، عٰارِفاً بِحَقِّکُمٰا، مُؤْمِناً بِکُمٰا آمَنْتُمٰا بِهٖ، کٰافِراً بِمٰا کَفَرْتُمٰا بِهٖ، مُحَقِّقاً لِمٰا حَقَّقْتُمٰا، مُبْطِلاً لِمٰا أَبْطَلْتُمٰا. فَأَسْأَلُ اللّٰهَ رَبّیِ وَرَبَّکُمٰا أَنْ یَجْعَلَ حَظّیِ مِنْ زِیٰارَتِکُمٰا،مَغْفِرَةَ ذُنُوْبِي،وَاعْطٰآئِي سُؤْلِي، وَأَنْ یُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَیَرْزُقَنِي شَفٰاعَتَکُمٰا، وَلاٰیُفَرِّقَ بَیْنِي وَبَیْنَکُمٰا، وَیَجْمَعَنِي وَإِیّٰاکُمٰا فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهٖ.

پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ اور کہو:

أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ،وَتَوَفَّنِي عَلٰی مِلَّتِهِمْ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ ظٰالِمِي اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ. أَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ وَلِیِّکَ وَابْنِ وَلِیِّکَ، وَاجْعَلْ فَرَجَنٰا مَقْرُوْناً بِفَرَجِهِمْ.

Presented by Ziaraat.Com

پھر جس جگہ بھی کھڑے ہوں وہاں چار رکعت نماز بجالائیں اور جو چاہیں دعا کریں۔[1]

﴿۱۹﴾

حضرت نرجس خاتون علیہا السلام کی زیارت

پھر حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی والدۂ ماجدہ حضرت نرجس خاتون علیہا السلام کی زیارت کریں کہ جن کی قبر ہمارے مولا امام حسن عسکری علیہ السلام کی قبر کے پیچھے ہیں اور کہیں:

اَلسَّلامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ، اَلصَّادِقِ الْاَمِیْنِ، اَلسَّلامُ عَلٰی مَوْلانَا أَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَلسَّلامُ عَلَی الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِیْنَ، اَلْحُجَجِ الْمَیامِیْنَ، اَلسَّلامُ عَلَی وَالِدَةِ الْإِمامِ، وَالْمُوْدَعَةِ أَسْرارَ الْمَلِکِ الْعَلّامِ، وَالْحامِلِ لِأَشْرَفِ الْأَنامِ. اَلسَّلامُ عَلَیْکِ أَیَّتُهَا الصِّدِّیْقَةُ الْمَرْضِیَّةُ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ یا شَبِیْهَةَ أُمِّ مُوْسٰی، وَابْنَةِ حَوارِيِ عِیْسٰی، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ أَیَّتُهَا التَّقِیَّةُ النَّقِیَّةُ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ أَیَّتُهَا الرَّضِیَّةُ الْمَرْضِیَّةُ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ أَیَّتُهَا الْمَسْعُوْدَةُ فِي الْإِنْجِیْلِ، الْمَخْطُوْبَةُ مِنْ رُوْحِ اللّٰهِ الْأَمِیْنِ، وَمَنْ رَغِبَ فِي وُصْلَتِهَا مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ، وَالْمُسْتَوْدَعَةُ أَسْرارَ رَبِّ الْعالَمِیْنَ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ وَعَلٰی اٰبائِکِ الْحَوارِیِّیْنَ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ وَعَلٰی بَعْلِکِ وَوَلَدِکِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ وَعَلٰی رُوْحِکِ وَبَدَنِکِ الطّاهِرِ. أَشْهَدُ أَنَّکِ أَحْسَنْتِ الْکَفالَةَ، وَأَدَّیْتِ الْأَمانَةَ، وَاجْتَهَدْتِ فِي مَرْضاةِ اللّٰهِ وَصَبَرْتِ فِي ذاتِ اللّٰهِ، وَحَفِظْتِ سِرَّ اللّٰهِ، وَحَمَلْتِ وَلِيَّ اللّٰهِ، وَبالَغْتِ فِي حِفْظِ حُجَّةِ اللّٰهِ، وَرَغِبْتِ فِي وُصْلَةِ أَبْنَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، عارِفَةٌ بِحَقِّهِمْ، مُؤْمِنَةٌ بِصِدْقِهِمْ، مُعْتَرِفَةٌ بِمَنْزِلَتِهِمْ، مُسْتَبْصِرَةٌ بِأَمْرِهِمْ،

---

[1] المزار الکبیر: ۵۵۲

مُشْفِقَةٌ عَلَيْهِمْ، مُؤْثِرَةٌ هَوَاهُمْ. وَأَشْهَدُ أَنَّكِ مَضَيْتِ عَلَى بَصِيْرَةٍ مِنْ أَمْرِكِ مُقْتَدِيَةً بِالصَّالِحِيْنَ، رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً، تَقِيَّةً نَقِيَّةً زَكِيَّةً، فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْكِ وَأَرْضَاكِ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَأْوَاكِ، فَلَقَدْ أَوْلَاكِ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَوْلَاكِ، وَأَعْطَاكِ مِنَ الشَّرَفِ مَا بِهِ أَغْنَاكِ، فَهَنَّاكِ اللّٰهُ بِمَا مَنَحَكِ مِنَ الْكَرَامَةِ وَأَمْرَاكِ.

پھر سر اٹھائیں اور کہیں:

أَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ، وَلِرِضَاكَ طَلَبْتُ، وَبِأَوْلِيَائِكَ إِلَيْكَ تَوَسَّلْتُ، وَعَلَى غُفْرَانِكَ وَحِلْمِكَ اتَّكَلْتُ، وَبِكَ اعْتَصَمْتُ، وَبِقَبْرِ أُمِّ وَلِيِّكَ لُذْتُ، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَانْفَعْنِي بِزِيَارَتِهَا، وَثَبِّتْنِي عَلَى مَحَبَّتِهَا، وَلَا تُحْرِمْنِي شَفَاعَتَهَا وَشَفَاعَةَ وَلَدِهَا، وَارْزُقْنِي مُرَافَقَتَهَا، وَاحْشُرْنِي مَعَهَا وَمَعَ وَلَدِهَا كَمَا وَفَّقْتَنِي لِزِيَارَةِ وَلَدِهَا وَزِيَارَتِهَا. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِالْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ، وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِالْحُجَجِ الْمَيَامِيْنِ مِنْ آلِ طٰهٰ وَيٰسٓ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ، وَأَنْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْمُطْمَئِنِّيْنَ الْفَائِزِيْنَ، اَلْفَرِحِيْنَ الْمُسْتَبْشِرِيْنَ، اَلَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ قَبِلْتَ سَعْيَهُ، وَيَسَّرْتَ أَمْرَهُ، وَكَشَفْتَ ضُرَّهُ، وَآمَنْتَ خَوْفَهُ. أَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي اِيَّاهَا، وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهَا أَبَداً مَا أَبْقَيْتَنِي، وَاِذَا تَوَفَّيْتَنِي فَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهَا، وَأَدْخِلْنِي فِي شَفَاعَةِ وَلَدِهَا وَشَفَاعَتِهَا، وَاغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سَادَتِي وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.[1]

---

[1] مصباح الزائر: ۴۱۳، المزار الکبیر: ۶۶۰، البحار: ۱۰۲/۷۰

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱۹﴾

حضرت حکیمہ خاتون علیہا السلام کی زیارت

اَلسَّلامُ عَلٰی جَدِّکِ الْمُصْطَفٰی، اَلسَّلامُ عَلٰی أَبِیْکِ الْمُرْتَضٰی، اَلسَّلامُ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلامُ، اَلسَّلامُ عَلٰی خَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی، اَلسَّلامُ عَلٰی فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ، اَلسَّلامُ عَلَی النُّفُوْسِ الْفَاخِرَةِ وَشُفَعَآئِي فِي الْاٰخِرَةِ. اَلسَّلامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ حُجَّةِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ یَا اُخْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ یَا عَمَّةَ وَلِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ الْجَوَادِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ. أَشْهَدُ أَنَّکِ مَضَیْتِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ مِنْ أَمْرِکِ، رَاضِیَةً مَرْضِیَّةً، وَتَقِیَّةً نَقِیَّةً زَکِیَّةً، فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْکِ وَأَرْضَاکِ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَأْوَاکِ وَمَنْزِلَکِ، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَیْکُمْ جَمِیْعاً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ. [1]

۱۔ ہامش مصباح الزائر: ۴۱۵

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

بارہواں باب

امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے نواب اربعہ کی زیارات اور آنحضرتؑ کے اصحاب سے منقول کچھ دعائیں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

بارہواں باب

امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے نواب اربعہ کی زیارات

اور آنحضرتؑ کے اصحاب سے منقول کچھ دعائیں

غیبت صغریٰ کے زمانہ میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے چار نائب تھے جن کے اسماء اس طرح ہیں: ۱۔ جناب ابوعمرو عثمان بن سعید بن عمرو عُمری اسدی، ۲۔ آپ کے فرزند جناب ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید عُمری، ۳۔ جناب ابوالقاسم حسین بن روح بن ابو بحر نوبختی، ۴۔ جناب ابوالحسن علی بن محمد سمری۔[1]

یہ بزرگ افراد غیبت کے زمانہ میں امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے نائب تھے جو آپؑ کے خطوط شیعوں تک پہنچانے کا ذریعہ تھے اور غیبت کبریٰ کے شروع ہونے کے بعد ان کی نیابت اختتام پذیر ہوگئی۔

۱۔ مرحوم آیت اللہ مستنبط فرماتے ہیں: ممکن ہے نواب اربعہ دوسرے ائمہ علیہم السلام کے اصحاب سے افضل ہوں بلکہ ان کی عصمت کا قول بھی بعید نہیں ہے وہ اس زمانہ میں بھی شیعوں اور امام عصر (عج) کے درمیان واسطہ ہیں بالکل اسی طرح جیسا اپنی زندگی میں تقریباً ۷۰ سال غیبت صغریٰ کے دوران اس منصب کے مالک تھے۔ (الزیارۃ والبحار: ۱۳۲/۱)

Presented by Ziaraat.Com

﴿۱﴾

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نواب کی زیارت

شیخ طوسیؒ نے کتاب ''تہذیب الاحکام'' اور سید بزرگ علی بن طاؤوسؒ نے ''مصباح الزائر'' میں فرمایا ہے: جناب شیخ ابوالقاسم حسین بن روحؒ سے منسوب زیارت کے ذریعہ آنحضرتؑ کے نائبین کی زیارت پڑھنا مستحب ہے۔ لہٰذا جناب عثمان بن سعیدؒ کے مرقد کے کنارہ کھڑے ہوں اور کہیں:

أَلسَّلامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، أَلسَّلامُ عَلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَلسَّلامُ عَلٰى خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى، أَلسَّلامُ عَلٰى فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، أَلسَّلامُ عَلَى الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ، أَلسَّلامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، أَلسَّلامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَلسَّلامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَلسَّلامُ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ. أَلسَّلامُ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، أَلسَّلامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى، أَلسَّلامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَلسَّلامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَلسَّلامُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، أَلسَّلامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَهْدِيِّ صَاحِبِ الزَّمَانِ. أَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا عُثْمَانَ بْنَ سَعِيْدٍ، أَشْهَدُ أَنَّكَ بَابُ الْمَوْلٰى، أَدَّيْتَ عَنْهُ وَأَدَّيْتَ إِلَيْهِ، مَا خَالَفْتَهُ وَلَا خَالَفْتَ عَلَيْهِ، قُمْتَ خَاصّاً، وَانْصَرَفْتَ سَابِقاً، جِئْتُكَ عَارِفاً بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، وَأَنَّكَ مَا خُنْتَ فِي التَّأْدِيَةِ وَالسِّفَارَةِ. أَلسَّلامُ عَلَيْكَ مِنْ بَابٍ مَا أَوْسَعَكَ، وَمِنْ سَفِيْرٍ مَا آمَنَكَ، وَمِنْ ثِقَةٍ مَا أَمْكَنَكَ، أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ اخْتَصَّكَ بِنُوْرِهِ حَتّٰى عَايَنْتَ الشَّخْصَ، فَأَدَّيْتَ عَنْهُ وَأَدَّيْتَ إِلَيْهِ.

پھر دوبارہ پیغمبر اکرمؐ، ائمہ معصومین علیہم السلام اور حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ فرجہ الشریف پر سلام بھیجیں اور کہیں:

جِئْتُكَ مُخْلِصاً بِتَوْحِيْدِ اللّٰهِ وَمُوَالَاةِ أَوْلِيَائِهِ، وَالْبَرَائَةِ مِنْ أَعْدَائِهِمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ

Presented by Ziaraat.Com

خالَفُوکَ، یا حُجَّةَ الْمَوْلٰی، وَبِکَ اللّٰهُمَّ تَوَجُّهِي، وَبِهِمْ اِلَیْکَ تَوَسُّلِي.

اس کے بعد پھر جو دعا چاہیں پڑھیں اور خدا سے اپنی حاجات طلب کریں۔

اس کے بعد آنحضرتؑ کے دیگر نائبین کی بھی اسی طرح زیارت کریں اور ''یا عثمان بن سعید'' کہنے کی بجائے جس نائب کی زیارت کرنا چاہتے ہوں اسی کا نام لیں [1]

﴿۲﴾

نائب اول جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہ کی زیارت

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: میں نے شیعہ علماء کی تالیفات میں سے ایک با اعتماد عالم کی تالیف کے قدیمی نسخہ میں دیکھا کہ ہمارے آقا جناب ابو محمد بن عثمان بن سعید عمری اسدی کی زیارت اس طرح نقل ہوئی ہے:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا الْعَبْدُ الصّالِحُ، اَلنّاصِحُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِأَوْلِیآئِهِ، اَلْمُجِدُّ فِي خِدْمَةِ مَوْلُوکِ الْخَلآئِقِ، اُمَنآءِ اللّٰهِ وَأَصْفِیآئِهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا الْبابُ الْأَعْظَمُ، وَالصِّراطُ الْأَقْوَمُ، وَالْوَلِيُّ الْأَکْرَمُ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا الْمُتَوَّجُ بِالْأَنْوارِ الْإِمامِیَّةِ، اَلْمُتَسَرْبَلُ بِالْجَلابِیْبِ الْمَهْدِیَّةِ، اَلْمَخْصُوْصُ بِالْأَسْرارِ الْأَحْمَدِیَّةِ، وَالشُّهُبِ الْعَلَوِیَّةِ، وَالْمَوالِیْدِ الْفاطِمِیَّةِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا قُرَّةَ الْعُیُوْنِ، وَالسِّرَّ الْمَکْنُوْنِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا فَرَجَ الْقُلُوْبِ، وَنِهایَةَ الْمَطْلُوْبِ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا شَمْسَ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَرُکْنَ الْأَشْیاعِ الْمُنْقَطِعِیْنَ، اَلسَّلامُ عَلٰی وَلِيِّ الْأَیْتامِ، وَعَمِیْدِ الْجَحاجِحَةِ الْکِرامِ، اَلسَّلامُ عَلَی الْوَسِیْلَةِ اِلٰی سِرِّ اللّٰهِ فِي الْخَلآئِقِ، وَخَلِیْفَةِ وَلِيِّ اللّٰهِ الْفائِقِ الرّائِقِ.

۱۔ مفتاح الجنات: ۱/۴۶۲، نقل از مصباح الزائر: ۵۱۴

Presented by Ziaraat.Com

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا نائِبَ قِوامِ الْإِسْلامِ، وَبَهاءِ الْأَيّامِ، وَحُجَّةِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَلّامِ عَلَى الْخاصِّ وَالْعامِّ، اَلْفارُوقِ بَيْنَ الْحَلالِ وَالْحَرامِ، وَالنُّورِ الزّاهِرِ، وَالْمَجْدِ الْباهِرِ فِي كُلِّ مَوْقِفٍ وَمَقامٍ. اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ بَقِيَّةِ الْأَنْبِيآءِ وَخِيَرَةِ اللهِ السَّمآءِ، اَلْمُخْتَصِّ بِأَعْلى مَراتِبِ الْمُلْكِ الْعَظِيْمِ، اَلْمُنْجِي مِنْ مَتالِفِ الْعَطَبِ الْعَمِيْمِ، ذِي اللِّوآءِ الْمَنْصُوْرِ، وَالْعَلَمِ الْمَنْشُوْرِ، وَالْعِلْمِ الْمَسْتُوْرِ، وَالْمَحَجَّةِ الْعُظْمى، وَالْحُجَّةِ الْكُبْرىٰ، سَلالَةِ الْمُقَدَّسِيْنَ، وَذُرِّيَّةِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَابْنِ خاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَبَهْجَةِ الْعابِدِيْنَ، وَرُكْنِ الْمُوَحِّدِيْنَ، وَوارِثِ الْخِيَرَةِ الطّاهِرِيْنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ صَلاةً لاتَنْفَدُ وَانْ نَفِدَ الدَّهْرُ، وَلاتَحُوْلُ وَانْ حالَ الزَّمَنُ وَالْعَصْرُ. اَللّٰهُمَّ انِّي اُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْ سُوالِي، اَلْاِعْتِرافَ لَكَ بِالْوَحْدانِيَّةِ، وَلِمُحَمَّدٍ بِالنُّبُوَّةِ، وَلِعَلِيٍّ بِالْإِمامَةِ، وَلِذُرِّيَّتِهِما بِالْعِصْمَةِ وَفَرْضِ الطّاعَةِ، وَبِهٰذا الْوَلِيِّ الرَّشِيْدِ، وَالْمَوْلَى السَّدِيْدِ، أَبِي مُحَمَّدٍ عُثْمانَ بْنِ سَعِيْدٍ، أَتَوَسَّلُ اِلَى اللّٰهِ بِالشَّفاعَةِ اِلَيْهِ، لِيَشْفَعَ اِلى شُفَعآئِهِ، وَأَهْلِ مَوَدَّتِهِ وَخُلَصآئِهِ، أَنْ يَسْتَنْقِذُوْنِي مِنْ مَكارِهِ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ انِّي أَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَبْدِكَ عُثْمانَ بْنِ سَعِيْدٍ، وَاُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْ حَوآئِجِي أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَالِ مُحَمَّدٍ وَشِيْعَتِهِ وَأَوْلِيآئِهِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِيَ الْحَوْبَ وَالْخَطايا، وَتَسْتُرَ عَلَيَّ الزَّلَلَ وَالسَّيِّئاتِ، وَتَرْزُقَنِي السَّلامَةَ مِنَ الرَّزايا. فَكُنْ لِي يا وَلِيَّ اللّٰهِ شافِعاً نافِعاً، وَرُكْناً مَنِيْعاً دافِعاً، فَقَدْ أَلْقَيْتُ اِلَيْكَ بِالْآمالِ، وَوَثِقْتُ مِنْكَ بِتَخْفِيْفِ الْأَثْقالِ، وَفَرَغْتُ بِكَ يا سَيِّدِي بابَ الْحاجَةِ، وَرَجَوْتُ مِنْكَ جَمِيْلَ سِفارَتِكَ، وَحُصُوْلَ الْفَلاحِ بِمَقامِ غِياثٍ أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ وَأَقْصُدُ اِلَيْهِ، وَأَطْرَحُ نَفْسِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالسَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.

اس کے بعد نماز زیارت پڑھیں اور اسے آنحضرتؑ کے پہلے نائب اور نیابت میں شریک دوسرے افراد کو ہدیہ کریں ان سب پر خدا کا درود وسلام ہو۔ پھر ان کی طرف رخ کر کے ان سے سے

Presented by Ziaraat.Com

وداع کہیں۔[1]

﴿۳﴾

وسعت رزق کی نماز

﴿جو جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہ سے منقول ہے﴾

مبشر بن عبدالعزیز روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ شیعوں میں سے ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: میں آپ پر قربان جاؤں! میں فقیر اور ضرورت مند ہوں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

بدھ کے دن کا انتظار کرو اور اس دن روزہ رکھو اور روز پنجشنبہ و جمعہ کو بھی روزہ رکھو اور جمعہ کے دن ظہر کے وقت اپنے گھر کی چھت پر یا صحرا و بیابان میں جاؤ کہ جہاں تمہیں کوئی دیکھ نہ سکے، رسول خداؐ کی زیارت پڑھو اور پھر وہیں دو رکعت نماز بجالاؤ پھر دو زانو ہو کر اس طرح سے بیٹھ جاؤ کہ زانو زمین سے لگے ہوئے ہوں اور قبلہ رخ ہو کر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھو اور آسمان کی طرف اوپر اٹھاؤ اور کہو:

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَنْتَ، اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلّٰا مِنْکَ، وَخٰابَتِ الْاٰمالُ اِلّٰا فِیْکَ، یا ثِقَةَ مَنْ لاٰ ثِقَةَ لَهُ، لاٰ ثِقَةَ لِي غَیْرُکَ، اِجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِيْ فَرَجاً وَمَخْرَجاً، وَارْزُقْنِي مِنْ حَیْثُ أَحْتَسِبُ، وَمِنْ حَیْثُ لاٰ أَحْتَسِبُ.

---

[1] بحار الانوار: ۱۰۲/۲۹۲

پھر زمین پر سجدہ کرو اور کہو:

یا مُغِیثُ، اِجْعَلْ لِي رِزْقاً مِنْ فَضْلِکَ.

پس ابھی شنبہ کے دن کا سورج طلوع نہیں ہوگا کہ تمہارے لئے نئی روزی آجائے گی۔

احمد بن مابنداذ (اس حدیث کے راوی) کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید عمریؒ سے عرض کیا: اگر کوئی یہ نماز، دعا اور رزق کی درخواست کرنا چاہتا ہو لیکن وہ شہر مدینہ میں نہ ہو تو کیا کرے؟

فرمایا: اس کے شہر میں جس امامؑ کا حرم ہو اس میں جائے اور حضرتؑ کے سرہانے ہمارے سید وسردار رسول خداؐ کی زیارت کرے۔

میں نے عرض کیا: اگر خود اس کے شہر میں کسی امام کا مرقد نہ ہو تو کیا کرے؟

فرمایا: صلحاء اور برگزیدہ افراد میں سے کسی ایک کی زیارت کرے اور پھر صحرا میں جائے اور صحرا کے داہنی طرف ہم نے جو کہا انجام دے انشاءاللہ یہ عمل کامیابی کا باعث بنے گا۔[1]

﴿۳﴾

اہم دعا

﴿جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہ اس دعا کو بہت عظیم اور اہمیت کی حامل سمجھتے ہیں﴾

یہ دعا حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام حضرت امام باقر علیہ السلام اور حضرت امام صادق علیہ السلام پڑھتے تھے، اس دعا کو جناب ابوجعفر محمد بن عثمانؒ کو دکھایا تو آپ نے فرمایا: اس دعا کی مانند کوئی دعا نہیں ہے اور اس دعا کا پڑھنا اہم ترین عبادت ہے اور وہ دعا یہ ہے:

۱۔ بحار الانوار: ۲۹۲/۱۰۲

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبّي وَأَنا عَبْدُكَ، اٰمَنْتُ بِكَ مُخْلِصاً لَكَ عَلى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَتُوبُ اِلَيْكَ مِنْ سُوْءِ عَمَلِي، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِيَ الَّتِي لايَغْفِرُها غَيْرُكَ، أَصْبَحَ ذُلّي مُسْتَجيراً بِعِزَّتِكَ، وَأَصْبَحَ فَقْرِي مُسْتَجيراً بِغِناكَ، وَأَصْبَحَ جَهْلِي مُسْتَجيراً بِحِلْمِكَ، وَأَصْبَحَتْ قِلَّةُ حَيْلَتِي مُسْتَجيرَةً بِقُدْرَتِكَ. وَأَصْبَحَ خَوْفِي مُسْتَجيراً بِأَمانِكَ، وَأَصْبَحَ داٰئِي مُسْتَجيراً بِدَواٰئِكَ، وَأَصْبَحَ سُقْمِي مُسْتَجيراً بِشِفاٰئِكَ، وَأَصْبَحَ حَيْنِي مُسْتَجيراً بِقَضاٰئِكَ، وَأَصْبَحَ ضُعْفِي مُسْتَجيراً بِقُوَّتِكَ، وَأَصْبَحَ ذَنْبِي مُسْتَجيراً بِمَغْفِرَتِكَ، وَأَصْبَحَ وَجْهِيَ الْفانِيَ الْبالِيَ مُسْتَجيراً بِوَجْهِكَ الْباقِي الدّاٰئِمِ الَّذِي لايَبْلى وَلايَفْنى. يا مَنْ لايُوارِيْهِ لَيْلٌ داجٍ، وَلاسَمآءٌ ذاتُ أَبْراجٍ، وَلاحُجُبٌ ذاتُ ارْتِجاجٍ (أَثْراجٍ)، وَلامآءٌ ثَجّاجٌ فِي قَعْرِ بَحْرٍ عَجّاجٍ، يا دافِعَ السَّطَواتِ، يا كاشِفَ الْكُرُباتِ، يا مُنْزِلَ الْبَرَكاتِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَماواتٍ. أَسْأَلُكَ يا فَتّاحُ يا نَفّاحُ يا مُرْتاحُ، يا مَنْ بِيَدِهِ خَزآئِنُ كُلِّ مِفْتاحٍ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ الطّاهِرِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ، وَأَنْ تَفْتَحَ لِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، وَأَنْ تَحْجُبَ عَنّي فِتْنَةَ الْمُوَكِّلِ بِي، وَلاتُسَلِّطْهُ عَلَيَّ فَيُهْلِكَنِي، وَلاتَكِلْنِي اِلى أَحَدٍ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَيَعْجِزَ عَنّي، وَلاتَحْرِمْنِي الْجَنَّةَ، وَارْحَمْنِي وَتَوَفَّنِي مُسْلِماً، وَأَلْحِقْنِي بِالصّالِحِيْنَ، وَاكْفِنِي بِالْحَلالِ عَنِ الْحَرامِ، وَبِالطَّيِّبِ عَنِ الْخَبِيْثِ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ. أَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ الْقُلُوْبَ عَلى اِرادَتِكَ، وَفَطَرْتَ الْعُقُوْلَ عَلى مَعْرِفَتِكَ، فَتَمَلْمَلَتِ الْأَفْئِدَةُ مِنْ مَخافَتِكَ، وَصَرَخَتِ الْقُلُوبُ بِالْوَلَهِ، وَتَقاصَرَ وُسْعُ قَدْرِ الْعُقُوْلِ عَنِ الثَّنآءِ عَلَيْكَ، وَانْقَطَعَتِ الْأَلْفاظُ عَنْ مِقْدارِ مَحاسِنِكَ، وَكَلَّتِ الْأَلْسُنُ عَنْ اِحْصآءِ نِعَمِكَ، فَاِذا وَلَجَتْ بِطُرُقِ الْبَحْثِ عَنْ نَعْتِكَ بَهَرَتْها حَيْرَةُ الْعَجْزِ عَنْ اِدْراكِ وَصْفِكَ. فَهِيَ تَتَرَدَّدُ فِي التَّقْصِيْرِ عَنْ مُجاوَزَةِ ما حَدَّدْتَ لَها، اِذْ لَيْسَ لَها

Presented by Ziaraat.Com

أَنْ تَتَجاوَزَ ما أَمَرْتَها،فَهِيَ بِالْإِقْتِدارِ عَلى ما مَكَّنْتَها تَحْمَدُکَ بِما أَنْهَيْتَ اِلَيْها، وَالْأَلْسُنُ مُنْبَسِطَةٌ بِما تُمْلِي عَلَيْها،وَلَکَ عَلى کُلِّ مَنِ اسْتَعْبَدْتَ مِنْ خَلْقِکَ أَلّا يَمُلُّوا مِنْ حَمْدِکَ، وَاِنْ قَصُرَتِ الْمَحامِدُعَنْ شُکْرِکَ عَلى ما أَسْدَيْتَ اِلَيْها مِنْ نِعَمِکَ. فَحَمِدَکَ بِمَبْلَغِ طاقَةِ جُهْدِهِمُ (حَمْدِهِمُ)الْحامِدُوْنَ، وَاعْتَصَمَ بِرَجائِ عَفْوِکَ الْمُقَصِّرُوْنَ،وَأَوْجَسَ بِالرُّبُوْبِيَّةِ لَکَ الْخائِفُوْنَ، وَقَصَدَ بِالرَّغْبَةِ اِلَيْکَ الطّالِبُوْنَ، وَانْتَسَبَ اِلى فَضْلِکَ الْمُحْسِنُوْنَ، وَکُلٌّ يَنْفَيُّأُ فِي ظِلالِ تَأْمِيْلِ عَفْوِکَ، وَيَتَضائَلُ بِالذُّلِّ لِخَوْفِکَ، وَيَعْتَرِفُ بِالتَّقْصِيْرِ فِي شُکْرِکَ. فَلَمْ يَمْنَعْکَ صُدُوْفُ مَنْ صَدَفَ عَنْ طاعَتِکَ، وَلا عُکُوْفُ مَنْ عَکَفَ عَلى مَعْصِيَتِکَ أَنْ أَسْبَغْتَ عَلَيْهِمُ النِّعَمَ، وَأَجْزَلْتَ لَهُمُ الْقِسَمَ، وَصَرَفْتَ عَنْهُمُ النِّقَمَ، وَخَوَّفْتَهُمْ عَواقِبَ النَّدَمِ،وَضاعَفْتَ لِمَنْ أَحْسَنَ، وَأَوْجَبْتَ عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ شُکْرَ تَوْفِيْقِکَ لِلْإِحْسانِ، وَعَلَى الْمُسِيْءِ شُکْرَ تَعَطُّفِکَ بِالْإِمْتِنانِ، وَوَعَدْتَ مُحْسِنَهُمْ بِالزِّيادَةِ فِي الْإِحْسانِ مِنْکَ. فَسُبْحانَکَ تُثِيْبُ عَلى ما بَدْؤُهُ مِنْکَ، وَانْتِسابُهُ اِلَيْکَ، وَالْقُوَّةُ عَلَيْهِ بِکَ، وَالْإِحْسانُ فِيْهِ مِنْکَ، وَالتَّوَکُّلُ فِي التَّوفِيْقِ لَهُ عَلَيْکَ، فَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدَ مَنْ عَلِمَ أَنَّ الْحَمْدَ لَکَ، وَأَنْ بَدْأَهُ مِنْکَ، وَمَعادَهُ اِلَيْکَ حَمْداً لايَقْصُرُ عَنْ بُلُوْغِ الرِّضا مِنْکَ، حَمْدَ مَنْ قَصَدَکَ بِحَمْدِهِ،وَاسْتَحَقَّ الْمَزِيْدَ لَهُ مِنْکَ فِي نِعَمِهِ، وَلَکَ مُؤَيِّداتٍ مِنْ عَوْنِکَ، وَرَحْمَةٌ تَخُصُّ بِها مَنْ أَحْبَبْتَ مِنْ خَلْقِکَ. فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ، وَاخْصُصْنا مِنْ رَحْمَتِکَ وَمُؤَيِّداتِ لُطْفِکَ، بِأَوْجَبِها لِلْإِقالاتِ،وَأَعْصَمِها مِنَ الْإِضاعاتِ، وَأَنْجاها مِنَ الْهَلَکاتِ، وَأَرْشَدِها اِلَى الْهِدايَاتِ، وَأَوْقاها مِنَ الْآفاتِ، وَأَوْفَرِها مِنَ الْحَسَناتِ، وَأَنْزَلِها بِالْبَرَکاتِ، وَأَزْيَدِها فِي الْقِسَمِ، وَأَسْبَغِها لِلنِّعَمِ،وَأَسْتَرِها لِلْعُيُوْبِ، وَأَغْفَرِها لِلذُّنُوْبِ، اِنَّکَ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ. فَصَلِّ عَلى

Presented by Ziaraat.Com

خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَصَفْوَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ، وَأَمِينِكَ عَلَى وَحْيِكَ بِأَفْضَلِ الصَّلَوَاتِ، وَبَارِكْ عَلَيْهِ بِأَفْضَلِ الْبَرَكَاتِ، بِمَا بَلَّغَ عَنْكَ مِنَ الرِّسَالَاتِ، وَصَدَعَ بِأَمْرِكَ،وَدَعَا إِلَيْكَ، وَأَفْصَحَ بِالدَّلَائِلِ عَلَيْكَ بِالْحَقِّ الْمُبِينِ، حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِينَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ، وَعَلَى اٰلِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ، وَاخْلُفْهُ فِيهِمْ بِأَحْسَنِ مَا خَلَّفْتَ بِهِ أَحَداً مِنَ الْمُرْسَلِينَ بِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اَللّٰهُمَّ لَكَ إِرَادَاتٌ لَا تُعَارِضُ دُونَ بُلُوغِهَا الْغَايَاتُ، قَدِ انْقَطَعَ مُعَارَضَتُهَا بِعَجْزِ الْإِسْتِطَاعَاتِ عَنِ الرَّدِّ لَهَا دُونَ النِّهَايَاتِ، فَأَيَّةُ إِرَادَةٍ جَعَلْتَهَا إِرَادَةً لِعَفْوِكَ، وَسَبَباً لِنَيْلِ فَضْلِكَ، وَاسْتِنْزَالاً لِخَيْرِكَ. فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ، وَصِلْهَا اللّٰهُمَّ بِدَوَامٍ، وَابْدَأْهَا بِتَمَامٍ، إِنَّكَ وَاسِعُ الْعَطَاءِ، كَرِيمُ الْعَطَاءِ، مُجِيبُ النِّدَاءِ سَمِيعُ الدُّعَاءِ. [1]

﴿۵﴾

دعائے سمات

''جو دوسرے نائب جناب محمد بن عثمانؒ سے منقول ہے''

محمد بن علی کہتے ہیں: میں جناب محمد بن عثمان بن سعید عمریؒ کے حضور میں تھا انہوں نے فرمایا:

ابوعمرو محمد بن سعید نے مجھے خبر دی ہے اور انہوں نے محمد بن اسلم سے، انہوں نے محمد بن سنان اور انہوں نے مفضل بن عمر جعفی سے اور انہوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

---

[1] بحار الانوار: ۹۵/۴۰۲، مفاتیح الجنان: ۱۵۳

Presented by Ziaraat.Com

البتہ اس روایت میں یوں ذکر ہوا ہے: مستحب ہے کہ یہ دعا جمعہ کے دن آخری اوقات میں پڑھی جائے۔

مرحوم شیخ طوسیؒ بھی اس دعا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دعائے سمات جناب عمریؒ سے نقل ہوئی ہے اور اسے جمعہ کے دن آخری اوقات میں پڑھنا مستحب ہے۔

اب ہم مرحوم کفعمی کی روایت کے مطابق دعا کا متن ذکر کرتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِيْمِ الْأَعْظَمِ، اَلْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ ، اَلَّذِي اِذَا دُعِيْتَ بِهِ عَلٰى مَغَالِقِ أَبْوَابِ السَّمَاءِ لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ، وَ اِذَا دُعِيْتَ بِهِ عَلٰى مَضَائِقِ أَبْوَابِ الْأَرْضِ لِلْفَرَجِ بِالرَّحْمَةِ انْفَرَجَتْ، وَاِذَا دُعِيْتَ بِهِ عَلَى الْعُسْرِ لِلْيُسْرِ تَيَسَّرَ ا،وَاِذَا دُعِيْتَ بِهِ عَلَى الْأَمْوَاتِ لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ، وَاِذَا دُعِيْتَ بِهِ عَلٰى كَشْفِ الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ انْكَشَفَتْ.

ا۔دعا کا یہ فقرہ دعاؤں کی دیگر کتب میں اس طرح بیان ہوا ہے ''واذا دعیت بہ علی العسر للیسر تیسرت''یعنی تا نیث کی صورت میں لیکن ''فیسر'' صحیح ہے۔

علامہ شیخ علی اکبر نہاوندیؒ کتاب ''العبقری الحسان'' میں کہتے ہیں: خطیب زاہد حاجی مرزا حسن مجلل امین الواعظین اردبیلی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ۱۳۴۳ھ شمسی میں عراق کی زیارت سے مشرف ہوا اور عتبات عالیات کی زیارت میں میری سب سے اہم آرزو حضرت ولی العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں شرفیاب ہونا تھا۔

کاظمین میں مشرف ہوتا تھا ہمارا جو پروگرام تھا اس کے تحت جمعہ کے دن غسل کرتا تھا حرم میں وارد ہوتا تھا، نماز ظہر وعصر ادا کرنے کے بعد اعمال اور روز جمعہ کے مستحبات جو کہ وارد ہوئے ہیں بجالاتا تھا اور نماز مغرب وعشاء کے وقت تک حرم میں ہی رہتا تھا پھر حرم سے باہر آتا تھا۔

میں جمعہ کے دن حرم میں مشرف ہوا اور حضرت امام جواد علیہ السلام کے سرہانے بیٹھ کر قرآن پڑھنے میں مشغول ہوا یہاں تک دعائے سمات کا وقت ''دن کا آخری حصہ'' آ گیا اور اس وقت کے ثواب کو حاصل کرنے کے لئے لوگوں کا مجمع زیادہ ہوگیا اور بھیڑ کی وجہ سے جگہ بھی تنگ ہوگئی، دوسری طرف غروب میں تھوڑا ہی وقت بچا تھا میں جلدی سے دعائے سمات پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔

اتنے میں متوجہ ہوا کہ ایک خوبصورت اور جمیل شخص میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے ان کا عمامہ سفید اور ڈاڑھی سیاہ قد معتدل اور تن پر معمولی لباس تھا ڈاڑھی خوبصورت اور معمولی تھی داہنے رخسار پر ایک تل تھا، میں دعا پڑھ رہا تھا اور وہ دعا کو سن رہے تھے جہاں غلط پڑھتا تھا.....

Presented by Ziaraat.Com

وَبِجَلَالِ نُوْرِ وَجْهِکَ الْکَرِیْمِ أَکْرَمِ الْوُجُوْهِ، وَأَعَزِّ الْوُجُوْهِ، اَلَّذِي عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ،وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ، وَخَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ، وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ مَخَافَتِکَ،وَبِقُوَّتِکَ الَّتِي بِهَا تُمْسِکُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَی الْأَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِکَ وَتُمْسِکَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا.

.....

.....ہاں تصحیح کرتے تھا جب میں اس عبارت پر پہنچا تو اس طرح پڑھا:

"واذا دعیت علی العسر للیسر تیسّرت"

فرمایا: کیوں فعل کو مؤنث پڑھ رہے ہو جب کہ فاعل مؤنث نہیں ہے؟

میں نے کہا: افعال ماقبل و مابعد کے ہم جنس ہونے کی رعایت کی بناء پر چونکہ اس میں استعمال ہونے والے افعال مؤنث ہیں۔

فرمایا: یہ غلط ہے البتہ اس جملہ سے میرا مقصود تم پر تنقید نہ تھی فقط چاہتا تھا تمہیں معلوم ہو جائے چونکہ تم اہل علم ہو۔ میں نے ان کا اس بابت شکریہ ادا کیا، جب وہ اٹھے تو میرے دل میں آیا کہ دیکھیں یہ محترم ایسی صفات کے ساتھ ہیں کون؟ یہ اتنی بھیڑ کے باوجود وہ میرے ساتھ کیسے آ کے بیٹھے جب کہ یہاں جگہ بھی نہ تھی؟ میں نے دعا ترک کی اور ان کے پیچھے گیا تا کہ انہیں پہچانوں۔ میں نے انہیں نہایت دقت کے ساتھ ہر جگہ تلاش کیا لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئے۔ غمگین ہو کر بیٹھ گیا، دعا گریہ وزاری کے ساتھ تمام کی اس کے بعد جب بھی یہ واقعہ یاد آتا آہ بھرتا ہوں۔

اپنے وطن واپس آ گیا اور اس واقعہ کو بھی بھول گیا، تین سال گذرنے کے بعد ایک شب عالم خواب میں دیکھا حرم مطہر کاظمین میں مشرف ہوا ہوں حضرت امام جواد علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کا رنگ گندم گوں ہے۔ میں نے آنحضرتؑ سے بعض مشکل سوال پوچھے جن میں سے بعض کو بھول گیا۔

جو مسائل مجھے یاد رہے کہ جن کے متعلق میں نے آنحضرتؑ سے سوال کیا:

میں نے تمام مشاہد مشرفہ میں پروردگار عالم سے دعا کی اور ائمہ اطہار علیہم السلام سے بھی متوسل ہوا کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار سے مشرف ہو جاؤں لیکن میری دعا مستجاب نہیں ہوئی؟

آنحضرتؑ نے فرمایا:

نہیں ایسا نہیں ہے تم نے دو مرتبہ امام کو دیکھا، ایک مرتبہ سامرا کے راستہ میں اور دوسری مرتبہ جب کاظمین میں بالاسر کے مقام پر بیٹھے ہوئے دعائے سمات پڑھ رہے تھے ان اوصاف کے ساتھ تمہیں یاد ہے تمہارے ساتھ ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور تم دعا کا ایک فقرہ اس طرح پڑھ رہے تھے۔ "واذا دعیت به للیسر تیسّرت" اس نے تمہیں غلط پڑھنے سے روکا اور فرمایا کیوں فعل کو مؤنث پڑھ رہے ہو جب کہ فاعل مؤنث نہیں ہے وہ تمہارے امام زمانہ علیہ السلام تھے، یہ فرمایا اور میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ (العبقري الحسان، المسلک الأزھر: ۱/۱۲۰)

Presented by Ziaraat.Com

وَبِمَشِيَّتِكَ الَّتِي دانَ لَها الْعالَمُوْنَ، وَبِكَلِمَتِكَ الَّتِي خَلَقْتَ بِهَا السَّماواتِ وَالْأَرْضَ، وَبِحِكْمَتِكَ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا الْعَجائِبَ، وَخَلَقْتَ بِهَا الظُّلْمَةَ وَجَعَلْتَها لَيْلاً،وَجَعَلْتَ اللَّيْلَ سَكَناً، وَخَلَقْتَ بِهَا النُّوْرَ وَجَعَلْتَهُ نَهاراً، وَجَعَلْتَ النَّهارَ نُشُوْراًمُبْصِراً، وَخَلَقْتَ بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِياءً، وَخَلَقْتَ بِهَا الْقَمَرَ وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُوْراً، وَخَلَقْتَ بِهَا الْكَواكِبَ وَجَعَلْتَها نُجُوْماً وَبُرُوْجاً، وَمَصابِيْحَ وَزِيْنَةًوَرُجُوْماً لِلشَّياطِيْنِ.وَجَعَلْتَ لَها مَشارِقَ وَمَغارِبَ، وَجَعَلْتَ لَها مَطالِعَ وَمَجارِيَ، وَجَعَلْتَ لَها فَلَكاًوَمَسابِحَ، وَقَدَّرْتَها فِي السَّماءِ مَنازِلَ فَأَحْسَنْتَ تَقْدِيْرَها، وَصَوَّرْتَها فَأَحْسَنْتَ تَصْوِيْرَها، وَأَحْصَيْتَها بِأَسْمائِكَ اِحْصاءً، وَدَبَّرْتَها بِحِكْمَتِكَ تَدْبِيْراً فَأَحْسَنْتَ تَدْبِيْرَها، وَسَخَّرْتَها بِسُلْطانِ اللَّيْلِ وَسُلْطانِ النَّهارِ وَالسّاعاتِ، وَعَدَدِ السِّنِيْنَ وَالْحِسابِ، وَجَعَلْتَ رُؤْيَتَها لِجَمِيْعِ النّاسِ مَرْأًى واحِداً.وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِي كَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُوْسَى بْنَ عِمْرانَ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي الْمُقَدَّسِيْنَ، فَوْقَ اِحْساسِ الْكَرُّوْبِيِّيْنَ، فَوْقَ غَمائِمِ النُّوْرِ، فَوْقَ تابُوْتِ الشَّهادَةِ فِي عَمُوْدِ النّارِ، وَفِي طُوْرِ سِيْناءَ، وَفِي جَبَلِ حُوْرِيْثَ فِي الْوادِ الْمُقَدَّسِ،فِي الْبُقْعَةِ الْمُبارَكَةِ مِنْ جانِبِ الطُّوْرِ الْأَيْمَنِ مِنَ الشَّجَرَةِ، وَفِي أَرْضِ مِصْرَ بِتِسْعِ آياتٍ بَيِّناتٍ.وَيَوْمَ فَرَقْتَ لِبَنِي اِسْرائِيْلَ الْبَحْرَ، وَفِي الْمُنْبَجِساتِ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا الْعَجائِبَ فِي بَحْرِ سُوْفٍ، وَعَقَدْتَ ماءَ الْبَحْرِ فِي قَلْبِ الْغَمْرِ كَالْحِجارَةِ، وَجاوَزْتَ بِبَنِي اِسْرائِيْلَ الْبَحْرَ، وَتَمَّتْ كَلِمَتُكَ الْحُسْنٰى عَلَيْهِمْ بِما صَبَرُوا، وَأَوْرَثْتَهُمْ مَشارِقَ الْأَرْضِ وَمَغارِبَهَا الَّتِي بارَكْتَ فِيْها لِلْعالَمِيْنَ، وَأَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ وَجُنُوْدَهُ وَمَراكِبَهُ فِي الْيَمِّ.وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ، الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ، وَبِمَجْدِكَ الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِمُوْسٰى كَلِيْمِكَ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي طُوْرِ سَيْناءَ،

Presented by Ziaraat.Com

وَلِإِبْراهِيمَ خَلِيلِكَ عَلَيْهِ السَّلامُ مِنْ قَبْلُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، وَلِإِسْحاق صَفِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي بِئْرِ شِيبَ،وَلِيَعْقُوبَ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي بَيْتِ إِيلٍ، وَأَوْفَيْتَ لِإِبْراهِيمَ عَلَيْهِ السَّلامُ بِمِيثاقِكَ،وَلِإِسْحاق عَلَيْهِ السَّلامُ بِحَلْفِكَ، وَلِيَعْقُوبَ بِشَهادَتِكَ، وَلِلْمُؤْمِنِينَ بِوَعْدِكَ،وَلِلدّاعِينَ بِأَسْمائِكَ فَأَجَبْتَ. وَبِمَسْجِدِكَ الَّذِي ظَهَرَ لِمُوسَى بْنِ عِمْرانَ عَلَيْهِ السَّلامُ عَلى قُبَّةِ الرُّمّانِ وَبِآياتِكَ الَّتِي وَقَعَتْ عَلى أَرْضِ مِصْرَ بِمَسْجِدِ الْعِزَّةِ وَالْغَلَبَةِ، بِآياتٍ عَزِيزَةٍ، وَبِسُلْطانِ الْقُوَّةِ،وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ، وَبِشَأْنِ الْكَلِمَةِ التّامَّةِ، وَبِكَلِماتِ الَّتِي تَفَضَّلْتَ بِها عَلى أَهْلِ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ، وَأَهْلِ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِي مَنَنْتَ بِها عَلى جَمِيعِ خَلْقِكَ، و بِاسْتِطاعَتِكَ الَّتِي أَقَمْتَ بِها عَلَى الْعالَمِينَ. وَبِنُورِ الَّذِي قَدْ خَرَّ مِنْ فَزَعِهِ طُورُ سَيْناءَ، وَبِعِلْمِكَ وَجَلالِكَ وَكِبْرِيائِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَبَرُوتِكَ الَّتِي لَمْ تَسْتَقِلَّها الْأَرْضُ، وَانْخَفَضَتْ لَهَا السَّماواتُ، وَانْزَجَرَلَهَا الْعُمْقُ الْأَكْبَرُ، وَرَكَدَتْ لَهَا الْبِحارُ وَالْأَنْهارُ، وَخَضَعَتْ لَهَا الْجِبالُ، وَسَكَنَتْ لَهَاالْأَرْضُ بِمَناكِبِها، وَاسْتَسْلَمَتْ لَهَا الْخَلائِقُ كُلُّها، وَخَفَقَتْ لَهَا الرِّياحُ فِي جَرَيانِها،وَخَمَدَتْ لَهَا النِّيرانُ فِي أَوْطانِها .وَبِسُلْطانِكَ الَّذِي عُرِفَتْ لَكَ بِهِ الْغَلَبَةُ دَهْرَ الدُّهُورِ، وَحُمِدْتَ بِهِ فِي السَّماواتِ وَالْأَرْضِينَ، وَبِكَلِمَتِكَ كَلِمَةِ الصِّدْقِ الَّتِي سَبَقَتْ لِأَبِينا آدَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ وَذُرِّيَّتِهِ بِالرَّحْمَةِ .وَأَسْأَلُكَ بِكَلِمَتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي تَجَلَّيْتَ بِهِ لِلْجَبَلِ فَجَعَلْتَهُ دَكّاً وَخَرَّ مُوسى صَعِقاً، وَبِمَسْجِدِكَ الَّذِي ظَهَرَ عَلى طُورِ سَيْناءَ فَكَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُوسَى بْنَ عِمْرانَ. وَبِطَلْعَتِكَ فِي ساعِيرَ، وَظُهُورِكَ فِي جَبَلِ فارانَ بِرَبَواتِ الْمُقَدَّسِينَ، وَجُنُودِالْمَلائِكَةِ الصّافِّينَ، وَخُشُوعِ الْمَلائِكَةِ الْمُسَبِّحِينَ، وَبِبَرَكاتِكَ الَّتِي بارَكْتَ فِيها عَلى

Presented by Ziaraat.Com

اِبْراهِيْمَ خَلِيْلِكَ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَبارَكْتَ لِاِسْحاقَ صَفِيِّكَ فِي اُمَّةِ عِيْسىٰ عَلَيْهِمَا السَّلامُ، وَبارَكْتَ لِيَعْقُوْبَ اِسْرائِيْلِكَ فِي اُمَّةِ مُوْسىٰ عَلَيْهِمَا السَّلامُ، وَبارَكْتَ لِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي عِتْرَتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَاُمَّتِهِ. اَللّٰهُمَّ وَكَمّا غِبْنا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ نَشْهَدْهُ، وَآمَنّا بِهِ وَلَمْ نَرَهُ صِدْقاً وَعَدْلاً، أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُبارِكَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَرَحَّمَ عَلىٰ مُحَمَّدٍوَآلِ مُحَمَّدٍ، فَأَفْضَلَ ما صَلَّيْتَ وَبارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلىٰ اِبْراهِيْمَ وَآلِ اِبْراهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، فَعّالٌ لِمٰا تُرِيْدُ، وَأَنْتَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]

اس دعا کے بعد کہیں:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعاءِ، وَبِحَقِّ هٰذِهِ السَّماءِ الَّتِي لايَعْلَمُ تَفْسِيْرَهاوَلايَعْلَمُ بٰاطِنَهٰا غَيْرُكَ، (صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَ)افْعَلْ بِي ما أَنْتَ أَهْلُهُ،وَلاتَفْعَلْ بِي ما أَنٰا أَهْلُهُ، (وَانْتَقِمْ لِي مِنْ ظٰالِمِي، وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَهَلاٰكَ أَعْدائِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ)، وَاغْفِرْ لِي مِنْ ذُنُوْبِي ما تَقَدَّمَ مِنْها وَما تَأَخَّرَ، وَوَسِّعْ عَلَيَّ مِنْ حَلاٰلِ رِزْقِكَ، وَاكْفِنِي مَؤُوْنَةَ اِنْسٰانِ سَوْءٍ (وَجٰارِ سَوْءٍ وَقَرِيْنِ سَوْءٍ)وَشَيْطٰانِ سَوْءٍ، اِنَّكَ عَلىٰ (كُلِّ شَيْءٍ) قَدِيْرٌ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ.[2]

اور پھر کہیں:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الدُّعاءِ تَفَضَّلْ عَلىٰ فُقَراءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ بِالْغِناءِ وَالثَّرْوَةِ، وَعَلىٰ مَرْضَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ بِالشِّفاءِ وَالصِّحَّةِ، وَعَلىٰ أَحْياءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

۱۔ البلد الامین:۱۳۴، جمال الاسبوع:۳۲۱، المصباح:۵۵۹، مصباح المتہجد:۴۱۶، التحفۃ الصادقیہ:۹۳۰

۲۔ المجموع للرائق:۱/۲۵۸

Presented by Ziaraat.Com

وَالْمُؤْمِناتِ بِاللُّطْفِ وَالْكَرامَةِ، وَعَلى أَمْواتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ،وَعَلى مُسافِرِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ بِالرَّدِّ اِلى أَوْطانِهِمْ سالِمِيْنَ غانِمِيْنَ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلى سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعِتْرَتِهِ الطّاهِرِيْنَ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً.[۱]

کتاب ''جمال الصالحین'' میں اس دعا کے بعد یہ دعا ذکر کی گئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنّي أَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الدُّعاءِ، وَبِما فاتِ مِنْهُ مِنَ الْأَسْماءِ، وَبِما يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالتَّدْبِيْرِ الَّذِي لايُحِيْطُ بِهِ اِلّا أَنْتَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَهُمْ فِي عافِيَةٍ، وَتُهْلِكَ أَعْداءَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، وَأَنْ تَرْزُقَنا بِهِمْ خَيْرَ ما نَرْجُوْ، وَخَيْرَ ما لانَرْجُوْ،وَتَصْرِفَ بِهِمْ عَنّا شَرَّ ما نَحْذَرُ، وَشَرَّ ما لانَحْذَرُ، اِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَأَنْتَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِيْنَ.[۲]

سید علی بن طاؤوسؒ فرماتے ہیں: اس دعا کے کلمات کی توضیح وتفسیر میں ملتا ہے کہ ''حوریث'' یا ''حوریثا'' وہی پہاڑ ہے جس پر پروردگار عالم نے سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خطاب کیا اور اس سے گفتگو کی نیز حضرت یوسف علیہ السلام کا تابوت بھی اسی پہاڑ کے نچلے حصہ سے طور سینا سے کی طرف منتقل ہوا۔

دریائے ''سوف'' عبری زبان میں ''یوسوف'' کو کہتے ہیں جس کے معنی گہرے سمندر کے ہیں اور ''ساعیر'' ایک پہاڑ ہے جو ''کوہ سرا'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا سے مناجات کیا کرتے تھے اور ''جبل فاران'' مکہ کے نزدیک ایک پہاڑ تھا جس پر رسول اکرمؐ خدا سے مناجات کیا کرتے تھے۔[۳]

۱۔ بحار الانوار: ۹۰/۱۰۱ ۲۔ مکیال المکارم: ۲/۳۳

۳۔ جمال الاسبوع: ۳۲۵

Presented by Ziaraat.Com

محمد بن علی راشدی کہتے ہیں:

میں نے اس دعا کو جس مشکل، گرفتاری اور بلاء میں بھی پڑھا بہت جلدی ہی رفع ہوگئی جو بھی اس دعا کو جس پہلو سے اور جس حاجت وغرض کے لئے پڑھے یا کسی دشمن کے روبرو یا سلطان کے سامنے جس سے ڈرتا ہو اس دعا کو پڑھے تو کسی سے نہ ڈرے گا، اور اس کی حاجت پوری ہوگی اور اگر نہیں پڑھ سکتا تو ایک کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے رہے۔

علامہ شیخ محمد باقر بیرجندیؒ کتاب ''فاکهة الذاکرین'' میں لکھتے ہیں:

اجابت کے لحاظ سے اس دعا کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

مرحوم سید خامنہ تبریزی اپنی تالیفات میں سے ایک میں بیان کرتے ہیں:

حاجت پوری ہونے کے لئے جمعہ کے دن آخر وقت دعائے سمات پڑھنا مجرب ہے بالخصوص دشمنوں کے شر کو دفع کرنے کے لئے اس دعا کی قبولیت یقینی اور قطعی ہے بالخصوص اگر چالیس جمعہ پڑھی جائے۔[1]

---

[1] التحفۃ الرضویۃ: ۱۱۹

Presented by Ziaraat.Com

﴿۶﴾

عید الفطر کے دن کی دعا

﴿جو جناب محمد بن عثمانؓ سے روایت ہوئی ہے﴾

اس دعا کو ہمارے آقا جناب محمد بن عثمانؓ نے قرائت فرمایا اور یہ آپ کے پاس مکتوب تھی کہ جس میں آپ نے ماہ رمضان کی دعائیں بھی لکھی ہوئیں تھیں۔

یہ دعا عید فطر کے دن نماز صبح کے بعد پڑھی جاتی ہے:

أَللّٰهُمَّ اِنّي تَوَجَّهْتُ اِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ أَمامِي، وَعَلِيٍّ مِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِي وَأَئِمَّتِي عَنْ يَسارِي، أَسْتَتِرُ بِهِمْ مِنْ عَذابِکَ، وَأَتَقَرَّبُ اِلَيْکَ زُلْفٰى لا أَجِدُ أَحَداً أَقْرَبُ اِلَيْکَ مِنْهُمْ، فَهُمْ أَئِمَّتِي، فَامْنُنْ بِهِمْ خَوْفِي مِنْ عِقابِکَ وَسَخَطِکَ، وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِکَ فِي عِبادِکَ الصّالِحِيْنَ. أَصْبَحْتُ بِاللّٰهِ مُؤْمِناً مُخْلِصاً عَلٰى دِيْنِ مُحَمَّدٍ وَسُنَّتِهِ، وَعَلٰى دِيْنِ عَلِيٍّ وَسُنَّتِهِ، وَعَلٰى دِيْنِ الْأَوْصِياءِ وَسُنَّتِهِمْ، اَمَنْتُ بِسِرِّهِمْ وَعَلانِيَتِهِمْ، وَأَرْغَبُ اِلَى اللّٰهِ تَعالٰى فِيْمٰا رَغِبَ فِيْهِ اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَالْأَوْصِياءُ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعاذُوا مِنْهُ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ، وَلا عِزَّةَ وَلا مَنَعَةَ وَلا سُلْطانَ اِلّا لِلّٰهِ الْواحِدِ الْقَهّارِ الْعَزِيْزِ الْجَبّارِ الْمُتَكَبِّرِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ﴿فَهُوَ حَسْبُهُ اِنَّ اللّٰهَ بالِغُ أَمْرِهِ﴾ [1] أَللّٰهُمَّ اِنّي أُرِيْدُکَ فَأَرِدْنِي، وَأَطْلُبُ ما عِنْدَکَ فَيَسِّرْهُ لِي، وَاقْضِ لِي حَوائِجِي فَاِنَّکَ قُلْتَ فِي كِتابِکَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ﴿شَهْرُ رَمَضانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنّاسِ وَبَيِّناتٍ مِنَ الْهُدىٰ وَالْفُرْقانِ﴾ [2]

۱۔ سورۂ طلاق، آیت: ۳ ۲۔ سورۂ بقرہ، آیت: ۱۸۵

Presented by Ziaraat.Com

فَعَظَّمْتَ حُرْمَةَ شَهْرِ رَمَضانَ، بِما أَنْزَلْتَ فِيهِ مِنَ الْقُرْآنِ، وَخَصَّصْتَهُ وَعَظَّمْتَهُ بِتَصْبِيرِكَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقُلْتَ ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلآئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيها بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾[1]

أَللّٰهُمَّ وَهٰذِهِ أَيّامُ شَهْرِ رَمَضانَ قَدِ انْقَضَتْ، وَلَيالِيهِ قَدْ تَصَرَّمَتْ، وَقَدْ صِرْتُ مِنْهُ يا إِلٰهِي إِلى ما أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، وَأَحْصى لِعَدَدِهِ مِنْ عَدَدِي، فَأَسْأَلُكَ يا إِلٰهِي بِما سَأَلَكَ بِهِ عِبادُكَ الصّالِحُونَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَعَلى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلى أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ. وَأَنْ تَتَقَبَّلَ مِنِّي كُلَّما تَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ، وَتَتَفَضَّلُ عَلَيَّ بِتَضْعِيفِ عَمَلِي، وَقَبُولِ تَقَرُّبِي وَقُرْباتِي، وَاسْتِجابَةِ دُعآئِي، وَهَبْ لِي مِنْكَ عِتْقَ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ، وَمُنَّ عَلَيَّ بِالْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ وَالْأَمْنِ يَوْمَ الْخَوْفِ مِنْ كُلِّ فَزَعٍ، وَمِنْ كُلِّ هَوْلٍ أَعْدَدْتَهُ لِيَوْمِ الْقِيامَةِ. أَعُوذُ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَبِحُرْمَةِ نَبِيِّكَ وَحُرْمَةِ الصّالِحِينَ، أَنْ يَنْصَرِمَ هٰذَا الْيَوْمِ، وَلَكَ قِبَلِي تَبِعَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُؤاخِذَنِي بِها، أَوْ ذَنْبٌ تُرِيدُ أَنْ تُقايِسَنِي بِهِ، وَتُشْقِيَنِي وَتُفْضَحَنِي بِهِ، أَوْ خَطِيئَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُقايِسَنِي بِها وَتَقْتَصَّها مِنِّي لَمْ تَغْفِرْها لِي، وَأَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الْفَعّالِ لِما يُرِيدُ، الَّذِي يَقُولُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُونُ، لا إِلٰهَ إِلّا هُوَ.

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِلا إِلٰهَ إِلّا أَنْتَ، إِنْ كُنْتَ رَضِيتَ عَنِّي فِي هٰذَا الشَّهْرِ أَنْ تَزِيدَنِي فِيما بَقِيَ مِنْ عُمْرِي رِضاً، فَإِنْ كُنْتَ لَمْ تَرْضَ عَنِّي فِي هٰذَا الشَّهْرِ، فَمِنَ الْآنَ فَارْضَ عَنِّي السّاعَةَ السّاعَةَ السّاعَةَ، وَاجْعَلْنِي فِي هٰذِهِ السّاعَةِ وَفِي هٰذَا الْمَجْلِسِ مِنْ عُتَقآئِكَ مِنَ النّارِ، وَطُلَقآئِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، وَسُعَدآءِ خَلْقِكَ بِمَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

---

[1] سورۂ قدر، آیت: ۳۔۵

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ،أَنْ تَجْعَلَ شَهْرِي هٰذا خَيْرَ شَهْرِ رَمَضانَ عَبَدْتُكَ فِيهِ، وَصُمْتُهُ لَكَ، وَتَقَرَّبْتُ بِهِ إِلَيْكَ مُنْذُ أَسْكَنْتَنِي فِيهِ، أَعْظَمَهُ أَجْراً، وَأَتَمَّهُ نِعْمَةً، وَأَعَمَّهُ عافِيَةً،وَأَوْسَعَهُ رِزْقاً، وَأَفْضَلَهُ عِتْقاً مِنَ النّارِ، وَأَوْجَبَهُ رَحْمَةً، وَأَعْظَمَهُ مَغْفِرَةً، وَأَكْمَلَهُ رِضْواناً، وَأَقْرَبَهُ إِلى ما تُحِبُّ وَتَرْضى.

أَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْهُ اٰخِرَ شَهْرِ رَمَضانَ صُمْتُهُ لَكَ، وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ ثُمَّ الْعَوْدَ حَتّٰى تَرْضى وَبَعْدَ الرِّضا، وَحَتّٰى تُخْرِجَنِي مِنَ الدُّنْيا سالِماً وَأَنْتَ عَنّي راضٍ وَأَنا لَكَ مَرْضِيٌّ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيما تَقْضِي وَتُقَدِّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ الَّذِي لايُرَدُّ وَلايُبَدَّلُ أَنْ تَجْعَلَنِي مِمَّنْ تُثِيبُ وَتُسَمّي وَتَقْضِي لَهُ، وَتَزِيدُ وَتُحِبُّ لَهُ وَتَرْضى، وَأَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجّاجِ بَيْتِكَ الْحَرامِ فِي هٰذَا الْعامِ، وَفِي كُلِّ عامٍ، اَلْمَبْرُورِ حَجُّهُمْ، اَلْمَشْكُورِ سَعْيُهُمْ، اَلْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمْ،اَلْمُتَقَبَّلِ مِنْهُمْ مَناسِكُهُمْ، اَلْمُعافِيْنَ عَلى أَسْفارِهِمْ، اَلْمُقْبِلِيْنَ عَلى نُسُكِهِمْ، اَلْمَحْفُوظِيْنَ فِي أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوالِهِمْ وَذَرارِيهِمْ، وَكُلِّ ما أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيْهِمْ. أَللّٰهُمَّ اقْلِبْنِي مِنْ مَجْلِسِي هٰذا، فِي شَهْرِي هٰذا، فِي يَوْمِي هٰذا، فِي ساعَتِي هٰذِهِ،مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجاباً لِي، مَغْفُوراً ذَنْبِي، مُعافاً مِنَ النّارِ، وَمُعْتَقاً مِنْها عِتْقاً لا رِقَّ بَعْدَهُ أَبَداً، وَلا رَهْبَةَ يا رَبَّ الْأَرْبابِ.

أَللّٰهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ فِيما شِئْتَ، وَأَرَدْتَ وَقَضَيْتَ وَقَدَّرْتَ وَحَتَمْتَ وَأَنْفَذْتَ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِي، وَأَنْ تُنْسِئَ فِي أَجَلِي، وَأَنْ تُقَوِّيَ ضَعْفِي، وَأَنْ تُغْنِيَ فَقْرِي، وَأَنْ تُجْبِرَ فاقَتِي، وَأَنْ تَرْحَمَ مَسْكَنَتِي، وَأَنْ تُعِزَّ ذُلِّي، وَأَنْ تَرْفَعَ ضَعَتِي، وَأَنْ تُغْنِيَ عائِلَتِي، وَأَنْتُؤْنِسَ وَحْشَتِي، وَأَنْ تُكْثِرَ قِلَّتِي، وَأَنْ تُدِرَّ رِزْقِي فِي عافِيَةٍ وَيُسْرٍ وَخَفْضٍ. وَأَنْ تَكْفِيَنِي ما أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ دُنْيايَ وَآخِرَتِي، وَلاتَكِلَنِي إِلى نَفْسِي فَأَعْجِزَ عَنْها،وَلا إِلَى النّاسِ فَيَرْفِضُوْنِي، وَأَنْ تُعافِيَنِي فِي دِينِي وَبَدَنِي وَجَسَدِي وَرُوْحِي

Presented by Ziaraat.Com

وَوُلْدِي وَأَهْلِي وَأَهْلِ مَوَدَّتِي وَاِخْوانِي وَجِيْرانِي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِناتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِماتِ، اَلْأَحْياءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْواتِ، وَأَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمانِ ما أَبْقَيْتَنِي، فَاِنَّکَ وَلِيِّي وَمَوْلايَ، وَثِقَتِي وَرَجآئِي، وَمَعْدِنُ مَسْأَلَتِي، وَمَوْضِعُ شَکْوايَ، وَمُنْتَهىٰ رَغْبَتِي. فَلاتُخَيِّبْنِي فِي رَجآئِي يا سَيِّدِي وَمَوْلايَ، وَلاتُبْطِلْ طَمَعِي وَرَجآئِي، فَقَدْ تَوَجَّهْتُ اِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَقَدَّمْتُهُمْ اِلَيْکَ أَمامِي، وَأَمامَ حاجَتِي وَطَلِبَتِي، وَتَضَرُّعِي وَمَسْأَلَتِي، فَاجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِيْهاً فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ، فَاِنَّکَ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ، فَاخْتِمْ لِي بِهِمُ السَّعادَةَ اِنَّکَ عَلىٰ کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

کچھ روایات میں اس عبارت کا اضافہ ہے:

مَنَنْتَ عَلَيَّ بِهِمْ، فَاخْتِمْ لِي بِالسَّعادَةِ وَالْأَمْنِ وَالسَّلامَةِ وَالْإِيْمانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوانِ وَالسَّعادَةِ وَالْحِفْظِ، يا اَللّٰهُ أَنْتَ لِکُلِّ حاجَةٍ لَنا فَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَعافِنا وَلاتُسَلِّطْ عَلَيْنا أَحَداً مِنْ خَلْقِکَ لا طاقَةَ لَنا بِهِ، وَاکْفِنا کُلَّ أَمْرٍ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ يا ذَا الْجَلالِ وَالْإِکْرامِ. صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَرَحَّمْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَسَلِّمْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، کَأَفْضَلِ ما صَلَّيْتَ وَبارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَسَلَّمْتَ وَتَحَنَّنْتَ عَلىٰ اِبْراهِيْمَ وَآلِ اِبْراهِيْمَ، اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. [1]

---

[1] اقبال الاعمال: ۵۸۰

Presented by Ziaraat.Com

﴿۷﴾

ہمارے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام کی زیارت

﴿جناب عثمان بن سعیدؒ اور حسین بن روحؒ سے منقول﴾

ابوالحسین احمد بن حسین بن رجاء صیداوی نے یہ زیارت جناب عثمان بن سعیدؒ سے نقل کی ہے جب کہ جناب حسین بن روحؒ بھی آپ کے ہمراہ تھے، وہ کہتے ہیں: جب یہ دونوں بزرگوار حضرت امام صادق علیہ السلام کی زیارت کے لئے آئے تو تو باب السلام کے قریب کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اس طرح زیارت کی:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا مَوْلایَ وَابْنَ مَوْلایَ، وَأَبا مَوالِيَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا شَهِیدَ دارِ الْفَناءِ، وَزَعِیمَ دارِ الْبَقاءِ، اِنّا خالِصَتُکَ وَمُوالِیکَ وَنَعْتَرِفُ بِأُوْلاکَ وَأُخْراکَ. فَاشْفَعْ لَنا اِلی مُشَفَّعِکَ اللّٰهِ تَعالی رَبِّنا وَرَبِّکَ، فَما خابَ عَبْدٌ قَصَدَ بِکَ رَبَّهُ وَأَتْعَبَ فِیکَ قَلْبَهُ، وَهَجَرَ فِي أَهْلَهُ وَصَحْبَهُ، وَاتَّخَذَکَ وَلِیَّهُ وَحَسْبَهُ، وَالسَّلامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکاتُهُ.

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: بعید نہیں ہے کہ یہ زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہو لیکن نسخہ اتارنے والوں نے غلطی کی ہو اور اسے حضرت امام صادق علیہ السلام سے نسبت دی ہو۔[1]

۱۔ بحار الانوار: ۱۱۰/۲۱۱

Presented by Ziaraat.Com

﴿۸﴾

دعائے حضرت خضر علیہ السلام

﴿جو دعائے کمیل[1] کے نام سے معروف ہے﴾

دعائے کمیل کو شب پندرہ شعبان اور شب جمعہ پڑھنا مستحب ہے۔

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ، وَخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَبِجَبَرُوتِكَ الَّتِي غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ، وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ، وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِي مَلَأَتْ كُلَّ شَيْءٍ، وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي عَلَا كُلَّ شَيْءٍ، وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِأَسْمَائِكَ الَّتِي مَلَأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ، يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ، يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ، وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ. أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ. أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ. أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ. أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَا. أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ. أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ، وَكُلَّ خَطِيئَةٍ أَخْطَأْتُهَا.

۱۔ دعائے کمیل حضرت خضر کی دعا ہے، جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جناب کمیل کو تعلیم فرمائی اسی وجہ سے یہ دعائے کمیل کے نام سے معروف ہوگئی۔ یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام (یہ دونوں بزرگ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ ہیں) اور آنحضرتؑ کے تمام یاور و انصار جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت سی دعائیں ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر ہم نے یہی دعا ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

أَللّٰهُمَّ إِنّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِذِكْرِكَ، وَسَتَشْفَعُ بِكَ إِلى نَفْسِكَ، وَأَسْأَلُكَ بِجُودِكَ أَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ قُرْبِكَ، وَأَنْ تُوزِعَنِي شُكْرَكَ، وَأَنْ تُلْهِمَنِي ذِكْرَكَ. أَللّٰهُمَّ وَ أَسْأَلُكَ سُؤالَ خاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خاشِعٍ أَنْ تُسامِحَنِي وَتَرْحَمَنِي وَتَجْعَلَنِي بِقِسْمِكَ راضِياً قانِعاً، وَفِي جَمِيعِ الْأَحْوالِ مُتَواضِعاً. أَللّٰهُمَّ وَ أَسْأَلُكَ سُؤالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فاقَتُهُ، وَأَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ الشَّدائِدِ حاجَتَهُ، وَعَظُمَ فِيما عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ. أَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطانُكَ، وَعَلا مَكانُكَ، وَخَفِيَ مَكْرُكَ، وَظَهَرَ أَمْرُكَ، وَغَلَبَ قَهْرُكَ، وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ، وَلايُمْكِنُ الْفِرارُ مِنْ حُكُومَتِكَ. أَللّٰهُمَّ لا أَجِدُ لِذُنُوبِي غافِراً، وَلا لِقَبائِحِي ساتِراً، وَلا لِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِيَ الْقَبِيحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلاً غَيْرَكَ، لا إِلٰهَ إِلاّ أَنْتَ سُبْحانَكَ وَبِحَمْدِكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلِي، وَسَكَنْتُ إِلى قَدِيمِ ذِكْرِكَ لِي، وَمَنِّكَ عَلَيَّ. أَللّٰهُمَّ مَوْلايَ كَمْ مِنْ قَبِيحٍ سَتَرْتَهُ، وَكَمْ مِنْ فادِحٍ مِنَ الْبَلاءِ أَقَلْتَهُ، وَكَمْ مِنْ عِثارٍ وَقَيْتَهُ، وَكَمْ مِنْ مَكْرُوهٍ دَفَعْتَهُ، وَكَمْ مِنْ ثَناءٍ جَمِيلٍ لَسْتُ أَهْلاً لَهُ نَشَرْتَهُ. أَللّٰهُمَّ عَظُمَ بَلائِي، وَأَفْرَطَ بِي سُوءُ حالِي، وَقَصُرَتْ بِي أَعْمالِي، وَقَعَدَتْ بِي أَغْلالِي، وَحَبَسَنِي عَنْ نَفْعِي بُعْدُ أَمَلِي، وَخَدَعَتْنِي الدُّنْيا بِغُرُورِها، وَنَفْسِي بِجِنايَتِها، وَمِطالِي يا سَيِّدِي. فَأَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ أَنْ لايَحْجُبَ عَنْكَ دُعائِي سُوءُ عَمَلِي وَفِعالِي، وَلاتَفْضَحْنِي بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنْ سِرِّي، وَلاتُعاجِلْنِي بِالْعُقُوبَةِ عَلى ما عَمِلْتُهُ فِي خَلَواتِي مِنْ سُوءِ فِعْلِي وَإِساءَتِي، وَدَوامِ تَفْرِيطِي وَجَهالَتِي، وَكَثْرَةِ شَهَواتِي وَغَفْلَتِي. وَكُنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ لِي فِي كُلِّ الْأَحْوالِ رَؤُفاً، وَعَلَيَّ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ عَطُوفاً، إِلٰهِي وَرَبِّي مَنْ لِي غَيْرُكَ، أَسْأَلُهُ كَشْفَ ضُرِّي، وَالنَّظَرَ فِي أَمْرِي. إِلٰهِي وَمَوْلايَ أَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْماً اتَّبَعْتُ فِيهِ هَوىٰ نَفْسِي، وَلَمْ أَحْتَرِسْ فِيهِ مِنْ تَزْيِينِ عَدُوِّي، فَغَرَّنِي بِما أَهْوىٰ وَأَسْعَدَهُ عَلى ذٰلِكَ

Presented by Ziaraat.Com

الْقَضاءُ فَتَجاوَزْتُ بِما جَرىٰ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُودِكَ، وَخالَفْتُ بَعْضَ أَوامِرِكَ. فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ، وَلا حُجَّةَ لِي فِيما جَرىٰ عَلَيَّ فِيهِ قَضاؤُكَ، وَأَلْزَمَنِي حُكْمُكَ وَبَلاؤُكَ، وَقَدْ أَتَيْتُكَ يا إِلٰهِي بَعْدَ تَقْصِيرِي وَإِسْرافِي عَلىٰ نَفْسِي، مُعْتَذِراً نادِماً مُنْكَسِراً مُسْتَقِيلاً مُسْتَغْفِراً مُنِيباً مُقِرّاً مُذْعِناً مُعْتَرِفاً، لا أَجِدُ مَفَرّاً مِمّا كانَ مِنّي، وَلا مَفْزَعاً أَتَوَجَّهُ إِلَيْهِ فِي أَمْرِي غَيْرَ قَبُولِكَ عُذْرِي، وَإِدْخالِكَ إِيّايَ فِي سَعَةِ رَحْمَتِكَ. أَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِي، وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّي، وَفُكَّنِي مِنْ شَدِّ وَثاقِي، يا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِي، وَرِقَّةَ جِلْدِي، وَدِقَّةَ عَظْمِي، يا مَنْ بَدَأَ خَلْقِي وَذِكْرِي وَتَرْبِيَتِي وَبِرّي وَتَغْذِيَتِي، هَبْنِي لِابْتِداءِ كَرَمِكَ وَسالِفِ بِرِّكَ بِي. يا إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَرَبِّي، أَتُراكَ مُعَذِّبِي بِنارِكَ بَعْدَ تَوْحِيدِكَ، وَبَعْدَ ما انْطَوىٰ عَلَيْهِ قَلْبِي مِنْ مَعْرِفَتِكَ، وَلَهِجَ بِهِ لِسانِي مِنْ ذِكْرِكَ، وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيرِي مِنْ حُبِّكَ، وَبَعْدَ صِدْقِ اعْتِرافِي وَدُعائِي خاضِعاً لِرُبُوبِيَّتِكَ، هَيْهاتَ، أَنْتَ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَبَّيْتَهُ، أَوْ تُبْعِدَ مَنْ أَدْنَيْتَهُ، أَوْ تُشَرِّدَ مَنْ آوَيْتَهُ، أَوْ تُسَلِّمَ إِلَى الْبَلاءِ مَنْ كَفَيْتَهُ وَرَحِمْتَهُ. وَلَيْتَ شِعْرِي يا سَيِّدِي وَإِلٰهِي وَمَوْلايَ أَتُسَلِّطُ النّارَ عَلىٰ وُجُوهٍ خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ ساجِدَةً، وَعَلَى أَلْسُنٍ نَطَقَتْ بِتَوْحِيدِكَ صادِقَةً، وَبِشُكْرِكَ مادِحَةً، وَعَلىٰ قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِإِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً، وَعَلىٰ ضَمائِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّىٰ صارَتْ خاشِعَةً، وَعَلىٰ جَوارِحَ سَعَتْ إِلىٰ أَوْطانِ تَعَبُّدِكَ طائِعَةً، وَأَشارَتْ بِاسْتِغْفارِكَ مُذْعِنَةً. ما هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ، وَلا أُخْبِرْنا بِفَضْلِكَ عَنْكَ يا كَرِيمُ يا رَبِّ، وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِي عَنْ قَلِيلٍ مِنْ بَلاءِ الدُّنْيا وَعُقُوباتِها، وَما يَجْرِي فِيها مِنَ الْمَكارِهِ عَلىٰ أَهْلِها، عَلىٰ أَنَّ ذٰلِكَ بَلاءٌ وَمَكْرُوهٌ قَلِيلٌ مَكْثُهُ، يَسِيرٌ بَقاؤُهُ، قَصِيرٌ مُدَّتُهُ، فَكَيْفَ احْتِمالِي لِبَلاءِ الْآخِرَةِ، وَجَلِيلِ وُقُوعِ الْمَكارِهِ فِيها، وَهُوَ

Presented by Ziaraat.Com

بَلاءٌ تَطُوْلُ مُدَّتُهُ، وَيَدُوْمُ مَقامُهُ، وَلايُخَفَّفُ عَنْ أَهْلِهِ، لِأَنَّهُ لايَكُوْنُ إِلّا عَنْ غَضَبِكَ وَانْتِقامِكَ وَسَخَطِكَ، وَهٰذا ما لاتَقُوْمُ لَهُ السَّماواتُ وَالْأَرْضُ، يا سَيِّدِي، فَكَيْفَ لِي وَأَنا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ الذَّلِيْلُ الْحَقِيْرُ الْمِسْكِيْنُ الْمُسْتَكِيْنُ. يا إِلٰهِي وَرَبّي وَسَيِّدِي وَمَوْلايَ، لِأَيِّ الْأُمُوْرِ إِلَيْكَ أَشْكُوْ، وَلِما مِنْها أَضِجُّ وَأَبْكِي، لِأَلِيْمِ الْعَذابِ وَشِدَّتِهِ، أَمْ لِطُوْلِ الْبَلاءِ وَمُدَّتِهِ، فَلَئِنْ صَيَّرْتَنِي لِلْعُقُوْباتِ مَعَ أَعْدائِكَ، وَجَمَعْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِ بَلائِكَ، وَفَرَّقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحِبّائِكَ وَأَوْلِيائِكَ. فَهَبْنِي يا إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلايَ وَرَبّي، صَبَرْتُ عَلى عَذابِكَ فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَلى فِراقِكَ، وَهَبْنِي صَبَرْتُ عَلى حَرِّ نارِكَ فَكَيْفَ أَصْبِرُ عَنِ النَّظَرِ إِلى كَرامَتِكَ، أَمْ كَيْفَ أَسْكُنُ فِي النّارِ وَرَجائِي عَفْوُكَ. فَبِعِزَّتِكَ يا سَيِّدِي وَمَوْلايَ أُقْسِمُ صادِقاً لَئِنْ تَرَكْتَنِي ناطِقاً، لَأَضِجَّنَّ إِلَيْكَ بَيْنَ أَهْلِها ضَجِيْجَ الْآمِلِيْنَ، وَلَأَصْرُخَنَّ إِلَيْكَ صُراخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ، وَلَأَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكاءَ الْفاقِدِيْنَ، وَلَأُنادِيَنَّكَ أَيْنَ كُنْتَ يا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، يا غايَةَ آمالِ الْعارِفِيْنَ، يا غِياثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، يا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الصّادِقِيْنَ، وَيا إِلٰهَ الْعالَمِيْنَ. أَفَتُراكَ سُبْحانَكَ يا إِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيْها صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيْها بِمُخالَفَتِهِ، وَذاقَ طَعْمَ عَذابِها بِمَعْصِيَتِهِ، وَحُبِسَ بَيْنَ أَطْباقِها بِجُرْمِهِ وَجَرِيْرَتِهِ وَهُوَ يَضِجُّ إِلَيْكَ ضَجِيْجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ، وَيُنادِيْكَ بِلِسانِ أَهْلِ تَوْحِيْدِكَ، وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِرُبُوْبِيَّتِكَ. يا مَوْلايَ، فَكَيْفَ يَبْقى فِي الْعَذابِ وَهُوَ يَرْجُو ما سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ، أَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ، أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيْبُها وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرىٰ مَكانَهُ، أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيْرُها وَأَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفَهُ، أَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ أَطْباقِها وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ، أَمْ كَيْفَ تَزْجُرُهُ زَبانِيَتُها وَهُوَ يُنادِيْكَ يا رَبَّهُ، أَمْ كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْها فَتَتْرُكُهُ

Presented by Ziaraat.Com

فِيهَا، هَيْهَاتَ، مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ، وَلاَ لُمَعْرُوفٌ مِنْ فَضْلِكَ، وَلاَ مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ مِنْ بِرِّكَ وَإِحْسَانِكَ. فَبِالْيَقِيْنِ أَقْطَعُ لَوْلاَ مَا حَكَمْتَ بِهِ مِنْ تَعْذِيْبِ جَاحِدِيْكَ، وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ إِخْلاَدِ مُعَانِدِيْكَ لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْداً وَسَلاَماً، وَمَا كَانَ لِأَحَدٍ فِيْهَا مُقِرّاً وَلاَ مُقَاماً، لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ أَقْسَمْتَ أَنْ تَمْلَأَهَا مِنَ الْكَافِرِيْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، وَأَنْ تُخَلِّدَ فِيْهَا الْمُعَانِدِيْنَ، وَأَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئاً، وَتَطَوَّلْتَ بِالْإِنْعَامِ مُتَكَرِّماً، أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً لاَيَسْتَوُونَ. إِلٰهِي وَسَيِّدِي، فَأَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي قَدَّرْتَهَا، وَبِالْقَضِيَّةِ الَّتِي حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا، وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ أَجْرَيْتَهَا، أَنْ تَهَبَ لِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلِ وَفِي هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ أَجْرَمْتُهُ، وَكُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ، وَكُلَّ قَبِيْحٍ أَسْرَرْتُهُ، وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ، كَتَمْتُهُ أَوْأَعْلَنْتُهُ، أَخْفَيْتُهُ أَوْ أَظْهَرْتُهُ، وَكُلَّ سَيِّئَةٍ أَمَرْتَ بِإِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ، اَلَّذِيْنَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُوْنُ مِنِّي، وَجَعَلْتَهُمْ شُهُوْداً عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِي، وَكُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيَّ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ، وَبِرَحْمَتِكَ أَخْفَيْتَهُ، وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ، وَأَنْ تُوَفِّرَ حَظِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَنْزَلْتَهُ، أَوْ إِحْسَانٍ فَضَّلْتَهُ، أَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهُ، أَوْرِزْقٍ بَسَطْتَهُ، أَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ، أَوْ خَطَإٍ تَسْتُرُهُ. يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ، يَا إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلاَيَ وَمَالِكَ رِقِّي، يَا مَنْ بِيَدِهِ نَاصِيَتِي، يَا عَلِيْماً بِضُرِّي وَمَسْكَنَتِي، يَا خَبِيْراً بِفَقْرِي وَفَاقَتِي. يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ وَقُدْسِكَ، وَأَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَأَسْمَائِكَ، أَنْ تَجْعَلَ أَوْقَاتِي مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً، وَبِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً، وَأَعْمَالِي عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً، حَتّٰى تَكُوْنَ أَعْمَالِي وَأَوْرَادِي كُلُّهَا وِرْداً وَاحِداً، وَحَالِي فِي خِدْمَتِكَ سَرْمَداً. يَا سَيِّدِي يَا مَنْ عَلَيْهِ مُعَوَّلِي، يَا مَنْ إِلَيْهِ شَكَوْتُ أَحْوَالِي، يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ، قَوِّ عَلٰى خِدْمَتِكَ

Presented by Ziaraat.Com

جَوارِحي، وَاشْدُدْ عَلَى الْعَزيمَةِ جَوانِحي، وَهَبْ لِيَ الْجِدَّ فِي خَشْيَتِكَ، وَالدَّوامَ فِي الْاِتِّصالِ بِخِدْمَتِكَ، حَتّٰى أَسْرَحَ اِلَيْكَ فِي مَيادينِ السّابِقينَ، وَأُسْرِعَ اِلَيْكَ فِي الْبارِزينَ، وَأَشْتاقَ اِلى قُرْبِكَ فِي الْمُشْتاقينَ، وَأَدْنُوَ مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصينَ، وَأَخافَكَ مَخافَةَ الْمُوقِنينَ، وَأَجْتَمِعَ فِي جِوارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنينَ. اَللّٰهُمَّ وَمَنْ أَرادَني بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ، وَمَنْ كادَني فَكِدْهُ، وَاجْعَلْني مِنْ أَحْسَنِ عَبيدِكَ نَصيباً عِنْدَكَ، وَأَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِنْكَ، وَأَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَيْكَ، فَإِنَّهُ لايُنالُ ذٰلِكَ اِلّا بِفَضْلِكَ، وَجُدْ لي بِجُودِكَ، وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ، وَاحْفَظْني بِرَحْمَتِكَ، وَاجْعَلْ لِساني بِذِكْرِكَ لَهِجاً، وَقَلْبي بِحُبِّكَ مُتَيَّماً، وَمُنَّ عَلَيَّ بِحُسْنِ اِجابَتِكَ، وَأَقِلْني عَثْرَتي، وَاغْفِرْ زَلَّتي، فَإِنَّكَ قَضَيْتَ عَلى عِبادِكَ بِعِبادَتِكَ، وَأَمَرْتَهُمْ بِدُعائِكَ، وَضَمِنْتَ لَهُمُ الْاِجابَةَ. فَاِلَيْكَ يا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهي، وَاِلَيْكَ يا رَبِّ مَدَدْتُ يَدي، فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لي دُعائي، وَبَلِّغْني مُنايَ، وَلاتَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجائي، وَاكْفِني شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ أَعْدائي. يا سَرِيعَ الرِّضا، اِغْفِرْ لِمَنْ لايَمْلِكُ اِلَّا الدُّعا، فَإِنَّكَ فَعّالٌ لِما تَشاءُ، يا مَنِ اسْمُهُ دَواءٌ، وَذِكْرُهُ شِفاءٌ، وَطاعَتُهُ غِنًى، اِرْحَمْ مَنْ رَأْسُ مالِهِ الرَّجاءُ، وَسِلاحُهُ الْبُكاءُ. يا سابِغَ النِّعَمِ، يا دافِعَ النِّقَمِ، يا نُورَ الْمُسْتَوْحِشينَ فِي الظُّلَمِ، يا عالِماً لايُعَلَّمُ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْعَلْ بي ما أَنْتَ أَهْلُهُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلى رَسُولِهِ وَالْأَئِمَّةِ الْمَيامينِ مِنْ آلِهِ، وَسَلَّمَ تَسْليماً كَثيراً.[1]

---

[1] المصباح المتهجد: ٨٤٣، مفاتيح الجنان: ١٢٦

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

خاتمۂ کتاب یا ملحقات

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مورد توجہ بعض عبادات

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

خاتمۂ کتاب یا ملحقات

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مورد توجہ بعض عبادات

کتاب کے آخر میں بعض دعائیں، زیارات اور کچھ ایسے مطالب بیان کریں گے جو کتاب کے موضوع سے مناسبت رکھتے ہیں اور جنہیں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے انجام دینے کا حکم فرمایا ہے۔

سب سے پہلے سید احمد رشتی موسویؒ کے واقعہ بیان کرتے ہیں کیونکہ ان کے واقعہ میں کچھ ایسے مطالب ہیں جنہیں ہمارے آقا و مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے انجام دینے کا حکم دیا ہے۔

مرحوم محدث نوریؒ فرماتے ہیں: سید رشتی موسویؒ نے کہا کہ وہ ۱۲۸۰ھ ش میں حج کی غرض سے شہر رشت سے تبریز کی طرف روانہ ہوا اور تبریز میں معروف تاجر حاجی صفر علی تبریزی کے گھر گیا لیکن سفر حج کے لئے کوئی قافلہ نہیں مل رہا تھا جس کی وجہ سے میں حیران اور پریشان تھا البتہ اسی دوران پتہ چلا کہ حاجی جبار جلودار سمدہ ای اصفہانی کا قافلہ ''طربوزن'' کی طرف چل پڑا ہے۔

میں نے ان سے ایک سواری کرایہ پر لی اور چل پڑا جب راستہ میں پہلی منزل پر پہنچا تو حاجی صفر علی تاجر کے شوق دلانے پر دوسرے تین افراد بھی میرے ساتھ شامل ہو گئے۔ وہ تین افراد حاجی ملّا باقر تبریزی (یہ کسی دوسرے شخص کی نیابت میں حج کے لئے جا رہے تھے اور علماء میں معروف تھے) دوسرے شخص حاجی سید حسین تاجر تبریزی اور تیسرا شخص خادم تھا جسے حاجی علی کہتے تھے۔

ہم سفر کرتے ہوئے شہر ''ارضروم'' پہنچ گئے اور وہاں سے ''طربوزن'' جانے کا ارادہ کیا لیکن ان

Presented by Ziaraat.Com

دونوں شہروں کے درمیان ایک سرائے میں حاجی جبار (سالار قافلہ) ہمارے پاس آئے اور کہا: اس کے بعد جو سرائے آنے والی ہے وہ خطرناک ہے لہٰذا جلدی کریں تا کہ قافلہ سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

کیونکہ ہم راستہ میں قافلہ سے کچھ پیچھے رہتے تھے، صبح ہونے میں تقریباً ڈھائی یا تین گھنٹہ باقی تھے کہ ہم نے ایک ساتھ روانہ ہوئے ابھی ہم پہلے والی سرائے سے آدھا یا سہ چہارم فرسخ دور ہوئے ہوں گے کہ اچانک موسم تبدیل ہوگیا اور مکمل تاریکی چھا گئی اور پھر بارش اور برف برسنے لگی، ہمارے دوستوں نے اپنا سر ڈھانک لیا اور تیزی سے راستہ طے کرنے لگے۔

میں نے جتنی بھی تیز چلنے کی کوشش کی ان کے ہمراہ نہ ہو سکا وہ دور ہو گئے اور میں تنہا رہ گیا۔

گھوڑے سے اترا اور راستے کے کنارے بیٹھ گیا بہت ہی مضطرب تھا، زاد راہ کے لئے میرے پاس چھ سو تومان تھے، اپنی حالت کے بارے میں تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ میں صبح ہونے تک یہیں رہوں اور پہلے والی سرائے واپس پلٹ جاؤں، اور وہاں سے اپنے لئے کچھ محافظ لوں تا کہ دوبارہ قافلہ سے مل سکوں۔

میں اسی فکر میں تھا کہ اچانک اپنے سامنے ایک خوبصورت باغ دیکھا کہ جس میں باغبان بھی موجود تھا جو بیلچہ لئے ہوئے درختوں کی شاخوں اور پتوں سے برف گرا رہا تھا وہ میرے پاس آیا اور تھوڑے فاصلہ پر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا تم کون ہو؟

میں نے عرض کیا: میرے دوست چلے گئے میں تنہا رہ گیا ہوں اور راستہ سے واقف بھی نہیں ہوں اس لئے پریشان ہوں۔

انہوں نے فارسی زبان میں فرمایا: نافلہ پڑھو تا کہ راستہ مل جائے ان کی مراد نماز شب تھی۔

میں نماز شب پڑھنے میں مشغول ہوگیا نماز تمام کرنے کے بعد دوبارہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: کیا ابھی تک نہیں گئے؟

میں نے کہا: خدا کی قسم مجھے راستہ معلوم نہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا: جامعہ پڑھو۔

مجھے زیارت جامعہ یاد نہیں تھی اور ابھی تک یاد نہیں کر سکا اور کتاب دیکھے بغیر میں زیارت جامعہ نہیں پڑھ سکتا تھا جب کہ میں بارہا عتبات عالیہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں اس کے باوجود کھڑا ہوا اور زیارت جامعہ کامل زبانی پڑھ گیا۔

وہ شخص پھر آئے اور فرمایا؟ ابھی تک نہیں گئے؟

بے اختیار میرے آنسو جاری ہو گئے اور میں رونے لگا اور کہا: ابھی تک یہیں ہوں کیونکہ راستہ نہیں معلوم۔

فرمایا: زیارت عاشورا پڑھو۔

زیارت عاشورا کے بارے میں بھی میری پہلے والی کیفیت تھی یعنی مجھے زیارت عاشورہ بھی یاد نہیں تھی لیکن میں اٹھا اور بے اختیار زیارت عاشورا پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور زیارت کو لعن وسلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ پڑھا۔

وہ حضرت پھر آئے اور کہنے لگے: ابھی تک نہیں گئے ہو؟!

ہم نے کہا: نہیں گیا، میں صبح تک یہیں رہوں گا۔

فرمایا: میں تمہیں ابھی قافلہ تک پہنچا دیتا ہوں۔

وہ گئے اور ایک گدھے پر سوار ہوئے بیلچہ کندھے پر رکھا اور آئے۔

فرمایا: میرے پیچھے گدھے پر سوار ہو جاؤ میں سوار ہو گیا گھوڑے کی لجام کھینچی لیکن گھوڑا اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں۔

فرمایا: گھوڑے کی لگام مجھے دیدو، بیلچے کو بائیں شانہ پر رکھا اور گھوڑے کی لجام کو داہنے ہاتھ سے پکڑا میرا گھوڑا بھی حیرت انگیز طور پر ان کا حکم مانتے ہوئے بہت ہی آرام سے پیچھے پیچھے آنے لگا۔

پھر اپنے ہاتھ کو میرے زانو پر رکھا اور فرمایا: کیوں تم نافلہ نہیں پڑھتے؟ نافلہ! نافلہ! نافلہ

Presented by Ziaraat.Com

کیوں تم عاشورا نہیں پڑھتے؟ عاشورا! عاشورا! عاشورا!

کیوں تم جامعہ نہیں پڑھتے؟ جامعہ! جامعہ! جامعہ!

وہ اس طرح سے راستہ طے کر رہے تھے کہ زمین ان کے پاؤں تلے چل رہی ہو اچانک انہوں نے مجھ سے فرمایا: تمہارے دوست وہاں ہیں اور ایک نہر کے پاس رکے ہوئے تھے اور اس کے پانی سے صبح کی نماز کے لئے وضو کرنے میں مشغول تھے۔

میں گدھے سے اترا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہونا چاہ رہا تھا کہ سوار نہ ہو سکا، وہ خود بھی گدھے سے اترے پیلچے کو برف پر مارا اور مجھے سوار کیا اور گھوڑے کے سر کو اس طرف کر دیا کہ جہاں میرے دوست تھے۔

اس وقت مجھے خیال آیا کہ یہ شخص کون ہیں جو اتنی آسانی سے فارسی میں بات کر رہے ہیں؟ جب کہ مجھے یہ تو معلوم تھا کہ اس علاقہ کے لوگ ترکی زبان میں بات کرتے ہیں اور مسیحی ہیں، دوسری طرف انہوں نے مجھے اتنی جلدی کیسے میرے دوستوں کے پاس پہنچا دیا؟!

مڑ کر پیچھے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا ان کا کہیں پتہ نہیں تھا لہذا میں اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا۔

نماز شب: جان لو؛ نماز شب کے فضائل و اوصاف اس قدر زیادہ ہیں کہ جو بیان سے خارج ہیں۔ قرآن مجید اور روایات میں اجمالاً اس کے نکات اور اسرار بیان ہوئے ہیں اس لئے جب بعض روایات میں نماز شب کا تذکرہ کیا گیا ہے تو اس کے نام کو تین بار تکرار کیا گیا ہے۔

شیخ کلینیؒ، شیخ صدوقؒ اور شیخ برقیؒ نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ رسول خداؐ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو چند چیزوں کی وصیت اور تاکید فرمائی اور حکم دیا کی ان کا خیال کیا جائے اور انہیں انجام دیا جائے، پھر خدا سے دعا فرمائی کہ پروردگارا! انہیں انجام دینے میں آنحضرتؑ کی مدد فرما۔ جن چیزوں کی تاکید فرمائی ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

تمہیں نماز شب کی تاکید کرتا ہوں؛ نماز شب پڑھو! نماز شب پڑھو!

Presented by Ziaraat.Com

کتاب ''فقہ الرضا'' میں بھی اسی مضمون سے ملتی جلتی روایت موجود ہے۔

زیارت جامعہ: علماء کے ایک گروہ نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ زیارت جامعہ سب سے بہترین اور کامل ترین زیارت ہے۔

علامہ مجلسیؒ اس زیارت کے بعض فقروں کی مختصر تشریح کرنے کے بعد فرماتے ہیں جب کہ آپ نے دوسری زیارات کی ایسی تشریح نہیں فرمائی:

اس زیارت کی شرح میں اختصار سے کام لیا ہے اگر چہ طولانی ہونے کا خوف دامن گیر تھا لہٰذا حق سخن ادا نہ ہوا اس لئے کہ یہ زیارت سند کے لحاظ سے صحیح ترین ہے اور اس کے راوی مشہور ترین راوی ہیں اور فصیح ترین الفاظ، معنی کے اعتبار سے سب زیادہ بلیغ اور شان و مقام کے لحاظ سے سب سے زیارہ باعظمت ہے۔

زیارت عاشورا: زیارت عاشورا کی شان وفضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ دوسری زیارات سے کوئی سنخیت نہیں رکھتی اور اگر چہ معصومین علیہم السلام کے احکامات عالم بالا سے اخذ ہوتے ہیں اور ظاہراً یہ زیارت اور دیگر زیارات معصومین علیہم السلام کے فرمان پر لکھی گئی ہیں لیکن زیارت عاشورا ایک حدیث قدسی ہے اور یہ اسی ترتیب (زیارت، لعن اور سلام) کے ساتھ حضرت احدیت سے جبرئیل امین تک اور ان سے پیغمبر اکرمؐ تک پہنچی ہے۔

تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اگر اس زیارت کو چالیس دن تک یا اس سے کم جاری رکھا جائے اور اسے دائمی طور پر ہر دن پڑھا جائے تو یہ مراد پانے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے میں بے نظیر ہے۔

اس کی پابندی سے سب سے بہتر نتیجہ جو حاصل ہوتا ہے وہ فائدہ ہے کہ جسے نجف اشرف کے مجاوروں میں سب سے نیک حاجی ملا حسن یزدی جو کہ شائستہ اور پرہیز گار بھی تھے ہمیشہ زیارت وعبادت میں مشغول رہا کرتے تھے، انہوں نے یزد کے موثق اور امین فرد حاجی علی یزدی جو کہ آخرت کی اصلاح کی کوشش میں رہا کرتے تھے اور با فضل شخص سے نقل کیا:

Presented by Ziaraat.Com

یزد میں ایک شخص تھا جو اپنی راتوں کو یزد کے باہر قبرستان گذارتا تھا کہ جہاں کچھ صالح افراد دفن ہیں اور اسے مزار کہا جاتا ہے ۔سید احمد کا ایک پڑوسی تھا جو بچپن سے ہی ان کے ساتھ رہا، ان کا استاد بھی ایک ہی تھا، وہ ایک ساتھ پڑھیا ور پھر حکومت کی طرف سے ٹیکس وصول کرنے پر مامور ہوگیا لیکن کچھ ہی دن زندہ رہا اور دنیا سے رخصت ہوگیا، اور انہیں اسی جگہ کے قریب دفن کیا گیا جہاں حاج محمد علی عبادت کیا کرتے تھے۔

انہوں نے اس کی موت کے بعد اسے خواب میں جنت کی نعمتوں کے ساتھ بہت اچھی حالت میں دیکھا، وہ خواب میں اپنے اس دوست کے قریب گیا اور اس سے کہا: میں تمہیں شروع سے آخر تک اور تمہارے ظاہر و باطن سے آگاہ ہوں اور تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم ان افراد میں سے نہ تھے کہ جس کے نیک باطن کا احتمال دیا جائے اور تمہارے برے کاموں کو تقیہ پر بھی حمل نہیں کیا سکتا کہ انہیں شرعی رنگ دیا جا سکے یا یہ کہا جا سکے کہ تم نے مجبوری کے عالم میں یا مظلوموں کی مدد کے لئے وہ حکومتی پیشہ اختیار کیا اور تمہارا وہ پیشہ بھی تمہیں عذاب ہی میں مبتلا کر رہا تھا پس میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم کس عمل کے ذریعہ اس مقام پر پہنچے؟!

اس نے کہا: تم نے صحیح کہا میں جس روز مرا اور جب مجھے دفن کیا اس وقت سے لے کر کل تک میں شدید ترین عذاب میں مبتلا تھا کل استاد اشرف آہنگر کی زوجہ کا انتقال ہوا اور انہیں اسی جگہ دفن کیا گیا (اور اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جو اس سے سو میٹر کے فاصلہ پر تھی) اور دفن ہونے کی شب میں حضرت ابا عبداللہ الحسین علیہ السلام تین مرتبہ اسے دیکھنے کے لئے آئے اور تیسری مرتبہ فرمایا کہ اس قبرستان سے عذاب اٹھالیا جائے، اس وقت سے ہماری حالت بہتر ہے اور وسعت و نعمت ہمارے شامل حال ہوئی۔

وہ اچانک خواب سے بیدار ہوئے، وہ نہ تو کسی استاد اشرف آہنگر کو جانتے تھے اور نہ ہی اس کے محلّہ سے واقف تھے۔ وہ لوہاروں کے بازار میں گئے اور اسے تلاش کرنا شروع کیا بالآخر مل گیا،

Presented by Ziaraat.Com

اس سے پوچھا: کیا تمہاری بیوی ہے؟

اس نے کہا: ہاں لیکن میری بیوی کا کل انتقال ہوگیا اور فلاں جگہ (اس قبرستان کا نام لیا) دفن کردیا۔

پوچھا: کیا وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے گئی تھی؟ اس نے کہا: نہیں۔

پوچھا: کیا وہ آنحضرتؑ کے لئے عزاداری کرتی تھی؟ کہا: نہیں۔

پوچھا: کیا وہ گھر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے مجلس برپا کرتی تھی؟ کہا: نہیں۔

لوہار نے کہا: تم یہ سارے سوال کیوں کر رہے ہو؟

انہوں نے اس سے خواب بیان کیا اور کہا: میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہاری بیوی کا امام حسین علیہ السلام سے کیا رابطہ و واسطہ تھا؟

استاد اشرف آہنگر نے کہا: میری بیوی زیارت عاشورا پابندی سے پڑھتی تھی۔

قابل ذکر ہے کہ خود سید احمد (کہ جن کے حوالہ سے گذشتہ واقعہ نقل کیا) شائستہ اور پرہیز گار شخص تھے، اطاعت، عبادت، زیارت کی پابندی کرتے تھے، حقوق کی ادائیگی، بدن ولباس کی طہارت، شبہ والی چیزوں سے پرہیز کرتے تھے، اہل شہر کے درمیان سچائی اور پرہیز گاری میں مشہور تھے اور زیارتوں میں ایسے الطاف الٰہی ان کے شامل حال تھے کہ جنہیں یہاں نقل کرنا مناسب نہیں ہے۔

۱۔ نجم الثاقب: ۶۰۱

Presented by Ziaraat.Com

نماز شب

ہم یہاں پر نماز شب کی کیفیت بیان کریں گے اس کے بعد زیارت جامعۂ کبیرہ اور زیارات عاشورا نقل کریں گے۔

نماز شب: اس کا وقت آدھی شب سے شروع ہوتا ہے اور نماز صبح سے جتنا نزدیک ہو اس کی فضیلت اور زیادہ ہے اور اگر اذان صبح کے وقت تک نماز گذار کے چار رکعت پڑھی ہوں تو اس کے بعد رکعتوں کو صرف سورہ حمد کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

نماز شب آٹھ رکعت ہے جنہیں دو، دو رکعت کر کے پڑھا جاتا اور پہلی دو رکعت میں سورۂ حمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور اگر اس ترتیب سے پڑھے تو نماز تمام کرنے کے بعد اس کے اور خدا کے درمیان کوئی گناہ باقی نہ بچے گا۔

اسی طرح پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ کافرون پڑھے اور بقیہ چھ رکعت میں سورہ حمد اور جو بھی سورہ پڑھنا چاہے پڑھے۔

نیز نماز شب کی آٹھ رکعتوں میں سے ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے یا یہ کہ کوئی سورۂ نہ پڑھے بلکہ صرف سورۂ حمد پر اکتفا کرے۔

پہلی دو رکعت کے بعد تعجیل فرج کی دعا دعا پڑھے سے صفحہ ۱۹۸ پر نقل کیا ہے اور چوتھی رکعت کے بعد صفحہ ۲۰۰ پر نقل کی گئی دعا پڑھے۔

واجب نمازوں کی طرح نماز شب میں بھی قنوت مستحب ہے لہذا نماز شب کی ہر دوسری رکعت میں قنوت پڑھنا مستحب ہے اور قنوت کے ذکر میں تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہے یا پھر یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنا وَارْحَمْنا وَعافِنا وَاعْفُ عَنّا فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

یا یہ کہے:

Presented by Ziaraat.Com

"رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمّا تَعْلَمُ إِنَّکَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَجَلُّ الْأَکْرَمُ "

روایت ہوئی ہے کہ حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام جب رات کے وقت محراب عبادت میں کھڑے ہوتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

أَللّٰهُمَّ إِنَّکَ خَلَقْتَنِي سَوِيّاً.....

یہ صحیفۂ کاملۂ سجادیہ کی پچاسویں دعا ہے۔

نماز شب کی آٹھ رکعت پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز شفع کی نیت سے پڑھے اور ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے بجالائے اور ان تین رکعتوں میں سورہ حمد کے بعد سورۂ توحید پڑھے تا کہ ایک ختم قرآن کا ثواب حاصل ہو جائے کیونکہ ہر بار سورہ توحید کو پڑھنا ایک تہائی قرآن کا ثواب رکھتا ہے۔

نیز نماز شفع کی پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورہ ''الناس'' اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورہ ''فلق'' بھی پڑھ سکتا ہے۔

نماز شفع کے بعد ایک رکعت نماز وتر سورہ حمد اور سورۂ توحید کے ساتھ پڑھے یا پھر سورہ حمد کے بعد تین مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین یعنی ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھے پھر قنوت کے لئے ہاتھوں کو بلند کرے اور جو چاہے دعا کرے۔

شیخ طوسیؒ فرماتے ہیں: قنوت کی دعائیں بے شمار ہیں اور اس کے لئے کوئی مخصوص دعا وارد نہیں ہوئی کہ جسے پڑھنا واجب ہو۔

مستحب ہے انسان قنوت کی حالت میں خدا اور عذاب خدا کے خوف سے گریہ کرے یا گریہ کرنے کی صورت بنائے اور مومنین کے لئے دعا کرے اور مستحب ہے کہ چالیس مومنین کا نام لے اور ان کے لئے دعا کرے کیونکہ جو بھی شیعوں میں سے چالیس مومنین کے لئے دعا کرے انشاءاللہ اس کی دعا مستجاب ہوگی اور پھر جس چیز کے لئے چاہے دعا کرے۔

شیخ صدوقؒ کتاب ''من لا یحضرہ الفقیہ'' میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت پیغمبر اکرمؐ نماز وتر

Presented by Ziaraat.Com

کے قنوت میں یہ دعا پڑھے تھے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعافِنِي فِيْمَنْ عافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبارِكْ لِي فِيْما أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ ما قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلايُقْضٰى عَلَيْكَ، سُبْحانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ، وَاُوْمِنُ بِكَ، وَأَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ، وَلاحَوْلَ وَلاقُوَّةَ اِلّا بِكَ يا رَحِيْمُ.

بہتر ہے کہ قنوت میں ستر مرتبہ ''أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ(رَبِّي) وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ'' کہے۔

بہتر ہے کہ انسان اس دوران بائیں ہاتھ کو دعا کے لئے بلند رکھے اور داہنے ہاتھ سے استغفار شمار کرے۔[1]

تین سو مرتبہ ''اَلْعَفْو'' کہنا بھی مستحب ہے۔

جس نے اذان صبح سے پہلے چار رکعت نماز شب پڑھ لی ہو وہ بقیہ نماز کو بھی صبح کی نماز کے بعد ادا کی نیت سے پڑھ سکتا ہے اور جو آدھی رات کے بعد نماز شب نہیں پڑھ سکتا تو وہ اسے آدھی رات سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے۔

۱۔ الباقیات الصالحات (حاشیۂ مفاتیح الجنان): ۲۶۰

Presented by Ziaraat.Com

زیارت عاشورا

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا أَباعَبْدِاللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَابْنَ أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يَابْنَ فاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِيْنَ،اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا ثارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثارِهِ، وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرِ، اَلسَّلامُ عَلَيْکَ وَعَلَى الْأَرْواحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنائِکَ، عَلَيْکُمْ مِنِّي جَمِيْعاً سَلامُ اللّٰهِ أَبَداً ما بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ.يا أَباعَبْدِاللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ، وَجَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِکَ عَلَيْنا وَعَلى جَمِيْعِ أَهْلِ الْإِسْلامِ، وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُکَ فِي السَّماواتِ عَلى جَمِيْعِ أَهْلِ السَّماواتِ،فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسَّسَتْ أَساسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْکُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً دَفَعَتْکُمْ عَنْ مَقامِکُمْ، وَأَزالَتْکُمْ عَنْ مَراتِبِکُمُ الَّتِي رَتَّبَکُمُ اللّٰهُ فِيْها، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْکُمْ،وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ بِالتَّمْکِيْنِ مِنْ قِتالِکُمْ، بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْکُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْياعِهِمْ وَأَتْباعِهِمْ وَأَوْلِيائِهِمْ.

يا أَباعَبْدِاللّٰهِ، اِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَکُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَکُمْ اِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ آلَ زِيادٍ وَآلَ مَرْوانَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ بَنِي اُمَيَّةَ قاطِبَةً، وَلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجانَةَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ، وَلَعَنَ اللّٰهُ شِمْراً، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ لِقِتالِکَ.بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَقَدْ عَظُمَ مُصابِي بِکَ، فَأَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي أَکْرَمَ مَقامَکَ، وَأَکْرَمَنِي بِکَ أَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثارِکَ مَعَ اِمامٍ مَنْصُوْرٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ .أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي عِنْدَکَ وَجِيْهاً بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ.يا أَباعَبْدِاللّٰهِ، اِنِّي أَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلى رَسُوْلِهِ وَاِلى أَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِلى فاطِمَةَوَاِلَى الْحَسَنِ وَاِلَيْکَ بِمُوالاتِکَ، وَبِالْبَراءَةِ مِمَّنْ قاتَلَکَ وَنَصَبَ لَکَ الْحَرْبَ،وَبِالْبَراءَةِ مِمَّنْ أَسَّسَ أَساسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْکُمْ، وَأَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلى

Presented by Ziaraat.Com

رَسُوْلِهٖ مِمَّنْ أَسَّسَ أَسَاسَ ذٰلِکَ، وَبَنٰی عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ، وَجَرٰی فِي ظُلْمِهٖ وَجَوْرِهٖ عَلَيْكُمْ وَعَلٰی أَشْيَاعِكُمْ. بَرِئْتُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ، وَأَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمَوَالَاتِكُمْ وَمَوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ، وَبِالْبَرَائَةِ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَالنَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ، وَبِالْبَرَائَةِ مِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ، اِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ، وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ، فَأَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ أَوْلِيَائِكُمْ، وَرَزَقَنِي الْبَرَائَةَ مِنْ أَعْدَائِكُمْ، أَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَأَنْ يُثَبِّتَ لِي عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَأَسْئَلُهُ أَنْ يُبَلِّغَنِيَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ، وَأَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِي مَعَ اِمَامٍ مَهْدِيٍّ ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ، وَأَسْئَلُ اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ، وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ، أَنْ يُعْطِيَنِي بِمُصَابِي بِكُمْ أَفْضَلَ مَا يُعْطِي مُصَاباً بِمُصِيْبَتِهٖ مُصِيْبَةً مَا أَعْظَمَهَا وَأَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا فِي الْاِسْلَامِ وَفِي جَمِيْعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمَمَاتِي مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. أَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْاُمَيَّةَ، وَابْنُ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ اللَّعِيْنُ بْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰی لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ، فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ وَقَفَ فِيْهِ نَبِيُّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَاسُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الْآبِدِيْنَ، وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ آلُ زِيَادٍ وَآلُ مَرْوَانَ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. أَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْأَلِيْمَ. أَللّٰهُمَّ اِنِّي أَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، وَفِي مَوْقِفِي هٰذَا وَأَيَّامِ حَيَاتِي بِالْبَرَائَةِ مِنْهُمْ، وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ، وَبِالْمُوَالَاتِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

پھر سو مرتبہ کہیں: أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَآخِرَ تَابِعٍ لَهٗ

Presented by Ziaraat.Com

عَلٰی ذٰلِکَ. أَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصابَةَ الَّتِي جاهَدَتِ الْحُسَيْنَ، وَشايَعَتْ وَبايَعَتْ وَتابَعَتْ عَلٰی قَتْلِهِ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعاً.

اس کے بعد سو مرتبہ کہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا أَبا عَبْدِاللّٰهِ، وَعَلَی الْأَرْواحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنائِکَ، عَلَيْکَ مِنِّي سَلامُ اللّٰهِ أَبَداً ما بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ، وَلا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيارَتِکُمْ، اَلسَّلامُ عَلَی الْحُسَيْنِ وَعَلٰی عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰی أَوْلادِالْحُسَيْنِ وَعَلٰی أَصْحابِ الْحُسَيْنِ.

پھر کہیں: أَللّٰهُمَّ خُصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي، وَابْدَأْ بِهِ أَوَّلاً ثُمَّ الثّانِيَ وَالثّالِثَ وَالرّابِعَ. أَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ خامِساً، وَالْعَنْ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ زِيادٍ وَابْنَ مَرْجانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْراً وَآلَ أَبِي سُفْيانَ وَآلَ زِيادٍ وَآلَ مَرْوانَ اِلٰی يَوْمِ الْقِيامَةِ.

پھر سجدے میں جائیں اور کہیں:

أَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشّاکِرِيْنَ لَکَ عَلٰی مُصابِهِمْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی عَظِيْمِ رَزِيَّتِي. أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَفاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُوْدِ، وَثَبِّتْ لِي قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَکَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَأَصْحابِ الْحُسَيْنِ، اَلَّذِيْنَ بَذَلُوا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلامُ. [1]

اس کے بعد دو رکعت نماز اور دعاء علقمہ پڑھے۔

---

[1] البلد الامین: ۳۸۲، مفاتیح الجنان: ۹۰۲

علامہ امینیؒ نے نقل کیا ہے: علامہ مولیٰ شریف شیروانی نے کتاب ''الصدف'' ج۲ ص ۱۹۹ پر بزرگوں سے اور انہوں نے امام ہادی علیہ السلام سے روایت کی ہے: جو بھی زیارت عاشورا پڑھے اور اس کے بعد ایک مرتبہ کہے: أَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظالِمٍ ظَلَمَ.... تا آخر، اور اس کے بعد کہے: أَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعاً تِسْعاً وَتِسْعِيْنَ مَرَّةً اور اس کے بعد کہے: اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا أَبا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَی الْأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنائِکَ.... تا آخر اور اَلسَّلامُ عَلَی الْحُسَيْنِ وَعَلٰی عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰی أَوْلادِالْحُسَيْنِ وَعَلٰی أَصْحابِ الْحُسَيْنِ تِسْعاً وَتِسْعِيْنَ مَرَّةً کہے تو ایسے ہے کہ جیسا اس نے سو مرتبہ لعن اور سلام.....

Presented by Ziaraat.Com

دعاءِ علقمہ[1]

﴿یہ دعا زیارت عاشورا کے بعد پڑھی جاتی ہے﴾

یا أَللّٰهُ یا أَللّٰهُ یا أَللّٰهُ، یا مُجِیْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ، یا کَاشِفَ کُرَبِ الْمَکْرُوْبِیْنَ، یاغِیاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ، یا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ، وَیا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ، وَیا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، وَیا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلٰی وَبِالْأُفُقِ الْمُبِیْنِ، وَوَیا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی، وَیا مَنْ یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ، وَیا مَنْ لَایَخْفٰی عَلَیْهِ خَافِیَةٌ. یا أَللّٰهُ یا أَللّٰهُ یا أَللّٰهُ، یا مُجِیْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ، یا کَاشِفَ کُرَبِ الْمَکْرُوْبِیْنَ، یاغِیاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ، یا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ، وَیا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ، وَیا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ، وَیا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلٰی وَبِالْأُفُقِ الْمُبِیْنِ، وَوَیا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ عَلَی الْعَرْشِ

.....

.....اوّل سے آخر تک پڑھا ہے۔ (ادب الزائر: ۲۰)

اس عبارت کے معنی میں کچھ احتمال پائے جاتے ہیں:

الف۔ جب ایک مکمل طور پر لعن کہے تو ایک مرتبہ کہے: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِیْعاً تِسْعاً وَتِسْعِیْنَ مَرَّةً اور اس کے بعد مکمل سلام پڑھے اور ایک بار کہے اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ وَعَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی أَوْلَادِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی أَصْحَابِ الْحُسَیْنِ تِسْعاً وَتِسْعِیْنَ مَرَّةً.

ب۔ ایک بار مکمل لعن پڑھنے کے بعد ۹۹ مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِیْعاً اور جب سلام پوری طرح پڑھے تو ۹۹ مرتبہ کہے: اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ وَعَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی أَوْلَادِ الْحُسَیْنِ وَعَلٰی أَصْحَابِ الْحُسَیْنِ.

پہلا احتمال ظاہر تر ہے اور اسی کی مانند روایات میں بھی وارد ہوا ہے، مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی پر سوار ہونے کا قصد کیا تو پروردگار عالم نے ان پر وحی کی کہ ہزار مرتبہ "لاإلٰهَ إلّا اللّٰه" کہو چونکہ آنحضرتؑ کے پاس وقت نہیں تھا اس لئے کہا: "لاإلٰهَ إلّا اللّٰه ألفَ مَرَّة" اور پھر کشتی پر سوار ہو گئے، (رجوع فرمائیں: بحار الانوار ۱۱/۲۱)

۱۔ مرحوم سید رشتی کے واقعہ میں نقل ہوا ہے کہ ان سے فرمایا: زیارت عاشورا پڑھو تو زیارت عاشورا اور دعاء علقمہ حفظ پڑھی ہوئی تھی حالانکہ اس سے پہلے انہیں یہ دونوں حفظ نہیں تھیں، اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ دعاء علقمہ پڑھنا بھی مورد توجہ ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اسْتَوىٰ، وَيا مَنْ يَعْلَمُ خائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَما تُخْفِي الصُّدُورُ، وَيا مَنْ لايَخْفىٰ عَلَيْهِ خافِيَةٌ.

وَيا مَنْ لاتَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْأَصْواتُ، وَيا مَنْ لاتُغَلِّطُهُ الْحاجاتُ، وَيا مَنْ لايُبْرِمُهُ اِلْحاحُ الْمُلِحّيْنَ، يا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ، وَيا جامِعَ كُلِّ شَمْلٍ، وَيا بارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَالْمَوْتِ، وَيا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ، يا قاضِيَ الْحاجاتِ، يا مُنَفِّسَ الْكُرُباتِ، يامُعْطِيَ السُّؤْلاتِ، يا وَلِيَّ الرَّغَباتِ، يا كافِيَ الْمُهِمّاتِ، يا مَنْ يَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلايَكْفِي مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّماواتِ وَالْأَرْضِ. أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَعَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَبِحَقِّ فاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ، وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَإِنِّي بِهِمْ أَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِي مَقامِي هٰذا، وَبِهِمْ أَتَوَسَّلُ، وَبِهِمْ أَتَشَفَّعُ اِلَيْكَ، وَبِحَقِّهِمْ أَسْأَلُكَ وَأُقْسِمُ وَأَعْزِمُ عَلَيْكَ، وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ، وَبِالْقَدْرِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ، وَبِالَّذِي فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعالَمِيْنَ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ وَبِهِ خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعالَمِيْنَ، وَبِهِ أَبَنْتَهُمْ، وَأَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعالَمِيْنَ حَتّٰى فاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعالَمِيْنَ جَمِيْعاً. أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَكَرْبِي، وَتَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ مِنْ أُمُوْرِي، وَتَقْضِيَ عَنِّي دَيْنِي، وَتُجِيْرَنِي مِنَ الْفَقْرِ، وَتُجِيْرَنِي مِنَ الْفاقَةِ، وَتُغْنِيَنِي عَنِ الْمَسْأَلَةِ اِلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ. وَتَكْفِيَنِي هَمَّ مَنْ أَخافُ هَمَّهُ، وَعُسْرَ مَنْ أَخافُ عُسْرَهُ، وَحُزُوْنَةَ مَنْ أَخافُ حُزُوْنَتَهُ، وَشَرَّ مَنْ أَخافُ شَرَّهُ، وَمَكْرَ مَنْ أَخافُ مَكْرَهُ، وَبَغْيَ مَنْ أَخافُ بَغْيَهُ، وَجَوْرَ مَنْ أَخافُ جَوْرَهُ، وَسُلْطانَ مَنْ أَخافُ سُلْطانَهُ، وَكَيْدَ مَنْ أَخافُ كَيْدَهُ، وَمَقْدُرَةَ مَنْ أَخافُ مَقْدُرَتَهُ عَلَيَّ، وَتَرُدَّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيَدَةِ، وَمَكْرَ الْمَكَرَةِ. أَللّٰهُمَّ مَنْ أَرادَنِي فَأَرِدْهُ، وَمَنْ كادَنِي فَكِدْهُ، وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَأْسَهُ وَأَمانِيَّهُ، وَامْنَعْهُ عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَأَنّٰى شِئْتَ. أَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرٍ لاتَجْبُرُهُ، وَبِبَلاءٍ لاتَسْتُرُهُ، وَبِفاقَةٍ

Presented by Ziaraat.Com

لاتَسُدُّها، وَبِسُقْمٍ لاتُعافِيهِ، وَذُلٍّ لاتُعِزُّهُ، وَبِمَسْكَنَةٍ لاتَجْبُرُها. أَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ، وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِي مَنْزِلِهِ، وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِي بَدَنِهِ حَتّٰى تَشْغَلَهُ عَنّي بِشُغْلٍ شاغِلٍ لا فَراغَ لَهُ، وَأَنْسِهِ ذِكْرِي كَمَا أَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ،وَخُذْ عَنّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ وَجَمِيعِ جَوارِحِهِ، وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ، وَلاتَشْفِهِ حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلاً شاغِلاً بِهِ عَنّي وَعَنْ ذِكْرِي. وَاكْفِنِي يا كافِيَ ما لايَكْفِي سِواكَ، فَإِنَّكَ الْكافِي لا كافِيَ سِواكَ، وَمُفَرِّجٌ لا مُفَرِّجَ سِواكَ، وَمُغِيثٌ لا مُغِيثَ سِواكَ، وَجارٌ لا جارَ سِواكَ، خابَ مَنْ كانَ جارُهُ سِواكَ،وَمُغِيثُهُ سِواكَ، وَمَفْزَعُهُ اِلٰى سِواكَ، وَمَهْرَبُهُ اِلٰى سِواكَ، وَمَلْجَأُهُ اِلٰى غَيْرِكَ،وَمَنْجاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ، فَأَنْتَ ثِقَتِي وَرَجائِي وَمَفْزَعِي وَمَهْرَبِي وَمَلْجايَ وَمَنْجايَ، فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ، وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ، وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ، وَأَتَوَسَّلُ وَأَتَشَفَّعُ. فَأَسْئَلُكَ يا أَللّٰهُ يا أَللّٰهُ يا أَللّٰهُ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ، وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكىٰ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعانُ، فَأَسْئَلُكَ يا أَللّٰهُ يا أَللّٰهُ يا أَللّٰهُ يا أَللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تَكْشِفَ عَنّي غَمّي وَهَمّي وَرَبِّي فِي مَقامِي هٰذا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ، وَكَفَيْتَهُ هَوْلَ عَدُوِّهِ، فَاكْشِفْ عَنّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ، وَفَرِّجْ عَنّي كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ، وَاكْفِنِي كَما كَفَيْتَهُ، وَاصْرِفْ عَنّي هَوْلَ ما أَخافُ هَوْلَهُ،وَمَؤُونَةَ ما أَخافُ مَؤُونَتَهُ، وَهَمَّ ما أَخافُ هَمَّهُ بِلا مَؤُونَةٍ عَلىٰ نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ،وَاصْرِفْنِي بِقَضاءِ حَوائِجِي، وَكِفايَةِ ما أَهَمَّنِي هَمُّهُ مِنْ أَمْرِ آخِرَتِي وَدُنْيايَ. يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيا أَبا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْكُما مِنّي سَلامُ اللّٰهِ أَبَداً ما بَقِيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ، وَلا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِكُما، وَلا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنِي وَبَيْنَكُما. أَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ، وَأَمِتْنِي مَماتَهُمْ،

Presented by Ziaraat.Com

وَتَوَفَّنِي عَلى مِلَّتِهِمْ،وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَتِهِمْ، وَلاتُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ. يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيا أَبا عَبْدِاللّٰهِ أَتَيْتُكُما زائِراً وَمُتَوَسِّلاً اِلَى اللّٰهِ رَبّي وَرَبِّكُما،وَمُتَوَجِّهاً اِلَيْهِ بِكُما، وَمُسْتَشْفِعاً بِكُما اِلَى اللّٰهِ تَعالى فِي حاجَتِي هٰذِهِ، فَاشْفَعا لي،فَإِنَّ لَكُما عِنْدَاللّٰهِ الْمَقامَ الْمَحْمُوْدَ، وَالْجاهَ الْوَجيْهَ، وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَالْوَسِيْلَةَ،اِنّي أَنْقَلِبُ عَنْكُما مُنْتَظِراً لِتَنَجُّزِ الْحاجَةِ وَقَضائِها وَنَجاحِها مِنَ اللّٰهِ بِشَفاعَتِكُما لِي اِلَى اللّٰهِ فِي ذٰلِكَ، فَلا أُخِيْبَ وَلايَكُوْنُ مُنْقَلَبي مُنْقَلَباً خائِباً خاسِراً بَلْ يَكُوْنُ مُنْقَلَبي مُنْقَلَباً راجِحاً راجِياً مُفْلِحاً مُنْجِحاً مُسْتَجاباً بِقَضاءِ جَمِيْعِ حَوائِجي، وَتَشَفُّعا لِي اِلَى اللّٰهِ.اِنْقَلَبْتُ عَلى ما شاءَ اللّٰهُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ، مُفَوِّضاً أَمْرِي اِلَى اللّٰهِ، مُلْجِأَظَهْرِي اِلَى اللّٰهِ، مُتَوَكِّلاً عَلَى اللّٰهِ، وَأَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعىٰ، لَيْسَ لِي وَراءَ اللّٰهِ وَوَرائَكُمْ يا سادَتِي مُنْتَهىٰ، ما شاءَ رَبّي كانَ، وَما لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَلاحَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ، أَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ، وَلا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنّي اِلَيْكُما.اِنْصَرَفْتُ يا سَيِّدِي يا أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَمَوْلايَ، وَأَنْتَ يا أَبا عَبْدِاللّٰهِ يا سَيِّدِي،وَسَلامِي عَلَيْكُما مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ، واصِلٌ ذٰلِكَ اِلَيْكُما، غَيْرُ مَحْجُوْبٍ عَنْكُما سَلامِي اِنْ شاءَ اللّٰهُ، وَأَسْأَلُهُ بِحَقِّكُما أَنْ يَشاءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ، فَإِنَّهُ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ.اِنْقَلَبْتُ يا سَيِّدِي عَنْكُما تائِباً حامِداً لِلّٰهِ، شاكِراً راجِياً لِلْإِجابَةِ، غَيْرَ آيِسٍ وَلاقانِطٍ، آئِباً عائِداً راجِعاً اِلى زِيارَتِكُما، غَيْرَ راغِبٍ عَنْكُما، وَلا مِنْ زِيارَتِكُما، بَلْ راجِعٌ عائِدٌ اِنْ شاءَ اللّٰهُ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ .يا سادَتِي رَغِبْتُ اِلَيْكُما وَالى زِيارَتِكُما بَعْدَ أَنْ زَهِدَ فِيْكُما وَفِي زِيارَتِكُما أَهْلُ الدُّنْيا، فَلا خَيَّبَنِيَ اللّٰهُ ما رَجَوْتُ، وَما أَمَّلْتُ فِي زِيارَتِكُما،اِنَّهُ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ. ١

١ـ مفاتيح الجنان:٩٠٨

Presented by Ziaraat.Com

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی جانب سے زیارت جامعہ کی تجلیل

مرحوم علامہ مجلسی اوّلؒ زیارت جامعہ کبیرہ کے متعلق فرماتے ہیں:

یہ زیارت ایک مکمل زیارت ہے جو تمام ائمہ معصومین علیہم السلام کے حرم میں پڑھی جاسکتی ہے اور جب انسان کسی ایک امامؑ کے حرم میں جائے تو وہ دوسرے تمام ائمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کرسکتا ہے چاہے وہ نزدیک ہوں یا دور، اور اگر ہر مرتبہ ترتیب کے ساتھ ان میں سے ایک ایک کی نیت کرے اور بقیہ کی اس کے ضمن میں زیارت کرے تو بہتر ہے جیسا کہ میں بھی اسی نیت سے زیارت کرتا ہوں۔

میں نے ایک سچے خواب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کی اور آنحضرتؑ نے اس عمل کی تعریف کی اور اس کی تاکید فرمائی اور جب میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا تو حضرت کے مقدس روضہ میں تہذیب، تزکیہ اور مجاہدۂ نفس میں مشغول ہوگیا پروردگار عالم نے ہمارے مولا کی برکت سے ایسے مکاشفات کے دروازے ہم پر کھول دیئے کہ جنہیں ضعیف عقلیں سننا بھی تحمل نہیں کرا سکتیں۔

اس عالم مکاشفہ میں (یا یوں کہوں عالم خواب اور بیداری کے بیچ کی کیفیت میں) جب میں رواق ''عمران'' میں بیٹھا ہوا تھا تو دیکھا کہ میں سامرا میں ہوں، میں نے حضرت امام ہادی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کا حرم دیکھا جو نہایت بلندی پر ہے اور نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا ہے ان دو بزرگوں کی قبر پر سبز رنگ کا بہشتی لباس پڑا ہوا اور میں نے دنیا میں اس جیسا کوئی لباس نہیں دیکھا تھا۔

میں نے اسی حال میں اپنے اور ساری دنیا کے مولا حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کو دیکھا ان کا چہرہ دروازہ کی طرف اور پشت قبر کی طرف تھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے، جب آنحضرتؑ کو دیکھا تو مداحوں کی طرح بلند آواز میں زیارت جامعہ پڑھنا شروع کردیا جب تمام کرچکا تو حضرت نے فرمایا: کیا اچھی زیارت ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

میں نے عرض کیا: میرے مولا میں آپ پر قربان جاؤں! یہ آپ کے جد بزرگوار کی زیارت ہے یعنی یہ وہ زیارت ہے جو آپ کے جد امجد حضرت امام ہادی علیہ السلام سے ہم تک پہنچی ہے اور پھر میں نے آنحضرتؑ قبر منور کی طرف اشارہ کیا۔

فرمایا: ہاں! اندر آؤ، جب میں داخل ہوا تو دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا۔

حضرتؑ نے فرمایا: اور آگے آؤ۔

میں نے عرض کیا: میرے آقا ڈرتا ہوں کہیں بے ادبی کی وجہ سے کافر نہ ہو جاؤں۔

فرمایا: اگر یہ کام میری اجازت سے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

میں خوف اور لرزش کے ساتھ تھوڑا آگے بڑھا، فرمایا: اور آگے آؤ؛ اور آگے آؤ، یہاں تک کہ حضرت کے قریب پہنچ گیا۔

فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں نے عرض کیا: آقا میں ڈرتا ہوں۔

فرمایا: مت ڈرو۔

میں آنحضرتؑ کی خدمت میں ایسے بیٹھا جیسے ایک غلام آقا کی خدمت میں بیٹھتا ہے۔

حضرت نے فرمایا: اطمینان سے رہو، اور چار زانو بیٹھ جاؤ اس لئے کہ تم تھکے ہوئے ہو، پیدل پا برہنہ آئے ہو۔

خلاصہ یہ کہ آنحضرتؑ اپنے غلام سے محبت و شفقت فرما رہے تھے حضرت کے کلمات بہت زیادہ تھے جن کی توصیف کرنا اور بیان کرنا ممکن نہیں ہے اور میں ان میں سے اکثر بھول گیا ہوں۔

اس خواب سے بیدار ہوا، ایک مدت سے سامراء کا راستہ بند تھا اور وہاں جانا ممکن نہ تھا اس واقعہ کے بعد اسی روز زیارت کے اسباب فراہم ہو گئے اور خدا کے فضل سے بڑی رکاوٹ دور ہو گئی اور جیسا کہ آنحضرتؑ نے فرمایا تھا میں اسی طرح پیدل اور ننگے پاؤں زیارت سے مشرف ہوا۔

ایک رات حرم مطہر میں رہا اور یہ زیارت کئی مرتبہ پڑھی اور اس رات راستہ میں اور روضۂ مطہر

Presented by Ziaraat.Com

میں عجیب وغریب کرامتیں بلکہ یہ کہنا بہتر ہوگا کہ حیرت انگیز معجزے دیکھے، جنہیں بیان کرنے سے بحث طولانی ہوجائے گی۔

خلاصہ یہ کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ زیارت جامعہ حضرت امام ہادی علیہ السلام سے ہے اور حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے اور یہ بہترین اور کامل ترین زیارت ہے۔ میں اس خواب کے بعد اکثر اوقات اسی زیارت کے ذریعہ آئمہ اطہار علیہم السلام کی زیارت کرتا ہوں اور عتبات عالیہ ان مقدس ہستیوں کی صرف اسی زیارت کے ذریعہ زیارت کرتا ہوں اسی وجہ سے اکثر زیارتوں کی شرح میں تاخیر کی تا کہ اس زیارت کی شرح پہلے کرسکوں [1]

زیارت جامعۂ کبیرہ

شیخ صدوقؒ نے کتاب ''من لا یحضرہ الفقیہ'' اور ''عیون اخبار الرضا علیہ السلام'' میں یوں روایت کی ہے:

موسیٰ نخعی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام ہادی علیہ السلام سے عرض کیا:

اے فرزند رسول! مجھے کوئی ایسی بلیغ اور کامل زیارت تعلیم فرمایئے کہ میں جب بھی آپ میں سے کسی کی زیارت کرنا چاہوں تو اسے پڑھوں۔

آنحضرتؑ نے فرمایا:

جب بھی ہم سے کسی کی زیارت کرنا چاہو تو غسل کرو اور جب بھی آئمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کے حرم میں پہنچو تو کھڑے ہوجاؤ اور خدا کی وحدنیت اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کی رسالت کی گواہی دو اور یوں کہو:

أَشْهَدُ أَنْ لاٰ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاٰ شَرِيْکَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .

---

[1] راالسلام: ۴۳/۲

جب حرم میں داخل ہو جاؤ اور قبر کو دیکھو تو تیس مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہو، پھر آہستہ آہستہ آرام سے چھوٹے قدم اٹھاؤ اور پھر کھڑے ہو کر تیس مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہو، پھر قبر کے نزدیک ہونے کے بعد چالیس مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہو تا کہ سو تکبیر مکمل ہو جائیں۔ اس کے بعد پڑھو:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ ، وَمَوْضِعَ الرِّسالَةِ ، وَمُخْتَلَفَ الْمَلآئِكَةِ ، وَمَهْبِطَ الْوَحْيِ ، وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ ، وَخُزّانَ الْعِلْمِ ، وَمُنْتَهَى الْحِلْمِ ، وَأُصُوْلَ الْكَرَمِ ، وَقادَةَ الْأُمَمِ ، وَأَوْلِيآءَ النِّعَمِ ، وَعَناصِرَ الْأَبْرارِ ، وَدَعآئِمَ الْأَخْيارِ ، وَ ساسَةَ الْعِبادِ ، وَأَرْكانَ الْبِلادِ ، وَأَبْوابَ الْإِيْمانِ ، وَأُمَنآءَ الرَّحْمٰنِ ، وَسُلالَةَ النَّبِيّيْنَ ، وَصَفْوَةَ الْمُرْسَلِيْنَ ،وَعِتْرَةَ خِيَرَةِ رَبِّ الْعالَمِيْنَ،وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ. اَلسَّلامُ عَلى أَئِمَّةِ الْهُدىٰ، وَمَصابِيْحِ الدُّجىٰ ، وَأَعْلامِ التُّقىٰ ، وَذَوِي النُّهىٰ ، وَأُوْلِ الْحِجىٰ ، وَكَهْفِ الْوَرىٰ، وَوَرَثَةِ الْأَنْبِيآءِ ، وَالْمَثَلِ الْأَعْلىٰ ، وَالدَّعْوَةِ الْحُسْنىٰ ، وَحُجَجِ اللّٰهِ عَلىٰ أَهْلِ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَالْأُوْلىٰ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ. اَلسَّلامُ عَلىٰ مَحالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ ، وَمَساكِنِ بَرَكَةِ اللّٰهِ ، وَمَعادِنِ حِكْمَةِ اللّٰهِ ، وَحَفَظَةِ سِرِّ اللّٰهِ ، وَحَمَلَةِ كِتابِ اللّٰهِ ، وَأَوْصِيآءِ نَبِيِّ اللّٰهِ ، وَذُرِّيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ،وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ اَلسَّلامُ عَلَى الدُّعاةِ اِلَى اللّٰهِ ، وَالْأَدِلّآءِ عَلىٰ مَرْضاتِ اللّٰهِ ، وَالْمُسْتَقِرِّيْنَ فِي أَمْرِ اللّٰهِ ، وَالتّامِيْنَ فِي مَحَبَّةِ اللّٰهِ ، وَالْمُخْلِصِيْنَ فِي تَوْحِيْدِ اللّٰهِ ، وَالْمُظْهِرِيْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْيِهِ ، وَعِبادِهِ الْمُكْرَمِيْنَ ، اَلَّذِيْنَ لايَسْبِقُوْنَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُوْنَ ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ اَلسَّلامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الدُّعاةِ ، وَالْقادَةِ الْهُداةِ ، وَالسّادَةِ الْوُلاةِ وَالذّادَةِ الْحُماةِ ، وَأَهْلِ الذِّكْرِ وَأُوْلِي الْأَمْرِ ، وَبَقِيَّةِ اللّٰهِ وَخِيَرَتِهِ ، وَحِزْبِهِ وَعَيْبَةِ عِلْمِهِ ، وَحُجَّتِهِ وَصِراطِهِ ، وَنُوْرِهِ وَبُرْهانِهِ ،وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ. أَشْهَدُ أَنْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ ، كَما شَهِدَ اللّٰهُ لِنَفْسِهِ ، وَشَهِدَتْ لَهُ مَلآئِكَتُهُ وَأُوْلُوا الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ ، لا

Presented by Ziaraat.Com

اِلـهَ اِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ، وَرَسُوْلُهُ الْمُرْتَضٰى ، أَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ ، لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ. وَأَشْهَدُ أَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ ، اَلْمَعْصُوْمُوْنَ الْمُكَرَّمُوْنَ ، اَلْمُقَرَّبُوْنَ اَلْمُتَّقُوْنَ ، اَلصَّادِقُوْنَ الْمُصْطَفَوْنَ ، اَلْمُطِيْعُوْنَ لِلّٰهِ ، اَلْقَوَّامُوْنَ بِأَمْرِهِ ، اَلْعَامِلُوْنَ بِإِرَادَتِهِ ، اَلْفَائِزُوْنَ بِكَرَامَتِهِ ، اِصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهِ ، وَارْتَضَاكُمْ لِغَيْبِهِ ، وَاخْتَارَكُمْ لِسِرِّهِ ، وَاجْتَبَاكُمْ بِقُدْرَتِهِ ، وَأَعَزَّكُمْ بِهُدَاهُ ، وَخَصَّكُمْ بِبُرْهَانِهِ ، وَانْتَجَبَكُمْ لِنُوْرِهِ (بِنُوْرِهِ)، وَأَيَّدَكُمْ بِرُوْحِهِ ، وَرَضِيَكُمْ خُلَفَآءَ فِي أَرْضِهِ ، وَحُجَجاً عَلٰى بَرِيَّتِهِ ، وَأَنْصَاراً لِدِيْنِهِ ، وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ ، وَخَزَنَةً لِعِلْمِهِ ، وَمُسْتَوْدَعاً لِحِكْمَتِهِ ، وَتَرَاجِمَةً لِوَحْيِهِ ، وَأَرْكَاناً لِتَوْحِيْدِهِ ، وَشُهَدَآءَ عَلٰى خَلْقِهِ ،وَأَعْلاماً لِعِبَادِهِ ، وَمَنَاراً فِي بِلاَدِهِ ، وَأَدِلَّآءَ عَلٰى صِرَاطِهِ. عَصَمَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الزَّلَلِ ، وَآمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ ، وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ ، وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيراً ، فَعَظَّمْتُمْ جَلاَلَهُ ، وَأَكْبَرْتُمْ شَأْنَهُ ، وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهُ ، وَأَدَمْتُمْ ذِكْرَهُ ، وَوَكَّدْتُمْ مِيْثَاقَهُ ، وَأَحْكَمْتُمْ عَقْدَ طَاعَتِهِ ، وَنَصَحْتُمْ لَهُ فِي السِّرِّ وَالْعَلاَنِيَّةِ ، وَدَعَوْتُمْ اِلٰى سَبِيْلِهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ، وَبَذَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ فِي مَرْضَاتِهِ . وَصَبَرْتُمْ عَلٰى مَا أَصَابَكُمْ فِي جَنْبِهِ ، وَأَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ ، وَأَمَرْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَجَاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ ، حَتّٰى أَعْلَنْتُمْ دَعْوَتَهُ ، وَبَيَّنْتُمْ فَرَآئِضَهُ ، وَأَقَمْتُمْ حُدُوْدَهُ ، وَنَشَرْتُمْ شَرَايِعَ أَحْكَامِهِ ، وَسَنَنْتُمْ سُنَّتَهُ ، وَصِرْتُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْهُ اِلَى الرِّضٰا ، وَسَلَّمْتُمْ لَهُ الْقَضَآءَ ، وَصَدَّقْتُمْ مِنْ رُسُلِهِ مَنْ مَضٰى. فَالرَّاغِبُ عَنْكُمْ مَارِقٌ ، وَاللاَّزِمُ لَكُمْ لاَحِقٌ ، وَالْمُقَصِّرُ فِي حَقِّكُمْ زَاهِقٌ ، وَالْحَقُّ مَعَكُمْ وَفِيْكُمْ وَمِنْكُمْ وَاِلَيْكُمْ ، وَأَنْتُمْ أَهْلُهُ وَمَعْدِنُهُ ، وَمِيْرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكُمْ ، وَاِيَابُ الْخَلْقِ اِلَيْكُمْ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَيْكُمْ ، وَفَصْلُ الْخِطَابِ عِنْدَكُمْ ، وَاٰيَاتُ اللّٰهِ

Presented by Ziaraat.Com

لَدَيْكُمْ ، وَعِنْدَ آئِمَّةُ فِيْكُمْ ، وَنُوْرُهُ وَبُرْهانُهُ عِنْدَكُمْ ، وَأَمْرُهُ إِلَيْكُمْ. مَنْ والاكُمْ فَقَدْ والَى اللّٰهَ ، وَمَنْ عاداكُمْ فَقَدْ عادَ اللّٰهَ ، وَمَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ ، وَمَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ ، أَنْتُمُ الصِّراطُ الْأَقْوَمُ ، وَشُهَداءُ دارِ الْفَناءِ ، وَشُفَعاءُ دارِ الْبَقاءِ ، وَالرَّحْمَةُ الْمَوْصُوْلَةُ ، وَالْآيَةُ الْمَخْزُوْنَةُ ، وَالْأَمانَةُ الْمَحْفُوْظَةُ ، وَالْبابُ الْمُبْتَلى بِهِ النّاسُ. مَنْ أَتَيْكُمْ نَجى ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِكُمْ هَلَكَ ، إِلَى اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ، وَعَلَيْهِ تَدُلُّوْنَ ، وَبِهِ تُؤْمِنُوْنَ ، وَلَهُ تُسَلِّمُوْنَ ، وَبِأَمْرِهِ تَعْمَلُوْنَ ، وَ إِلى سَبِيْلِهِ تُرْشِدُوْنَ ، وَبِقَوْلِهِ تَحْكُمُوْنَ ، سَعْدَ مَنْ والاكُمْ ، وَهَلَكَ مَنْ عاداكُمْ ، وَخابَ مَنْ جَحَدَكُمْ ، وَضَلَّ مَنْ فارَقَكُمْ ، وَفازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ ، وَأَمِنَ مَنْ لَجَأَ إِلَيْكُمْ ، وَسَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ ، وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ . مَنِ اتَّبَعَكُمْ فَالْجَنَّةُ مَأْواهُ ، وَمَنْ خالَفَكُمْ فَالنّارُ مَثْواهُ ، وَمَنْ جَحَدَكُمْ كافِرٌ ، وَمَنْ حارَبَكُمْ مُشْرِكٌ ، وَمَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فِي أَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيْمِ ، أَشْهَدُ أَنَّ هٰذا سابِقٌ لَكُمْ فِيْما مَضى ، وَجارٍ لَكُمْ فِيْما بَقِيَ ، وَأَنَّ أَرْواحَكُمْ وَنُوْرَكُمْ وَطِيْنَتَكُمْ واحِدَةٌ ، طابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُها مِنْ بَعْضٍ. خَلَقَكُمُ اللّٰهُ أَنْواراً فَجَعَلَكُمْ بِعَرْشِهِ مُحْدِقِيْنَ ، حَتّٰى مَنَّ عَلَيْنا بِكُمْ ، فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوْتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ ، وَجَعَلَ صَلاتَنا (صَلَواتِنا) عَلَيْكُمْ ، وَما خَصَّنا بِهِ مِنْ وِلايَتِكُمْ ، طِيْباً لِخَلْقِنا وَطَهارَةً لِأَنْفُسِنا ، وَتَزْكِيَةً لَنا ، وَكَفّارَةً لِذُنُوْبِنا ، فَكُنّا عِنْدَهُ مُسَلِّمِيْنَ بِفَضْلِكُمْ ، وَمَعْرُوْفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنا إِيّاكُمْ. فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكُمْ أَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ ، وَأَعْلى مَنازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ ، وَأَرْفَعَ دَرَجاتِ الْمُرْسَلِيْنَ ، حَيْثُ لايَلْحَقُهُ لاحِقٌ ، وَلايَفُوْقُهُ فائِقٌ ، وَلايَسْبِقُهُ سابِقٌ ، وَلايَطْمَعُ فِي إِدْراكِهِ طامِعٌ ، حَتّٰى لايَبْقى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ ، وَلا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ ، وَلا صِدِّيْقٌ وَلا شَهِيْدٌ ، وَلا عالِمٌ وَلا جاهِلٌ ، وَلا دَنِيٌّ وَلا فاضِلٌ ، وَلا مُؤْمِنٌ صالِحٌ ، وَلا فاجِرٌ طالِحٌ ، وَلا

Presented by Ziaraat.Com

جَبّارٌ عَنيدٌ ، وَلا شَيطانٌ مَريدٌ ، وَلا خَلقٌ فيما بَينَ ذٰلِكَ شَهيدٌ اِلّا عَرَّفَهُم جَلالَةَ أَمرِكُم ، وَعِظَمَ خَطَرِكُم ، وَكِبَرَ شَأنِكُم ، وَتَمامَ نُورِكُم ، وَصِدقَ مَقاعِدِكُم ، وَثَباتَ مَقامِكُم ، وَشَرَفَ مَحَلِّكُم ، وَمَنزِلَتِكُم عِندَهُ ، وَكَرامَتَكُم عَلَيهِ ، وَخاصَّتَكُم لَدَيهِ ، وَقُربَ مَنزِلَتِكُم مِنهُ. بِأَبي أَنتُم وَأُمّي وَأَهلي وَمالي وَأُسرَتي ، أُشهِدُ اللّٰهَ وَأُشهِدُكُم أَنّي مُؤمِنٌ بِكُم ، وَبِما آمَنتُم بِهِ ، كافِرٌ بِعَدُوِّكُم وَبِما كَفَرتُم بِهِ ، مُستَبصِرٌ بِشَأنِكُم ، وَبِضَلالَةِ مَن خالَفَكُم ، مُوالٍ لَكُم وَلِأَولِيائِكُم ، مُبغِضٌ لِأَعدائِكُم وَمُعادٍ لَهُم ، سِلمٌ لِمَن سالَمَكُم ، وَحَربٌ لِمَن حارَبَكُم ، مُحَقِّقٌ لِما حَقَّقتُم ، مُبطِلٌ لِما أَبطَلتُم ، مُطيعٌ لَكُم ، عارِفٌ بِحَقِّكُم ، مُقِرٌّ بِفَضلِكُم ، مُحتَمِلٌ لِعِلمِكُم ، مُحتَجِبٌ بِذِمَّتِكُم ، مُعتَرِفٌ بِكُم ، مُؤمِنٌ بِإِيابِكُم ، مُصَدِّقٌ بِرَجعَتِكُم. مُنتَظِرٌ لِأَمرِكُم ، مُرتَقِبٌ لِدَولَتِكُم ، آخِذٌ بِقَولِكُم ، عامِلٌ بِأَمرِكُم ، مُستَجيرٌ بِكُم ، زائِرٌ لَكُم ، لائِذٌ عائِذٌ بِقُبورِكُم ، مُستَشفِعٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِكُم ، وَمُتَقَرِّبٌ بِكُم اِلَيهِ ، وَمُقَدِّمُكُم أَمامَ طَلِبَتي وَحَوائِجي ، وَإِرادَتي فِي كُلِّ أَحوالي وَأُمُوري ، مُؤمِنٌ بِسِرِّكُم وَعَلانِيَتِكُم ، وَشاهِدِكُم وَغائِبِكُم ، وَأَوَّلِكُم وَآخِرِكُم ، وَمُفَوِّضٌ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ اِلَيكُم ، وَمُسَلِّمٌ فِيهِ مَعَكُم ، وَقَلبي لَكُم مُسَلِّمٌ ، وَرَأيي لَكُم تَبَعٌ ، وَنُصرَتي لَكُم مُعَدَّةٌ ، حَتّى يُحيِيَ اللّٰهُ تَعالى دينَهُ بِكُم ، وَيَرُدَّكُم فِي أَيّامِهِ ، وَيُظهِرَكُم لِعَدلِهِ ، وَيُمَكِّنَكُم فِي أَرضِهِ. فَمَعَكُم مَعَكُم لا مَعَ غَيرِكُم ، آمَنتُ بِكُم ، وَتَوَلَّيتُ آخِرَكُم بِما تَوَلَّيتُ بِهِ أَوَّلَكُم ، وَبَرِئتُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِن أَعدائِكُم ، وَمِنَ الجِبتِ وَالطّاغوتِ وَالشَّياطينِ وَحِزبِهِمُ الظّالِمينَ لَكُم ، اَلجاحِدينَ لِحَقِّكُم ، وَالمارِقينَ مِن وِلايَتِكُم ، وَالغاصِبينَ لِإِرثِكُم ، اَلشّاكّينَ فيكُم ، اَلمُنحَرِفينَ عَنكُم ، وَمِن كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَكُم ، وَكُلِّ مُطاعٍ سِواكُم ، وَمِنَ الأَئِمَّةِ الَّذينَ يَدعُونَ اِلَى النّارِ. فَثَبَّتَنِيَ اللّٰهُ أَبَداً ما حَيِيتُ

Presented by Ziaraat.Com

عَلٰى مُوالاتِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَدِينِكُمْ، وَوَفِّقْنِي لِطَاعَتِكُمْ ، وَرَزَقْنِي شَفَاعَتَكُمْ ، وَجَعَلَنِي مِنْ خِيَارِ مَوالِيكُمْ ، اَلتّابِعِينَ لِمَا دَعَوْتُمْ اِلَيْهِ ، وَجَعَلَنِي مِمَّنْ يَقْتَصُّ اٰثارَكُمْ ، وَيَسْلُكُ سَبِيلَكُمْ ، وَيَهْتَدِي بِهُدايَكُمْ ، وَيُحْشَرُ فِي زُمْرَتِكُمْ ، وَيَكِرُّ فِي رَجْعَتِكُمْ ، وَيُمَلَّكُ فِي دَوْلَتِكُمْ ، وَيُشَرَّفُ فِي عافِيَتِكُمْ ، وَيُمَكَّنُ فِي أَيّامِكُمْ ، وَتَقِرُّ عَيْنُهُ غَداً بِرُؤْيَتِكُمْ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي وَمالِي ، مَنْ أَرادَ اللّٰهَ بَدَأَ بِكُمْ، وَمَنْ وَحَّدَهُ قَبِلَ عَنْكُمْ، وَمَنْ قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ . مَوالِيَّ لا اُحْصِي ثَنآئَكُمْ ، وَلا أَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ كُنْهَكُمْ ، وَمِنَ الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ ، وَأَنْتُمْ نُورُ الْأَخْيارِ ، وَهُداةُ الْأَبْرارِ ، وَحُجَجُ الْجَبّارِ ، بِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ ، وَبِكُمْ يَخْتِمُ اللّٰهُ ، وَبِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ، وَبِكُمْ يُمْسِكُ السَّمآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ اِلّا بِاِذْنِهِ ، وَبِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ ، وَيَكْشِفُ الضُّرَّ ، وَعِنْدَكُمْ ما نَزَلَتْ بِهِ رُسُلُهُ ، وَهَبَطَتْ بِهِ مَلآئِكَتُهُ ، وَ اِلى جَدِّكُمْ .

اگر امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی زیارت ہو تو "وَ اِلى جَدِّكُمْ" کی بجائے "وَ اِلى أَخِيكَ" کہو:

بُعِثَ الرُّوحُ الْأَمِينُ .اتاكُمُ اللّٰهُ ما لَمْ يُؤْتِ أَحَداً مِنَ الْعالَمِينَ ، طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيفٍ لِشَرَفِكُمْ ، وَبَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِطاعَتِكُمْ ، وَخَضَعَ كُلُّ جَبّارٍ لِفَضْلِكُمْ ، وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ ، وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِكُمْ ، وَفازَ الْفآئِزُونَ بِوِلايَتِكُمْ، بِكُمْ يُسْلَكُ اِلَى الرِّضْوانِ ، وَعَلى مَنْ جَحَدَ وِلايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمانِ .بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي وَمالِي ، ذِكْرُكُمْ فِي الذّاكِرِينَ ، وَأَسْمآؤُكُمْ فِي الْأَسْمآءِ ، وَأَجْسادُكُمْ فِي الْأَجْسادِ ، وَأَرْواحُكُمْ فِي الْأَرْواحِ ، وَأَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوسِ ، وَاٰثارُكُمْ فِي الْآثارِ ، وَقُبُورُكُمْ فِي الْقُبُورِ .فَما أَحْلى أَسْمآؤَكُمْ ، وَأَكْرَمَ أَنْفُسَكُمْ ، وَأَعْظَمَ شَأْنَكُمْ ، وَأَجَلَّ خَطَرَكُمْ ، وَأَوْفى عَهْدَكُمْ ، وَأَصْدَقَ وَعْدَكُمْ .كَلامُكُمْ نُورٌ ، وَأَمْرُكُمْ رُشْدٌ ، وَوَصِيَّتُكُمُ التَّقْوى ، وَفِعْلُكُمُ الْخَيْرُ ، وَعادَتُكُمُ الْاِحْسانُ ، وَسَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ ، وَشَأْنُكُمُ الْحَقُّ

Presented by Ziaraat.Com

وَالصِّدْقُ وَالرِّفْقُ ، وَقَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَحَتْمٌ ، وَرَأْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ وَحَزْمٌ ، اِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ أَوَّلَهُ وَأَصْلَهُ ، وَفَرْعَهُ وَمَعْدِنَهُ ، وَمَأْوِيهُ وَمُنْتَهاهُ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمّي وَنَفْسِي ، كَيْفَ أَصِفُ حُسْنَ ثَنآئِكُمْ ، وَأُحْصِي جَمِيْلَ بَلآئِكُمْ ، وَبِكُمْ أَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ ، وَفَرَّجَ عَنّا غَمَراتِ الْكُرُوْبِ ، وَأَنْقَذَنا مِنْ شَفا جُرُفِ الْهَلَكاتِ وَمِنَ النّارِ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمّي وَنَفْسِي ، بِمُوالاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعالِمَ دِيْنِنا ، وَأَصْلَحَ ما كانَ فَسَدَ مِنْ دُنْيانا ، وَبِمُوالاتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ ، وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ ، وَائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ ، وَبِمُوالاتِكُمْ تُقْبَلُ الطّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ ، وَلَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْواجِبَةُ ، وَالدَّرَجاتُ الرَّفِيْعَةُ ، وَالْمَقامُ الْمَحْمُوْدُ وَالْمَكانُ الْمَعْلُوْمُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، وَالْجاهُ الْعَظِيْمُ ، وَالشَّأْنُ الْكَبِيْرُ ، وَالشَّفاعَةُ الْمَقْبُوْلَةُ. رَبَّنا اٰمَنّا بِما أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِيْنَ ، رَبَّنا لاتُزِغْ قُلُوْبَنا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنا ، وَهَبْ لَنا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ، اِنَّكَ أَنْتَ الْوَهّابُ ، سُبْحانَ رَبِّنا اِنْ كانَ وَعْدُ رَبِّنا لَمَفْعُوْلاً يا وَلِيَّ اللّٰهِ ، اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوْباً لايَأْتِي عَلَيْها اِلّا رِضاكُمْ ، فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكُمْ عَلى سِرِّهِ ، وَاسْتَرْعاكُمْ أَمْرَ خَلْقِهِ ، وَقَرَنَ طاعَتَكُمْ بِطاعَتِهِ ، لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوْبِي ، وَكُنْتُمْ شُفَعآئِي ، فَاِنّي لَكُمْ مُطِيْعٌ ، مَنْ أَطاعَكُمْ فَقَدْ أَطاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ عَصاكُمْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، وَمَنْ أَحَبَّكُمْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ ، وَمَنْ أَبْغَضَكُمْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ. اَللّٰهُمَّ اِنّي لَوْ وَجَدْتُ شُفَعآءَ أَقْرَبَ اِلَيْكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَخْيارِ ، اَلْأَئِمَّةِ الْأَبْرارِ ، لَجَعَلْتُهُمْ شُفَعآئِي ، فَبِحَقِّهِمُ الَّذِي أَوْجَبْتَ لَهُمْ عَلَيْكَ ، أَسْئَلُكَ أَنْ تُدْخِلَنِي فِي جُمْلَةِ الْعارِفِيْنَ بِهِمْ وَبِحَقِّهِمْ ، وَفِي زُمْرَةِ الْمَرْحُوْمِيْنَ بِشَفاعَتِهِمْ ، اِنَّكَ أَرْحَمُ الرّاحِمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطّاهِرِيْنَ ، وَسَلَّمَ كَثِيْراً ، وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.[1]

۱۔ مفاتیح الجنان: ۱۰۷۱، مزار آقا جمال خوانساری: ۶۰

Presented by Ziaraat.Com

زیارت امین اللہ اور اس کی فضیلت

ہم نے یہاں زیارت امین اللہ کو چند وجوہات کی بنا پر بیان کیا ہے:

۱۔حضرت امام باقر علیہ السلام سے ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

ہمارے شیعوں میں سے جب بھی کوئی اس دعا (زیارت امین اللہ) کو امیر المؤمنین علیہ السلام یا ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کی قبر مطہر کے پاس پڑھے تو بلا شک وشبہ حتمی طور پر اس کی دعا نور کے صندوقچہ میں اوپر جاتی ہے اور قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پیش ہوتی ہے۔

۲۔یہ زیارت ان زیارات میں سے ہے جسے حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ الشریف نے خود پڑھا ہے جیسا کہ حاج علی بغدادی کے آنحضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کے واقعہ میں اس کی تصریح ہوئی ہے۔

۳۔امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے حاج علی بغدادی سے ملاقات کے واقعہ میں تصریح وتاکید فرمائی ہے کہ یہ زیارت افضل ترین زیارت ہے۔

مذکورہ واقعہ سے جو اہم نکتہ استفادہ کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ زیارت، زیارت جامعہ میں سے ہے اور جو اہلبیت اطہار علیہم السلام کے تمام حرم میں پڑھی جاتی ہے جیسے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے یہ زیارت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے حرم میں قرائت فرمائی۔یہ نکتہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت میں صراحت سے بیان ہوا ہے۔

مرحوم محدث قمیؒ کہتے ہیں: یہ ایک معتبر زیارت ہے کہ جو دعاؤں اور زیارات کی تمام کتابوں میں نقل ہوئی ہے۔

علامہ مجلسیؒ نے اس زیارت کے بارے میں فرمایا ہے: یہ زیارت متن اور سند کے اعتبار سے بہترین زیارت ہے اور اس زیارت کو تمام روضوں پر پڑھنا چاہئے۔چنانچہ معتبر سندوں سے جابر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا:

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے گئے اور قبر مطہر کے ساتھ کھڑے ہو کر گریہ کیا اور پھر یوں زیارت پڑھی:

اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا أَمِيْنَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ ، وَحُجَّتَهُ عَلٰى عِبادِهِ ،(اَلسَّلامُ عَلَيْکَ يا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ)[1] أَشْهَدُ أَنَّکَ جاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهادِهِ ، وَعَمِلْتَ بِکِتابِهِ ، وَاتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ ، حَتّٰى دَعاکَ اللّٰهُ اِلٰى جِوارِهِ ، فَقَبَضَکَ اِلَيْهِ بِاخْتِيارِهِ ، وَأَلْزَمَ أَعْدائَکَ الْحُجَّةَ ، مَعَ ما لَکَ مِنَ الْحُجَجِ الْبالِغَةِ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهِ. اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسِي مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِکَ ، راضِيَةً بِقَضائِکَ ، مُوْلَعَةً بِذِکْرِکَ وَدُعائِکَ ، مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أَوْلِيائِکَ ، مَحْبُوْبَةً فِي أَرْضِکَ وَسَمائِکَ ، صابِرَةً عَلٰى نُزُوْلِ بَلائِکَ، شاکِرَةً لِفَواضِلِ نَعْمائِکَ ، ذاکِرَةً لِسَوابِغِ الائِکَ ، مُشْتاقَةً اِلٰى فَرْحَةِ لِقائِکَ ، مُتَزَوِّدَةً التَّقْوٰى لِيَوْمِ جَزائِکَ ، مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ أَوْلِيائِکَ ، مُفارِقَةً لِأَخْلاقِ أَعْدائِکَ ، مَشْغُوْلَةً عَنِ الدُّنْيا بِحَمْدِکَ وَثَنائِکَ .

پھر آپؑ نے اپنا رخسار مبارک قبر مطہر پر رکھا اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَ الْمُخْبِتِيْنَ اِلَيْکَ وَالِهَةٌ ، وَسُبُلَ الرّاغِبِيْنَ اِلَيْکَ شارِعَةٌ ، وَأَعْلامَ الْقاصِدِيْنَ اِلَيْکَ واضِحَةٌ ، وَأَفْئِدَةَ الْعارِفِيْنَ مِنْکَ فازِعَةٌ ، وَأَصْواتَ الدّاعِيْنَ اِلَيْکَ صاعِدَةٌ ، وَأَبْوابَ الْاِجابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ ، وَدَعْوَةَ مَنْ ناجاکَ مُسْتَجابَةٌ وَتَوْبَةَ مَنْ أَنابَ اِلَيْکَ مَقْبُوْلَةٌ ، وَعَبْرَةَ مَنْ بَکٰى مِنْ خَوْفِکَ مَرْحُوْمَةٌ ، وَالْاِغاثَةَ لِمَنِ اسْتَغاثَ بِکَ مَوْجُوْدَةٌ ، وَالْاِعانَةَ لِمَنِ اسْتَعانَ بِکَ مَبْذُوْلَةٌ ، وَعِداتِکَ لِعِبادِکَ مُنْجَزَةٌ ، وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقالَکَ مُقالَةٌ ، وَأَعْمالَ الْعامِلِيْنَ لَدَيْکَ مَحْفُوْظَةٌ ، وَأَرْزاقَکَ اِلَى الْخَلائِقِ مِنْ لَدُنْکَ نازِلَةٌ ،وَعَوائِدَ الْمَزِيْدِ اِلَيْهِمْ واصِلَةٌ ، وَذُنُوْبَ

۱۔ زیارت کا یہ فقرہ حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے حرم میں پڑھا جاتا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

وَذُنُوْبَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ مَغْفُوْرَةٌ ، وَحَوآئِجَ خَلْقِكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ ، وَجَوآئِزَ السَّآئِلِيْنَ عِنْدَكَ مُوَفَّرَةٌ ، وَعَوآئِدَ الْمَزِيْدِ مُتَوَاتِرَةٌ ، وَمَوَآئِدَ الْمُسْتَطْعِمِيْنَ مُعَلَّةٌ ، وَمَنَاهِلَ الظِّمْآءِ مُتْرَعَةٌ. أَللّٰهُمَ فَاسْتَجِبْ دُعآئِي، وَاقْبَلْ ثَنَآئِي ، وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَوْلِيَآئِي ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ، اِنَّكَ وَلِيُّ نَعْمَآئِي، وَمُنْتَهَى مُنَايَ ، وَغَايَةُ رَجَآئِي فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ .

کتاب ''کامل الزیارات'' میں اس زیارت کے بعد یہ فقرات بھی بیان کئے گئے ہیں:

أَنْتَ اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ ، اِغْفِرْ لِأَوْلِيَآئِنَا ، وَكُفَّ عَنَّا أَعْدَآئَنَا ، وَاشْغَلْهُمْ عَنْ أَذَانَا ، وَأَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا الْعُلْيَا ، وَأَدْحِضْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلٰى ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

پھر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

ہمارے شیعوں میں سے جو بھی یہ زیارت و دعا حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام یا ائمہ اطہار علیہم السلام میں سے کسی کی قبر مطہر پر پڑھے خداوند اس زیارت اور دعا کو نامۂ اعمال میں نور سے درج کرے گا اور اس پر حضرت محمد کی مہر ہوگی اور وہ اسی طرح محفوظ ہو جائے گا اور اسے قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے حوالہ کر دیا جائے گا اور یہ عمل کرنے والے کا بشارت و کرامت کے ساتھ استقبال کریں گے۔ انشاء اللہ [1]

۱۔ مفاتیح الجنان: ۶۹۸، مصباح المتہجد: ۷۳۸، مصباح الزائر: ۴۷۴، مزار آقا جمال خوانساری: ۹۸ (کچھ فرق کے ساتھ)

Presented by Ziaraat.Com

زیارت وارث[1]

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ نُوحٍ نَبِیِّ اللّٰهِ ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ اِبْراهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ،اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ،اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ ،اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰهِ ،اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا وارِثَ أَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیِّ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی،اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰی،اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ،اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ خَدِیْجَةَ الْکُبْرٰی،اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یا ثارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرِ. أَشْهَدُ أَنَّ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلٰوةَ، وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَهَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ،وَأَطَعْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَتّٰی أَتاکَ الْیَقِیْنُ، فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْکَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً ظَلَمَتْکَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِهِ.

یا مَوْلایَ یا أَبا عَبْدِاللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّکَ کُنْتَ نُوْراً فِي الْأَصْلابِ الشّامِخَةِ وَالْأَرْحامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْکَ الْجاهِلِیَّةُ بِأَنْجاسِها، وَلَمْ تُلْبِسْکَ مِنْ مُدْلَهِمّاتِ ثِیابِها، وَأَشْهَدُ أَنَّکَ مِنْ دَعائِمِ الدِّیْنِ وَأَرْکانِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ الْإِمامَ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّکِيُّ الْهادِيُ الْمَهْدِيُّ، وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِکَ کَلِمَةُ التَّقْوٰی، وَأَعْلامُ الْهُدٰی، وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی،وَالْحُجَّةُ عَلٰی أَهْلِ الدُّنْیا. وَأُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلائِکَتَهُ وَأَنْبِیائَهُ وَرُسُلَهُ أَنِّي بِکُمْ مُؤْمِنٌ، وَبِإِیابِکُمْ مُوْقِنٌ، بِشَرائِعِ دِیْنِي، وَخَواتِیْمِ عَمَلِي، وَقَلْبِي لِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ، وَأَمْرِي لِأَمْرِکُمْ مُتَّبِعٌ، صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی أَرْواحِکُمْ،

۱۔ حرم مطہر کاظمین علیہما السلام میں مرحوم حاج علی بغدادی کے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں شرفیاب ہونے کے واقعہ میں ہے کہ آنحضرتؑ نے زیارت امین اللہ کے بعد زیارت وارث قرائت فرمائی۔

Presented by Ziaraat.Com

وَعَلٰی أَجْسَادِکُمْ وَعَلٰی أَجْسَامِکُمْ، وَعَلٰی شَاهِدِکُمْ وَعَلٰی غَائِبِکُمْ، وَعَلٰی ظَاهِرِکُمْ وَعَلٰی بَاطِنِکُمْ.

پھر اپنے کو قبر مطہر پر گرا دیں، اسے بوسہ دیں اور کہیں:

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا أَبَاعَبْدِاللّٰهِ، لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ، وَجَلَّتِ الْمُصِيْبَةُ بِکَ عَلَيْنَا وَعَلٰی جَمِيْعِ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، فَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَهَيَّأَتْ لِقِتَالِکَ. يَا مَوْلَايَ يَا أَبَاعَبْدِاللّٰهِ، قَصَدْتُ حَرَمَکَ، وَأَتَيْتُ إِلٰی مَشْهَدِکَ، أَسْئَلُ اللّٰهَ بِالشَّأْنِ الَّذِي لَکَ عِنْدَهُ، وَبِالْمَحَلِّ الَّذِي لَکَ لَدَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ يَجْعَلَنِي مَعَکُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

پھر سرہانے کے پاس کھڑے ہو کر کسی بھی سورہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھیں، نماز کے بعد کہیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي صَلَّيْتُ وَرَکَعْتُ وَسَجَدْتُ لَکَ، وَحْدَکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ، لِأَنَّ الصَّلٰوةَ وَالرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ لَايَکُوْنُ إِلَّا لَکَ، لِأَنَّکَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي أَفْضَلَ السَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ، وَارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ. أَللّٰهُمَّ وَهَاتَانِ الرَّکْعَتَانِ هَدِيَّةٌ مِنِّي إِلٰی مَوْلَايَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ، وَتَقَبَّلْ مِنِّي، وَأْجُرْنِي عَلٰی ذٰلِکَ بِأَفْضَلِ أَمَلِي وَرَجَائِي فِيْکَ وَفِي وَلِيِّکَ، يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ.

اس کے بعد حضرت کی قبر کے پائے مبارک کی جانب جائیں اور حضرت علی اکبر علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہوں اور کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَابْنَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الشَّهِيْدُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ، لَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْکَ،

Presented by Ziaraat.Com

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ.

پھر قبر مطہر سے مس ہوں، اسے بوسہ دیں اور کہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ، لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِيبَةُ، وَجَلَّتِ الرَّزِيَّةُ بِكَ عَلَيْنا وَعَلٰى جَمِيعِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَأَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ.

پھر حضرت علی اکبر علیہ السلام کے پائے مبارک کی طرف موجود دروازے سے باہر جائیں اور شہداء کربلا کی قبر کی طرف رخ کر کے کہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَوْلِيآءَ اللّٰهِ وَأَحِبّآئَهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَصْفِيآءَ اللّٰهِ وَأَوِدّآئَهُ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ دِيْنِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ فاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسآءِ الْعالَمِيْنَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَلِيِّ النّاصِحِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَاُمّي، طِبْتُمْ وَطابَتِ الْأَرْضُ الَّتِي فِيْها دُفِنْتُمْ، وَفُزْتُمْ فَوْزاً عَظِيْماً، فَيا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوْزُ مَعَكُمْ.

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کے سرہانے واپس آئیں اور جتنا ممکن ہو سکے اپنے لئے، اپنے اہل وعیال کے لئے، والدین کے لئے، بھائیوں کے لئے دعا کریں اس لئے کہ اس مقدس روضۂ اطہر میں کوئی دعا اور کوئی سوال رد نہیں ہوتا۔

آپ نے اس کتاب میں جو نمازیں، دعائیں اور زیارتیں پڑھیں بندۂ حقیر نے انہیں پروردگار عالم کی توفیق اور حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی برکت سے تالیف کیا۔

عبدالفانی

سید مرتضیٰ مجتہدی سیستانی

۱۔ مفاتیح الجنان: ۸۴۹

Presented by Ziaraat.Com

منابع ومصادر کتاب

قرآن کریم

(الف)

ابواب الجنّات فی آداب الجمعات :

تألیف: آیۃ اللہ سید تقی موسوی اصفہانی، مؤسسہ الامام المہدی

الاحتجاج:

تألیف: احمد بن علی طبرسی، مکتبہ مصطفوی۔قم

ادب الزائر:

تألیف: مرحوم علامہ امینیؒ: ۔نجف اشرف

اربعۃ ایّام:

تألیف: مرحوم میرداماد۔قم

اصول کافی:

تالیف: محدث مرحوم کلینیؒ، دارالکتب الاسلامیہ۔تہران

اقبال الاعمال:

تألیف: سید ابن طاؤسؒ، مؤسسہ مطبوعاتی اعلمی ۔بیروت

Presented by Ziaraat.Com

الأمان من اخطار الاسفار والازمان:

تألیف: سید ابن طاؤس، مؤسسہ آل البیت علیہم السلام۔قم

(ب)

الباقیات الصالحات:

تألیف: مرحوم محدث قمی، علمی۔تہران

بحارالانوار:

تألیف: علامہ سید باقر مجلسیؒ، منشورات مکتبہ اسلامیہ۔تہران

بشارة الاسلام:

تألیف: سید مصطفیٰ کاظمی، منشورات مکتبۂ حیدریہ۔نف اشرف

البلد الأمین:

تألیف: شیخ ابراہیم کفعمیؒ، مؤسسہ أعلمی۔بیروت

(ت)

تبصرة الولي:

تألیف: علامہ سید ہاشم بحرانی، مؤسسہ معارف اسلامی۔قم

التحفة الرضوية فی مجرّبات الامامیّة:

تألیف: محمد رضی رضوی۔تہران

تحفۂ طوسیہ:

تألیف: مرحوم محدث قمیؒ، انتشارات فؤاد۔تہران

التشریف بالمنن المعروف بالملاحم والفتن:

تألیف: سید بن طاؤسؒ، نشر مؤسسہ صاحب الأمر۔قم

Presented by Ziaraat.Com

تکالیف الأنام في غیبة الامام:

تألیف :علی اکبر ہمدانی ،انتشارات بدر۔تہران

(ث)

ثواب الأعمال:

تألیف :شیخ صدوقؒ ،منشورات مطبعۂ حیدریہ۔نجف اشرف

(ج)

جمال الأسبوع:

تألیف :سید بن طاؤسؒ ،مؤسسہ آفاق۔تہران

جنّات الخلود :

تألیف :امامی خاتون آبادی، چاپ سنگی۔تہران

جنّة المأویٰ:

تألیف :مرحوم محدث نوریؒ ،منشورات مکتبۂ اسلامیہ۔تہران

(و)

دار السلام:

تألیف :شیخ محمود عراقی ،منشورات مکتبۂ اسلامیہ۔تہران

دار السلام فیما یتعلق بالرؤیا والمنام:

تألیف :مرحوم محدث نوریؒ ،انتشارات معارف اسلامی ۔قم

الدعوات:

تألیف :قطب الدین راوندی ،مؤسسۂ الامام المہدی۔قم

Presented by Ziaraat.Com

دلائل الامامة:

تألیف: محدث ابی جعفر محمد بن جریر بن رستم طبری، مؤسسہ بعثت ۔قم

(ز)

زاد المعاد:

تألیف: علامہ مجلسیؒ، مکتبۂ اسلامیہ ۔تہران

الزيارة والبشارة:

تألیف: آیت اللہ سید احمد مستنبط، مطبعۂ جدید الغریؑ ۔نجف

(ص)

الصحيفة الصادقية:

تألیف: آیۃ اللہ شیخ احمد بحرانی قطیفی، تحقیق دار المصطفیٰ ۔قم

(ع)

العبقريّ الحسان:

تألیف: آیت اللہ شیخ علی اکبر نہاوندی، انتشارات دبستانی ۔تہران

علة الداعي:

تألیف: علامہ احمد بن فہد حلیؒ، منشورات مکتبۂ وجدانی ۔قم

العدد القويّة:

تألیف: علی بن یوسف حلی، منشورات کتابخانہ آیت اللہ مرعشی ۔قم

عملة الزائر:

تألیف: آیت اللہ سید حیدر حسنی کاظمی، منشورات دار التعارف ۔بیروت

Presented by Ziaraat.Com

(غ)

الغدیر:

تألیف: علامہ امینیؒ، منشورات کتابخانہ عمومی امیر المؤمنین علیہ السلام۔ تہران

الغیبة:

تألیف: ابوجعفر محمد طوسی، منشورات کتاب فروشی بصیرتی۔ قم

(ف)

فتح الابواب:

تألیف: سید بن طاؤسؒ، مؤسسہ آل البیت علیہم السلام۔ قم

فرحة الغري:

تألیف: عبدالکریم بن طاؤس، مطبعۂ حیدریہ۔ نجف اشرف

الفقه المنسوب للامام الرضا علیه السلام:

تحقیق مؤسسہ آل البیت علیہم السلام، عالمی کانفرنس امام رضا علیہ السلام۔ مشہد مقدس

فلاح السائل:

تألیف: سید بن طاؤس: منشورات دار الاسلامیہ۔ بیروت

(ق)

قصص الانبیاء:

تألیف: قطب الدین راوندی، نشر الہادی۔ قم

(ک)

کامل الزیارات:

تألیف: محدث جعفر بن محمد بن قولویہؒ، نشر الفقاہة۔ قم

Presented by Ziaraat.Com

الکلم الطیب:

تألیف: سید علی خان مدنی، مکتبۂ نجاح۔تہران

کمال الدین:

تألیف: شیخ صدوقؒ: منشورات دار الکتب اسلامیہ۔تہران

(م)

المجموع الرائق من ازهار الحدائق:

تألیف: سید ہبۃ اللہ موسوی، وزارت ارشاد۔تہران

المختار من کلمات الامام المهدی:

تألیف: آیت اللہ شیخ محمد غروی۔قم

المزار الکبیر:

تألیف: ابوعبداللہ محمد بن جعفر مشہدی، نشر قیوم۔قم

المزار:

تألیف: مرحوم شیخ مفیدؒ، مؤسسہ الامام المہدی۔قم

المزار:

تألیف: شہید اوّل، مؤسسہ معارف اسلامی۔قم

مزار:

تألیف: آقا جمال خوانساری۔قم

مستدرک الوسائل:

تالیف: مرحوم محدث نوری: تحقیق مؤسسہ آل البیت علیہم السلام۔قم

Presented by Ziaraat.Com

المصباح:
تألیف: ابراہیم عاملی کفعمیؒ، منشورات مؤسسۂ اعلمی۔ بیروت
مصباح الزائر:
تألیف: سید بن طاؤسؒ، مؤسسہ آل البیت علیہم السلام۔ قم
مصباح المتهجد:
تألیف: شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد طوسیؒ، مؤسسہ فقہ الشیعہ۔ بیروت
معادن الحكمة:
تألیف: محدث محمد بن فیض کاشانی، مؤسسہ نشر اسلامی۔ قم
مفاتح الغيب:
تألیف: علامہ مجلسیؒ، آستان قدس رضوی، مشہد مقدس
مفاتيح الجنان:
تألیف: مرحوم محدث قمیؒ، مؤسسہ علمی۔ تہران
مفتاح الجنّات:
تألیف: آیت اللہ سید محسن امین، دار التعارف۔ بیروت
مفتاح الفلاح:
تألیف: بہاء الدینی عاملیؒ، مؤسسہ نشر اسلامی۔ قم
المقام الأسنى:
تألیف: شیخ ابراہیم کفعمی، مؤسسہ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف۔ قم
مكارم الأخلاق:
تألیف: محدث شیخ حسن بن فضل طبرسیؒ، منشورات مؤسسہ نشر اسلامی۔ قم

Presented by Ziaraat.Com

مکیال المکارم في فوائد الدعاء للقائم:

تألیف: آیت اللہ سید محمد تقی موسوی اصفہانی، مؤسسہ الامام المہدی۔قم

المنتخب:

تألیف: فخر الدین طریحی، منشورات شریف رضی۔قم

منہاج العارفین:

تألیف: محمد حسن سمنانی، مکتبہ محمودی۔تہران

مہج الدعوات:

تألیف: سید بن طاؤسؒ، دار الکتب اسلامیۃ۔تہران

(ن)

نجم الثاقب:

تألیف: مرحوم محدث نوریؒ، انتشارات مسجد مقدس جمکران۔قم

نزہۃ الزاہد:

تألیف: اہل قلم۔قم

Presented by Ziaraat.Com

فہرست مطالب

حرف مترجم ۷

مقدمہ

اہم نکتہ ۱۸
عقلی اور روائی دلیلوں کی رو سے دعا کی ترغیب ۲۱
آداب دعا ۲۵
دعا پڑھنے میں مداومت کی اہمیت ۴۱
دعا کی قبولیت میں یقین کی اہمیت ۴۲
یقین اور اس کے حیرت انگیز آثار ۴۵
امام زمانہؑ کے لئے دعا ضروری ہے ۴۸
کائنات کی سب سے مظلوم ہستی ۵۲
مرحوم حاجی شیخ رجب علی خیاط کی ایک نصیحت ۵۴
مرحوم شیخ حسن علی اصفہانی کا ایک اہم تجربہ ۵۵
امام زمانہؑ کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنے والے کے لئے آنحضرتؑ کی دعا ۵۸
امام زمانہؑ کے ظہور میں تعجیل کے لئے مجالس دعا کا انعقاد ۶۲
حضرت امام مہدیؑ سے مخصوص مقامات ۶۴

Presented by Ziaraat.Com

مسجد کوفہ کی فضیلت ۶۶
مسجد سہلہ کی فضیلت ۶۷
مسجد مقدس جمکران ۶۹
زمانۂ غیبت کے فرائض پر توجہ ۷۵
امام زمانہؑ کی غیبت کا عادی ہو جانا ۷۷
اپنی فکری روش تبدیل کریں ۷۹
کائنات کے امیر کی جانب ۸۱
حضرت بقیۃ اللہ ارواحنافداہ کی طرف توجہ ۸۸
انتظار ۹۲
ظہور کا انتظار یا ظہور کا اعتقاد؟! ۹۸
معرفت یا راہِ انتظار ۹۹
احساس حضور یا معرفت کی علامت ۱۰۱
حضور کے معنی کیا ہیں؟ ۱۰۷
اہل بیتؑ کے کلمات میں امام زمانہؑ کی عظمت ۱۰۸

پہلا باب

نمازیں

امام زمانہؑ کی نماز ۱۲۹
امام زمانہؑ کی دوسری نماز ۱۳۰
مسجد مقدس جمکران کی نماز ۱۳۱

Presented by Ziaraat.Com

امام زمانہؑ سے مخصوص مقام حلہ و نعمانیہ میں آنحضرتؑ کی نماز ۱۳۲
حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے امام زمانہؑ سے منسوب ایک اور نماز ۱۳۳
حضرت امام زمانہؑ کے لئے نماز اور دعا توجہ ۱۳۴
اہم مشکلات کے حل کے لئے نماز اور دعاء فرج ۱۳۶
امام زمانہؑ کے لئے نماز استغاثہ ۱۴۳
امام زمانہؑ کی خدمت میں نماز ہدیہ ۱۴۵
پنجشنبہ کے دن امام زمانہؑ کو نماز ہدیہ کرنا ۱۴۶
شب جمعہ اور روز جمعہ امام زمانہؑ کے لئے نماز استغاثہ ۱۴۷
دوسرے طریقہ سے نماز استغاثہ ۱۴۸
شب جمعہ میں امام زمانہؑ کی نماز ۱۴۹
امام زمانہؑ کی دوسری نماز ۱۵۱
ستائیس رجب کے دن کی نماز ۱۵۱
شب نیمہ شعبان کی نماز ۱۵۲
شب نیمہ شعبان کی دوسری نماز ۱۵۳

دوسرا باب

قنوت میں پڑھی جانے والی دعائیں

امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے نمازوں کے قنوت میں دعا ۱۵۹
دنیا سے ظلم و ستم کے خاتمہ کے لئے حضرت امام سجاد علیہ السلام کا قنوت ۱۶۰
حضرت امام باقر علیہ السلام کا قنوت ۱۶۱

Presented by Ziaraat.Com

حضرت امام رضا علیہ السلام کا قنوت ۱۶۳
حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا قنوت ۱۶۴
حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی قنوت میں دوسری دعا ۱۶۵
حضرت امام ہادی علیہ السلام کا قنوت ۱۶۶
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی قنوت میں دعا ۱۶۷
امام زمانہؑ کی دعا قنوت ۱۷۵
امام زمانہؑ کی قنوت میں دوسری دعا ۱۷۶
امام زمانہؑ کی قنوت میں تیسری دعا ۱۷۸
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے نماز جمعہ کے قنوت میں دعا ۱۷۹

تیسرا باب

نماز کے بعد کی دعائیں

نماز صبح کے بعد کی دعا ۱۸۳
ظہور امام زمانہؑ کے لئے ہر واجب نماز کے بعد کی دوسری دعا ۱۸۴
امام زمانہؑ کی زیارت کے لئے دعائے تشرف ۱۸۵
امام زمانہؑ کے دیدار کی دعا ۱۸۶
نماز صبح کے بعد کی دعا ۱۸۷
حضرت امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی دعا ۱۸۸
حضرت امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی دوسری دعا ۱۸۹
حضرت امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے نماز صبح کے بعد کی ایک اور دعا ۱۸۹

Presented by Ziaraat.Com

شدید مشکلات سے نجات کے لئے حضرت امام زمانہؑ کی دعائیں ۱۹۰
ہر روز صبح اور ظہر کی نماز کے بعد حضرت امام زمانہؑ کے لئے دعا ۱۹۳
ہر روز ظہر کی نماز کے بعد حضرت امام زمانہؑ کے لئے دعا ۱۹۴
حضرت امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے عصر کی نماز کے بعد دعا ۱۹۷
نماز شب کی پہلی دو رکعتوں کے بعد امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۱۹۹
نماز شب کی چوتھی کے بعد امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۰۱

چوتھا باب

ایام ہفتہ کی دعائیں

روز پنجشنبہ امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۰۵
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے روز پنجشنبہ عصر سے روز جمعہ کے آخر تک صلوات ۲۰۶
شب جمعہ امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۰۶
دعائے علوی مصری کا واقعہ ۲۰۷
امام زمانہؑ سے منقول دعاء علوی مصری ۲۰۹
جمعہ کا دن، امام زمانہؑ کا دن ۲۲۶
دعائے ندبہ کی فضیلت ۲۲۷
دعائے ندبہ ۲۳۰
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے جمعہ کے دن نماز صبح کے بعد کی دعا ۲۳۸
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے جمعہ کے دن دعا ۲۳۹
ظہور امام زمانہؑ کے لئے جمعہ کے دن دوسری دعا ۲۳۹

Presented by Ziaraat.Com

نماز جمعہ کے بعد پڑھی جانے والی صلوات ۲۴۰
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۴۰
ضراب اصفہانی کی صلوات کا واقعہ ۲۴۱
صلوات ضرّاب اصفہانی ۲۴۷
امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا و صلوات ۲۵۰
ہر شب جمعہ سورہ بنی اسرائیل پڑھنے کی فضیلت ۲۵۱

پانچواں باب

ہر مہینہ کی دعا

روز عاشورا ظہر کے وقت امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۲۵۵
عاشورا کے دن کی دوسری دعا ۲۶۱
امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے منقول ماہ رجب کے ایام کی دعا ۲۶۲
امام زمانہؑ سے منقول ماہ رجب کے ایام کی دوسری دعا ۲۶۴
ماہ رجب کے ایام کی تیسری دعا ۲۶۵
تیسری شعبان کی دعا ۲۶۸
شب پندرہ شعبان کی فضیلت ۲۶۹
شب پندرہ شعبان کی دعا ۲۷۱
پندرہ شعبان کی رات دعائے خضر علیہ السلام پڑھنے کی فضیلت ۲۷۲
دعائے افتتاح ۲۷۳
ماہ رمضان میں ہر نماز کے بعد امام زمانہؑ کے لئے دعا ۲۷۸

Presented by Ziaraat.Com

ظہور امام زمانہؑ کے لئے تیرہویں ماہ رمضان کی دعا ۲۷۹
تیرہویں ماہ رمضان کی دوسری دعا ۲۸۰
ماہ رمضان میں عجیب آواز کے واقع ہونے کے وقت کی دعا ۲۸۳
ظہور امام زمانہؑ کے لئے اٹھارہویں ماہ رمضان کی دعا ۲۸۴
ظہور امام زمانہؑ کے لئے ماہ رمضان کی تیئسویں رات کی دعا ۲۸۵
ظہور امام زمانہؑ کے لئے ماہ رمضان کی تیئسویں رات کی دوسری دعا ۲۸۶
ظہور امام زمانہؑ کے لئے ماہ رمضان کی تیئسویں رات کی تیسری دعا ۲۸۷
عید فطر کے دن امام زمانہؑ کی نسبت شیعوں کا ادب واحترام ۲۸۸
عید غدیر کے دن کی دعا ۲۹۰
امام زمانہؑ کی تسبیح ۲۹۴

چھٹا باب

وہ دعائیں جو ایام ہفتہ سے مخصوص نہیں ہیں

دعائے عہد ۲۹۷
حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کا معنی ۲۹۹
دوسری دعائے عہد ۳۰۲
غیبت کے زمانے کی دعا ۳۰۴
ایک دوسری روایت کے مطابق غیبت کے زمانے کی دعا ۳۰۷
غیبت کے زمانے میں دعائے معرفت ۳۱۲
غیبت کے زمانے میں دوسری دعا ۳۱۷

Presented by Ziaraat.Com

غیبت کے زمانے میں ایک اور دعا ۳۱۸
غیبت کے زمانے میں دعائے غریق ۳۱۹
غیبت کے زمانے سے مناسب دعا ۳۲۰
آخری زمانے کے فتنوں سے نجات کی دعا ۳۲۰
دنیا سے ظلم وستم کے خاتمہ کے لئے امام محمد تقی علیہ السلام کی دعا ۳۲۱
دجّال کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا ۳۲۲
دعائے فرج (الهي عظُم البلاء) ۳۲۶
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حرم میں امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۳۲۷
ظہور امام زمانہؑ کے لئے سجدۂ شکر میں دعا ۳۲۸
چھینک آنے کے وقت کی دعا ۳۲۹
امام زمانہؑ سے مخصوص وقت میں دعاء سفر ۳۲۹
دن کے بارہویں حصہ میں امام زمانہؑ کے ظہور کے لئے دعا ۳۳۱
امام زمانہؑ سے مخصوص وقت کی دوسری دعا ۳۳۳
امام زمانہؑ پر صلوات ۳۳۶
نمازوں کے آغاز میں امام زمانہؑ سے منقول دعا ۳۳۷
حضرت صاحب الامرؑ کی دعا ۳۳۸
دعائے سہم اللیل ۳۳۹
امام زمانہؑ سے دوسری دعا ۳۴۰
امام زمانہؑ سے مروی دعاء ''یَا نُوْرَ النُّور'' ۳۴۱
مشکلات سے نجات کے لئے امام زمانہؑ سے روایت دوسری دعا ۳۴۲

Presented by Ziaraat.Com

امام زمانہؑ سے منقول حاجت روا ہونے کے لئے ایک دوسری اہم دعا..... ۳۴۳
امام زمانہؑ سے منقول بیماریوں سے شفا کے لئے دعا..... ۳۴۴
امام زمانہؑ سے منقول مشکلات سے نجات اور چوروں سے محفوظ رہنے کی دعا..... ۳۴۵
مشکلات اور سختیوں سے نجات کے لئے امام زمانہؑ سے منقول دعا..... ۳۴۶
حرز امام زمانہؑ..... ۳۴۸
امام زمانہؑ سے منقول دعاء حجاب..... ۳۴۸
ظہور میں تعجیل کے لئے دعا..... ۳۴۹
ظہور کے آغاز میں امام زمانہؑ کی دعا..... ۳۵۱
امام زمانہؑ کے قیام کے وقت دعاء شیعہ..... ۳۵۲
وادی السلام سے عبور کرتے وقت امام زمانہؑ کی دعا..... ۳۵۳
حضرت فاطمہؑ زہرا سلام اللہ علیہا پر صلوات..... ۳۵۴
سورۂ کہف پڑھنے کا ثواب..... ۳۵۵
فضیلت سور مسبحات..... ۳۵۷
سورۂ "القارعۃ" کی تلاوت دجّال کے فتنوں سے نجات کا سبب..... ۳۵۹

ساتواں باب

حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل

حضرت خواجہ نصیرؒ کی دعائے توسل کا واقعہ..... ۳۶۴
دعائے توسل..... ۳۶۸
امام زمانہؑ سے توسل کی دعا..... ۳۷۵

Presented by Ziaraat.Com

مشکلات کے وقت امام زمانہؑ سے توسل ۳۷۶
مشکلات میں امام زمانہؑ سے دوسرا توسل ۳۷۹
مشکلات میں امام زمانہؑ سے دیگر توسل ۳۸۰
امام زمانہؑ سے ایک اور توسل ۳۸۳
امام زمانہؑ سے دیگر توسل ۳۸۴
امام زمانہؑ سے ایک اور توسل ۳۸۴
بیماری سے نجات کے لئے توسل ۳۸۵

آٹھواں باب

عریضے

امام زمانہؑ کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا واقعہ ۳۹۰
امام زمانہؑ کو عریضہ لکھنے کا دوسرا واقعہ ۳۹۲
امام زمانہؑ کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا طریقہ ۳۹۵
پروردگار عالم کو عریضہ ۴۰۰
امام زمانہؑ سے استغاثہ کا دوسرا عریضہ ۴۰۳

نواں باب

استخارے

دعاء استخارہ ۴۱۰
امام زمانہؑ سے منقول دعائے استخارہ ۴۱۱
اہم نکتہ ۴۱۲

Presented by Ziaraat.Com

قرآن سے استخارہ کرنے کی دعا میں ظہور امام زمانہؑ کے لئے دعا ۴۱۳
امام زمانہؑ سے منقول رقعہ سے استخارہ ۴۱۴
امام زمانہؑ سے منقول تسبیح سے استخارے کی کچھ انواع ۴۱۵
پہلا استخارہ ۴۱۵
دوسرا استخارہ ۴۱۶
تیسرا استخارہ ۴۱۷
چوتھا استخارہ ۴۱۸
پانچواں استخارہ ۴۱۹

دسواں باب

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی اپنے اجداد کرام سے منقول دعائیں

مشکلات کے وقت امام زمانہؑ سے منقول حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا ۴۲۳
حرز یمانی کا واقعہ ۴۳۲
حرز یمانی ۴۳۶
دعائے حریق ۴۴۲
امام صادق علیہ السلام سے منقول دعائے الحاح ۴۵۰
واجب نماز کے بعد حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا ۴۵۱
امام زمانہؑ سے منقول سجدۂ شکر میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی دعا ۴۵۲
امام زمانہؑ سے منقول مسجد الحرام میں امام سجاد علیہ السلام کی دعائے سجدہ ۴۵۳

Presented by Ziaraat.Com

دعائے عبرات کا واقعہ ۴۵۶
دعائے عبرات ۴۵۸

گیارہواں باب

زیارات

ہر وقت اور ہر جگہ حضرت امام عصرؑ کی زیارت کا استحباب ۴۶۷
معصومین علیہم السلام کی زیارت اور اس کا ثواب حضرت بقیۃ اللہ (عج) کو ہدیہ کرنا ۴۶۹
آداب زیارت ۴۷۰
زیارت آل یٰسٓ ۴۷۷
زیارت ندبہ ۴۸۱
جمعہ کے دن امام زمانہؑ کی زیارت ۴۸۶
حضرت امام زمانہؑ کی زیارت ۴۸۷
ہفتہ کے دن حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی زیارت ۴۸۸
زیارت ناحیۂ مقدسہ ۴۸۹
زیارت رجبیہ ۵۰۲
حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں امام زمانہؑ کی زیارت ۵۰۳
آئمہ اطہار علیہم السلام کے حرم اور سرداب مقدس میں داخل ہونے کے لئے اجازت ۵۰۴
سرداب مقدس امام زمانہؑ زیارت ۵۰۶
سرداب مقدس میں امام عصرؑ کی پہلی زیارت ۵۱۳
امام زمانہؑ کی دوسری زیارت ۵۱۳

Presented by Ziaraat.Com

سرداب مقدس میں چوتھی زیارت ۵۱۴
امام زمانہؑ کی پانچویں زیارت ۵۱۷
امام زمانہؑ کے لئے ذکر صلوات ۵۱۹
امام زمانہؑ کی چھٹی زیارت ۵۲۰
امام زمانہؑ کو سلام کرنے کا طریقہ ۵۲۲
امام زمانہؑ کو سلام کرنے کا دوسرا طریقہ ۵۲۲
امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت ۵۲۳
حضرت نرجس خاتون علیہا السلام کی زیارت ۵۲۵
حضرت حکیمہ خاتون علیہا السلام کی زیارت ۵۲۷

بارہواں باب

امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف کے نواب اربعہ کی زیارات اور آنحضرتؑ کے اصحاب سے منقول کچھ دعائیں

امام زمانہؑ کے نواب کی زیارت ۵۳۲
نائب اول جناب عثمان بن سعید رضوان اللہ علیہ کی زیارت ۵۳۳
وسعت رزق کی نماز ۵۳۵
اہم دعا ۵۳۶
دعائے سمات ۵۳۹
عید الفطر کے دن کی دعا ۵۴۷
ہمارے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام کی زیارت ۵۵۱

Presented by Ziaraat.Com

دعائے حضرت خضر علیہ السلام ۵۵۲

خاتمۂ کتاب یا ملحقات

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مورد توجہ بعض عبادات

نماز شب ۵۶۸
زیارت عاشورا ۵۷۱
دعائے علقمہ ۵۷۴
امام زمانہؑ کی جانب سے زیارت جامعہ کی تجلیل ۵۷۸
زیارت جامعۂ کبیرہ ۵۸۰
زیارت امین اللہ اور اس کی فضیلت ۵۸۷
زیارت وارث ۵۹۰
منابع و مصادر کتاب ۵۹۳

Presented by Ziaraat.Com